خاندان

سید عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

حصہ دوم میں نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی کا تفصیلی تذکرہ

آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے

تصنیف و تالیف

عارف علی قادری

ایم اے اسلامیات

انجمن غوثیہ خدام سدرہ شریف

Marfat.com

خاندان

سید عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی

(احوال و آثار)

پیش نظر کتاب سید عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کی
کاوش کا شاہکار مفتاح العارفین کا تعارف تحفظ عقائد اہلسنت و ضرورت
کا پس منظر تمہید التصوف کے معنی و مفہوم اور اس کی اہمیت و ضرورت
الاشراف سید محمد انور گیلانی مدظلہ کا خصوصی تذکرہ آپ کا تعارف
ہمارا پہلا کتابچہ ہے جو کہ دوسرے حصہ میں نقیب
کے نام سے شامل اشاعت ہے۔

مصنف و مولف

عارف علی قادری

ایم اے اسلامیات

ناشر

انجمن غوثیہ خدام سدرہ شریف

پاکستان

بغدادی ہاؤس ۱۹ کلومیٹر ملتان روڈ لاہور زوجوہنگ

Marfat.com

297.692
خ 16 ع
98595

بِاسْمِہٖ تَعَالٰی

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

(جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب	خاندانِ سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی (احوال وآثار)
حصہ دوم	آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے
مصنف ومؤلف	عارف علی قادری ایم اے اسلامیات
صفحات	376
کمپوزنگ	ورڈز میکر
تاریخ اشاعت	بدھ ۲۷ ربیع الاوّل/ ۱۲۶ اپریل ۲۰۰۶ء
تعاون	خالد حبیب بھٹی قادری صاحب، محمد رمضان قادری صاحب
تعداد	1100
ناشر	انجمن غوثیہ خدام سدرہ شریف
قیمت	200 روپے

98595

ملنے کے پتے

دربار عالیہ گیلانیہ قادریہ رزاقیہ سدرہ شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان 0966-615995

انجمن غوثیہ خدام سدرہ شریف بغدادی ہاؤس 19 کلومیٹر ملتان روڈ، لاہور 0427511643

علم دین پبلشرز علم دین سینٹر، 7 لوئر مال ماتھر سٹریٹ اُردو بازار لاہور

عارف علی قادری نظام پورہ دیوا سنگھ چک 38 تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ، پنجاب 0300-7677187

0333-6612039

Marfat.com

فہرست (حصہ اوّل)

تقاریظ ۱۱

تقدیم ۱۶

عرضِ مصنف ۱۹

تصوف کے لغوی معنی ۲۲

تصوف کا اصطلاحی مفہوم ۲۴

مدرس الفت ومحبت، شہزادۂ غوثِ اعظم نقیب الاشراف، سیّد محمد انور گیلانی مدظلہٗ ۲۵

اسلامی تصوف اور رہبانیت ۲۶

اولادِ غوث اعظم، نقیب الاشراف، حجۃ السلف، سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کا فرمان ۲۶

فرمان قطب الاقطاب اولادِ غوثِ اعظم، سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی الحمویؒ ۲۷

شریعت وطریقت (تصوف) ۲۷

علم لدنی ۲۹

شہزادۂ غوث الوریٰ سیّد محمد انور گیلانی مدظلہٗ فرماتے ہیں ۳۰

تصوف وطریقت اور شریعت میں تخالف نہیں، صلحائے اُمت، بزرگانِ دین کے اقوال .. ۳۱

خانقاہی نظام ۳۴

برصغیر میں انگریزوں کی سازشیں اور اہل خانقاہ ۴۳

تحریک پاکستان اور اہلِ خانقاہ صوفیاء کرام ومشائخ عظام ۴۵

عقائد اسلام کے تحفظ میں سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ کا کردار ۵۰

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ۵۱

اعتقادی فتنوں کا سدِّ باب اور اہلِ سنت کے عقائد کا دفاع ۵۳

حضرت پیر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی ثم البشاوری رحمتہ اللہ علیہ ۵۴

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کا شجرہ مبارکہ ۵۵

سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی کے ہاتھ مبارک سے لکھے ہوئے شجرہ شریف کا عکس... ۵۷

Marfat.com

تعلیم وتربیت ۵۸
ازدواجی زندگی ۵۸
سیّد عفیف الدّین حسین شاہ کی کتاب مفتاح العارفین شریف ۶۰
مفتاح العارفین کے لکھنے کے وقت کے اعتقادی حالات ۶۱
انکارِ تقلید ۶۶
توہین الوہیت ۶۷
توہین شان رسالت ۶۷
علمِ غیب عطائی کا انکار ۶۷
تصرف بعطائے الٰہی کا انکار ۶۷
شفاعت کا انکار ۶۸
استمداد اولیاء اللہ ۶۸
انبیاء اولیاء کو عام انسانوں کی طرح سمجھنا ۶۸
سیّد عفیف الدّین حسین جیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ اور عقائد اہلسنّت ۶۹
عقیدہ کی اہمیت ۶۹
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی البشاوری اور اہمیت عقیدہ ۷۱
بدعقیدہ و بدمذہب سے نفرت وسختی ۷۳
بدعقیدہ کی تعظیم حرام از روئے حدیث شریف ۷۳
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات ۷۴
حضرت غوث الاعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۷۴
حضرت پیر سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ ۷۵
مسئلہ ہذا میں سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انوکھا استدلال ۷۶
سیّد عفیف الدّین حسین اور عقیدۂ توسل ۷۹
قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی کے واقعہ سے عقیدۂ توسل پر استدلال ۸۰
سلطان محمود غزنوی نے ابوالحسن خرقانی کی قمیص کا وسیلہ ڈال کر دعا کی ۸۱
سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی ؒ کا اپنا طرزِ عمل اور عقیدہ توسل ۸۱
حاکمیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۸۵

Marfat.com

کیا رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا؟ ۸۶

سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۸۷

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنے سے بخشش ۸۸

سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ۸۹

عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی، عبدالرسول نام رکھنا ۸۹

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی بھی جواز کے قائل ہیں ۹۰

درود شریف کی فضیلت ۹۰

قطب الاقطاب سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ ۹۱

سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت ۹۲

مسئلہ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۹۲

مسئلہ شفاعت میں سیّد عفیف الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۹۵

عقیدہ علمِ غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۹۶

عقیدہ علمِ غیبِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۹۸

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تفاسیر پر نظر ۹۸

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال ۹۹

اولیاء اللہ کے فضائل و مراتب ۱۰۰

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کا فرمان ۱۰۲

حضرت بابا بُلھّے شاہ علیہ الرحمۃ ۱۰۳

اولیاء اللہ کی نگاہِ ولایت ۱۰۴

نگاہِ ولایت کے متعلق حضرت سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۱۰۴

کاملین اپنے مریدوں کے حال سے باخبر ہوتے ہیں (قول سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ) .. ۱۰۵

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۱۰۶

تین چیزوں کا علم عوام کو نہیں لیکن اللہ نے اولیاء کو وہ بھی علم بتا دیا ہے ۱۰۶

اولیاء اللہ زندہ ہوتے ہیں اور خزانے دلاتے ہیں ۱۰۷

امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ ۱۰۸

اولیاء اللہ کے علم شریف کے متعلق عقیدہ ۱۰۸

Marfat.com

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۱۰۹
عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ۱۱۰
عصمت انبیاء و مرسلین اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۱
واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنت آیت کا مفہوم سیّد عفیف الدّین حسین
کی زبانی ۱۱۱
سیّد عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ اس آیت کا مفہوم بیان کرتے ہیں ۱۱۲
حدیث شریف سے استدلال ۱۱۳
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کے بیان کردہ مفہوم کی تائید میں اقوالِ مفسّرین ۱۱۳
عصمت حضرت آدم علیہ السّلام ۱۱۴
سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ عصمت آدم علیہ السّلام کو قرآن سے ثابت فرماتے ہیں ۱۱۵
عقیدہ ایمانِ والدین کریمین ۱۱۶
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی اور ایمانِ والدین کریمین رضی اللہ عنہما ۱۱۸
ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۰
سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ واقعہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے ضمن میں لکھتے ہیں ۱۲۴
سلام و قیام کا ثبوت ۱۲۵
اولادِ غوث اعظم پیر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ۱۲۷
مسئلہ ایصال ثواب ۱۲۷
مسئلہ ایصال ثواب اور سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا طرز تبلیغ ۱۲۹
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور درس محبتِ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین .. ۱۳۰
شاہِ بلخ کی بخشش ۱۳۰
''اے عزیزو! اہل بیت کی محبت باعث نجات ہے'' ۱۳۱
اہل بیت سے دشمنی کی سزا ۱۳۱
شمر لعین کا انجام ۱۳۱
سادات کا ادب و احترام ۱۳۳
حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ادب سادات (از مفتاح العارفین شریف) ۱۳۳
اہل بیت کی عزت و تعظیم کرنے والا اہل کرامت ہو گیا ۱۳۴

Marfat.com

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کی سالکین و مریدین کو نصیحت ۱۳۴
بدمذہب و بدعقیدہ جو اپنے آپ کو سیّد کہلاتے ہوں ان کی تعظیم نہیں ۱۳۵
اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ مبارک ۱۳۵
عقیدہ نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۶
سیّد عفیف الدین جیلانی اور عقیدہ نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۸
تصرف اولیاء باذن اللہ ۱۳۸
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۱۳۹
سیّد عفیف الدّین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ردّ روافض ۱۴۰
حضرت غوث اعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۱
مفتاح العارفین شریف لکھنے سے پہلے برصغیر میں شیعہ فرقہ کی آمد و حالات ۱۴۲
عقیدہ افضلیت سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۴۶
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۱۴۶
حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۱۴۷
فضیلتِ خلفائے راشدین کی ترتیب ۱۴۷
حضرت سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۱۴۷
کرامات خلفائے راشدین اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۸
فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۴۹
فضیلتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۱۵۰
فضیلتِ عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ۱۵۱
فضیلتِ مشکل کشا شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۱۵۱
تعداد بناتِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہن ۱۵۳
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق اور تعداد بنات رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہن ۱۵۳
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی توہین کرنے والے کو امام اعظم رضی اللہ عنہ کا جواب ۱۵۴
فضیلتِ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن ۱۵۴
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمۃ ۱۵۵
اعتراض شیعہ بر آیات ۱۵۵

Marfat.com

شہزادۂ غوث الوریٰ قطب الاقطاب پیر سیّد محمد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ .. ۱۵۸
پیدائش ۱۵۸
تعلیم وتربیت ۱۵۹
ازدواجی زندگی ۱۵۹
سیّد بادشاہ کا حسن وجمال ۱۵۹
سخاوت وفیاضی ۱۵۹
مریدین کی تعلیم وتربیت ۱۶۰
وصال شریف سے قبل وصیّت ۱۶۲
پشاور میں دفن کے بعد سدرہ شریف میں منتقلی کا مسئلہ ۱۶۳
سیّد بادشاہ کے تابوت کو سدرہ منتقل کرنے کے لئے علماء سے رجوع ۱۶۳
استفتاء ۱۶۳
فتویٰ کے بعد سیّد بادشاہ کی قبر کشائی ۱۶۶
بیان حلفی - سیّد بادشاہؒ کے تابوت مبارک کو پشاور سے قبر کشائی کر کے نکالنے کی
تقریب میں شامل عینی گواہ کا بیان ۱۶۷
سیّد بادشاہؒ کا تابوت مبارک سدرہ شریف میں ۱۶۹
سیّد بادشاہؒ کے تابوت شریف کو نکال کر سدرہ لانے کے وقت عینی گواہوں کے بیان ... ۱۷۱
مزارِ مقدس سیّد بادشاہ فنِ تعمیر کا شاندار نمونہ ۱۷۴
حضرت سیّد گل بادشاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۶
سیّد احمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۶
مولوی پیر محمد چشتی کا تعزیتی خط ۱۷۸
پشاور سے حکیم محمد یوسف قادری کا خط ۱۸۰
جامعہ رضویہ دارالعلوم سلیمانیہ نظامیہ سے محمد عزیز الرحمٰن صاحب کا خط ۱۸۲

حصہ دوم

اسوۃ الصلحاء، بدرالاتقیاء، شہزادۂ غوث الوریٰ نقیب الاشراف السیّد
پیر محمد انور الگیلانی القادری الرزّاقی البغدادی مدظلہ العالی .....

پیدائش ..... ۱۸۴ .. ۱۸۵

Marfat.com

دُعائیں جو رنگ لائیں ۱۸۶
گھر کا ماحول ۱۸۷
تعلیم و تربیت ۱۸۷
دینی تعلیم سے فراغت کے بعد سندِ فراغت دینے کے لئے مولوی پیر محمد چشتی کا خط ... ۱۸۷
بیعت و خلافت ۱۹۲
مسندِ ارشاد و ہدایت ۱۹۹
القابات و خطابات ۱۹۹
اخلاق و مزاج ۱۹۹
شکل و شباہت ۲۰۱
قائدانہ صفات ۲۰۲
آواز و خطابت ۲۰۳
شائستگی و اعلیٰ ظرفی ۲۰۴
مہمان نوازی ۲۰۴
نقیب الاشراف کا تصلب فی الدّین ۲۰۵
شہزادہ غوث الوریٰ کی غیرتِ ایمانی ۲۰۵
صاحبِ علم و عمل شیخ طریقت ۲۰۷
سیّد محمد انور گیلانی ایک شجرِ سایہ دار ۲۰۸
بہت لگتا ہے جی صحبت میں اُن کی ۲۰۸
اہلسنّت و جماعت میں آپ کی اہمیت ۲۰۸
پشاور سے مولوی پیر محمد چشتی کا خط ۲۱۳
سیّد آل سیّدی پیرزادہ معینی کا خط ۲۱۴
ملک فرید اللہ خان چیف آف وزیری قبائل سابق وفاقی وزیر و سینیٹر کا خط ۲۳۶
نقیب الاشراف کی علمائے اہلسنّت میں قدر ۲۴۳
عفو و درگزر ۲۵۸
اخفائے حال ۲۵۹
مضبوط اعصاب کے مالک ۲۶۰

عطیہ
ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
برائے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری

Marfat.com

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی کے سدرہ شریف میں روز کے معمولات ۲۶۱
ہر شخص تیرا نام لے ہر شخص دیوانہ تیرا ۲۶۳
مساجد و مدارس اہلسنّت کی تعمیر و اعانت ۲۶۳
مولوی پیر محمد چشتی چترالی (پشاور) کا خط ۲۶۵
بیرون ممالک دینی و تبلیغی سفر ۲۷۱
مدینہ منورہ میں قطبِ مدینہ حضرت ضیاء الدّین مدنی علیہ الرحمۃ سے ملاقات ۲۷۲
شہرِ رسول (ﷺ) اور قبلہ پیر صاحب ۲۷۳
ابوظہبی کا ایک اعلیٰ ہوٹل اور لنگر غوثیہ ۲۷۵
پشاور سے سدرہ شریف (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں وُرود ۲۷۷
روئیداد مناظرہ علاقہ بڈھ (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) اور اہلسنّت کی فتح ۲۷۹
بیرونِ ممالک دورانِ سفر علمی شخصیات سے ملاقات ۲۸۴
سیّد محمد انور گیلانی پر بھائیوں کا اعتماد ۲۸۷
ازدواجی زندگی ۲۸۹
اولاد و امجاد سیّد حسنین محی الدّین گیلانی، سیّد علی محی الدّین الگیلانی ۲۹۵
خانقاہ عالیہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ سدرہ شریف میں عرس کی تقریبات ۲۹۵
عرس سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دربار عالیہ سدرہ شریف میں دیگر مذہبی تقریبات .. ۲۹۶
جشنِ میلاد النبی ﷺ ۲۹۶
عرس اسد اللہ الغالب (حضرت علی) اور اسد الرسول (سیّدنا حضرت حمزہ) ۲۹۸
محفلِ شہادتِ امام حسین ۲۹۸
لاہور (صوبہ پنجاب) میں فیضانِ قادریہ رزّاقیہ کا مرکز ۲۹۹
نقیب الاشرف سیّد محمد انور گیلانی اربابِ علم و دانش کی نظر میں ۳۰۵
حضرت مولانا بشیر حجالوی صاحب ۳۴۹
مجاہدِ ملت حضرت مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری کا نذرانۂ عقیدت ۳۵۶
رسالہ آوازِ حق کے عکس ۳۶۷

Marfat.com

تقریظ

شیخ الحدیث' استاذ العلماء محقق اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب عارف علی قادری نے مجھے اپنا مرتب کیا ہوا حضرت سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد کا تذکرہ دکھایا جس میں انہوں نے پیر طریقت حضرت سیّد عفیف الدین حسین قدس سرہٗ کے حالات کے علاوہ ان کی فارسی کتاب ''مفتاح العارفین'' کے حوالے سے ان کے عقائد و افکار پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔ ان کے وہی عقائد ہیں جو کہ اہلسنّت و جماعت کے ہیں۔ نیز ان کی اولاد و امجاد کا بھی تعارف دیا ہے۔

حضرت سیّد عفیف الدین حسین جیلانی قدس سرہٗ کا نسب 17 واسطوں سے حضرت محبوب سبحانی' قطب ربانی حضرت شیخ الاسلام سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا ملتا ہے۔ وہ حماہ (شام) میں پیدا ہوئے اور 1266 ہجری میں یہاں تشریف لے آئے یہیں انہوں نے ''مفتاح العارفین'' نامی کتاب تحریر فرمائی۔

اس وقت ان کے پڑپوتے حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ جیلانی قادری مدظلہ سدرہ شریف' ڈیرہ اسمٰعیل خان میں صاحب سجادہ ہیں اور مسلک اہلسنّت و جماعت کے نامور پیر طریقت ہیں۔ ان کے ایک مرید نے مجھے بتایا تھا کہ میں ہر نماز کے ساتھ پانچ سابقہ فوت شدہ نمازیں قضا کرتا ہوں اس طرح ایک سال میں پانچ سالوں کی نمازیں قضا کرلوں گا۔ یہ سن کر مجھے بڑی خوشگوار حیرت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر باکرامت سلامت رکھے۔ آمین!

محمد عبدالحکیم شرف قادری

21 صفر 1427 ہجری / 22 مارچ 2005ء

Marfat.com

تقریظ

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی علی احمد سندیلوی مدظلہ

(سابق مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! محترم المقام جناب عارف علی قادری کی مرتبہ کتاب کے چند مقامات طائرانہ نظر سے دیکھے۔ اس کتاب میں موصوف کے پیشِ نظر مندرجہ ذیل اہم مقاصد ہیں۔

۱- سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ سدرہ شریف کا تعارف

۲- اپنے پردادا شیخ حضرت پیر سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بالخصوص ان کی کتاب ''مفتاح العارفین'' کا تعارف۔

۳- آستانہ عالیہ سدرہ شریف کے عقائد ونظریات اور مسلک سے مریدین و متعلقین آستانہ کو آگاہ کرنا تاکہ کوئی سامری فطرت شخص آستانہ عالیہ کی طرف غلط عقائد و نظریات منسوب کر کے لوگوں کو گمراہ نہ کر سکے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ صوفیاء کرام کی مجالس میں زیادہ تر آمدورفت عوام الناس کی ہوتی ہے اور ان کی زیادہ تر توجہ عوام الناس کی اصلاح کی طرف ہوتی ہے ان کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح مخاطب کو بات آسان سے آسان طریقے سے پہنچ جائے اور وہ اسے سمجھ بھی جائے صوفیاء کی توجہ الفاظ کی بجائے ابلاغ کی طرف زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان کی مجالس بھی بالعموم غیر منظّم ہوتی ہیں اور ان کی تحریرات میں وہ ربط وضبط نہیں ہوتا جو کہ فقہاء، محدثین، متکلمین اور محققین علماء کے کلام وتحریر میں ہوتا ہے اُن کا ہر ہر لفظ کانٹے کا تول ہوتا ہے تاکہ کوئی ملحد و بے دین ان کی تحریر وکلام سے غلط مفہوم لے کر لوگوں کو گمراہ نہ سکے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ علمائے حق اور صوفیاء ربانی نے تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا ہے جبکہ علمائے سُو اور صوفیائے سُوء نے ہمیشہ دین کو نقصان پہنچایا ہے صوفیاء چونکہ الفاظ کی

Marfat.com

بجائے معنی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں اس لئے ملحدین وگمراہ فرقے صوفیاء کے کلام سے اپنے حق میں زیادہ دلائل تلاش کرتے ہیں اس طریقہ سے وہ عوام الناس کو جو کہ صوفیاء کے نہایت عقیدت مند ہوتے ہیں گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں صوفیاء کے کلام سے عقائد ونظریات اور احکام میں اشکال ہوتو وہ مسلّم فقہاء ومحدثین اور محققین ومتکلمین اوران کی متداول اور مسلمہ کتب کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی صوفی المشرب حنفی سُنی بزرگ ہیں اوران کی کتاب ''مفتاح العارفین'' جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ تصوّف کی کتاب ہے لہٰذا اس میں مندرج کسی مسئلہ میں اشکال محسوس ہوتو عقائد وفتاویٰ کی مسلمہ کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔ خود حضرت سیّد عفیف الدین حسین علیہ الرحمۃ اپنی ہم عصر شخصیّت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو ترجیح دیتے اوران کے ہم مسلک تھے۔

حضرت پیر سیّد محمد انور گیلانی صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہم مسلک ہیں بلکہ ان کی تحقیقات و تشریحات وفتاویٰ کو حرف آخر سمجھتے ہیں۔ راقم الحروف کی حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور کی معیت میں بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر آپ سے ملاقات ہوئی ہے آپ کی محفل گیارہویں شریف کافی حد تک موجودہ دور کی اکثر محافل میں خلافِ شرع حرکات سے مبرا تھی۔ پیر صاحب نے اپنے مریدین و متعلقین کو اتباع شریعت کی تلقین اور مشائخ سوء سے بچنے کی تلقین بھی کی تھی مجھے آستانہ عالیہ کے مدرسہ میں درس قرآن اور تدریس تفسیر القرآن کی دعوت بھی دی تھی۔ راقم اپنی مصروفیات کی بناء پر ان کی دعوت پر لبیک نہ کہہ سکا' معذرت کر لی۔

اللہ تعالیٰ مصنّف کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور غلطی ونسیان سے در گزر فرمائے امین بحرمت سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۵ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۷ ہجری

احقر الامۃ علی احمد السندیلی غفر اللہ لہ

احقر الامۃ علی احمد سندیلی غفر اللہ لہ

خویدم مرکز تدریب الافتاء ۱۵۰ راوی روڈ

نزد پیر مکی لاہور

Marfat.com

تقریظ

استاذ العلماء فاضل نوجوان' مجاہد اہلسنّت حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی صاحب

جامعہ محمدیہ اہلسنّت مانگا منڈی لاہور

محترم المقام جناب عارف علی قادری کا مرتب کردہ مسودہ جو کہ حضرت سیّد عفیف الدین الجیلانی قدس سرہٗ کی کتاب ''مفتاح العارفین'' کی جامع تشریح اور ان کے خاندان کے نفوس قدسیہ کے حالات پر مشتمل ہے دیکھنے کا اتفاق ہوا اس میں جناب ممدوح نے تصوّف' تاریخ تصوّف، خانقاہی نظام اور اس کے معاشرہ پر اثرات اور خاندان جیلانیہ رزاقیہ کے فرزندان جلیل المرتبت کا تذکرہ بڑے حسین انداز میں فرمایا ہے بالخصوص عقائد کے باب میں تفصیلی اور پُرمغز کلام فرمایا ہے۔ نیز حضرت قبلہ سیّد عفیف الدین قدس سرہٗ کے ارشادات کی روشنی میں عقائد اہلسنّت کو اس انداز میں بیان فرمایا ہے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ کے وابستگان کے لئے ایک جامع عقائد نامہ شامل فرما کر عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے۔ کیونکہ آج کل صلح کلیت کا موذی مرض عقائد حقہ کے اثبات اور عقائدِ باطلہ کے ابطال میں سخت رکاوٹ بن رہا ہے یہ حضرت قبلہ پیر سیّد محمد انور شاہ گیلانی زید مجدہٗ کی تعلیمات کا اثر ہے کہ ان سے وابستہ حضرات عقائد اہلسنّت پر سختی سے کاربند نظر آتے ہیں بلکہ پنجاب میں حضرت پیر صاحب زیدہ مجدہٗ کی تشریف آوری کا اصل سبب ہی یہ تھا کہ حضرت نے اپنے علاقہ میں مخالفین اہلسنّت کا ناطقہ بند کرتے ہوئے ان کو مناظرہ میں شکست فاش دی۔ جس سے لاہور کے جید علماء کرام نے متاثر ہو کر ان کے وجود کو نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہوئے پنجاب کے دورہ کی دعوت دی اور یہ قادری فیضان کی سرعت انگیزی کا کرشمہ ہے کہ چند ہی سالوں میں سلسلہ قادریہ رزاقیہ قریہ قریہ' گاؤں گاؤں پھیل گیا اور دِین سے بے خبر' نماز روزہ سے آزاد کثیر تعداد میں پابند صوم وصلوٰۃ متشرع اور عقائد اہلسنّت پر

Marfat.com

سختی سے کار بند رہنے والے بن گئے۔ فقیر غفرلہ القدیر کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ گوشہ نشین اور اپنے حال میں مست رہنے کے باوجود حضرت پیر صاحب زید مجدہٗ کے ورود مسعود پر ان سے ملاقات کرتے اور آپ کی مجلس میں حاضری کا حکم دیتے۔ حتیٰ کہ اپنے چھوٹے لختِ جگر کو حضرت سے وابستہ کر کے آپ کی عظمت کا بجان و دِل اعتراف فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ برادرم عارف علی قادری صاحب کی اس تصنیف لطیف کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اور حضرت پیر صاحب زیدہ مجدہٗ کے فیض مزید عام فرمائے اس موقع پر فقیر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر ضرور نذرِ قارئین کرنا چاہے گا' آپ فرماتے ہیں کہ

ماہ فشاند نور و سگ عو عوکند
ہر کہ بنی بر خلقت خود می تند

نیز فرماتے ہیں

سگ وظیفہ خود بجا می آورد
مہ وظیفہ خود برخ می گسترد

ظہور احمد جلالی

احقر عبداللہ الصمد العالی

ظہور احمد جلالی

Marfat.com

Department of Arabic
University of the Punjab
Lahore, Pakistan

قسم اللغة العربية و آدابها
جامعة بنجاب
لاهور، باكستان

Dated ..... تاریخ

No. ..... الرقم

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

عصر حاضر میں صوفیائے کرام کی ارشادات وتعلیمات میں جس عالمگیر دلچسپی ورغبت کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے اس وقت حضرت ابن عربیؒ اور حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ یورپی دنیا کے مطالعہ کے لئے مرغوب و دلچسپ موضوع ہیں۔اس رغیب و دلچسپی کے محرکات و اسباب اگرچہ مختلف نوعیت کے ہیں تاہم ان میں سب سے نمایاں سبب اس تاریخی حقیقت کا اعتراف ہے کہ اکناف عالم میں اِسلام کی ترویج و اشاعت دراصل صوفیائے عظام کی تبلیغی وتربیتی مساعی جمیلہ کا واضح نتیجہ ہے نیز اس دلچسپی کا دوسرا سبب مادیت کے خلاف فطرت انسانی کا طبعی ردعمل ہے انسانی قلب کو جس سکون و اطمینان کی تلاش ہے وہ قوت و دولت کی رسائی سے ماوراء ہے اس کے لئے توحیات کو روحانی واخلاقی اقدار سے آشنا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔کہ انسان اپنے ربّ عزوجل سے اپنا رشتہ مضبوط کرے اور اپنی زندگی پر اعلیٰ روحانی اقدار کو نافذ کر دے' پھر اسے ابدی سکون واطمینان اور حیات سرمدی کی لذت سے آشنائی ہوگی۔یہی وہ دونمایاں محرکات ہیں جن کے پیشِ نظر صوفیائے کرام کے حالات زندگی' اسلوب زیست' انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی دن رات پُرخلوص مساعی اور لوگوں کی روحانی واخلاقی تربیت کر کے انہیں ایک اچھا انسان بنانے کی عملی جدوجہد کی حقیقت ونوعیت کو سمجھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

زیرنظر کتاب ''خانوادہ سیّد عفیف الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔''احوال وآثار'' محترم ومکرم جناب عارف علی قادری کی پُرخلوص محنت' جستجو' تحقیق اور محبت وعقیدت کا مظہر وثمر ہے۔ جس میں انہوں نے مرشد اکمل حضرت سیّدنا عفیف الدین قدس سرہ العزیز کے احوال کے علاوہ ان کی فارسی تصنیف ''مفتاح العارفین'' کے حوالے سے افکار وآثار پر مفصل روشنی ڈالی

Marfat.com

ہے اور ان کی اولاد و امجاد کا تعارف بھی تحریر کیا ہے۔ بطور تمہید تصوّف کے لغوی و اصطلاحی معانی' دور حاضر میں تصوّف کی ضرورت و اہمیت اور خانقاہی نظام پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ برصغیر ہند میں پیدا ہونے والے مذہبی انحرافات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ دینِ الٰہی اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی مساعی جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد دور غلامی میں اسلامی تشخص اور عقائد کو بچانے کے لئے صوفیائے کرام کی کاوشوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ پشاور اور شمال مغربی علاقوں میں تحریک مجاہدین اور اس کے پس منظر میں منحرف عقائد کی ترویج اور پھر عقائد اہلسنّت کا دفاع کرنے کے لئے ''مفتاح العارفین'' کے تصنیف کئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے جو قلمی کتاب کی صورت میں آستانہ عالیہ پر موجود ہے۔

حضرت سیّدنا عفیف الدین جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ وقدس سرہ العزیز ۱۲۶۶ھ میں حماۃ سے پشاور تشریف لائے۔ سترہ واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت محبوب سبحانی' قطب ربانی' شیخ الاسلام والمسلمین سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا ملتا ہے۔

یہاں ایک اہم حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ برصغیر پاک و ہند میں تخلیق کئے جانے والے صوفیانہ ادب کا موازنہ دُنیا کے کسی بھی عظیم ادب (World Class Literature) کے ساتھ کیا جا سکتا ہے اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ ان صوفیائے عظام کے ملفوظاتی ادب کی گونج نہ صرف برصغیر کے طول و عرض میں بلکہ مغرب میں بھی سنائی دے رہی ہے۔ اس عالمی قریہ (Global Villege) میں جبکہ غیر ممالک اپنی ثقافت (Culture) اور ادب (Literature) سے ہمیں مرعوب کرنا چاہتے ہیں تو کیوں نہ ہم مغربی و مشرقی دُنیا کو اپنے اس عظیم ادبی ورثہ سے روشناس کرائیں جس میں وحدت انسانی' خدمت انسانی' امانت' دیانت' صداقت' محبت' امن اور تواضع جیسی خوبصورت اقدار کا پیغام (Message) دیا گیا ہے۔ یہ ایسا پیغام ہے جو اس پرآشوب دور میں دکھی انسانیت اور مسائل و تناؤ کی شکار دُنیا کے لئے ایک مرہم کا کام دیتا ہے۔ یہ ملفوظاتی ادب' تہذیبی' ثقافتی' سماجی اور مذہبی و سیاسی طور پر اتنا ہمہ گیر اور زرخیز (Rich) ہے کہ اسے عالمی و بین الاقوامی ادب (International Literature) کا حصہ کہا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

آج جبکہ دین رحمت پر دہشت گردی اور انتہا پسندی کا لیبل چسپاں کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایسے میں دِین اِسلام کی صوفیانہ تعبیر کو نمایاں کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ صوفیائے عظام اسلامی شعائر و مظاہر پر کسی معذرت خواہانہ روّیہ کے قائل نہیں ہوتے اور ان کی جملہ تعلیمات رضائے الٰہی کے حصول کے لئے مسلسل اور ہمہ پہلو جدوجہد' اسلامی تعلیمات پر گہرے اعتماد اور اللہ عزوجل پر غیر مشروط و غیر متزلزل یقین وتوکل سے عبارت ہیں۔

جناب عارف علی قادری مبارکباد اور خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ انہیں دور حاضر کی ضرورت متقضائے حال کے عین مطابق خانوادہ سیّدنا عفیف الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال وآثار پر کتاب مرتب کرنے کی توفیق ارزاں ہوئی، میں سمجھتا ہوں کہ.....

ایں سعادت بزور بازو نیست!

اس وقت زبدۃ العارفین' سراج السالکین' مرشد الکاملین' قدوۃ الاسلاف الصالحین' شیخ الشریعۃ والطریقۃ' گلستان رزاقیہ کی بہار نو، عزت مآب حضرت پیر سیّد محمد انور الگیلانی البغدادی، مد اللہ ظلہ علینا وادم برکاتہ وفیوضۃ الی ابدالآباد ۔سدرہ شریف' ڈیرہ اسمٰعیل خان میں مسند نشین ہیں۔ آپ کی حیات اتباع رسول صلی علیہ وآلہ وسلم کا کامل نمونہ ہے آپ سرکار غوث اعظم کے فیضان کے امین ہیں۔ مقام ولایت ومحبوبیت ''من الرأس الی القدم'' عیاں ونمایاں ہے آپ شفقتوں اور محبتوں کا بحر ذخار ہیں۔ آپ کا تمام خانوادہ بذات خود عالم اور علماء کا قدردان ہے۔ آپ کا وجود کریم اہل السنہ والجماعۃ اور اہل الطریقہ کے لئے نعمت وغنیمت ہے۔

اللہ کریم آپ کا سایہ عاطفت بصحت کاملہ دراز وسلامت رکھے اور ہم پر آپ کے فیوضات و برکات کو دائم فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

چیئرمین شعبہ عربی

پنجاب یونیورسٹی لاہور

لاہور ۸ ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ

۷/ اپریل ۲۰۰۶ء

Marfat.com

عرضِ مصنّف

یہ حقیقت تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اس کی بقا کے لئے صوفیاء کرام کا کردار وعمل ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی اشاعت کا سہرا ان صوفیاء عظام ہی کے سر ہے۔ اور اس پُرفتن دور میں بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ جب تلبیس ابلیس سے کام لے کر حق و باطل کو گڈ مڈ کیا جارہا ہے۔ اور اصل ونقل کی تمیز مٹائی جارہی ہے۔ صوفیاء کی جگہ متصوفین (بہروپیے) لینے کی کوشش کررہے ہیں۔ ایسے میں لازم ہے کہ لوگوں کی تربیت اس نہج پر کی جائے کہ وہ اصل ونقل میں تمیز کرسکیں۔ اور اس گمراہانہ پراپیگنڈا سے اپنے آپ کو محفوظ کرسکیں۔

سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ وہ صوفی بزرگ ہیں کہ جنہوں نے دینِ اسلام کی خاطر اپنا آبائی وطن چھوڑا اور مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے پشاور میں مقیم ہوئے اور یہاں پر بیٹھ کر انہوں نے لوگوں کو راہِ ہدایت پر گامزن رکھنے کی ہر طرح کوشش کی اور ان کوششوں میں ایک کوشش آپ کی کتاب ''مفتاح العارفین'' ہے۔ میں نے آپ کی کتاب مبارک سے عقائد اہلسنّت کو تفصیلاً بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ مسلمانوں اور بالخصوص برادرانِ طریقت کے لئے آگاہی کا باعث ہو کہ ہمارے شیخِ طریقت کے کیا عقائد ہیں تاکہ وہ اس کو پڑھ کر اپنے ایمانوں کو مضبوط کرسکیں اور کسی بھی شرانگیز کے بہکاوے میں آکر جادۂ حق کو نہ گنوا بیٹھیں۔ آپ کی یہ کتاب قرآن وحدیث کے علوم معارف اور تفسیر کی نکتہ آفرینیوں اور فقہ و تاریخ اور سیرت وتصوّف کے علوم و معارف سے بھری پڑی ہے۔ اور یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس پر پی ایچ ڈی کی جائے۔ اور سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی کی شخصیّت کو لوگوں کے سامنے زیادہ سے زیادہ

Marfat.com

متعارف کروایا جائے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو دینِ اسلام کو صحیح طریقہ سے سمجھانے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور لوگوں کو پیغامِ محبت و امن دیا۔

میں نے آپ کی کتاب سے عقائد اہلسنّت میں بیان کردہ عقائد اہلسنّت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں۔ یہ فیصلہ قارئین فرمائیں گے اور انشاء اللہ آئندہ اسی طرح ''مفتاح العارفین'' کے حوالے سے سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی خدمات پر ایک مستقل کتاب ترتیب دینے کا ارادہ ہے۔ اور پھر اس کتاب میں بیان کردہ صوفیانہ نقاط اور تصوّف پر آپ کی خدمات پر بھی کتاب شائع کی جائے گی۔ قارئین دعا فرمائیں کہ یہ کام جلد از جلد مکمل ہو کر شائع ہو جائے۔

اس کتاب کے دوسرے حصے میں قطب الاقطاب' حضرت سیّد عبداللہ گیلانی المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ' سید گل بادشاہ گیلانی' سیّد احمد شاہ گیلانی کا مختصر تذکرہ اور نقیب الاشراف' پیر طریقت' رہبر شریعت' حضرت علامہ سیّد محمد انور الگیلانی الرزاقی' البغدادی القادری زیب سجادہ آستانہ عالیہ گیلانیہ رزاقیہ سدرہ شریف کا خصوصی تعارف و تذکرہ بعنوانِ

آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے

شامل کتاب ہے۔ جو میرا خیال ہے کہ برادرانِ طریقت کی دلچسپی اور اپنے شیخ سے عقیدت میں اضافے کا سبب بنے گا۔ گو کہ میں قبلہ پیر صاحب کا تعارف ان کے شایانِ شان طریقے سے پیش نہیں کر سکا۔ جس کے لئے تمام برادرانِ طریقت سے معذرت خواہ ہوں۔ میری یہ ادنیٰ سی کوشش پسند آئے تو میں قارئین سے ایک درخواست کروں گا کہ وہ میرے لیے اور میرے والدین کے لئے بخشش کی دعا ضرور فرمائیں۔ اور میرے لیے خصوصاً اپنے شیخ طریقت سے عقیدت میں اضافے اور استقامت کی دعا فرمائیں۔

اب اس کتاب میں جن حضرات نے میرے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اگر ان کا تذکرہ نہ کروں تو یقیناً بخیلی ہوگی۔

سب سے پہلے تو میں اس بات کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا یہ سب تب ممکن ہوا۔

Marfat.com

جب اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم) کا فضل شاملِ حال رہا۔ اور پھر میرے شیخِ طریقت' میرے ملجاء و ماویٰ شیخنا وسیدنا حضرت نقیب الاشراف' بدرالاتقیاء' اسوۃ الصلحاء' پیر سید محمد انور گیلانی مدظلہ کی نگاہِ کرم شامل حال رہی۔ بصورت دیگر میں یہ کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکتا۔

اس کے بعد برادرم اخی المکرّم جناب حاجی حمید اللہ خان قادری مدظلہ العالی کی حوصلہ افزائی اور قبلہ پیر صاحب کے متعلقہ ضروری خطوط اور کاغذات کو مجھ پر بھروسہ و اعتماد کرتے ہوئے میرے حوالہ کرنا اور ہر قدم پر رہنمائی فرمانا اس کتاب کی تکمیل میں ممد و معاون ثابت ہوا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو شاید یہ خوبصورت گلدستہ تیار نہ ہوتا۔ میں ان کا انتہائی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس ناچیز پر اس قدر اعتماد کیا۔ اس سلسلے میں بعض امور میں دیگر ساتھی بھی اس کارِ خیر میں شامل رہے۔ جن میں جناب حاجی نوید بشیر قادری صاحب آف لاہور اور جناب مولانا حافظ غلام مصطفیٰ قادری صاحب آف چوہنگ کا بھی مشکور ہوں جن کا تعاون کسی نہ کسی حوالے سے میرے شامل حال رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان پر موت دے اور اپنے شیخ طریقت کے ساتھ عقیدت میں اضافہ فرمائے اور اسی عقیدت پر استقامت نصیب کرے۔ آمین۔ بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عارف علی قادری

ایم۔اے

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہِ الکریم

امابعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یہ بات روزِ روشن کی طرح سب پر عیاں ہے کہ ایک اچھا معاشرہ نیک لوگوں سے تشکیل پاتا ہے اگر افراد نیک سیرت و کردار کے مالک ہوں گے پرہیز گاری اور صالحیت ان کی سیرت کی نمایاں خصوصیات ہوں گی تو ایسے افراد کے مجموعہ سے ایک صالح اور مثالی معاشرہ وجود میں آئے گا۔ اگر افراد بدکردار اور کھوکھلی سیرت کے مالک ہوں گے ان کی شخصتیں تقویٰ' پرہیز گاری' ایثار و قربانی' عاجزی و انکساری اور ہمت و جرأت سے خالی ہوں گی تو ایسے افراد سے ایک نیک اور مثالی معاشرہ کبھی وجود میں نہیں آ سکتا۔ اسلام کا مقصد روئے زمین پر ایک صالح اور کامیاب معاشرہ قائم کرنا ہے جبکہ اس طرح کے معاشرے کا قیام صالح اور مثالی افراد کے وجود پر منحصر ہے۔ صالح اور مثالی سیرتوں کی تعمیر میں تصوّف کیا کردار ادا کرتا ہے۔ اور تصوّف اصل میں ہے کیا؟ پہلے ہم اس پر مختصراً گفتگو کرتے ہیں۔

تصوّف کے لغوی معنی

ان التصوّف کلمة اشتقت من الصفاء (الشیخ ارسلان الدمشقی ص 39)

''تصوّف وہ کلمہ ہے جو صفا سے مشتق ہے جس کا معنی صفائی ہے۔

صاحب المنجد نے تصوّف کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

صفی ای تصفیة الشی وجعله صافیا

''صفی سے مراد کسی شے کو صاف اور اجلا کر دینا ہے''

شہنشاہ لاہور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

التصوف صفا السرمن کدورة المخالفة

''باطن کو مخالفت حق کی کدورت اور سیاہی سے پاک صاف کر دینے کا نام تصوّف ہے۔

تصوّف کے لغوی اعتبار سے معنی کرتے ہوئے بعض اس طرف گئے ہیں۔

98595

Marfat.com

تصوّف الصفو سے مشتق ہے اس اعتبار سے معنی یہ ہیں۔ جیسے المنجد نے لکھا:

الصفو هو الاخلاص فی المودة الصفی هو الصدیق المخلص۔

الصفو کے معنی محبت میں اخلاص کے ہیں اور صفی سے (المنجد تحت مادہ صفو) مراد مخلص دوست ہوتا ہے۔

بعض علماء نے تصوّف کو الصوف سے مشتق کہا ہے اور معنی یہ بیان فرمایا۔

شیخ غیاث الدّین فرماتے ہیں:

چوں در زمان سابق صاحبان صفات مذکورہ ''صوف'' می پوشیدند لہٰذا مجازاً اعمال وافعال ایشاں را ''تصوّف'' نامیدند۔ (غیاث اللغات)

''چونکہ گزشتہ زمانے میں مردانِ حق (تذلل اور غایت عجز وانکساری کے باعث) اونی لباس پہننے لگے تھے اس لئے (اس مناسبت سے) ان کے اعمال وافعال کو ''تصوّف'' کا نام دیا گیا۔

بعض محققین نے تصوّف کو صفہ سے مشتق کہا ہے۔

شیخ ابوبکر بن اسحاق بخاری فرماتے ہیں۔

قال قوم انما سموا صوفیه لقرب اوصافهم من اوصاف اهل الصفه الذین کانوا فی عهد رسول اللّٰه ﷺ.

(شرح التصرف لمذہب التصوّف)

ترجمہ: ایک گروہ کا کہنا ہے صوفیہ کی وجہ تسمیہ ان کا باعتبار اوصاف اصحاب صفہ سے قریب تر ہونا جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھے۔

تصوّف کا ایک اور معنی بھی بیان کیا جاتا ہے اور التصوّف کو الصّف سے مشتق کہا جاتا ہے۔

امام ابوالقاسم القشیری فرماتے ہیں۔

انه مشتق من الصف فکانهم فی الصف الاول بقلوبهم من حیث المحاضرة من الله تعالیٰ۔ (الرسالۃ القشیریہ ص 126)

ترجمہ: ''تصوّف صف سے مشتق ہے گویا کہ صوفیہ کے قلوب باری تعالیٰ کی

Marfat.com

حضوری کے اعتبار سے صف اوّل میں ہوتے ہیں۔

تصوّف کا اصطلاحی مفہوم

اگر غور کیا جائے تو بیان کردہ تمام لغوی معنوں میں اختلاف ہونے کے باوجود ان میں ایک قدر مشترک نظر آتی ہے۔ وہ یہ کہ تصوّف کا مقصود ماحصل قلب وباطن کی صفائی و طہارت سے عبارت ہو یا اللہ سے اخلاص کے ساتھ دوستی اور محبت و مودّت کا تعلق قائم کرنے سے یا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عجز وانکساری و نیاز مندی اور تذلل کا اظہار ہو یا پھر اونی لباس کے پہننے میں اللہ سے محبت پر مبنی تعلق میں یکسوئی پیدا کرنا مقصد ہو یا اصحاب صفہ کی طرز زندگی اختیار کرنے سے یہ سارے کے سارے احوال و کیفیات ایک خاص جہت کی نشاندہی کررہے ہیں جو زندگی کے ظاہر و باطن کو اس قدر منزّہ اور پاک صاف کرنے کی متقاضی ہے کہ جس میں اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کے حکم کی ادنیٰ سے ادنیٰ نافرمانی کا شائبہ بھی باقی نہ رہے زندگی کا ظاہر بھی اللہ کی رضا کے تابع ہو جائے اور باطن بھی رزائل اخلاق' معصیت وغفلت اور اثم عدوان کے میل کچیل سے پاک صاف ہو جائے کہ انوار وتجلیات الٰہی کا مہبط بن جائے اور دل اللہ کی محبت میں اس قدر یکسو اور مستغرق ومنہمک ہو جائے کہ اس ذات سے دوستی وتعلق کی حلاوت میں دنیا کی حرص خلل انداز نہ ہو۔

داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

التصوف اقامة الاحوال مع الحق۔

(کشف المحجوب ص 40 مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

ترجمہ: ''تصوّف احوال کو حق کے ساتھ قائم رکھنے کا نام ہے''

امام معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

التصوف هو الاخذ بالحقائق واليأس مقافى ايدى الخلائق

(حیاۃ الشیخ ارسلان الدمشقی ص 23)

ترجمہ: ''تصوّف حقائق کو لینا اور مخلوق کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے

Marfat.com

بے نیاز ہو جانے کا نام ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

غوث اعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

التصوف الصدق مع الحق وحسن الخُلق مع الخَلق

(غنیۃ الطالبین)

تصوّف حق کے ساتھ سچائی اور مخلوق کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آنا ہے۔

مدرّس اُلفت ومحبت شہزادۂ غوثِ اعظم نقیب الاشراف

سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی

(سجادہ نشین دربار گیلانیہ سدرہ شریف ضلع ڈی آئی خان)

انسانیّت سے محبت اور مسلمان کے ساتھ بھلائی کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ اگر تو تہجد گزار بھی ہے لیکن مسلمان تیرے ہاتھ اور زبان سے تنگ ہیں تو تیری نمازیں اور عبادتیں تیرے منہ پر ماری جائیں گی۔

(خطبات سیّد محمد انور گیلانی)

ملتان شریف میں سیّدنا عبدالرزاق کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا!

''وطن عزیز کی حفاظت کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم متحد ہو جائیں۔ محبت کو عام کریں اخوت اور بھائی چارے کو پھیلائیں رواداری کو اپنا شیوہ بنا کر اولیاء اللہ کی تعلیمات کو عام کریں اس لئے کہ ان کا پیغام محبت کا پیغام ہے۔

(خطبات سیّد محمد انور گیلانی)

Marfat.com

اسلامی تصوّف اور رہبانیت

یہاں ایک سوال ابھرتا ہے کہ کیا مکمل انسان صرف وہ ہے جو معبود حقیقی سے انتہائی درجہ مانوس اور غیر اللہ سے یکسر دست کش ہو جائے اور ہمہ وقت اسی کے ذکر وفکر میں یوں مگن رہنے لگے کہ بیوی بچوں کے حقوق اور دیگر معاشرتی وسماجی ذمہ داریوں سے دستبردار ہو جائے ایسا تصور تعلیمات اسلام سے بے بہرہ ہونے کی دلیل ہے۔ اسلام میں انسان کامل سے مراد وہ انسان ہے جو کہ اپنے محبوب حقیقی کی یاد میں رہتے ہوئے بھی حقوق العباد اپنے بیوی بچوں اور تعلق دار رشتہ دار عزیز واقارب کے حقوق کا اپنے محبوب حقیقی (خدا تعالیٰ) کے فرامین کی روشنی میں خیال رکھے اور انہیں پورا کرنے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرے۔ یعنی نہ اپنے محبوب کو بھولے اور نہ اس کے حکم کو۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ صوفی نہیں ہوسکتا بلکہ وہ اصطلاح تصوّف میں متصوّفی ہے۔ اور اسے دجل وفریب اور منافقت کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جاسکتا گویا تصوّف سے مراد ایسا طریق زندگی ہے کہ انسان اپنے محبوب حقیقی کی محبت میں اس قدر منہمک اور فنا ہو جائے کہ اس کے حکم کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی میں اس کے حکم کے خلاف کا خیال بھی دل میں نہ آنے پائے اور اضطراری اور اختیاری طور پر بھی اس کا قدم جادہ محبت واطاعت سے ہٹنے نہ پائے۔

اولاد غوث اعظم نقیب الاشراف حجۃ السلّف
سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالیٰ کا فرمان

آپ فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ میں سے اللہ تعالیٰ سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی رحمت سے معاف فرمادے لیکن حقوق العباد تب تک معاف نہیں ہوں گے جب تک وہ

Marfat.com

معاف نہ کردے جس کا تو نے حق تلف کیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ تصوّف وطریقت دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ اپنی اولاد اور رشتہ داروں، ہمسایوں کے حقوق شریعت مصطفوی کے مطابق ادا کرنے کا نام ہے۔ آپ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر زور دیتے ہیں۔ اور ان کو لقمہ حلال کھلانے کو اور خود لقمہ حلال کھانے کو تصوّف کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ والدین کے متعلق فرماتے ہیں کہ جن کے والدین زندہ ہیں وہ ان کی خدمت کریں اسے کسی اور پیر کی ضرورت نہیں ہے۔ (خطبات سیّد محمد انور گیلانی)

فرمان قطب الاقطاب اولاد غوث اعظم سیّد عفیف لدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ

ترک دنیا سے مراد دنیا میں رہ کر ممنوعات کو ترک کرنا ہے جنگلوں میں جانا اور نکاح نہ کرنا نہیں ہے ترک دنیا یہ ہے کہ اللہ سے غافل ہونا ترک کردے دنیا میں ہو لیکن دین نہ چھوڑے۔ رہبانیت اسلام میں نہیں ہے۔

چست دنیا از خدا غافل شدن
کے قماش نقرہ و فرزندو زن

دنیا کا معنی خدا سے غافل ہو جانا ہے دنیا کا یہ معنی نہیں کہ عورت یا مال یا سونا چاندی وقماش۔ ان سب چیزوں کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کرے اور مال و دولت کو اگر اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرے اور زکوٰۃ وصدقات دے تو یہ دنیا نہیں ہے۔ (مفتاح العارفین، مصنف سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ادھی لعنت دنیا تائیں - ساری دنیا داراں ھُو
جیں راہ صاحب خرچ نہ کیتی - لین غضب دیاں ماراں ھُو
ترک جنہاں دنیا تھیں کیتی - لیسن باغ بہاراں ھُو

شریعت وطریقت (تصوّف)

شریعت وطریقت کے درمیان مخالفت یا تضاد نہیں بلکہ سب اکابرین ومحققین نے یہ

Marfat.com

وضاحت فرمائی ہے کہ کمال شریعت ہی کا نام طریقت ہے نبی کریم ﷺ کی اتباع جب تک محض ظواہر تک محدود ہے اس کا نام شریعت ہے۔اس کی مثال اس طرح ہے۔

جس شخص نے کتب فقہ میں درج قواعد وضوابط کے مطابق نماز پڑھ لی تو شریعت کی رو سے نماز مکمل ہوگئی مگر طریقت میں اسے کافی نہ سمجھا جائیگا وہ اس پر اصرار کرے گی کہ جس طرح چہرہ کعبہ کی طرف متوجہ رہا قلب بھی رب کعبہ کی جانب متوجہ رہے اور جس طرح جسم حالت نماز میں ظاہری نجاستوں سے پاک رہا روح بھی باطنی آلائشوں اور پریشان خیالات سے پاک رہے۔"

اب غور کیا جائے کیا یہ شریعت کی مخالفت ہوئی یا کہ عین منشائے شریعت کی تکمیل؟ اسی مضمون کو ایک حدیث شریف میں بیان فرمایا گیا اور طریقت کی اس کیفیت کو احسان سے تعبیر فرمایا گیا اور یہ حدیث حدیثِ جبرائیل کے نام سے مشہور ومتعارف ہے۔

قال ما الایمان قال الایمان ان تو من بالله ومئلكته' ورسول وتؤمن بالبعث قال مالاسلام قال الاسلام ان تعبدالله ولاتشرك به وتقيم الصلوٰة وتودى الزكوٰة المفروضة وتصوم رمضان ال مالاحسان قال ان تعبدالله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك ۔(صحیح البخاری جلد اوّل ص 12)

ترجمہ: "حضرت جبرائیل نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر ان کے فرشتوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور تو مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر بھی یقین رکھے پوچھا گیا کہ اسلام کیا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرے۔نماز قائم کرے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر سائل نے پوچھا احسان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اس طرح خدا کی عبادت کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے کیونکہ اگر تو خدا کو نہیں دیکھ رہا ہے تو

Marfat.com

خدا تو تجھے دیکھ رہا ہے۔

اس میں تین درجات بیان ہوئے ہیں۔

ایمان' اسلام اور احسان' ایمان و اسلام عقیدہ و عمل کا نام ہے اور اس سے آگے بھی ایک مقام ہے جسے حدیث کی اصطلاح میں احسان کا نام دیا گیا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اسے ہی سلوک وتصوّف اور طریقت کا نام دیتے ہیں۔

(ہمعات ص 146-44)

علم لدّنی

شریعت علم ظاہر کا نام ہے اور طریقت علم باطن کا نام ہے علم لدنی کا پتہ اس آیت قرآنی سے ملتا ہے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○

(البقرہ(2):151)

ترجمہ: پس انہوں نے وہاں ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت عطا کی ہوئی تھی اپنے پاس سے علم لدنی عطا کیا تھا۔

علم ظاہر اور علم باطن کی وضاحت حدیث رسول ﷺ سے بھی ہوتی ہے۔

عن ابوهريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته واما الاخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم۔

(الصحیح البخاری جلد اوّل صفحہ 23)

مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دو علوم سیکھے ہیں پہلا علم میں نے تم پر بیان کر دیا اور اگر دوسرا بیان کر دوں تو تم یہ میری گردن اڑا دو۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لمعات میں اس حدیث شریف کی شرح میں فرمایا کہ پہلا علم احکام و اخلاق کا ہے اور دوسرے علم سے مراد غوامض کا علم ہے جو اغیار کے لئے

Marfat.com

نا قابل ادراک ہے اور صرف اہل عرفان سے خاص ہے۔

(لمعات حاشیہ مشکوٰۃ ص29)

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال العلم علمان فعلم فی القلب فذاك العلم النافع وعلم على اللسان فذاك حجة اللّٰه على ابن آدم ۔(مشکوٰۃ المصابیح ص29)

ترجمہ: ''علم دو قسم کا ہے ایک قلب کا علم' پس یہی علم نافع ہے پس دوسرا زبان کا علم یہ ابن آدم پر حجت ہے۔''

شہزادۂ غوث الوریٰ سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالیٰ فرماتے ہیں:

شریعت حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری حالات کا نام ہے اور طریقت نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسّلام کے باطنی حالات کا نام ہے۔

(از افادات نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ)

آپ فرماتے ہیں۔

''ایک شیخ طریقت کے لئے ضروری ہے کہ وہ قال سے بھی آشنا ہو اور حال کو بھی جانتا ہو تو پھر وہی روحانیت اور طریقت کا وارث ہوسکتا ہے۔ (خطبات سیّد محمد انور گیلانی)

عارف باللہ قطبِ ربّانی سیّد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ

عارف باللہ سیّد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ

فرماتے ہیں:

التصوّف انما ھو زبدۃ عمل العبد باحکام الشریعہ

ترجمہ: تصوّف کیا ہے؟ بس احکام شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ص 4)

امام الاولیاء حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

''ظاہر بغیر امتزاج باطن کے منافقت ہے اور باطن بغیر شمول ظاہر کے زندقہ ہے۔ شریعت کا ظاہر بلا باطن نقص ہے اور باطن بلا ظاہر ہوس''

Marfat.com

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

''جسے علم معرفت نہیں اس کے قلب پر جہل کی موت طاری ہے اور جسے علم شریعت نہیں اس کا قلب مرض نادانی میں گرفتار ہے۔''

(کشف المحجوب بحوالہ قرآنی تصوّف اور اقبال)

تصوّف وطریقت اور شریعت میں تخالف نہیں

صلحائے اُمت' بزرگانِ دین کے اقوال:

شریعت وطریقت کے مابین مخالفت کا الزام محض کم علمی کی وجہ سے ہے اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ حقیقت سب پر عیاں ہو جاتی ہے کہ شریعت کی انتہائی پابندی کا نام ہی تصوّف وطریقت ہے جب اللہ اور اس کے رسول کی اتباع اور اطاعت ظاہر تک محدود ہے تو اس کو شریعت کہتے ہیں اور جب اتباعِ شریعت کے اثرات قلب و باطن پر اثر انداز ہونے لگیں تو اسے طریقت کا نام دے دیا جاتا ہے گویا شریعت وطریقت ایک دوسرے کے متضاد نہیں بلکہ شریعت کی منشاء کی تکمیل کا نام طریقت ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

من تفقه ولم يتصوّف قد تفسق ومن تصوّف ولم يتفقه فقد تذندق ومن جمع بينهما فقد تحقق (مرقاۃ المفاتیح ص256)

ترجمہ: ''جو فقہ میں ماہر ہوا اور تصوّف سے نابلد رہا یقیناً فاسق ہوا اور جو تصوّف میں ڈوب گیا اور فقہ سے بے بہرہ رہا وہ زندیق ہو گیا اور جس نے فقہ وتصوّف دونوں کو اپنے اندر جمع کر لیا وہ حقیقت کو پا گیا''۔

سیّدنا حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ تصوّف تین وصفوں کا نام ہے' ایک یہ کہ اس کا نور باطنی نور تقویٰ کو نہ بجھائے دوسرے یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ ظاہر قرآن یا ظاہر حدیث کے خلاف ہو۔ (رسالہ قشیریہ)

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ارشاد:

وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں جس نے کتاب اللہ پر غور نہ کیا ہو اور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں فہم بصیرت حاصل نہ کی ہو۔ وہ ہم میں سے نہیں جس نے ایسے علماء کی صحبت ترک کر دی ہو جو صوفیاء ہیں اور انہیں کتاب وسنت میں درک ہے وہ ہم میں سے نہیں جو ایسے اصحاب علم سے کنارہ کش ہو گیا ہو جو تصوّف میں بہرہ رکھتے ہوں اور ایسے محدثین کی صحبت میں نہ بیٹھے جو محدثین کے ساتھ فقہا بھی ہوں وہ ہم میں سے نہیں جس نے ایسے فقہاء کی صحبت ترک کر دی ہو جو علم حدیث بھی جانتے ہو باقی رہے جاہل صوفیاء اور جاہل علماء جو تصوّف کا انکار کرتے ہیں تو دونوں کے دونوں چور اور رہزن ہیں۔ ان سے بچنا چاہیے۔

(شاہ ولی کا فلسفہ نفسیات اور تصوّف ص 46)

پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضی

حجۃ الاسلام امام غزالی کا ارشاد:

میں نے دس سال مجاہدہ کے لئے خلوت گزینی اختیار کی اسی خلوت کے دوران مجھ پر ایسے امور کا انکشاف ہوا جن کا احاطہ و اندازہ ممکن نہیں لیکن امور نافعہ جن کا تذکرہ یہاں ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ صوفیاء کرام ہی معرفت الٰہی کی راہ پر گامزن ہیں ان کی سیرت سب کی سیرتوں سے بہتر ہے ان کا طریقہ سب کے طریقوں سے درست ان کا خلق سب کے اخلاق سے پاکیزہ ہے بلکہ اگر تمام عقلاءٔ کی عقل، حکما کی حکمت علماء کا علم اور اس کے اسرار کو جمع کر لیا جائے تب بھی ان کے سیرت و اخلاق سے بہتر نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کے تمام ظاہری اور باطنی حرکات وسکنات براہ راست سینہ نبوّت کے نور سے فیضاب و مستنیر ہوتے ہیں اور اس کائنات میں نور نبوّت سے بڑھ کر کوئی نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جائے۔ (المنقذ من الضلال)

امام ابوالقاسم القشیری کا فرمان:

امام ابوالقاسم القشیری فرماتے ہیں:

كل شريعة غير موئيدة بالحقيقة فغير مقبول وكل حقيقة غير

Marfat.com

مقیدة بالشریعة فغیر محصول .(الرسالۃ القشیریۃ ص43)

ترجمہ: جس شریعت کو حقیقت کی مدد حاصل نہ ہو وہ غیر مقبول ہوتی ہے اور جو حقیقت شریعت سے مقید نہ ہو وہ غیر حاصل رہتی ہے۔

سیّدی ابوعبداللہ محمد بن خفیف ضبی قدس سرہٗ

التصوّف تصفیة القلوبِ واتباع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی الشریعة۔

ترجمہ: تصوّف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی ﷺ کی پیروی ہو۔(طبقات کبریٰ للامام الشعرانی ص18)

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

اقرب الطرق الی اللّٰه تعالٰی لزوم قانون العبودیة والاستمساك بعروة الشریعة.

ترجمہ: ''اللہ عزوجل کی طرف سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔''

(بہجۃ الاسرار للعلامہ ابی الحسن علی الشطنوفی ص50)

سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر حدود شریعت سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکم شریعت کی طرف پلٹ آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی خواہش نفسانی چھوڑ اس لئے کہ جس حقیقت کی شریعت تصدیق نہ فرمائے' وہ باطل ہے''

(طبقات الاولیاء' امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ الربانی جلد اوّل مطبع مصر ص131)

(بحوالہ شریعت وطریقت از امام احمد رضا خان)

Marfat.com

خانقاہی نظام

خانقاہوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ روحانی درسگاہیں (خانقاہیں) قائم کی جائیں۔ اور اپنے پیشوان طریقت کے اصولوں کے اور طریقوں کے مطابق اخلاق و روحانیت کے مجسمہ انسان تیار کیے جائیں تا کہ معاشرہ میں ایسے افراد کی کثرت ہو جو اخلاق و روحانیت کے مالک ہوں۔ جو آج کل کی طرح محض ''افراد'' نہ ہوں بلکہ بااخلاق اور دیندار انسان بھی ہوں۔

جب نبی کریم ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔ تو دنیا پر کفر و ظلمت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ ہر طرف کفر و شرک کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ اور معاشرتی طور پر لوگ اس قدر پستی کا شکار تھے کہ اپنی بچیوں تک کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ انسان انسان کی قدر نہ کرتا تھا۔ اخوت' ہمدردی' مساوات' رواداری جیسے الفاظ ان کی ڈکشنری سے ناپید تھے۔ لوگ روحانی اور جسمانی طور پر بے راہ روی کا شکار تھے۔ پھر خالق کائنات نے اپنا پیارا محبوب اس دنیا آب و گیتی میں مبعوث فرمایا۔ اور کفر و ظلمت کے اندھیرے میں نور کی کرنیں پھوٹیں۔ لوگوں کو کفر و شرک کی اندھیر نگری سے نکال کر وحدت خداوندی کی حسین وادی میں داخل کیا۔ پھر وہ لوگ جو آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ وہ رشتہ اخوت میں بندھ گئے اور پھر وہ لوگ جو کبھی ایک پانی کے تالاب پر قبضہ کرنے کے لئے ایک دوسرے سے لڑ جایا کرتے اور یہ لڑائی چند دنوں کی نہ ہوتی بلکہ یہی پانی پلانے اور گھوڑا آگے دوڑانے کی لڑائی صدیوں اور کئی نسلوں تک چلتی۔ اب نور نبوت کی روشنی میں وحدانیت کا درس پڑھ کر کردار یہ ہو گیا ہے کہ ایک جنگ میں زخمی ہونے پر زخموں سے چور چور پانی کی طلب کی۔ پانی پلانے والے نے کٹورا بھر کر پانی کا پیش کیا ابھی پانی منہ کو لگانے لگے ہیں قریب پڑے زخمی کی آواز سنائی دی کہ وہ بھی پانی مانگ رہا ہے فوراً کہا کہ یہ پانی کا پیالہ اسے دے دیا جائے اور پھر اسی طرح اس زخمی نے اپنے

Marfat.com

ساتھ پڑے ہوئے زخمی کی طرف پانی پلانے والے کو منتقل کر دیا۔ اور یہ سلسلہ کئی افراد تک جاری رہا جب پانی کا پیالہ آخری زخمی تک پہنچا تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ وہ فوراً پیچھے پلٹا کہ اس سے پہلے والے کو پانی پلاؤں لیکن وہ بھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر چکا تھا۔ اسی طرح کرتے کرتے پہلے زخمی تک پہنچتے پہنچتے سب دم توڑ چکے تھے یہ کیا ماجرا ہے کہ یہ وہ لوگ جو کبھی پانی پینے پلانے پر مرنے مارنے تک جاتے تھے آج اپنے بھائی کو پانی پلانے میں اس قدر ایثار سے کام لے رہے ہیں۔ یہ تعلیم و تربیت نبوی کا اثر تھا آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام کا دور آتا ہے جو کہ آپ کے بلاواسطہ فیض یافتہ ہیں۔ اور یہ وہ دور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: ''میرا دور بہترین دور ہے اور پھر اس کے بعد کا دور اور پھر اس کے بعد جو دور آئے گا وہ بہتر ہے۔''

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق جب خیر القرون گزر گیا اور خلافت راشدہ کا دور گزرا اور بعد میں بنو امیہ اور بنو عباس کا دور شروع ہوا۔ یعنی 662ء تا 750 ایک صدی سے کچھ کم کا عرصہ اور بنو عباس کا 750ء سے 1258ء تک تقریباً 500 سال کا عرصہ اور بنو امیہ اور بنو عباس کا تقریباً 600 سال کا عرصہ مسلمانوں کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ جس میں جوں جوں دور دورِ رسالت سے دور ہوتا گیا مسلمانوں میں نت نئے فتنے جنم لیتے رہے۔ ان کے مابین مخاصمت' جنگ وجدل' سیاسی کشمکش اور حصول اقتدار کے لئے خون ریزی اور دشمن کشی کا ایسا دور کہ بنو امیہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد یزید نے اپنے اقتدار کی خاطر اہل بیت اطہار کے ساتھ ظلم و زیادتی کی وہ تاریخ رقم کی کہ جس کی تصویر آج بھی آنسوؤں کی ایک نہ رکھنے والی جھڑی لگا دیتی ہے۔ اس سے بھی پہلے اگر دیکھا جائے تو خارجی فتنہ نے سر اٹھایا۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گمراہ اور ان کے حامیوں کو مباح الدم سمجھتے تھے۔ بنو امیہ کے دور میں فلسفی مباحثے بڑے بڑے شہروں میں ہونے لگے۔ فرقہ اعتزال نے سر اٹھایا۔ قصہ مختصر کہ کہیں خوراج کا فتنہ ہے تو کہیں فتنہ اعتزال اور پھر شیعہ' امامیہ' اسماعیلیہ اور کہیں باطنیہ فتنے اٹھے۔ المختصر مسلمانوں کے لئے

Marfat.com

اعتقادی طور پر بڑا پرفتن دور تھا۔ اور پھر عباسی دور جسے اسلامی تہذیب وتمدن وثقافت کا شاندار دور کہا جاتا ہے۔

لیکن اس دور میں بھی حصولِ اقتدار کی خاطر بھائی بھائی سے برسرپیکار ہے اور عراق وعجم میں دعوت عباسیہ کے سلسلے میں لاکھوں مسلمانوں کی گردنیں مسلمانوں نے کاٹ کر پھینک دیں۔

عباسی سلطنت کے شروع دور میں ان خون ریزیوں میں کچھ ٹھہراؤ آیا لیکن مہدی کے دور کے بعد یہ سلسلہ پھر تیز ہو گیا۔ امین الرشید اور مامون الرشید کی آپس کی حصول اقتدار کی جنگ نے پچھلی کسر پوری کردی۔ اس عرصہ میں کئی لاکھ مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ اور مامون کو فتح حاصل ہوئی اور تخت سلطنت پر براجمان ہوا۔ تو اس کا علمی اور ادبی دور بھی خون ریزیوں کی نذر ہوا اور اسی دور میں معتزلی فرقہ نے بھرپور فتنہ برپا کیا۔ خلق قرآن کا مسئلہ کھڑا کیا گیا۔ اور پھر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیسے فقیہ بے مثال کو پابند سلاسل کیا اور ان پر تشدد کیا گیا۔ اور جب فرقہ اعتزال کے سامنے بڑے بڑے ثابت قدم بھی ڈگمگا گئے۔ اور باقیوں کو پابند سلاسل کردیا گیا یا پھر ان کے دوش بارِ سر سے سبکدوش کردیئے گئے۔ پھر خلیفہ واثق باللہ کے دور میں فرقہ اعتزال نے کچھ دم لیا تو فرقہ باطنیہ نے جنم لیا۔ ان باطنیوں کے ہاتھوں بڑے بڑے مشاہیر علماء وفقہاء مارے گئے۔ اگر تفصیل سے ان 6 سو سالہ دور بنوامیہ وبنوعباسیہ کی فتنہ سامانیوں کا تذکرہ کیا جائے تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔

ان ادوار میں حصول اقتدار کی ہوس نے کئی مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور کئی لوگ بے گھر ہوئے۔ سکون کی دولت ناپائید ہوگئی ہر طرف افراتفری کا سماں ہے لوگ اعتقادی اور سیاسی طور پر انتشار وافتراق میں مبتلا ہیں اور علماء اہل اقتدار کی ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ اور لوگوں پر خوف وہراس کا غلبہ ہے۔ طوائف الملوکی کا سا منظر ہے۔ بعض صحیح علماء خانہ نشین ہو گئے تھے۔ ایسے حالات میں جنہوں نے اسلامی پرچم اٹھایا اور خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کی وہ صوفیاء کرام تھے۔ اسی دور میں یہ صوفیائے کرام سینہ ٹھونک کر میدان عمل میں آئے اور لوگوں کو ذہنی وروحانی سکون میسر کیا اور خانقاہیں قائم

Marfat.com

کیں جہاں سے ان پریشان حال لوگوں کوسکون' محبت والفت اور جادہ حق کی رہنمائی میسر ہوئی۔ ان صوفیاء کرام نے شہروں کے ہنگاموں اور سیاسی چپقلشوں سے محفوظ رہنے کے لئے ویرانوں کو آباد کیا اور شریعت کی آبیاری میں ہمہ تن مصروف رہنے لگے اور پریشان حال لوگ سکون قلب کی خاطر اور اعتقادی رہنمائی کے لئے ان خانقاہوں کا رخ کرنے لگے۔ اور پھر ایک باقاعدہ خانقاہی نظام کا آغاز ہوگیا۔ اور تصوّف کے مشہور خانوادے پیدا ہوئے۔ ان سلاسل ہائے پاکیزہ کے سرخیل اسی دور میں پیدا ہوئے۔ اور لوگوں کے دلوں پر اپنے زہد وتقویٰ' درس الفت ومحبت' صدق وصفا سے لوگوں کے دلوں پر وہ انمٹ نقوش مرتب کے لئے جو رہتی دنیا تک مثال ہیں۔ اور اس خانقاہی نظام کے جو دورس نتائج برآمد ہوئے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ان خانقاہوں کے تربیت یافتہ اپنے مرشد کے حکم پر ہر اس جگہ پہنچ جاتے جہاں مسلمان اجتماعی طور پر ابتر زندگی گزار رہے ہوتے گویا یہ خانقاہی نظام مسلمانوں کی اصلاح کا اجتماعی مشن تھا۔ جب یہ لوگ ایسے علاقوں میں پہنچتے جہاں پر لوگوں کی اکثریت گمراہی کے گڑھے میں گر رہی ہوتی تو وہاں کے امراء وشیوخ ان کے راہ میں روڑے اٹکاتے انہیں طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی لیکن یہ نفوس قدسیہ اپنے عزم واستقلال کا بھرپور مظاہرہ کرتے اور لوگوں کی اصلاح کا فریضہ پوری تندہی سے سرانجام دیتے۔ اور خراب حال لوگوں کوسکون قلب کی دولت لٹاتے۔ اضطراب قلب آتے اور سکون قلب سے مالا مال ہوکر جاتے اعتقادی گمراہی میں گرے ہوئے لوگ جادہ حق پر گامزن ہوکر جاتے۔ غرض کہ یہ خانقاہیں ہی تھیں کہ ایران کا طوائف الملوکی کا دور ہو یا عراق وعرب کی خون آشام جنگیں' صلیبی جنگیں ہوں یا رومیوں سے جدال وقتال اس سارے اُفراتفری اور انتشار کے دور میں یہ صرف ان صلحائے اُمت کی خانقاہیں ہی تھیں یہاں صدق وایقان کا درس دیا جاتا تھا۔ اور تزکیہ نفس کرکے پریشان قلب ونظر کے لئے سکون کا پیغام دیا جاتا تھا۔ احیاء دین متین کے احکام یہی سے صادر ہوتے۔ الغرض اسلامی اقدار کو پامال ہونے سے بچانے اور صحیح اسلامی عقائد کے تحفظ وترویج کے لئے ان خانقاہوں کا وجود ناگزیر ہے۔

Marfat.com

آج ملک میں بیشمار تعلیمی ادارے موجود ہیں لیکن وہ روحانی واخلاقی تربیت کے مراکز ہرگز نہیں ہیں۔ اور وہاں پر صرف دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے جو کہ ماہرین کی نگاہ میں وہ بھی ہماری قومی ضروریات کو پورا نہیں کرتی اور اس سے نہ دینی ضرورت پوری ہوتی ہے نہ دنیاوی۔ اور آج کا مسلم معاشرہ پھر اسی کرب میں مبتلا ہے جس کی جھلک آپ کو پچھلے صفحات میں دکھا چکے ہیں۔ پھر وہی سیاسی انتشار ہے اور اعتقادی گمراہیوں کے سیاہ بادل چھائے ہوئے۔ مسلمانوں میں نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ اور لوگ ان فتنوں کی ریشہ دوانیوں کی زد میں آ کر اپنی دین و دنیا تباہ کر رہے ہیں۔ اور آجکل خانقاہی نظام بھی اکثریت کے اعتبار سے

؎ زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

والا مظاہرہ کرتی دکھائی دے رہی ہیں۔ یہ خانقاہیں اپنا اصل کردار بھول کر بادشاہان مملکت کی چوکھٹ دری کرتی نظر آ رہی ہیں۔ اس پرفتن دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اصل خانقاہی نظام کو ازسرنو زندہ کیا جائے۔ اور اہل خانقاہ اپنے فرض منصبی کو سمجھتے ہوئے بقول اقبال

؎ یہ رسم خانقاہی ہے، غم واندوہ و دلگیری
نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

اور اب رسمِ شبیری ادا کرنے کا موقع ہے۔

ہندوستان کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ اہل خانقاہ اور خانقاہی نظام کے بے مثال کردار اور ان کے استقلال نے متحدہ ہندوستان میں اسلام کی روشنیوں کو پھیلایا حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری، حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی، حضرت شیخ جلال الدین تبریزی اور بیشمار دیگر اولیاء کرام علیہم الرحمۃ نے ہندوستان میں بغیر تلوار کے محض اپنے حسن کردار سے اسلام کی شمع روشن کی اور لاکھوں مشرکین کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔

Marfat.com

997ء میں سبکتگین کی وفات کے بعد اس کے نامور فرزند محمود غزنوی نے متھرا' قنوج' سومنات اور دیگر شہروں پر پے در پے حملوں سے ہندو راجاؤں پر فتوحات کے بعد لاہور میں اپنے غلام محمد ایاز کی زیر قیادت اسلامی حکومت قائم کر کے 1030ء میں وفات پائی لاہور میں مسلم حکومت کے قیام سے تو گویا صدیوں سے پیاسی سرزمین ہندوستان پر علم وحکمت اور رشد و ہدایت کی بہار آ گئی اور بلاد اسلامیہ سے مسلم صوفیہ' علماء ومؤرخین ماہرین فن مجاہدین کا سیلاب امڈ یا۔ اچ شریف میں شیخ صفی الدین گازرونی (م 1007ء) ملتان میں شاہ یوسف گردیزی لاہور میں شیخ اسماعیل لاہوری' ابوالحسن علی بن حکم لاہوری' ابوالشیخ ابوالصمد لاہوری اور غزنی سے آنے والے شیخ لاہوری شیخ علی عثمان بن ہجویری (م۱۰۷۲) امام حسن صنعانی' سیّد احمد توختہ (602ھ) سیّد یعقوب زنجانی (604ھ) اور شیخ عزیز الدین مکی (م۶۱۲ھ) کا شمار اس دور کے ممتاز ترین صوفیاء کرام میں ہوتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں صوفیاء کرام و مشائخ نے تبلیغ اسلام کے لئے جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں وہ اسلامی ہند کی تاریخ کا روشن باب ہیں۔

(مقدمہ امیر ملت اور ان کے خلفاء پروفیسر محمد ایوب قادری)

حضرت شیخ علی بن عثمان ہجویری نے قیام لاہور کے دوران ہزارہا بت پرست کفار کو کلمہ توحید پڑھا کر ان کے سینوں کو نور اسلامی سے منور کیا اور سینکڑوں خداؤں کو پوجنے والوں کو صرف ایک خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے پر مائل کیا اور لاتعداد گم گشتگان بادیہ ضلالت کو صراط مستقیم پر گامزن کیا اور کتنے ہی خوش نصیبوں کو اپنی نظر کیمیا اثر کی بدولت ولایت کے بلند مراتب پر فائز کر دیا۔

یہ درست ہے کہ محمود کی حکومت کے ساتھ ہی یہاں مسلمان ایک حاکم قوم کی حیثیت سے رہنے لگے تھے اور یہاں کے کفار مسلم عوام سے بظاہر مرعوب تھے لیکن ان کے قلوب مسلمان فاتحین کے ساتھ نہیں تھے اور وہ ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ مگر یہاں تشریف لانے والے صوفیاء کرام بالخصوص حضرت داتا علی بن عثمان ہجویری کے ورود مسعود کے بعد یہاں کی مقامی آبادی میں سے لاتعداد لوگ ان کی تبلیغ کے سبب حلقہ بگوش اسلام

Marfat.com

ہو گئے چنانچہ یہاں کے باشندوں میں سے ایک کثیر گروہ کی دلی ہمدردیاں فاتحین کے ساتھ ہو گئیں نظریہ وطنیت خاک میں مل گیا اور دوقومی نظریہ کی بنیادیں رکھ دی گئیں اور بعد میں آنے والے صوفیاء کرام کی مساعی جمیلہ سے اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا جس سے مسلمانوں کی حکومت استحکام پکڑتی گئی فاتحین نے کفار کو تیر وسنان سے زیر کیا تو ان نائبین مصطفیٰ (ﷺ) نے انہیں تیرِ نظر سے خدائے واحد کا مطیع منقاد بنا دیا۔ (مقدمہ کشف المحجوب از حکیم موسیٰ امرتسری)

مسلم سلاطین نے اگر ملک فتح کیا تو صوفیاء و مشائخ نے تسخیر قلوب کا فریضہ انجام دیا اور تہذیب و تزکیہ ذریعے مسلم معاشرے کو استحکام بخشا' ہندوستان میں عہد سلاطین میں چشتیہ' سہروردیہ اور دور مغلیہ میں قادریہ اور نقشبندیہ سلسلوں نے تہذیب و تبلیغ کا کام کیا اور خوب کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں مختلف مقامات میں اہل اللہ نے اپنے حلقے قائم کر کے دین کی تبلیغ کی اور ملک کے طول و عرض کے لوگوں کو ایک مرکز پر جمع کر کے ان میں ملی اتحاد اور قومی اتفاق کا جذبہ پیدا کیا' پنجاب سے آسام' دہلی سے دکن اور کشمیر سے کابل تک کے دور دراز علاقوں میں چشتی' قادری' سہروردی اور نقشبندی مشائخ کی اصلاحی و تبلیغی سرگرمیوں کے نقوش و آثار ملتے ہیں۔

(مقدمہ امیر ملت اور ان کے خلفاء)

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے اپنی تبلیغی حکمت عملی سے رائے پتھورا کی ظالمانہ اور انسان دشمن روش کے خلاف میدان جنگ میں مسلمانوں کی عملی اعانت اور مقامی آبادی میں مسلح فاتح کے لئے خیر سگالی کی فضا تیار کر کے اس خواب کو حقیقت بنا دیا۔ 1202ء میں جب سلطان محمد شہاب الدین غوری شہید ہوا تو اس وقت تقریباً سارے شمالی ہندوستان پر اسلامی پرچم لہرا رہا تھا۔ اور وہ اپنے پیچھے قطب الدین ایبک' محمد بن بختیار خلجی' شمس الدین التمش' ناصر الدین قباچہ اور متعدد دیگر افسران کا ایسا شاندار گروہ چھوڑ گیا جنہوں نے سلطان کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے ہندوستان پر مسلم اقتدار کی گرفت مضبوط تر کر دی۔

(مقدمہ امیر ملت اور ان کے خلفاء)

Marfat.com

سلطان قطب الدّین ایبک بھی خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری کی نظر کیمیا اثر سے فیض یاب ایک غلام تھا۔ جس کے ساتھ ہی برصغیر میں مسلمانوں کے جاہ وجلال کا وہ سلسلہ شروع ہوا جس کا آخری سرا سلطان محی الدّین اورنگزیب عالم گیر سے جاملتا ہے۔

تاریخی حقائق کا مطالعہ اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ عاقبت نااندیش حکمرانوں کی بداعمالیوں اور سیاسی محاذ پر سنگین غلطیوں کے باوجود یہ ان قدسی صفات مذہبی رہنماؤں ہی کا صدقہ تھا کہ مغلیہ عہد سلطنت کے خاتمہ اور نو آبادیاتی نظام کے بھرپور تسلّط کے باوجود مسلمانوں کے قلوب سے اسلام اور سرکار دو عالم ﷺ کی عقیدت ومحبت ختم نہ ہوسکی۔ اس سلسلہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف بہ حضرت مجدد الف ثانی کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں آپ کے زمانے میں اسلامی شعار اور شریعت محمدیہ لادینی افکار کا شکار ہوکر رہ گئے تھے کتاب وسنت سے لاپرواہی برتی جاتی۔ اسلام کے برعکس 15 مختلف مذاہب کے چند اصول مرتب کرکے ایک معجون مرکب کا نام ''دین الٰہی'' قرار دے دیا گیا ہر طرف منکرات و بدعات اور الحاد ولادینیت کا دور دورہ تھا۔ سورج کی پرستش' آگ' پانی گائے اور درخت کا احترام لازم قرار دے دیا گیا تھا' پیشانی پر قشقشہ لگایا جاتا' جنیو پہنے جاتے' آتشکدہ میں اگنی دیوتا کی پوجا کی جاتی اس نئے دین نے اکبر کو امام وقت بنا دیا تھا۔

(ارشادات مجدد ص 26' مکتبہ نور السّلام شرقپور)

اکبر کے دماغ میں مجموعی طور پر ایک خیال اس کے ذہن میں پتھر کی لکیر بن گیا تھا کہ اصحاب علم ودانش تمام مذاہب میں موجود ہیں ہر قوم وملت میں عبادت گزار صاحبان کشف وکرامت کی کمی نہیں رہی ہے حق ہر مذہب اور ہر قوم میں یکساں طور پر موجود ہے اس لئے حق کو ایک ایسے دین اور ایک ایسی ملت میں محدود ومنحصر کردینا ضروری نہیں ہے۔ جو کہ نسبتاً نیا اور نو پیدا شدہ ہے اور اس کے نزول پر ابھی ایک ہزار سال بھی نہیں گزرے ہیں اور ایک مذہب کو صحیح ٹھہرانا اور دوسرے کو غلط ٹھہرانا بلاوجہ کی ترجیح ہے بادشاہ اکبر کے اس خیال کو وہ ملحد اور برہمن حسب موقع پختہ اور اٹل بنانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

(منتخب التواریخ ص467,466)

Marfat.com

خود حضرت مجدد اپنے مکتوب میں اس دور کی عکاسی کرتے تھے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اسلام کی غربت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کفار کھلم کھلا اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہر ایک کوچہ و بازار میں نڈر ہوکر کفر کے احکام جاری کرتے ہیں اور اہل کفر کی تعریف کرتے اور مسلمان اسلام کے احکام جاری کرنے سے رکے ہوئے ہیں اور شرائع کے بجالانے میں مذموم اور مطعون ہیں۔

(ارشادات مجدد)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے مغلیہ تاجدار اکبر کے ایجاد کردہ ''دین الٰہی'' اور ملا فیضی'' و ''ابو الفضل'' جیسے درباری دانشوروں کے متحدہ قومیت کے نظریہ کے خلاف دین متین کی حقیقی تعلیمات اجاگر کرکے توحید و رسالت پر مبنی جداگانہ مسلم قومیت کے تصور کو فروغ دیا۔ جہانگیر کی مذہب دشمن پالیسیوں' مروّج سماجی برائیوں اور جاہل و بے عمل علماء و صوفیاء کے خلاف اپنے نہایت مجددانہ شان سے میدان عمل میں آئے اور اپنے علم و فضل' اخلاص و عمل' جرأت و بے باکی اور عشق رسول ﷺ کی بدولت تاریخ کے دھارے کا رخ بدل کر رکھ دیا۔

ہندوستان کے آخری مسلم حکمران محی الدّین اورنگ زیب عالمگیر کی شخصیت مسلم قوم پرستی کے احیاء کے نقطہ نظر سے ایک مثالی کردار و عمل کی حامل تھی۔ وہ دینی شعور سے بہرہ ور ایک پرجوش مبلغ' مصلح' مجاہد اور نقشبندی مجددی سلسلہ میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت سے مشرف تھے۔

مسلم ہندوستان میں پیدا ہونے والے روحانی بحران اور سماجی و سیاسی افراتفری کے دور میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے قادری سلسلہ میں حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی اور نقشبندی سلسلہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ سے تصوّف کی تعلیم و تربیت حاصل کی تھی' اپنی تصنیفات و تربیتی سرگرمیوں کے ذریعے مذہبی اقدار کو از سر نو مستحکم کرنے میں اہم خدمات انجام دیں۔ (اسلامی کلچر' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ص 289)

اٹھارویں صدی کے آغاز پر اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے ساتھ ہی مسلمانوں کی

Marfat.com

تنزّلی ہونا شروع ہوگئی۔ مسلم سیاسی مرکز کی کمزوری اور خودمختار ریاستوں کا قیام عمل میں آ گیا' سراج الدولہ کی شکست' برطانوی استعمار کی پیش قدمی' جاٹوں' مرہٹوں اور دیگر انتہا پسند ہندوؤں کی یورش' ہندو احیاء پرستی کی تحریکوں نے سر اٹھایا اور سکھوں نے پنجاب میں فتنہ برپا کر دیا مسلمان عقیدۃً عملاً پستی کا شکار ہو گئے۔ مسلمانوں کی سیاسی' معاشی' اخلاقی اور روحانی پستیوں سے نکال کر پھر بام عروج پر پہنچانے کی کوششیں کرنے کے لئے طریقت کے چاروں سلاسل چشتی' نقشبندی' سہروردی اور قادری سلسلہ کے بزرگان نے اپنے اپنے علاقوں اور مختلف دائروں میں بھرپور کام کیا۔

اس کٹھن دور میں مسلمان معاشرے کو بہتری کی طرف لانے کے لئے اور مسلم معاشرے کو غیر مسلموں کے تسلّط سے بچانے کیلئے جن شخصیات کا انتخاب ہوا ان میں چشتی قادری اور نقشبندی سلسلہ کے حضرشاہ ولی اللہ اور ان کے فرزندانِ ارجمند' حضرت مظہر جان جاناں' شاہ غلام علی مجددی' قاضی ثناء اللہ پانی پتی' حافظ جمال اللہ رام پوری' چشتی نظامی سلسلہ کے شاہ فخر الدّین چشتی دہلوی' اور ان کے خلفاء خاص کر حضرت خواجہ نور محمد مہاروی' حافظ جمال اللہ ملتانی خواجہ عبید اللہ ملتانی' سندھ میں قادری سلسلہ کے روحانی پیشوا پیر صاحب پگاڑا' سرحد میں اخوند زادہ عبدالغفور' پیر صاحب مانکی شریف' پیر صاحب زکوڑی شریف اور پیر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحمومی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) جو کہ حماۃ (عراق) سے ہجرت کر کے بغداد اور پھر بغداد سے بلوچستان کے شہر کوئٹہ سے ہوتے ہوئے پشاور میں مقیم ہوئے اور آج کل ان کا دربار عالیہ بیرون یکہ توت شاد باغ کالونی زرگر آباد پشاور میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ اور آپ کی تبلیغ اسلام اور عقائد اسلام کے تحفظ کے لئے مساعی جمیلہ کا خصوصی تذکرہ آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

انگریزوں کی سازشیں اور اہل خانقاہ

انگریزوں نے برصغیر کو سونے کی چڑیا دیکھ کر اپنے بھوکے ملک سے افلاس دور کرنے کے لئے برصغیر کے خوشحال ترین صوبہ بنگال میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کر لی جب تجارت کے پردے میں یہاں خوب پاؤں جم گئے تو ملک پر للچائی ہوئی نگاہیں ڈالنے لگے حصول

Marfat.com

مقصد کی خاطر جوڑ توڑ کا جال بچھانا شروع کیا اور اپنی عیاری سے بنگال پر قابض ہو گئے دیسی غدّاروں اور زرخرید کارندوں کے باعث یکے بعد دیگرے مختلف ریاستوں پر قبضہ جماتے ہوئے ایک روز سرزمین پاک وہند کے واحد مالک بن بیٹھے۔

چونکہ متحدہ ہندوستان کی مرکزی حکومت یعنی دہلی کا تخت وتاج آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر سے چھینا تھا اور مسلمان ہی فعال نظر آتے تھے۔ لہٰذا ملک کے فرمانروا بنتے ہی ملت اسلامیہ کو صلیب وتثلیث کا شیدائی بنانے کی سرتوڑ کوشش کی اور انگلینڈ سے اس مقصد کی خاطر پادری صاحبان کی ایک کھیپ منگوائی جنہوں نے آتے ہی اسلامی عقائد ونظریات اور بانی اسلام ﷺ پر لغو اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی نیز علمائے اسلام کو جگہ جگہ دعوت مناظرہ دیتے پھرتے۔

1857ء کی جنگ آزادی سے پہلے شاہ ولی اللہ اور پھر آپ کے صاحبزادوں نے مسلمانوں کے عقائد ونظریات کو درست رکھنے کی کوشش کی جسمیں وہ کافی حد تک کامیاب رہے اور پھر انگریزوں نے اسی خاندان کے ایک فرد کو خرید کر اس سے مسلمان اُمت میں افتراق وانتشار کا وہ کام لیا جو آج تک اپنے اثرات پیچھے چھوڑے ہوئے ہیں وہ فرد مولوی اسماعیل دہلوی تھا جس کا تذکرہ اور اس کے اعتقادی فتنے کا مفصل تذکرہ آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے اور اس کو صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں نے قتل کیا۔

1857ء کو برصغیر کے مسلمانوں نے اپنا چھینا ہوا ملک حاصل کرنے کی خاطر جنگِ آزادی کی داغ بیل ڈالی۔ اس جنگ آزادی میں علمائے مشائخ اہلسنّت نے بھرپور حصہ لیا۔ علامہ فضل حق خیرآبادی' مولانا احمد اللہ شاہ مدارسی' مولانا کفایت علی کافی' مفتی عنایت احمد کاکوروی' مفتی صدر الدّین آزردہ' ڈاکٹر وزیر خان اکبرآبادی مولانا فیض احمد بدایونی نے اس جنگ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جس کی پاداش میں کسی کو سرعام پھانسی دی گئی اور کسی کو کالے پانی کی قید کی سزا دی گئی۔ اس طرح مسلمان آزادی لینے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ وہ دور ہے جس میں سیّد عفیف الدّین حسین البجیانی ابھی چھوٹی عمر میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ حماۃ سے ہجرت کر کے پشاور تشریف لے آئے تھے۔ یعنی جنگ آزادی کا حادثہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

Marfat.com

تحریک پاکستان اور اہل خانقاہ صوفیاء کرام و مشائخ عظّام

ملت اسلامیہ پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا علماء و مشائخ نے اس کی رہنمائی کا فریضہ ادا کیا دین کے فروغ و نفاذ کی ہر کوشش میں ان کی مساعی کو دخل رہا۔ اسلام اور اس کے شعائر کے خلاف جب کسی نے ژاژ خائی اور ہرزہ سرائی کا ارادہ کیا تو ان کو مزاحم پایا غیر ملکی تسلّط سے ہندوستان کو آزاد کرنے کرانے کی جدوجہد ہو یا دین متین کے معمل کے طور پر ایک علیحدہ اور اسلامی مملکت کے حصول کی تحریک' ہمارے علماء' ومشائخ اور ان کے لاکھوں عقیدتمندوں نے اپنے خون جگر سے اس کو پروان چڑھایا اور اس کے ثمران سے قوم متمتع ہونے کا موقع فراہم کیا 1857ء کی جنگ آزادی میں مجاہد کبیر فضل حق خیر آبادی' مفتی کفایت علی کافیؔ' مولانا امام بخش صہبائیؔ' مفتی عنایت احمد کاکوروی مولانا فیض احمد بدایوانی' مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی' سیّد وبّاج الدّین مرادآبادی مولانا شاہ رضا علی بریلوی (رحمہم اللہ تعالیٰ) جیسے بیشمار رہنماؤں اور ان کے ارادتمندوں نے انگریزی سامراج کا تختہ الٹنے کے لئے جو بیش بہا قربانیاں دیں ان کے بغیر جنگ آزادی کا تصور تک ممکن نہیں۔

تحریک پاکستان کا مرحلہ آیا تو بھی ہمارے علماء کرام اور مشائخ عظّام نے قوم کی راہنمائی فرمانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور آزادی کو حاصل کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دی۔

اس پرآشوب دور میں اہل خانقاہ صوفیاء کرام اور مشائخ عظّام نے اسلامی عقائد و اقدار کے تحفظ' سماجی و اخلاقی برائیوں کے خاتمہ' مسلم معاشرہ کی ازسرنو تعمیر و تشکیل' اجتماعی مسلم شعور کی آبیاری' خود اعتمادی اور خود شناسی کے فروغ برطانوی اور ہندو سامراج کے مقابلہ میں مسلم اشرافیہ' جدید تعلیم یافتہ طبقے اور عامتہ المسلمین کی دینی و روحانی تربیت اور

Marfat.com

سیاسی وعوامی سطح پر مسلمانان برصغیر کی مجموعی کارکردگی اور فعالیت کے ذریعے مسلمان احیاء پرستی کی تحریک اور اس کے نتیجہ میں جنم لینے والی آزاد خودمختار اسلامی ریاست کے قیام کا فریضہ سرانجام دیا۔ برصغیر کے اطراف واکناف میں پھیلے ہوئے روحانی سرچشموں کے وارث اولیاء کرام اور مشائخ عظام انسان دوستی' خلوص وللّٰہیت' دینی حمیت اور عوام سے قریبی ربط وتعلق کے باعث رائے عامہ تشکیل دینے اور عوامی مزاج متعین کرنے میں ظاہر بین علماء اور محدود اثر ورسوخ رکھنے والے سیاسی زعماء پر برتری رکھتے تھے۔ کروڑوں مریدین و متوسلین کے قلوب واذہان پر براہ راست حکمرانی کرنے والے بزرگان دین ہی اپنی خداداد بصیرت کے باوصف' محمد علی جوہر' علامہ اقبال اور قائداعظم سے بہت پہلے اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ بدلے ہوئے حالات میں مسلمانان برصغیر کی بقاوسلامتی فقط اور فقط جداگانہ مسلم قومیت پر اصرار اور مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل ایک آزاد خودمختار اسلامی ریاست کے قیام میں مضمر ہے۔

ہمارے مشائخ عظام برصغیر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل ومشکلات کے حل' اجتماعی حقوق ومفادات کے تحفظ ومستقبل کے لائحہ عمل اور مسلم قومیت کے تحفظ کے لئے بانیان پاکستان کی فکری رہنمائی کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ انگریز اور ہندو کی بالادستی سے نجات' مسلم قومیت کے تحفظ اور برصغیر میں جداگانہ اسلامی ریاست کے قیام کو وہ خود اپنا مقدمہ اور قائداعظم کو اس نازک معاملہ میں مسلمانوں کا سب سے قابل اور مخلص ترین وکیل سمجھتے تھے۔ (سیرت امیر ملت ص480)

پاکستان کی حمایت کرنے کے لئے 1946ء میں انتخابات سے قبل بنارس میں 27 تا 30 اپریل کو ''بنارس سنی کانفرنس'' بہت ہی اہمیت کی حامل ہے اوراق تاریخ گواہ ہیں کہ سواد اعظم کا یہ ایک بھرپور اور بے نظیر اجتماع تھا۔ بیس بائیس ہزار کی تعداد میں مشائخ اور علماء اور تین چار لاکھ حاضرین' مقررین نے اس موقع پر بار بار یہ الفاظ دہرائے۔

''نیندیں حرام کرکے اور پیٹ پر پتھر باندھ کر گلی گلی اور کوچے کوچے جاکر تحریک پاکسان کو کامیاب بنانا ناگزیر ہے۔''

Marfat.com

اجلاس کے ایک نمائندہ اور عظیم بزرگ مقرر نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر پاکستان بن جاتا ہے تو ہماری زندگی ہے اور اگر نہیں بن سکتا تو ہماری موت ہے اگر کبھی مسلم لیگ بھی مطالبہ پاکستان سے دستبردار ہو جاتی ہے تو پھر بھی ہم ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' کی جدوجہد سے پاکستان بنا کر ہی دم لیں گے۔ (خطابات آل انڈیا سنی کانفرنس ص 109 جلال الدین قادری)

اسی بات کو کتاب اکابر پاکستان میں محمد صادق قصوری اس طرح لکھتے ہیں۔

''یہ درست ہے کہ پاکستان کا مطالبہ مسلم لیگ نے کیا تھا مگر اس حقیقت سے صرفِ نظر ممکن نہیں کہ اگر ہمارے مشائخ عظام وصوفیاء کرام اور علمائے کرام مسلم لیگ کی تائید و حمایت نہ کرتے مسلمانوں کے سواد اعظم کو جو ان بزرگوں کے ارادہ تمندوں اور نام لیواؤں پر مشتمل تھا الگ ریاست کے حصول کے لئے آمادہ نہ کرتے تو شاید پاکستان کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوتا۔ انہوں نے رائے عامہ کو بیدار کیا اور قوم کو منزل تک پہنچانے کی خواہش میں یہاں تک چلے گئے کہ اگر کسی موقع پر قائد اعظم پاکستان کے مطالبہ سے دستبردار یا بددل بھی ہو گئے تو بھی علماء و مشائخ اہلسنّت اس نصب العین کے حصول کے لئے تگ و دو میں کوئی جھول نہیں آنے دیں گے اور اسے حاصل کر کے دم لیں۔

(اکابر تحریک پاکستان ص 32'31)

امیر ملت پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ نے اشہارات کے ذریعہ سے اعلان فرمایا کہ

''مسلمانوں مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ میرا جو مرید مسلم لیگ کی حمایت نہیں کرے گا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس وقت دو جھنڈے ہیں ایک بالی پرچم مسلم لیگ اور دوسرا کفر کا اب فیصلہ کرو تم کس کے ساتھ ہو۔

(صوفیاء نقشبند ص 356,355 انوار صوفیاء مئی 61ء مارچ 70ء)

تحریک پاکستان میں خانقاہ سیّد عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ کے سجادہ نشین سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کا کردار

خانقاہ عالیہ گیلانیہ قادریہ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی پشاوری علیہ الرحمۃ کے سجادہ نشین سیّد محمد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ چونکہ خلوت پسند اور گوشہ نشینی کو

Marfat.com

پسند کرتے تھے لیکن پھر بھی تحریک پاکستان میں آپ نے پس پردہ رہ کر گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ تحریک پاکستان کے دوران پاکستان کے قیام کی بھرپور حمایت کی اپنے مریدین کو مسلم لیگ کی حمایت کا حکم دیا۔ اپنے رشتہ داروں کو قائداعظم کی حمایت کی تلقین کی۔ آغا سیّد لال بادشاہ بخاری جو کہ رشتے میں آپ کے بہنوئی تھے۔ انہیں قائداعظم کی حمایت اور مسلم لیگ میں شمولیت پر آمادہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آغا سیّد لال بادشاہ نے قائد اعظم کے دورہ پشاور کے دوران تمام مخالفتوں کے باوجود قائداعظم کا بھرپور استقبال کیا۔ اور ان کی میزبانی کی۔ اس دورے کے دوران قائداعظم آغا سیّد لعل بادشاہ بخاری کے ہمراہ سیّد بادشاہ کی خدمت میں ان کے گھر ملنے گئے اور دعا بھی کرائی۔ سیّد بادشاہ نے قائد اعظم کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ اللہ بخش یوسفی نے اپنی کتاب ''سیاسیات سرحد کے ارتقائی منازل'' میں لکھا ہے۔ ''کہ قائداعظم کا دورہ سرحد سیّد لعل بادشاہ بخاری کی کاوشوں کا نتیجہ ہے'' وہ لکھتے ہیں۔ ''کہ قائداعظم خود بھی صوبہ سرحد کا دورہ کرنے کے خواہاں تھے لیکن حالات سازگار نہ تھے۔ جمعیت خلافت کی طرف سے ہم نے مولانا شوکت علی خان کو ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا لیکن اس کے باوجود ہمارے ایک رفیق نے جو وکالت کرتے تھے۔ (پیر بخش خان) قائداعظم کو پشاور آنے کی دعوت دے دی۔

محمد شفیع صابر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ 1931ء میں جب قائداعظم گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن روانہ ہونے لگے تو پیر بخش نے قائداعظم سے ملاقات کر کے دورہ سرحد کی دعوت دی۔ پیر بخش خان کا تعلق اس گروپ سے تھا۔ جس کی قیادت آغا سیّد لعل بادشاہ کر رہے تھے۔ اور آغا سیّد لعل بادشاہ کی پشت پر سیّد بادشاہ کا ہاتھ تھا۔

صاحب تاریخ صوبہ سرحد لکھتے ہیں۔ کہ قائداعظم کے دورے کے سلسلے میں جو مجلس استقبالیہ تشکیل دی گئی اس کے صدر آغا سیّد لعل بادشاہ تھے اور سیکرٹری پیر بخش خان ایڈووکیٹ۔

18 اکتوبر 1936ء کی صبح کو قائداعظم محمد علی جناح پشاور ریلوے اسٹیشن پر اترے وہ انگریزی سوٹ اور سولا ہیٹ پہنے ہوئے تھے۔ آغا سیّد لعل بادشاہ کی قیادت میں مجلس خلافت کے سرکردہ ارکان اور معززین پشاور ان کے استقبال کے لئے پلیٹ فارم پر موجود

Marfat.com

تھے۔ قائداعظم کو موٹر کار میں بٹھایا گیا اور ایک جلوس کی صورت میں بڑے بڑے بازاروں سے گزار کر منڈی بیری یکہ توت لایا گیا۔ سیّد اقبال شاہ بخاری (ایڈووکیٹ) فرزند سیّد آغا لعل بادشاہ (جو کہ چشم دیدہ گواہ ہیں) بیان کرتے ہیں کہ اہل پشاور قائداعظم کی آمد پر بہت خوش تھے۔ اور نعرے لگا رہے تھے۔ قائداعظم اس مکان میں ٹھہرے جس میں آج کل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول یکہ توت کام کر رہا ہے۔ قیام و طعام کا انتظام مجلس خلافت ہی نے کیا تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سیّد بادشاہ کی قائداعظم سے ملاقات ہوئی۔

19 اکتوبر 1936ء کو شاہی باغ پشاور میں ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا صوبہ سرحد کا یہ پہلا جلسہ تھا جس میں قائداعظم نے خطاب کیا یہ وہ دن تھے جب کانگرس عروج پر تھی۔ اس عظیم الشان جلسہ کی صدارت سیّد لعل بادشاہ نے کی۔ جو سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ کے بہنوئی تھے۔ آپ کی خواہش کے مطابق سیّد لال بادشاہ نے مسلم لیگ کے قیام اور اس کے فروغ میں سرگرمی دکھائی۔ سیّد لعل بادشاہ نے تحریک سیرت جس کی بنیاد خاندان رزّاقیہ کے چشم و چراغ سیّد سلیمان شاہ پلھواری سجادہ نشین درگاہ پٹنہ نے رکھی جو ماہ ربیع الاول میں ہر شہر ہر قریہ میں سیرت رسول اکرم ﷺ کے سلسلہ میں جلسے منعقد کرتی تھی صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں اسے سیّد لعل بادشاہ بخاری نے فروغ دیا اور یہ سلسلہ آج تک قائم و دائم ہے۔ آج کل سیّد ظفر علی شاہ[1] سیرت رسول انام سے ماہ ربیع الاول کا جلوس نکالتے ہیں اور عظیم الشان اجتماع منعقد کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا تمام مضمون پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد کی کتاب شجرۂ نسب خانوادہ رزّاقیہ گیلانیہ اور فیضان قادریہ رزّاقیہ سے لیا گیا ہے۔

آگے آپ فرماتے ہیں کہ ''متذکرہ بالا واقعات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سیّد لال بادشاہ بخاری جو کہ آپ کے بہنوئی تھے اور مجلس خلافت کی قیادت کر رہے تھے انہوں نے آپ کی ہدایت پر مسلم لیگ اور قائداعظم کا ساتھ دیا۔ چونکہ آپ خلوت پسند تھے اس

---

[1] افسوس کہ سیّد ظفر علی شاہ یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ کو وصال فرما گئے ہیں اور اب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کی قیادت آپ کے بیٹے نے سنبھال لی ہے۔

Marfat.com

لئے براہ راست سیاست میں حصہ نہ لیا مگر قیامِ پاکستان کے زبردست حامی تھے۔ اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ ملک کے حق میں تھے۔ آپ کی نگاہ بصیرت دیکھ رہی تھی کہ پاکستان کا قیام مسلمانوں کا مقدر بن چکا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے حلقہ ارادت میں شامل تمام لوگوں کو مسلم لیگ کی حمایت کا حکم دیا اس طرح آپ نے تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ تحریک پاکستان میں بھی پس پشت رہ کر بھرپور حصہ لیا۔

عقائد اسلام کے تحفظ میں
سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ کا کردار

قارئین کرام اس کتاب کو لکھنے کا میرا بڑا مقصد جو میرے پیش نظر ہے وہ یہ ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک سے ایک مرد درویش اور عظیم صوفی حضرت شیخ سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی ثم الپشاوری کا اور آپ کے خانوادہ نے عقائد اسلام کے تحفظ کے لئے جو کردار ادا کیا ان کو آپ کے سامنے پیش کروں۔ تو اس ضمن میں خصوصاً برصغیر (پاک و ہند) میں آپ کی مساعی جمیلہ اور اہلسنّت و جماعت کے عقائد و معمولات کے تحفظ و تبلیغ کے سلسلے میں آپ کا کردار اور پھر آپ کے نقش قدم پر چل کر آپ کی اولاد پاک خصوصاً آپ کے صاحبزادہ سیّد بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ اور درگاہ سیّد بادشاہ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ رحمتہ اللہ کے پڑپوتے نقیب الاشراف' قدوۃ الاولیاء' اسوۃ الصلحاء بقیۃ السلف شیخ الاسلام حضرت علامہ پیر سیّد محمد انور گیلانی الرزّاقی قادری مدظلہ العالیٰ کا اصلاح مسلمین اور عقائد اہل سنت کے تحفظ و ترویج و اشاعت میں کردار کی ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کروں۔ اس کتاب کے دوسرے حصے میں نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ' العالیٰ کی حیات مبارکہ کے چند گوشوں کا تعارف بھی شامل کتاب ہے۔ جو کہ میرا خیال ہے عوام اہلسنّت اور بالخصوص بردران طریقت کے لئے دلچسپی اور اپنے پیر طریقت سے عقیدت میں زیادتی کا باعث ہوگا۔

جیسا کہ پچھلی سطروں میں میں یہ وضاحت کر آیا ہوں کہ یہ کتاب اصل میں سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی اولاد امجاد کے تعارفی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ لیکن اس ضمن

Marfat.com

اس خانوادہ کا جو نسبی تعلق غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے اس مناسبت سے سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا عقائدِ اسلامیہ کے تحفظ میں کردار بھی زیر بحث آئے گا۔ اور اسی طرح ضمناً دوسرے اولیاء کرام کا کردار بھی مختصراً کہیں کہیں آجائے گا۔ جس کا واحد مقصد صرف ان خانقاہوں کا عقائد اسلامیہ کے تحفظ کے کردار میں ایک تسلسل ثابت کرنا ہے۔ ویسے یہ کتاب صرف سیّد عفیف الدّین حسین الحموی کے کردار کو اجاگر کرنے کے لئے تحریر کی جارہی ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات آپ کی تمام سیرت کی کتابوں میں درج ہیں۔ یہاں پر صرف آپ کا عقائد اسلامیہ کے تحفظ کے لئے کردار مختصراً زیر بحث لایا جائے گا۔

حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے شیخ طریقت کی تحریک اور خود تکمیل علومِ شریعیہ کے جذبہ کی سرشاری سے منازل سلوک طے کرنے سے پہلے یہ مناسب خیال فرمایا کہ علوم دینیہ اور علوم متداولہ کی تکمیل کرلی جائے آپ قاضی ابوسعید المبارک المخزومی کی خدمت میں پہنچے۔ قاضی ابوسعید کا شمار اکابر فقہا عصر میں ہوتا تھا۔ ان سے اکتساب فیض کیا آپ کے استادوں میں مندرجہ ذیل نام ملتے ہیں۔

(1) حضرت ابوزکریا تبریزی سے ادب کی تکمیل کی

(2) ابوالغنائم محمد بن علی میمون خراسی ابوالبرکات طلحہ العاقولی' ابوعثمان اسمٰعیل بن محمد الاجہانی' ابوطاہر محمد عبدالرحمٰن ابن احمد' ابومنصور عبدالرحمٰن' ابونصر محمد بن مختار ہاشمی سے حدیث کی تکمیل کی۔

(3) شیخ ابوالخطاب محفوظ الکوذانی' ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی' ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلی' محمد بن حسین بن محمد السراج' قاضی ابوسعید المبارک المخزومی سے فقہ اور اصول فقہ میں استفادہ فرمایا۔

(4) آپ اپنی شہرہ آفاق کتاب غنیۃ الطالبین میں اکثر و بشتر سند روایت میں قال شیخنا مبارک اور قال ہبتہ اللہ بن مبارک کا ذکر فرماتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ

Marfat.com

حدیث وفقہ میں ان دونوں حضرات سے کافی متاثر تھے۔

آپ اپنے اساتذہ سے سند لے کر مدتوں تک عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں مجاہدات میں مصروف رہے۔ پھر بعد میں آپ نے اپنے استادگرامی کے کہنے پر مدرسہ باب الازج میں درس تدریس کرنا شروع کر دیا۔ آپ کی محفل درس و تدریس میں لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہو جاتا اور اس قدر لوگ جوق در جوق آپ کی محفل درس میں شامل ہونے لگے کہ مدرسہ کا احاطہ ان لوگوں کیلئے تنگ پڑ گیا اور پھر اس احاطے کو وسیع کرنے پر بھی لوگوں کا جم غفیر اس میں نہ سما سکا تو آپ نے باہر کھلے میدان میں درس شروع کر دیا اور آپ کے درس میں لوگوں کی تعداد کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار میں درج کرتے ہیں۔

درمجلس وعظ حضرت غوث الثقلین چہار صد نفر دوات وقلم گرفتہ می نشستند وآنچہ ازوئے می شنیدند املا می کردند (اخبار الاخیار)

''حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی محفل وعظ میں چار سو افراد قلم و دوات لے کر بیٹھتے تھے جو کچھ آپ سے سنتے اس کو لکھتے جاتے''

جن کی محفل وعظ میں چار سو آدمی قلم ودوات لے کر بیٹھنے والے ہوں ان کی محفلِ وعظ کو سننے والوں کی تعداد کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے اصلاح معاشرہ خطابات کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

1- اے لوگوں! افسوس کہ تم سیر ہو کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے رہتے ہیں اور پھر دعویٰ یہ کرتے ہو کہ ہم مومن ہیں' تمہارا ایمان صحیح نہیں۔

''اے مولویوں' اے فقیہوں! اے زاہدو! اے عابدوں! اے صوفیوں! تم میں کوئی ایسا نہیں جو کہ توبہ کا حاجت مند نہ ہو' ہمارے پاس تمہاری موت وحیات کی ساری خبریں ہیں سچی محبت جس میں تغیر نہیں آ سکتا وہ محبت الٰہی ہے وہی ہے جس کو تم اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اور وہی محبت روحانی..... صدیقوں کی محبت ہے۔

Marfat.com

درباری علماءٔ زہاد اور سلاطین سے خطاب فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اے علم وعمل میں خیانت کرنے والوں! تم کو ان سے کیا نسبت اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں اے اللہ کے بندوں پر ڈاکہ ڈالنے والوں تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں مبتلا ہو۔ یہ نفاق کب تک۔ اے عالموں اور زاہدو! بادشاہوں اور سلطانوں کے لئے تم کب تک منافق بنے رہو گے کہ تم ان سے اپنا زر ومال، شہوات ولذّات حاصل کرتے رہو گے تم اور اکثر بادشاہان وقت اللہ کے مال اور اس کے بندوں کے بارے میں ظالم اور خیانت کرنے والے ہو۔ (اقتباسات از الفتح الربانی)

آپ اکثر و بیشتر عوام الناس کے لئے خطابات کے ساتھ ساتھ امراء وسلاطین کے لئے بھی خطابات فرمایا کرتے اور آپ کے مواعظ کا اثر اس قدر ہوا کہ بغداد جو عیش وطرب کا گہوارہ، رندی وسرمستی کا ٹھکانہ تھا جہاں کے نوجوان رئیس زادے اور شرفاء آداب شرافت وسیادت بھلا چکے تھے۔ بہت جلد راہ راست پر آ گئے ان کی سرمستیاں ماند پڑ گئیں اور ہزاروں افراد نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی۔ اور ہزاروں غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے دینِ اسلام قبول کرلیا۔ آپ نے روحانی آسودگی کا سامان بھی مہیا کیا اور اپنے خلفاء ومریدین کے ذریعے پوری دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا۔

اعتقادی فتنوں کا سدِّ باب اور اہلِ سنت کے عقائد کا دفاع

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے اٹھنے والے نت نئے فتنوں کا قلع قمع کر کے عقائد حقہ کی ترویج واشاعت میں اہم کردار ادا کیا اس وقت دین اسلام کا نام لے کر دشمنان اسلام نے جو نئے نئے فتنوں کو جنم دیا اور انہیں اسلام میں مدغم کرنے کی کوشش کی آپ نے نہ صرف اپنے مواعظ حسنہ کے ذریعے سے انکا ردّ کیا بلکہ آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب غنیۃ الطالبین کے ذریعے ان تمام باطل فرقوں کی نقاب کشائی کر کے صحیح اسلامی عقائد کی تشریح کی اور عقائد اہلسنّت کے عقائد کی برتری ثابت کر کے ان عقائد باطلہ کی تردید کی۔ اور آپ نے غنیۃ الطالبین میں نام بنام ان فرق باطلہ کا رد کر کے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح حدیث کے مطابق اُمت مسلمہ 73 فرقوں میں بٹ جائے گی

Marfat.com

لیکن ان میں سے صرف ایک فرقہ (جماعت) حق پر ہوگی۔ صحابہ نے عرض کی کہ وہ کونسا ہوگا تو نبی غیب دان ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طرز عمل ہوگا۔

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ارشاد فرماتے ہیں کہ ''تمام 73 فرقے دراصل 10 دس گروہوں سے نکلے ہیں۔

(۱) اہلسنّت (۲) خارجی (۳) شیعہ (۴) معتزلہ (۵) مرجیہ
(۶) مشبہہ ((۷) جہمیہ (۸) ضراریہ (۹) بخاریہ (۱۰) کلابیہ

اہلسنّت کا صرف ایک ہی طبقہ ہے' خوارج یا خارجیہ کے پندرہ' معتزلہ کے چھ' مرجیہ کے بارہ شیعہ کے بتیس اور مشبہہ کے تین فرقے ہیں' ضراریہ' کلابیہ' بخاریہ اور جہمیہ کا ایک ایک فرقہ ہے اس طرح کل بہتر فرقے ہوئے۔ فرقہ ناجیہ (جنتی) صرف اہلسنّت کا ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تمام فرقوں کا تذکر فرما کر آخر پر قول فیصل کے طور پر فرما دیا کہ صرف اور صرف اہلسنّت ہی اہل حق اور اہل جنت ہیں ان کے علاوہ جتنے بھی فرقے ہیں وہ سب جادہ حق سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کے مطابق نارِ جہنم کی وعید شدید کے مستحق۔

حضرت پیر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی ثم پشاوری رحمتہ اللہ علیہ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی البشاوری علیہ الرحمۃ اپنے والد سیّد بدرالدّین حیدر منور الگیلانی الحموی رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ حماہ سے بغداد اور پھر بغداد سے پشاور تشریف لائے۔ اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو چھوڑ کر سیّد بدرالدّین حیدر واپس چلے گئے۔ ملک پاکستان کے مشہور محقق اور صاحب تصانیف کثیرہ پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد آپ کے تعارف کے سلسلے میں یوں رقم طراز ہیں۔

سقوط بغداد 656ھ کے بعد' سیّد عبدالرزاق بن سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کا شیرازہ بکھر گیا۔ ابوالمحاسن فضل اللہ تاتاریوں کی اس یلغار میں شہید ہو گئے۔ ابونصر محمد بن ابوصالح نصر بن سیّد عبدالرزاق اسی دوران وفات پا گئے ابونصر محمد کے صاحبزادے

Marfat.com

ظہیر الدّین ابومسعود احمد لاپتہ ہو گئے اور ان کی لاش 681ھ میں ایک کنویں سے برآمد ہوئی۔ شیخ ظہیر الدّین ابومسعود احمد کی اولاد میں سے شیخ سیف الدّین یحییٰ 685ھ میں بغداد سے ہجرت کے ملک المظفر ثالث محمودؒ حاکم حماہ کے عہدِ حکومت میں حماہ میں مقیم ہو گئے۔ شیخ سیف الدّین یحییٰ کے اکلوتے فرزندؒ شیخ شمس الدّین محمد کے دو صاحبزادےؒ شیخ علاؤ الدّین علی اور شیخ عبدالقادر ہوئے۔ علاؤ الدّین علی کے تین بیٹےؒ شیخ شمس الدّین ابوعبداللہ محمدؒ شیخ بدرالدّین حسن اور شیخ نورالدّین حسین ہوئے۔

شیخ نورالدّین حسین کی اولاد میں سے سیّد بدرالدّین حیدر منور بن سیّد عبدالکریم بن سیّدنا علی بن سیّد علی بن سیّد محمد حسین بن سیّد علاؤ الدّین علی نے 1256ھ کے قریب بعہد سلطان عبدالمجید اوّل (1277-1255) حماہ سے ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ اس وقت جب کہ ترکی حکومتؒ انحطاط کا شکار تھی۔ عیسائیوں کی سرگرمیاں عروج پر تھیں روس بلا اعلان جنگؒ رومانیہ میں اپنی فوجیں داخل کر کے ترکوں کو شکست دے چکا تھا۔ جبل لبنان پر عیسائیوں کی حمایت میں فرانس ترکوں کے خلاف اپنی فوجیں اتار چکا تھا۔ ترکی مرد بیمار بن چکا تھا۔ ہر طرف افتراق و انتشار تھا۔ ان حالات کے پیش نظر سیّد بدرالدّین حیدر منور حماہ سے بغداد آئے۔ یہاں پہنچ کر اپنے جد امجد شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار انور پر حاضری دی کچھ عرصہ قیام کیا اور پھر مع اہل وعیال ایران پہنچے اور جہاں سے برصغیر کا رخ کیا۔ بلوچستان کے شہر کوئٹہ سے ہوتے ہوئے 1266ھ بمطابق 1849ء پشاور پہنچے یہ وہ دور تھا۔ جب انگریز ہندوستان میں اپنے قدم جما چکا تھا۔ مجاہدین اور انگریزوں کے درمیان معرکے جاری تھے۔ جنگ آزادی کا عظیم سانحہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور انہیں حالات میں آپ نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت کی اور قادری سلسلے کو فروغ دیا۔

(ماخوذ از فیضان قادریہ از محمد حسین آزادؒ ڈاکٹر پروفیسر)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کا شجرہ مبارکہ

سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف مفتاح العارفین شریف میں اپنا شجرہ نسب خود تحریر فرمایا جو کہ سیّد عبدالرزاق بن سیّد عبدالقادر جیلانی سے جا ملتا ہے۔

Marfat.com

1- سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی

2- سیّد بدرالدّین حیدر منور

3- سیّد عبدالکریم

4- سیّد نادعلی

5- سیّد علی

6- سیّد محمد حسین

7- سیّد علاؤ الدّین علی

8- سیّد شہاب الدّین احمد

9- سیّد شرف الدّین قاسم

10- محی الدّین یحیٰی

11- سیّد نورالدّین حسین

12- علاؤ الدّین علی

13- سیّد شمس الدّین احمد

14- سیف الدّین یحیٰی

15- ظہیرالدّین ابومسعود احمد

16- ابوانصر محمد

17- ابوصالح نصر

18- عبدالرزاق

19- شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہم اجمعین

Marfat.com

''مفتاح العارفین'' میں سید عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی کے ہاتھ سے لکھے ہوئے شجرہ نسب کا عکس

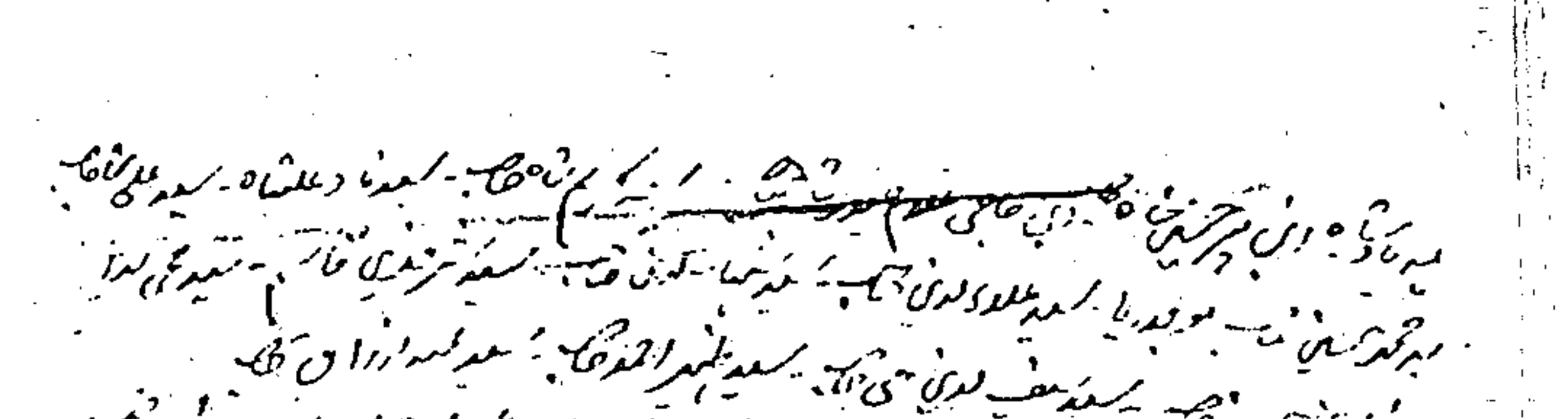

Marfat.com

تعلیم وتربیت

تعلیم وتربیت اپنے والد ماجد سیّد بدر الدّین حیدر منوّر کے ہاتھوں ہوئی آپ کے والد ماجد متبحّر عالم دین عظیم صوفی اور بہت اچھے شاعر تھے۔ مفتاح العارفین شریف کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جب آپ پشاور میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت اپنے زمانے کے قطب اور عظیم صوفی حضرت پیر عبدالغفور سواتی سوات میں تشریف فرما کر خلق خدا کو اپنے فیض سے مستفید فرما رہے تھے۔ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا ان سے بہت زیادہ میل جول تھا۔ قارئین اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت اہل تصوّف میں آج کل کی طرح تفرقہ بازی اور ایک دوسرے کو برداشت نہ کرنے کی روش نہیں تھی بلکہ تعلیم عوام کے لئے ایک بزرگ دوسرے بزرگ کی زیارت کو جاتے اور ان سے علم وحکمت کی باتیں سننے کو باعث خیر و برکت تصور کرتے تھے۔ پوری مفتاح العارفین شریف میں اکثر بزرگوں کے تذکرے کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ عبدالغفور سواتی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کثرت سے موجود ہے۔ جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ کے اُن کے ساتھ بہت زیادہ تعلقات تھے۔ آپ طریقت میں اپنے والد ماجد سیّد بدر الدّین حیدر منور الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ حضرت عبدالغفور سواتی' مولانا عبدالوہاب پیر آف مانکی شریف' قاضی سلطان محمود قادری مولانا گل احمد' پیر مہر علی شاہ' ملا نصیر الدّین' مفتی محمد احسن اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ آپ کے معاصرین میں سے تھے۔

ازواجی زندگی

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی نے پشاور کے معروف بخاری خاندان میں شادی کی۔ اس خاتون کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی آپ کی اس صاحبزادی کا نکاح سیّد لعل بادشاہ بخاری سے ہوا جو کہ مسلم لیگ (صوبہ سرحد) کے بانیوں میں سے تھے۔ ان کے بطن سے سیّد محمد اقبال شاہ پیدا ہوئے جو کہ تحریک پاکستان معروف رہنما ہو گزرے ہیں۔ دوسری شادی پشاور کے نواحی قصبہ مطنی میں ہوئی۔ ان کے بطن سے دو صاحبزادے سیّد عبداللہ العروف سنڈ بادشاہ اور سیّد گلّ بادشاہ اور دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ ایک

Marfat.com

صاحبزادی عالم شباب میں ہی وفات پا گئیں اور ایک کی شادی پشاور کے معروف بخاری خاندان میں سیّد اکبر شاہ بخاری سے ہوئی۔ اس صاحبزادی کے چار بیٹے سیّد ولاور شاہ بخاری' (2) سیّد قاسم شاہ بخاری (3) سیّد پیر بادشاہ بخاری (4) سیّد چن بادشاہ بخاری تھے۔ وہ چاروں اوران کی اولاد پشاور میں مقیم ہیں۔

سیّد محمد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ وقت کے کامل ولی ہوگزرے ہیں جن کا مختصر تذکرہ تحریک پاکستان میں کردار کے سلسلے میں گزر چکا اور آپ کا تفصیلی تذکرہ اگلے صحفات میں ملاحظہ فرمایئے گا۔ آپ لاولد تھے۔ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمۃ کے دوسرے بیٹے سیّد گل بادشاہ کے ہاں ایک بیٹے سیّد احمد شاہ گیلانی پیدا ہوئے۔ سیّد احمد شاہ گیلانی کے ہاں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں سیّد احمد شاہ گیلانی کے پانچ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1- سیّد محمد شاہ گیلانی (2) سیّد منور شاہ گیلانی (3) سیّد محمد تجمل شاہ گیلانی (4) نقیب الاشراف بدر الاتقیاء اسوۃ الصلحاء حضرت علامہ مولانا پیر سیّد محمد انور گیلانی القادری الرزّاقی المعروف پیر بغدادی (5) سیّد محمد جواد گیلانی

(1) سیّد محمد شاہ گیلانی کی شادی بخاری خاندان ہوئی اوران کے ہاں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

(2) محمد تجمل شاہ گیلانی کی اولاد میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

(3) محمد منور شاہ گیلانی' کی شادی بخاری خاندان ہوئی ان کے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

(4) سیّد محمد انور شاہ گیلانی آپ کے دو بیٹے ہیں ایک صاحبزادی جو کہ بچپن میں وصال فرما گئی۔ آپ کے متعلق مفصل تذکرہ اسی کتاب کے حصہ دوم میں شامل ہے وہاں ملاحظہ فرمایا جائے۔

5- سیّد محمد جواد گیلانی کی شادی گیلانی خاندان میں ہوئی اور جواد شاہ گیلانی کے دو بیٹے ہیں۔

سیّد احمد شاہ گیلانی علیہ الرحمۃ کی چار صاحبزادیوں میں تین کی شادی بخاری خاندان

Marfat.com

میں ہوئی ہے اور ایک صاحبزادی کی شادی گیلانی خاندان ہوئی ہے۔ یہ تمام اولاد اپنے اپنے گھروں میں بفضلہٖ تعالیٰ آباد و شاد ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ کی کتاب مفتاح العارفین شریف

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ ایک عظیم عالم، محقق اور بہت بڑے صوفی تھے۔ آپ نے کئی ایک کتابیں تصنیف کیں جن میں سے ایک کتاب مفتاح العارفین شریف بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں سیرت، تاریخ، حدیث تصوّف و فقہ اور اولیائے کرام کے حالات کو درج کیا ہے۔ اور دلنشین پیرائے میں عوام کے عقائد و نظریات درست کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے اور اس کتاب میں عقائد اہلسنّت کی ترجمانی دل پذیر انداز میں کی گئی ہے۔ کتاب سن 1300 ہجری میں مکمل ہوئی جیسا کہ اس کے آخر پر خود مصنّف نے درج کیا ہے۔

آپ کتاب کے بارے رقم طراز ہیں کہ یہ کتاب قرآن پاک کی تشریح ہے اور یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ ہیجڑوں کو مرد بنا دیتی ہے اور مردوں کو شیر ببر۔ اس کتاب میں فقہ، تصوّف تاریخ پر جو بحث کی گئی ہے اس کا تذکرہ کسی مناسب مقام پر ہو گا۔ اس وقت اس کتاب میں عقائد اہلسنّت کے تحفظ و اشاعت کا جو اہتمام کیا گیا ہے اس کا تذکرہ کروں گا۔

سیّد عفیف الدّین ایک روایتی صوفی ہی نہیں بلکہ کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ایک عظیم محقق، محدث، تاریخ دان، فقیہانہ سوچ کے مالک، اور عقائد اہلسنّت کے عظیم مبلغ بھی ہیں۔ اور آپ تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کی اہمیت سے بھی بخوبی واقف اور تحریر کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اس کتاب کی تالیف کی جس میں حدیث، تفسیر، تاریخ، فقہ، تصوّف اور صلحائے اُمت کے واقعات سے استدلال کر کے عقائد اہلسنّت کے دفاع کا فریضہ سرانجام دیا۔ کسی بھی کتاب کا تنقیدی جائزہ لینے سے پہلے یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ جب یہ کتاب لکھی گئی تو اس وقت لوگوں کے حالات کیا تھے۔ اور اس وقت لوگوں کو کس طرح کے لٹریچر کی ضرورت تھی۔ مفتاح العارفین شریف میں عقائد اہلسنّت کے تحفظ و تبلیغ کا جو اہتمام کیا گیا ہے اس کو بیان کرنے سے پہلے اس دور کے اعتقادی حالات بیان

Marfat.com

کردوں جس کے پس منظر میں یہ اہتمام خصوصاً کرنا پڑا۔تو زیادہ بہتر ہوگا اوران حالات کو پیش نظر رکھ کراگر ہم اس کتاب کو پڑھیں گےتوان کی افادیت بہتر طور پر اجاگر ہو سکے گی۔

مفتاح العارفین کے لکھنے کے وقت کے اعتقادی حالات

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ 1266ھ میں اپنے والدگرامی کے ساتھ حماہ سے بغداد اور پھر وہاں سے ہندوستان کا سفر کیا اور بلوچستان کے شہر کوئٹہ سے سفر کرتے ہوئے پشاور میں مقیم ہوئے۔

1266ھ میں آپ کا ورود پشاور شہر میں ہوتا ہے اس وقت ابھی آپ تقریباً 6 سال کے تھے۔آپ کی تعلیم وتربیت اپنے والد کے ہاتھوں ہوئی اور پھر آپ کے والد واپس حماہ تشریف لے گئے اور اپنے بیٹے سیّد عفیف الدّین کو سلسلہ طریقت میں خود اپنے ہاتھ پر بیعت کیا اور خرقہ خلافت سے نوازا۔اس سے پہلے بدقسمتی سے ہندوستان ایک بہت بڑے اعتقادی افراتفری میں مبتلا ہو چکا تھا۔ ہوایوں کہ ولی الٰہی خاندان جو کہ ہندوستان میں دین برحق کی خدمت میں کارہائے نمایاں سرانجام دے رہا تھا اسی خاندان کے ایک فرزند نے ہندوستان کے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کا مشغلہ اپنایا۔ اور ہندوستان میں تخریب کاری کا ایسا پودا لگایا جس کی شاخیں پورے ملک میں پھیل گئیں۔ اور بھولے بھالے مسلمان ایسے چکر میں پھنس کر رہ گئے کہ اصل اور نقل میں تمیز کرنا بھی مشکل ہو گیا۔

اس کے پس منظر میں آپ دیکھیں تو بارھویں صدی میں نجد میں ایک شخص نے خوارج کے مذہب کو ابن تیمیہ اور ابن قیم کی کتابوں سے حاصل کر کے اس کی تبلیغ واشاعت شروع کر دی۔

ابن عبدالوہاب نجدی ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1105ھ /1703) تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اپنی اصلاحی تحریک کا آغاز کیا اور سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کے خلاف آواز بلند کی نتیجتاً معاصرین علماء اور خود ان کے والد بزرگوار کی مخالفت کی وجہ سے ابتدا میں اس کو خاطر خواہ کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔لیکن جب 1153ھ میں 1740ء میں ان کا انتقال ہو گیا تو اس تحریک میں ذرا گرمی پیدا ہو گئی۔(مواعظ مظہری ص 69)

Marfat.com

اس شخص نے تشدّد سے کام لیا اور 12 صدیوں سے تسلسل کے ساتھ جو عقائد و نظریات اُمت مسلمہ میں چلے آرہے تھے ان کو شرک و بدعت سے تعبیر کیا اور اپنے نظریات باطلہ کولوگوں پر ٹھونسنے کی کوشش کی۔

''اس فرقے کے علماء اپنے آراء وافکار کومبنی برصحت وثواب و دوراز خطا تصور کرتے ہیں۔ بخلاف ازیں دوسروں کے افکار ان کی نگاہ میں مجموعہ اغلاط اور ناقابل صحت ہیں۔ اس سے بڑھ کر وہ یہ کہتے ہیں کہ قبہ سازی اور ان کے اردگرد طواف کرنا صنم پرستی کے مترادف ہے۔ان کے یہ عقائد ونظریات خوارج سے ہم آہنگ ہیں' جواپنے مخالفین کی تکفیر کرتے اوران سے نبرد آزما ہوتے تھے۔جن دنوں اس تحریک کے ماننے والے صحرانشین تھے۔ان کی تبلیغ ودعوت سے چنداں خطرہ نہ تھا۔ جب سعودی خاندان بلادعرب میں برسر اقتدار ہوا تو ان کو دوسرے لوگوں سے ملنے جلنے کے مواقع میسر آئے۔جس سے خطرہ بڑھ گیا۔(اسلامی مذاہب ص290'291 غلام احمد حریری)

وہ کون سے عقائد ونظریات تھے جن کے خلاف نجد کے اس عالم نے شدت کے ساتھ آواز اٹھائی اوران کے قائلین کومشرک وکافرقرار دیکر مباح الدم قرار دیا۔

پروفیسر مسعود احمد مواعظ مظہری ص 70,69 پر لکھتے ہیں۔

ان میں سے بعض یہ ہیں: امکان کذب' امکان نظیر' استغاثہ' استعانت' علمِ غیب' الحلف لغیر اللہ زیارت القبور شفاعت وغیرہ ظاہر یہ کیا گیا کہ یہ تحریک مروّجہ بدعات اور اعمال شرکیہ کے خلاف ایک مخلصانہ کوشش ہے مگر بعض تاریخی واقعات کی روشنی میں باطن' ظاہر سے کچھ مختلف نظر آتا ہے مثلاً جب ابن عبدالوہاب نے امیر عینیہ کو اپنی تحریک میں شمولیت کی دعوت دی تو ان الفاظ میں۔

انی ارجوان انت قمت بنصر لا اله الله ان يظهرك الله تعالىٰ وتملك نجد او عرابها۔ ''اگرتم لا الٰہ الا اللہ کی امداد کے لئے آمادہ ہو جاؤ تو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غالب کرے گا اورنجد اوراہل نجد کی بھاگ تمہارے ہاتھ میں ہوگی۔

حیرت اس بات پر ہے کہ کار خیر کی طرف بلایا جارہا ہے تو یہ لالچ کیوں دی جارہی

Marfat.com

ہے کہ نجد اور اہل نجد کی بھاگ تمہارے ہاتھ میں ہوگی؟

ایسے بہت سے دلائل ہیں جن سے اس شخص کی اسلام اور اہل اسلام سے غداری اور نیت کا کھوٹہ پن ظاہر ہوتا ہے ہم نے ضمناً اس کا تذکرہ کر دیا اب اس کے بارے میں اسی کے عقائد ونظریات کے در پردہ وارث فرقہ کے سرخیل کے تاثرات سُن لیں۔

''اس کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانانِ دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا' ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے'' (الشہاب ثاقب ص 43)

یہی عقائد ونظریات لکھ کر ''کتاب التوحید'' نام سے کتاب شائع کی گئی۔ اور پھر یہی خارجی تحریک وہاں سے چلی اور ہندوستان میں پہنچی اور اسی ولی اللّٰہی خاندان کے ایک فرزند نے اپنے آباؤ اجداد کے دین کو و مذہب کو چھوڑ کر اس عالم کی کتاب التوحید کے عقائد ونظریات کی ترویج واشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ اور تقویۃ الایمان نام کی کتاب لکھ کر ہندوستان بھر میں شائع کی۔ اور یہ تقویۃ الایمان ہو بہو کتاب التوحید عربی کا اردو میں ترجمہ اور چربہ ہے۔ اور جب یہ کتاب لکھی گئی تو ہندستان بھر میں ایک ہلچل مچ گئی اور ہر طرف سے اس کتاب کے رد چھپنے لگے۔ اسی سلسلے میں جتنی کتابیں لکھی گئیں ہیں ان کا نام اور مصنّفین کے نام محقق اہلسنّت عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری نے اپنی کتاب ''مشعل راہ' میں دیئے ہیں۔ لیکن ایک اور کتاب جو کہ تقویۃ الایمان کے رد میں لکھی گئی وہ مولانا نصیر احمد کی ہے جو کہ شیخ عبدالغفور قادری سواتی کے مرید تھے۔ اس کتاب کا پتہ مفتاح العارفین کے مطالعہ سے لگتا ہے۔ اور مولانا نصیر احمد چونکہ عبدالغفور قادری سواتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ گو کہ اپنے والد کے بیعت تھے اور وخلیفہ مجاز تھے لیکن پیر عبدالغفور سواتی رحمۃ اللہ کے بھی بے حد عقیدت مند تھے اور آپ کا آنا جانا بھی تھا۔ اسی اعتبار سے مولانا نصیر احمد سے بھی آپ کے اچھے تعلقات تھے۔ مصنّف مفتاح العارفین شریف لکھتے ہیں کہ مولانا نصیر احمد نے اپنے مرشد پیر عبدالغفور سواتی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ''احقاق حق'' کے نام سے تقویۃ الایمان کا رد لکھا جو کہ عربی زبان میں کتاب

Marfat.com

ہے۔ اور اس کتاب کو لکھنے میں سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی تعاون رہا اور اس سلسلے میں علمی گفتگو ہوتی رہی۔ اور تقویۃ الایمان کے رد کرنے میں سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی۔

ولی اللّٰہی خاندان کے اس فرد (متوفی 1246ھ) نے جب ہندوستان بھر میں اپنے مخصوص عقائد ونظریات کی اشاعت کرنا شروع کی۔ تو چونکہ اس وقت حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی حیات تھے اور آپ کی بینائی بھی جا چکی تھی۔ کتاب التوحید شائع ہوئی تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا تھا کہ اگر میری نظر ٹھیک ہوتی تو اس کتاب کا رد لکھتا۔ لوگوں نے جب اسمٰعیل کے عقائد ونظریات کو خاطر خواہ پذیرائی نہ دی تو اب اس نے صوبہ سرحد اور پشاور کا رخ کیا اور تحریک مجاہدین کی آڑ میں لوگوں کے عقائد ونظریات تبدیل کرنے کی کوشش کی کیونکہ پشاور کے لوگ کٹر قسم کے سنی حنفی تھے۔ اور اسماعیل دہلوی اور ان کے مرشد سیّد احمد بریلوی عامۃ المسلمین کو اختلاف عقائد کے سبب منافق قرار دیتے ہیں۔

سیّد صاحب رئیس قلات خان خلجائی کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

''جناب والا خود غزنین کے نواح میں منافقین پر چھاپے مارنا شروع کر دیں..... اور میں بھی ادھر سے پشاور کے منافقوں کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جب منافقین بدکار کی موجودگی سے وہ مقام پاک ہو جائے تو میں جلال آباد پہنچ جاؤں گا اور اسی طرح پھر وہاں سے کابل جاؤں گا اس طرح مردود و منافقین جو پشاور سے قندھار تک پھیلے ہوئے ہیں ان کے پاؤں ایسے اکھڑ جائیں گے۔''

(مکتوبات سیّد احمد شہید ص 48، نفیس اکیڈمی کراچی، محمد جعفر تھانیسری)

اب قارئین خود غور فرمائیں کہ جن کو منافقین کہا جا رہا تھا یہ کون لوگ تھے۔ اور ان کے استیصال کے لئے اتنے لمبے چوڑے منصوبے بنائے جا رہے تھے۔ سرسیّد احمد خاں ان کے بارے یوں بیان کرتے ہیں۔

''مجھ کو صدہا پہاڑی لوگوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا' لیکن میری نظر سے آج تک کوئی پہاڑی پٹھان ایسا نہیں گزرا جو سوائے حنفی مذہب کے اور کسی مذہب کا پیرو ہو یا وہابیت کی

Marfat.com

طرف ذرا بھی میلان رکھتا ہو۔ (مقالات سرسیّد ج 9 ص 139 سرسیّد احمد خان، مجلس ترقی ادب لاہور)

جب سرحدی پٹھانوں کو غدار و منافق قرار دیا گیا نظریاتی اور اعتقادی اختلاف کو برداشت کرنے کی بجائے ان کے خلاف میدان کارزار گرم کیا گیا۔ ان کی بیوہ خواتین سے زبردستی نکاح کیا گیا۔

پھر پٹھانوں پر اپنے مذہبی عقائد ٹھونسنے کی بھی کوشش کی گئی جس میں کامیابی نہ ہو سکی۔

سرسیّد احمد خاں نے حقیقت حال کو بیان کرتے ہوئے لکھا۔

''پہاڑی قومیں ان کے عقائد کی مخالف تھیں اس لئے وہابی ان پہاڑیوں کو ہرگز اس بات پر راضی نہ کر سکے کہ وہ ان کے مسائل کو بھی اچھا سمجھتے''

(مقالات سرسیّد ص 40'139 ج 9)

(سرسیّد احمد خاں مطبوعہ لاہور)

اور پھر جب سرحدی لوگوں پر اس قدر ظلم و ستم روا رکھا گیا اور زبردستی ان کو ان غلط عقائد و نظریات اپنانے پر مجبور کیا گیا تو ان لوگوں نے ان عقائد و نظریات کے خلاف برسر پیکار ہونے کا فیصلہ کیا اور اس تحریک کے دونوں لیڈروں کو قتل کر دیا۔

سرسیّد احمد خاں کی زبانی سنئے۔

''چونکہ یہ قوم مذہبی مخالفت کی نہایت سخت ہے' اس سبب سے اس قوم نے اخیر میں وہابیوں سے دغا کر کے سکھوں سے اتفاق کر لیا اور مولوی محمد اسماعیل صاحب اور سیّد احمد صاحب کو شہید کر دیا۔''

(سرسیّد احمد خاں' مقالات سرسیّد ص 140)

یہ ساری تفصیل درج کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے موٹے موٹے چند عقائد و نظریات کی تفصیل درج کر دوں اور پھر اس کے بعد کتاب مفتاح العارفین شریف میں سیّد عفیف الدّین حسین شاہ نے جن عقائدِ اہلسنّت کو بیان فرما کر تحفظ عقائد اہلسنّت کا اہتمام فرمایا ہے ان کی تفصیل عرض کروں۔ تو جن مسائل کو انہوں نے تقویۃ

Marfat.com

الایمان کے ذریعے ہندوستان اور خصوصاً صوبہ سرحد پشاور میں لوگوں میں رائج کرنے کی کوشش کی۔ اور اسی سعی میں آنجہانی ہو گئے۔

وہ چیدہ چیدہ عقائد درج ذیل ہیں۔

محقق اہلسنّت عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری رقم طراز ہیں۔

ہندوستان میں تفرقہ بازی کا سنگ بنیاد مولوی مذکور متوفی 1246ھ /1831ء) نے رکھا موصوف نے اپنی رسوائے زمانہ اور ایمان سوز کتاب تقویۃ الایمان کے ذریعے خارجیت کی تبلیغ اس کے ساتھ ہی داؤد ظاہری کے انکار تقلید اور معتزلہ کے مزداریہ فرقہ سے امکان کذب کا عقیدہ لے کر سب کو کتاب تقویۃ الایمان میں اکٹھا کیا گویا تقویۃ الایمان کی اصل بنیاد تو نجدی عالم کی کتاب التوحید پر رکھی گئی لیکن اس میں ظاہری المذہب اور اعتزال کی قباحتوں کے لئے بھی پوری پوری گنجائش رکھی گئی دوسری طرف ''صراط المستقیم'' کتاب کے ذریعے ''رفض کی بھی کھل کر اشاعت کی۔

مشعل راہ ص 310

(مترجم بخاری شریف علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری)

موصوف کے چند ایک نظریات کی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

1- انکار تقلید:

اتباع شخص معین بحیثیت یتمسك بقوله وان ثبت على خلافه دلائل من السنة والكتاب و بادل الى قوله شوب من نصرانيه وحظ من الشرك والعجب من القوم لايخافون من مثل هذا الاتباع بل يغيفون تاركه .

وہ یعنی ایک امام کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ اس کے خلاف کتاب و سنت سے ثابت ہو اور انہیں (آیات و احادیث) کو اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونے کا میل اور شرک کا حصہ ہے اور تعجب ہے کہ وہ لوگ خود تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے والے کو ڈراتے

Marfat.com

ہیں۔(تنویر العینین، مولوی اسمٰعیل دہلوی)

توہین الوہیت:

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی سطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں برملائکہ وانبیاء خارج از قدرت الھیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی زید از قدرت ربّانی باشد (یک روزہ ص 17 مولوی اسماعیل دہلوی)

(مطبوعہ صدیقیہ پریس ملتان)

توہین شان رسالت:

نبی کریم ﷺ کی بھی صریح توہین کی گئی اور ایسے بے شمار حوالے کتاب تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم میں بھرے پڑے ہیں۔ مثلاً

نماز میں نبی کریم ﷺ کا خیال لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔

نقل کفر کفر نہ باشد

ایک جگہ پر لکھا کہ

''جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا' خواہ دنیا میں' خواہ قبر میں' خواہ آخرت میں' اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نبی کو' نہ ولی کو' نہ اپنا حال' نہ دوسرے کا۔ (تقویۃ الایمان ص 62)

علمِ غیب عطائی کا انکار:

انبیاء کرام علیہم السّلام اور اولیائے عظام سے بعطائے الٰہی بھی علمِ غیب ماننے کا انکار کیا گیا اور قائلین کو مشرک قرار دیا گیا۔

تصرف بعطائے الٰہی کا انکار:

''اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔

(تقویۃ الایمان ص 32)

Marfat.com

شفاعت کا انکار:

اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت باذن اللہ کی بھی تردید کی اور انبیاء و اولیاء کو اپنے شفاعت کرنے والے سمجھنے والوں کو مشرک قرار دیا اور لکھا کہ

''جن کو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی' نہ نقصان کرنے کی اور جو کہتے ہیں' یہ لوگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو؟ سو اس کو بتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا۔ اس آیت 10/18 سے معلوم ہوا کہ تمام آسمانوں و زمین میں کوئی کسی کا سفارشی نہیں۔ کہ اس کو مانئے اور اس کو پکاریئے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے''۔ (تقویۃ الایمان ص 31)

''کوئی کسی کی حمایت نہیں کرسکتا''۔

تقویۃ الایمان ص 32

ایک جگہ لکھا کہ جو چور کا حمایتی بن کر اس کی سفارش کرتا ہے تو آپ ہی چور ہو جاتا ہے اس کو شفاعت بالاذن کہتے ہیں (ص 70,69)

استمداد اولیاء اللہ:

مولوی اسماعیل دہلوی نے اولیاء کرام کو ندا کرنا اور ان کو بعطائے الٰہی اپنے مددگار سمجھنا کو بھی شرک سے تعبیر کیا۔

انبیاء اولیاء کو عام انسانوں کی طرح سمجھنا:

انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ (تقویۃ الایمان ص 111)

جتنے اللہ کے بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ (ص 111)

کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو' سو وہی کرو' سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ (تقویۃ الایمان ص 115)

سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔ (ص 104)

Marfat.com

اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (ص 43)

نقل کفر کفر نہ باشد

اپنی اولادوں کا نام عبدالنبی، امام بخش پیر بخش رکھنا شرک ہے۔

سیّد عفیف الدّین حسین جیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ اور عقائد اہلسنّت

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے جب پشاور شہر میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو اس وقت ان عقائد کی تشہیر ہو چکی تھی گو کہ اکثریت عوام نے ان عقائد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا لیکن پھر بھی پشاور شہر اور صوبہ سرحد میں ان کی باقیات موجود تھیں اور اپنے طریقے سے انہی عقائد کی تبلیغ میں مصروف تھیں۔ تو حضرت عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ نے عقائدِ اہلسنّت کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور تحریراً تقریراً عقائد باطلہ کا رد کیا اور آپ نے بظاہر مناظرانہ رنگ بھی اختیار کیا لیکن آپ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ عوام الناس مناظرانہ انداز سے کچھ خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تو پھر آپ نے بالکل خالص صوفیانہ انداز سے تبلیغ و اشاعت کی طرف توجہ دی۔

صوفیاء کرام اکثر مناظرانہ انداز سے تبلیغ نہیں کیا کرتے بلکہ وہ ایسے دل نشین انداز میں حکایات، واقعات اور انبیاء و اولیاء کی سیرت کے واقعات کے ضمن میں اپنے عقائد کی تبلیغ کر جایا کرتے ہیں اور اس انداز سے کی ہوئی تبلیغ عوام الناس کے ذہنوں پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے اور ان واقعات و حکایات سے جو عقائد اخذ کر کے عوام الناس کے ذہنوں پر مرتسم کیے جاتے ہیں تو پھر کوئی بھی بدمذہب ان اثرات کو زائل نہیں کر سکتا۔ سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی کتاب مفتاح العارفین شریف میں زیادہ تر اسی انداز کو اپنایا ہے اور اولیاء کرام کے واقعات درج کرتے کرتے ان سے ایسے اعتقادی نکات اخذ کر کے عوام کے ذہنوں کو پختہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خالص علمی گہرائی میں جا کر آیات و احادیث سے بھی عقائد اہلسنّت کی حقانیت کو ثابت کیا ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ عقائد اہلسنّت شاید انہی حکایات سے مستنبط ہیں۔ قرآن و حدیث سے کوئی دلیل اس پر قائم نہیں ہے۔

Marfat.com

عقیدہ کی اہمیت

کسی بات کا یقین دل میں راسخ ہو جانا عقیدہ کہلاتا ہے۔ اس کو اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے۔

عقائد وہ نظری تعینات ہیں جن کو کسی خارجی ذریعے سے جان کر اندرونی سطح پر سوچ بچار کر کے انسان اپنے دل و دماغ میں جاگزیں کر لیتا ہے اور پھر ذہن اس پر اس قدر جم جاتا ہے کہ وہ نظریات سے بڑھ کر یقینیات کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔

ایمان کامل کے دو جز ہیں۔

عقائد: عقائد کا تعلق انسانی دل سے ہے

اعمال: جن کا صدور جوارح اور اعضاء سے ہوتا ہے مگر ایمان کے ہر دو اجزاء سے جزو اوّل کو یعنی عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اعمال جو ایمان کامل کے لئے ثانوی درجہ رکھتے ہیں' ان کی حیثیت فروعی ہے۔

اس بات کو بخوبی سمجھ لیا جائے کہ صحت عقائد پر ہی دل کی طہارت کا انحصار ہے اور اسی لئے بغیر عقیدہ صحیحہ کوئی بھی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ اگر آپ درستی عقیدہ و اعمال صالحہ سمجھنے کے لئے الاعمال بالنیات (حدیث) کو مشعل راہ بنا کر غور فرمائیں تو صاف ظاہر ہوگا کہ اس نسخہ کیمیا میں بھی اعمال صالحہ کی بنیاد نیت خیر پر رکھ کر واضح طور پر نشاندہی فرما دی گئی کہ عمل کے حسن و قبح کا مدار نیت کے خیر و شر پر ہی منحصر ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے۔

لہٰذا مذکورہ بالا فرمان مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں اس کی اچھی طرح وضاحت ہو گئی کہ کسی عمل کے ظاہری خدوخال کے حسن و جمال پر اس کی صحت کا مدار نہیں' بلکہ اس عمل کے پیچھے جو جذبہ' جو ارادہ' جو مقصد اور جو عقیدہ و نیت کارفرما ہے وہی اس عمل کے محرکات ہیں اور بالفاظ دیگر اگر وہ ارادہ' نیت و عقیدہ صحت مند ہے تو یقیناً وہ اعمال سراسر خیر ہوں گے وگرنہ فساد عقیدہ کی بنا پر بظاہر خوب تر دکھائی دینے والے اعمال بھی نامقبول ہو کر مردود بارگاہ خداوندی قرار دیئے جائیں گے۔ تو پتہ یہ چلا کہ اعمال صالحہ کی عمارت کے لئے عقائد صحیحہ کی بنیاد ضروری ہے۔

Marfat.com

اہلسنّت و جماعت نے درستی اعمال کی اہمیت پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ صحت عقائد ہے اسی لئے اہلسنّت کے نزدیک عقائد میں عقیدہ توحید ورسالت بہت اہم ہے۔

اسلام کی بنیاد توحید ورسالت کے عقیدہ پر قائم ہے ان دونوں امور کی صحت ہی اصل ایمان کی صحت ہے۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی البشاوری اور اہمیت عقیدہ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی اہمیتِ صحتِ عقیدہ کو ان دو واقعات کے ذریعے وضاحت کرتے ہیں۔ جو کہ مفتاح العارفین شریف میں درج ہیں اور مذکورہ واقعات قلمبند کرکے مذکورہ بالا تشریح وتوضیح کی تصدیق فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

حکایت

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ مبارک میں ایک عابد اور ایک فاسق ایک دن جاں بحق ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام پہلے عابد کے جنازے کے لئے تیار ہوئے اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا اے موسیٰ علیہ السّلام فاسق کا جنازہ پڑھ لو اور عابد کے پاؤں میں زنجیریں ڈال کر اس کو بکریوں کے باندھنے کی جگہ پھینک دیں۔ بغیر جنازہ اس کی لاش کو وہاں پھینک آئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے سوال کیا اے میرے اللہ اس میں کیا حکمت ہے حکم ہوا کہ اے موسیٰ علیہ السّلام ان دونوں کے گھر جا کر اس کے عیال سے وجوہات دریافت کرو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام پہلے اس زاہد و عابد کے گھر گئے اس کی بیوی سے حالات کا استفسار کیا وہ کہنے لگی کہ اس میں شک نہیں کہ میرا خاوند تمام رات عبادت کرتا تھا لیکن صبح کے وقت بعد از نماز مصلیٰ کے اوپر بیٹھ کر کہتا تھا کہ مجھے خدائی دیکھ کر یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ خدا مالک خالق نہیں لوگ کہتے ہیں کہ خداوندِ عالم ایک ہے۔ لیکن کسی نے دیکھا ہے؟ پھر کہتا مجھے اس امر میں بھی شک ہے کہ موسیٰ پیغمبر ہے یا نہ؟ ان دو باتوں میں میں مذبذب ہوں۔ ورنہ اے پیغمبر خدا وہ کامل عابد اور زاہد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آواز دی اے موسیٰ دیکھ لیا اس دہریئے کا حال اس کا جنازہ نہیں ہوتا اب فاسق کے گھر جایئے اور استفسار کیجئے

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السّلام فاسق کی بیوی سے پوچھنے کے لئے چلے گئے اس کی بیوی نے کہا اس میں شک نہیں کہ یہ فاسق تھا فاجر تھا۔ غلط کار تھا۔ لیکن جب رات کا سماں طاری ہوتا تو وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ جاتا تھا پھر سر سجدہ میں رکھ کر روتا اور کہتا یا اللہ میں گناہوں میں لتھڑا ہوا تمام دنیا میں مشہور ہوں لیکن تو اپنے کرم اور کریمی سے مشہور ہے اگر تو مجھے بخش دے تو تیرے فضل میں کوئی کمی نہیں آتی اگر تو مجھے دوزخ میں لے جاتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کے گناہوں کا مجھے کفارہ بنا کر لے جاؤ اگرچہ میرے گناہ بہت بھاری اور لاتعداد ہیں لیکن مجھے تیری وحدانیت اور تیرے پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کی رسالت پر یقین واثق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

لیکن جب صبح ہوتی پھر اسی طرح فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا۔

اب اللہ تعالیٰ نے غیب سے آواز دی اے موسیٰ علیہ السّلام اس کا اعتقاد دیکھا اس پر تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس کو بخشا اور جو اس کا جنازہ پڑھے گا اور جو اس کے جنازے میں شریک ہوگا سب کو بخش دیا۔

(ماخوذ از مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ)

قارئین انصاف سے بتائیں کہ عقیدہ کی اہمیت بیان کرنے میں یہ انداز کتنا دلنشین اور دل پر اثر کرنے والا ہے ان واقعات کو بیان کرنے سے جو عقیدہ کی اہمیت عوام کے دل میں جاگزین ہو سکتی ہے۔ وہ مناظرانہ رنگ میں بیسیوں دلائل سے بھی نہیں ہو سکتی۔ یہی صوفیانہ رنگ تبلیغ ہے جسے سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب استعمال کر کے عقائد صحیحہ کی اہمیت بتائی ہے۔

آپ اپنے مریدین متوسلین اور متعلقین کو اس انداز سے بھی نصیحت فرماتے ہیں۔

(1) اپنے عقائد و نظریات جمہور اہلسنّت و جماعت کے مطابق درست رکھیں۔

(مفتاح العارفین شریف' بحوالہ فیضانِ قادریہ ص 378)

(2) مذہب اہلسنّت پر قائم رہیں جہاں مال یا آبرو کا اندیشہ ہو ہرگز نہ جائیں دین و ایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے ان کی محافظت میں حد سے زیادہ کوشش فرض ہے۔ مال

Marfat.com

ودولت اور دنیا کی عزت دنیا ہی تک ہے دین وایمان کی فکر زیادہ لازم ہے۔

(مفتاح العارفین شریف' بحوالہ فیضانِ قادریہ ص 382)

بدعقیدہ وبدمذہب سے نفرت وسختی

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

ترجمہ: تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول ﷺ سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں' یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں' اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی' یہی وہ لوگ اللہ والے ہیں سنتا ہے' اللہ والے ہی مراد کو پہنچے''

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''

اسی طرح بیشمار ارشادات خداوند تعالیٰ قرآن میں ننگی تلوار کی طرح لٹک رہے ہیں کہ بدمذہب و بدعقیدہ سے دوستی حرام ہے اور ان کی تعظیم بھی منع ہے۔ ان آیات مقدسہ میں سے چند ایک میں نے درج کر دی ہیں اب مختصراً احادیث شریف عرض کرتا ہوں۔

بدعقیدہ کی تعظیم حرام از روئے حدیث شریف:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام۔

''جس نے بدعقیدہ کی تعظیم کی اس نے اسلام ڈھانے پر مدد دی''

(کنزل العمال ج1 ص219' جامع صغیر ج2 ص545)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ان بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ نہ پانی پیو نہ کھانا کھاؤ نہ ان سے نکاح کرو''

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ''کہ جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی بھی پل صراط پر گزر نہ سکے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔

(تاریخ مدینہ دمشق ابن عساکر ج43 ص337' تنزیہہ الشریعۃ ج1 ص319)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی المعروف مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

(1) جس نے کافروں کی عزت کی اس نے مسلمانوں کو ذلیل کیا کافروں اور منافقوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔ (مکتوبات 63 جلد اوّل ص165)

(2) خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ میل جول بہت بڑا گناہ ہے خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور الفت خدا اور رسول کی دشمنی اور عداوت تک پہنچا دیتی ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔ (مکتوب 163 جلد اوّل ص166)

حضرت فضیل بن عیاض روایت کرتے ہیں کہ اہل بدعت (بدعقیدہ و بدمذہب) کے ساتھ دوستی رکھنے والے کے نیک اعمال ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے اور جو شخص اہل بدعت سے دشمنی رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ خواہ اس کے نیک اعمال تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ (بحوالہ غنیۃ الطالبین)

حضرت غوث الاعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ اہل معصیت اور اللہ کے نافرمان بندوں

Marfat.com

کی تعظیم مکروہ ہے۔

غنیۃ الطالبین میں آپ نے اس مسئلہ پر طویل بحث فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں۔

''دانش مند مومن پر یہ بھی لازم ہے کہ اہل بدعت سے تعلق نہ رکھے اور نہ ان کی محبت وقربت اختیار کرے نہ ان کو سلام کرے۔ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کسی نے اہل بدعت (بدعقیدہ) کو سلام کیا وہ گویا اس سے محبت رکھتا ہے۔ یہ بھی لازم ہے کہ بدعتیوں کا ہم نشین نہ بنے نہ ان کے پاس جائے اور نہ ان کو عیدوں اور خوشی کے مواقع پر مبارک باد دے نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھے جب ان کا ذکر آ جائے تو ان کے لئے دعائے رحمت بھی نہ کرے بلکہ ان سے الگ رہے اور محض اللہ کے لئے ان سے عداوت رکھے اہل بدعت کے مذہب کے باطل ہونے کا یقین رکھے اور اس پر عظیم اجر و ثواب کا یقین رکھے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اہل بدعت (بدعقیدہ و بدمذہب) کو محض اللہ کے لئے اپنا دشمن جانا اس کے دل کو اللہ تعالی ایمان سے بھر دیتا ہے اور جو شخص ان کو خدا کا دشمن جان کر ملامت کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن و امان سے رکھے گا۔ جو شخص ایسے لوگوں (بدعقیدہ) کو ذلیل کرے اس کو بہشت میں سو درجے ملیں گے اور جو بدعتی سے کشادہ روی اور خندہ پیشانی سے ملا اس نے اس دین کی توہین کی جو اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔

(غنیۃ الطالبین از شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ)

حضرت پیر سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ

قطب زماں حضرت پیر سیّد عفیف الدّین چشتی شاہ الجیلانی الحموی البشاوری رحمتہ اللہ علیہ نے مفتاح العارفین میں جہاں پر مسلک اہلسنّت کے عقائد کو بڑے پرزور طریقے سے استدلال کے ساتھ ثابت کیا ہے اور تحفظ عقائد اہلسنّت کے لئے صوبہ سرحد میں خصوصاً اہم کردار ادا کیا ہے وہاں بدعقیدہ و بدمذہب لوگوں کی بُری صحبت سے لوگوں کو بچانے کے لئے آپ نے اپنے تبلیغی منصب سے پورا پورا انصاف کرتے ہوئے لوگوں کو بدعقیدہ لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے منع فرمایا اور ان کے ساتھ رشتہ محبت و الفت جوڑنے سے تنبیہ

Marfat.com

فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں۔

مسئلہ ہذا میں سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انوکھا استدلال

اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے واقعہ سے استدلال کر کے اس کی اہمیت لوگوں کے دل و دماغ میں جاگزیں کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو کہ عوامی سطح پر بڑی اثر انگیز ہوتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

''جب حضرت موسیٰ کی عمر 2 سال کی ہوئی تو ایک دن جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام فرعون ملعون کی گود میں تھے۔ اور فرعون ان کے منہ پر بوسے دے رہا تھا اور پیار بھی کر رہا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ایک مُکا فرعون کے منہ پر مارا اور اس کی داڑھی سے بال نوچ لئے۔ فرعون اس معصوم بچے کے مُکے سے بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو وہ جادوگروں کی نشانیوں کے مطابق حکم دینے لگا کہ یہ وہی بچہ ہے جو میری بربادی کا باعث ہو گا۔ اب اس کو قتل کر دو حضرت آسیہ خاتون پھر مانع ہوئیں اور آپ نے فرمایا یہ تو معصوم ہے اس کی عمر دو سال ہے یہ دوست اور دشمن کو کیا جانے۔ فرعون پھر بھی نہ مانا آخر فیصلہ اس بات پر ٹھہرا کہ آگ جلا کر دھکتے کوئلوں کے انبار سے ایک تھال میں ایک انگارہ سرخ اور دوسرے میں ایک لعل سرخ رکھا جائے اور حضرت موسیٰ کو اپنے انتخاب کے لئے چھوڑ دیا جائے اگر اس نے سرخ لعل کو پکڑ لیا تو پھر اس کو قتل کرنا چاہئے۔ کیونکہ سمجھ دار اور ہوشیار ہے اگر اس نے دہکتے کوئلے کو پکڑ لیا تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ پھر وہ اپنا نفع و نقصان سمجھنے سے قاصر ہے معصوم ہے۔ جب اس طرح کیا گیا تو پہلے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا ہاتھ لعل کی طرف بڑھایا لیکن فوراً جبرائیل مانع ہوا اس نے وہی ہاتھ انگارے کی طرف کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے انگارا پکڑ لیا چونکہ یہ تو آگ تھی۔ ہاتھ کو ذرا سی تکلیف محسوس ہوئی تو بچوں کی عادت کے مطابق زبان پر انگارا رکھ دیا۔ زبان جل گئی لیکن ہاتھ نہ جلا تو اس کی کیا وجہ ہے کہ انگارا تو وہی تھا مگر اس نے ہاتھ کو نہیں جلایا اور زبان کو جلا دیا۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے عارفین کرام نے اور مفسّرین کرام نے خوب دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہاتھ سے فرعون کو مکا مارا تھا فرعون اللہ کا دشمن تھا اللہ کو یہ فعل پسند تھا ہاتھ بچ گیا

Marfat.com

انگارہ اپنا اثر نہ کرسکا اور زبان سے چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام فرعون کو ابّا کہنے لگے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ گوارہ نہ کیا کہ دوست ہوکر دوست کے دشمن کو باپ کہے پس زبان میں لکنت رہ گئی۔

''نکتہ''

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ اس سے ایک نکتہ اخذ کرتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

''اے عزیز خدا کے دشمن کا نام ادب سے کبھی نہ لینا کیونکہ وہ اللہ کا دشمن ہے اور اللہ تجھ پر ناراض ہوگا۔ اس لئے خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زبان کو دنیا کی آگ سے تھوڑا سا جلا دیا تھا کیونکہ فرعون جو اس کا دشمن تھا کو ابا جان ابا جان نہ کہا کریں۔ اور مکے کو وہ زور عطا فرمایا کہ اس کے لگنے سے اللہ کا دشمن بیہوش ہوگیا۔

(ماخوذ از مفتاح العارفین شریف قلمی مملوکہ دربار مقدس گیلانیہ قادریہ رزّاقیہ سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان)

اس واقعہ کو بدمذہبوں و بدعقیدہ لوگوں سے دور رہنے کے لئے بطور استدلال پیش کرنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی قوت استدلال عطا فرمائی تھی جو کہ پرزور بھی تھی اور پرتاثیر بھی کیونکہ عوام الناس اس قسم کے استدلال سے مسئلہ کی تہہ تک جلد پہنچ جاتے ہیں اور اس طرح ان کے دل و دماغ میں مسئلہ پیوست ہوکر رہ جاتا ہے۔

آخر پر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی دعا فرماتے ہیں جو کہ قابل مطالعہ قابل تقلید ہے آپ فرماتے ہیں:

''اے خدا مجھے دونوں جہانوں کی سزا سے محفوظ رکھنا اور کفّار کی محبت کو میرے دل سے نکالے رکھنا۔ جب تیرے مقربین پیغمبروں کا یہ حال ہے تو ہم تو گناہگار ہیں ہم ڈرتے ہیں ہمارا کیا حال ہوگا تیرے پیغمبر تو مصوم ہیں۔ لیکن تیری بے نیازی ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام کی زبان کو جلا دینا حکمت سے خالی نہ تھا۔''

Marfat.com

اے خدا مجھے اپنے دشمنوں سے باز رکھنا اور اپنی محبت عطا کرنا اور اپنے دوستوں کے ساتھ میرا حشر کرنا'' (مفتاح العارفین شریف)

عقیدۂ توسل

توسل کے لغوی معنی التوسل لغة جعل الشی وسیلة وتسبُّبًا لحصول المقصد۔

ترجمہ: لغت میں توسل کے معنی ہیں کسی چیز کو مقصد کے حصول کے لئے وسیلہ اور سبب بنانا۔

توسل کا اصطلاحی مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

فی اصطلاح الشرع جعل الشیء الذی لہ عند اللہ قدر ومنزلہ وسیلۃ الاجابۃ الدعا فمالہ قدر ومنزلۃ عند اللہ فالتوسل بہ جائز وحسن ذاتًا کان اوعملاً صالحًا۔

''اصطلاح شرع میں توسل کے معنی ہیں اجابت دعا کے لئے اس چیز کو وسیلہ بنانا جو اللہ کے نزدیک قدر ومرتبہ والی ہو پس ہر وہ چیز جو اللہ کے نزدیک قدر ومنزلت والی ہو اس کو وسیلہ بنانا جائز اور مستحسن ہے خواہ وہ چیز ذات ہو یا عمل صالح۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو اتَّقُو اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (مائدہ)

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (کنزالایمان)

علامہ زمخشری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

وھی شاملۃ للذوات والاعمال لان الوسیلۃ کل مایتوسل بہ ای یتقرب بہ الی اللّٰہ (تفسیر کشاف' زمخشری)

''یعنی وسیلہ ذات اور اعمال دونوں کو شامل ہے اس لئے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکے''

حدیث شریف سے بھی اہلسنّت کے عقیدہ توسل کی تصدیق ہوتی ہے۔

Marfat.com

اس سلسلہ میں بیشمار روایات ملتی ہیں لیکن یہاں اختصار پیش نظر ہے۔
نبی ﷺ نے خود اپنے صحابی کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اللھم انی اسالك واتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی توجهت بك الی ربیّ فی حاجتی هذه لتقضٰی لی حاجتی۔

''اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں' اور تیرے نبی محمد رحمت کے نبی کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں .... یارسول اللہ ﷺ میں آپ کا وسیلہ لاکر اپنی اس ضرورت کو لے کر اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوا تھا کہ میری ضرورت پوری ہو جائے''

عقیدہ توسل کو عمل صحابہ سے بھی توثیق حاصل ہے۔

عقیدہ توسل کے منکرین میں ایک ایسا طبقہ پایا جاتا ہے جو سارے مسلمانوں کو اس جرم میں کافر قرار دیتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بزرگوں کا وسیلہ لاتے ہیں۔ وسیلہ کے بارے میں بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ وہ اس کو اتنا بڑا جرم قرار دیتے ہیں اور اس جرم کی پاداش میں مسلمانوں کو مشرک تک قرار دیتے ہیں۔

سیّد عفیف الدّین حسین اور عقیدۂ توسل

حضرت سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے اس حدیث شریف کو درج کرتے ہیں جو امام بخاری نے استسقاء کے بیان میں روایت کی ہے آپ لکھتے ہیں کہ اصحاب کبار حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو باران طلب کرنے کے لئے باہر میدان میں لے آتے اور عرض کرتے یا اللہ پہلے ہم تیرے رسول مقبول ﷺ کا وسیلہ پیش کر کے طلب باران کیا کرتے تھے اب ہم تیرے پیارے رسول ﷺ کے پیارے چچا کو سامنے لاکر تجھ سے ان کا واسطہ ڈال کر باران طلب کرتے ہیں۔ فوراً بارش ہوا کرتی پیاسے سیراب ہوتے۔ اس کے بعد آپ منکرین وسیلہ کو سرزنش کرتے ہوئے وضاحت فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں رسول کریم ﷺ کے چچا کو وسیلہ بنا کر لانے سے ہرگز یہ نہ سمجھ لیا جائے اور یہ نتیجہ نہ نکالنا کہ حضور ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد ان کی شفاعت ختم ہو گئی یا وہ زندہ نہیں

Marfat.com

ہیں۔ ہرگز نہیں۔ دنیا والوں کو خاص کر اس زمانے کے منکرین کو یہ سمجھانا مقصود تھا کہ اللہ کے دوستوں کو وسیلہ بنا سکتے ہیں وہ بھی شفاعت کر سکتے ہیں۔ نیز یہ قاعدہ کلیہ ہو گیا کہ اولیاء اللہ یا اللہ کے دوستوں کی دعا لے کر حاجتیں قبول ہوتی ہیں۔

آپ منکرین توسل کو جھنجھوڑتے ہوئے لکھتے ہیں کہ منکرین کو سوچنا چاہیے کہ اصل فیض تو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے ولی نبی کی زبان فیضِ نشان کی عطا اور دین ہے۔

یہاں تک آپ نے عقیدہ توسل کی وضاحت حدیث رسول ﷺ سے کی اور پھر عوام کے ذہن میں بٹھانے کے لئے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا واقعہ درج کیا۔

قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی کا واقعہ عقیدۂ توسل پر استدلال:

جیسے کہ میں پیچھے عرض کر آیا ہوں کہ سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے عوامی انداز اپنایا ہے اور بالکل علمی اور مناظرانہ رنگ میں ہر مسئلہ کی وضاحت کرنے کے بعد آپ اولیاء کرام صلحائے اُمت کے واقعات اور حکایات بیان کر کے ان سے عقائد و مسائل کا استباط کر کے عوام کے ذہنوں کی تہہ میں اس مسئلہ کی حقیقت اتار دیتے ہیں۔ اس مسئلہ توسل کے ضمن میں ایک واقعہ درج کرتے ہیں۔

ایک دفعہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری کسی بلا میں مبتلا ہوئے تین ماہ تک روتے رہے اور اللہ کی بارگاہ میں مناجات کرتے رہے لیکن مصیبت رفع نہ ہوئی آپ نے ایک رات خواب میں اپنے مرشد مہربان کو دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ میرا وسیلہ لے کر دعا مانگنا اللہ تعالیٰ بلا دور کرے گا۔ صبح اٹھ کر حضور مظہر جانِ جاناں کا وسیلہ ڈال کر اللہ سے حاجت مانگی فوراً مشکل حل ہو گئی۔ ثابت ہوا کہ اپنے پیر کو اپنی حاجت کے لئے بطور وسیلہ پیش کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث ہے۔ ہاں پیر پابندِ شریعت ہونا چاہیے اگر وہ بدعتی ہے تو اس سے بیزار ہونا ضروری ہے لیکن بدعت کا معنی سمجھنا ضروری ہے۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ)

اصلاح عقائد کے لئے کیسا پیارا انداز ہے ایک ایک لفظ دل پر اثر کرتا ہے۔ اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ ایک منفرد طرز کے واعظ کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

Marfat.com

یا اللہ میں بھی سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے اہل بیت کی محبت پہ زندہ رکھ اور موت بھی اہل بیت کی محبت پہ نصیب فرما۔ اور اپنے شیخ کے ساتھ عقیدت میں استقامت نصیب فرما۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سلطان محمود غزنوی نے ابوالحسن خرقانی کی قمیص کا وسیلہ ڈال کر دعا کی

سلطان محمود غزنوی جب ابوالحسن علیہ الرحمۃ کو ملنے کے لئے گیا تو واپسی پر ابوالحسن خرقانی نے اپنی قمیص سلطان محمود کو عطا کی کہ اس کا وسیلہ ڈال کر اللہ سے دعا کرنا اللہ تم کو فتح نصیب کریگا سلطان محمود غزنوی سومنات کے مندر پر پہنچا تو اس مندر کی حفاظت کے لئے کئی لاکھ فوجی مع اسلحہ سے لیس مقرر تھے۔ محمود کی مٹھی بھر فوج تیار تھی قریب تھا کہ ہزیمت کھا جاتے محمود کو یاد آ گیا کہ ابوالحسن کی قمیص میرے پاس ہے محمود غزنوی نے اس کو آسمان کی طرف اٹھایا اللہ تعالیٰ کے آگے اس کا وسیلہ و واسطہ ڈالا۔ اسی وقت کفار کے لشکر پر تاریکی چھا گئی ایک دوسرے کو تلواروں سے قتل کرنے لگے ادھر محمود قمیص کا وسیلہ ڈال چکا تو اس وقت خواجہ ابوالحسن خرقانی بنفس نفیس موجود ہوئے اور فرمانے لگے اے محمود میری قمیص کو بہت سستا بیچا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے اس کے وسیلہ سے تمام روئے زمین کے کفر کی بجائے اسلام چاہتا تو تمام روئے زمین کے کفار مسلمان ہو جاتے تو نے فتح مانگی کفار شکست کھا گئے اور بھاگ گئے اگر اسلام مانگتا اور تمام روئے زمین کیلئے اسلام چاہتا تو پھر کرشمہ دیکھ لیتا۔

(ماخوذ از مفتاح العارفین شریف)

سیّد عفیف الدین حسین الجیلانیؒ کا اپنا طرزِ عمل اور عقیدہ توسل:

اس عقیدہ توسل کو مسلمانوں کے دل و دماغ میں اور راسخ کرنے کے لئے آپ اپنی تحریر میں جا بجا اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتے ہیں اور دُعا میں رسل عظام اور اللہ کے محبوب بندوں کو وسیلہ بنا کر دُعا فرماتے ہیں تا کہ مریدین و متوسلین کو بالخصوص اور عوام مسلمین کو بالعموم اس مسئلہ میں کوئی شک و تردّد نہ رہے اور یہ عقیدہ ان کے دل دماغ پر نقش ہو جائے۔ آپ کی دعاؤں کے چند نمونے ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۱- اے اللہ! تجھے ابوالحسن خرقانی کے اس ناز کی قسم مجھے دُنیا میں نقد حلال عطا کر اور میری تمام مرادیں قبولیت کی درگاہ کے ساتھ ہمکنار کر اور میرے دل کو ہمیشہ کے لئے بلکہ قیامت تک شاد کر۔ آمین

2- اے اللہ! میری تمام حاجات کو ابوبکر کتانی کے طفیل پورا کر میرے دل اور میرے بیٹے سیّد بادشاہ کے دل کو خوش کر اور ایک سو سال کے لئے اسے اپنے امن و اپنی حفاظت میں رکھیو۔ آمین یا ربّ العالمین

3- اے الہ العالمین میری تمام حاجات بطفیل سیّد عبدالقادر جیلانی پورا کر دے۔

4- یا اللہ ابوالحسن کا وسیلہ ڈالتا ہوں کہ تمام علوم اوّلین و آخرین حسین شاہ اور اس کے بیٹے سیّد بادشاہ کو بمع غوثیت کامل عطا کر۔

5- اے خدا! ایوب صابر علیہ السّلام کے صدقہ میری حاجات کو پورا کر۔

6- اے اللہ تعالیٰ حضرت حبیب کے عشق کے طفیل میری تمام حاجات کو پورا کرنا۔

7- اے خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خلق عظیم کے طفیل مجھے ایک کروڑ روپیہ عطا کر۔

8- اے اللہ میں لا الٰہ الا اللہ اور من کان اللہ وکان اللہ لہ ان دونوں کا وسیلہ پیش کر کے عرض کرتا ہوں مجھے کامل اولیاء کی فہرست میں شامل فرما۔

9- اے خدا ابوالحسن خرقانی کے راز و نیاز کی طفیل حسین شاہ کو مراتب غوثیت عطا کر اور اسی کی خاطر حسین شاہ کے بیٹے سیّد بادشاہ کو ورم، زخم اور بول کے امراض سے شفاء کامل عطا فرما۔ اور اس کو تمام روحی و بدنی امراض سے اپنی حفاظت میں رکھنا اور سو سال کی عمر عنایت فرمانا۔

10- اے خدا اس حبشی کی کرامت کے طفیل میرے بیٹے سیّد بادشاہ کو غوث کامل بنا دے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

11- اے خدا! اس وقت میرے دل میں جو حاجت ہے اس کو پورا کر دے۔ بحرمت شیخ جنید پشاوری۔

Marfat.com

12- اے خدا میری صلبی اولاد کو اپنے فرمانبرداروں اور مطیعوں کی فہرست میں لکھ دے اور ایک ہزار سال کے عرصہ کے لئے ان میں سے جو نسلاً بعد نسلاً پیدا ہوتے رہیں ان کو اپنے غضب اور قہر سے محفوظ رکھنا۔

13- یا اللہ اس وقت میں دو حاجتیں رکھتا ہوں جو کہ بہت سخت اور دشوار ہیں حبیب عجمی کے طفیل ان کو پورا کر دے اور وہ تم کو معلوم ہیں اور میرے بیٹے سیّد بادشاہ کو قطبیت وغوثیت کے مراتب عطا کر۔ آمین

14- یا اللہ میرے دونوں فرزندوں کو سیّد بادشاہ اور گل بادشاہ کو مراتب وغوثیت وقطبیت عطا کر۔

15- یا الٰہی تو میرے بیٹے سیّد بادشاہ کی امراض چشم بحرمتِ سیّد عبدالقادر جیلانی دور کر دے۔

16- یا اللہ میری وہ دُعائیں جو میں صبح کے وقت مانگتا ہوں شروع سے لیکر آخر تک بطفیل حضرت شبلی قبول کر۔

اور سیّد بادشاہ وگل بادشاہ کے متعلق بھی جو دعائیں مانگتا رہا وہ بھی قبول فرما دنیاوی اور دینی دعائیں دونوں قبول فرما۔ آمین یارب لعالمین۔

17- اے خدا تیرے کرم وبخشش سے دور نہیں کہ مجھے بھی اپنی مرادوں تک پہنچا اور اس طریق وسلوک کے صدقے میری ایک خاص مراد کو قبول کر۔

18- اے میرے مولا میرے مرض کا علاج کس شفاخانے میں تو نے رکھا ہے اے اللہ میرا اضطراب کس طرح وصال میں تبدیل ہوگا اے اللہ اب میرے وجود کو اضطراب نے گھیر لیا اے اللہ کیا تو نے بیسویں پارے کے پہلے رکوع میں نہیں فرمایا ''وہ کون ہے جو مضطرب کو جب کہ وہ دعا مانگتا ہے جواب دیتا ہے اس کے اضطراب کو دور کرتا ہے'' تیرا وعدہ کبھی بھی خلاف نہیں ہوا اب میں اپنی بیماریوں اور حسرتوں کا علاج تیرے شفاخانے سے طلب کرتا ہوں تیرے کرم وبخشش کے آسرا پر اپنی تمام حاجات کا پورا ہونا طلب کرتا ہوں اے مولا میری دعائیں اس وقت سرعت وجلدی

Marfat.com

سے پوری کردے۔

19- اے میرے اللہ میرے ہاں اولاد نہیں میں بانجھ عورت کی طرح بے اولاد ہوں مجھ کو ایک لڑکا عطا فرما جس کی عمر دراز ہو اے اللہ تعالیٰ مجھ کو نرینہ اولاد دے جس طرح تو نے زکریا علیہ السّلام کو یحییٰ علیہ السّلام دیا جبکہ زکریا علیہ السّلام بے اولاد تھا اور اس کی عورت بانجھ تھی۔ پھر یا اللہ اس کی عمر سو سال تک کرنا اے اللہ تو دعا کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ (یہ دعا اس وقت کی ہے جب آپ کے ہاں سیّد بادشاہ اور سیّد گل بادشاہ کی ولادت نہیں ہوتی تھی)

20- اے اللہ حضرت شبلی کی مناجات اور شبلی کو جو تو نے بخشش عطا کی اس کے صدقے میں مجھے نرینہ اولاد عطا کر جس کی عمر بھی دراز ہو۔

21- اے اللہ آج اس وقت میں تمام حاجات تیرے پاس لایا ہوں اس بندے کو جو شرمندہ تو پہلے ہی ہے اپنی بارگاہ میں خالی ہاتھ نہ جانے دے۔ یہ دُعا اپنے احسان و کمالِ کرم سے منظور کرلے۔

22- اے میرے مولا تو اپنا لقا اور اپنا جمال دنیا اور آخرت میں میرے نصیب فرما اے اللہ تو مجھے اپنی محبت عطا فرما اپنے نبی ﷺ کے متابعت کے طفیل آمین۔ اور حضرت سرکار مدینہ ﷺ کی حرمت اور رُتبہ کی خاطر۔ آمین پھر اہل بیت کی وساطت سے آمین۔

23- اے اللہ تیرے محبوب محمد ﷺ اور اس کی اولاد و امجاد کا وسیلہ ڈال کر عرض کرتا ہوں اور پنج تن پاک کا وسیلہ ڈالتا ہوں اور محمد ﷺ، علیؓ، فاطمہؓ، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو وسیلہ پکڑتا ہوں۔ کہ مجھے نرینہ اولاد جو صاحب عمر طویل ہو عطا کر اور میرے زخموں کو اپنی عطا کی مرہم سے پر کر۔ اے اللہ تو قریب ہے اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

24- اے الٰہی اب میری عمر آخری حصہ کو پہنچ گئی ہے اب تو میری حاجات بواسطہ سرور انام ﷺ جمیع اولیاء اللہ و اہل بیت عظام اس وقت قبول فرما۔ یا الٰہی اب دیر نہ کر کہ

Marfat.com

مجھے اب اپنی زندگی کی کوئی امید باقی نہیں رہی ہے۔

25- اے اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت کا علم ہر وقت میرے نصیب کر اور مجھے اپنی بارگاہ کے مقبول بندوں میں سے کر تُو اللہ تعالیٰ بڑا سخی اور بڑا کریم ہے۔

26- یا اللہ اپنے اسم اعظم کی بدولت اور تجھے سری سقطی کے ناز کی قسم میرا سینہ' بغض وحسد' کینہ' فخر وغرور ایذا رسانی' چغل خوری'' غمازی' کسی پر عیب سے بٹہ لگانا' ظلم وستم' زنا' ریا' فحش کلامی کینہ' فسق وفجور اور حرام مال کھانے' کفر وشرک' بدعت' کلام فضول لیمی' نفاق وعبادات میں کاہلی۔ شر نفس امارہ' دنیا کی محبت' شقاوت قلب اور بہتان سے پاک کر۔ یا اللہ میرا سینہ ان کدورات سے اپنے رحمت کے پانی سے مل کر صاف کر دے اور قلب وروح کو بھی دھول ڈال۔ یا الٰہی بحرمت وجود سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ میری تمام مرادوں کو پورا کر مجھ کو اپنی پاک درگاہ سے بے مراد اور مایوس بنا کر نہ واپس بھیجنا کیونکہ تیری بخشش گناہگاروں پر عام اور جاری ہے اور اگر اس گنہگار کو شرف سعادت بخشے اور اس کی حاجات پوری کر دے تو تجھ سے بعید نہیں۔ یا اللہ تجھے سری سقطی اور معروف کرخی (رحمتہ اللہ علیہم) کا واسطہ دے کر اپنی تمام حاجات کی اجابت مانگتا ہوں آمین ثم آمین۔ (مفتاح العارفین شریف)

(از سیّد عفیف الدین حسین شاہ الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ)

حاکمیت مصطفیٰ ﷺ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ترجمہ: ''اے محبوب علیہ الصّلاۃ والسّلام تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑوں میں تمہیں حاکم نہ بنائیں''

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○

ترجمہ: ''نہ کسی مومن مرد نہ کسی مومن عورت کو یہ حق ہے کہ جب اللہ جل جلالہ

Marfat.com

اور اس کا رسول (ﷺ) ایک کام کا فیصلہ فرمادیں۔ تو ان کے لئے اپنے (اس) کام میں کوئی اختیار ہو اور جو نافرمانی کرے اللہ جل جلالہٗ اور اس کے رسول (ﷺ) کی۔ تو وہ بیشک کھلی گمراہی میں بہک گیا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کو یہ طاقتیں اور فضیلتیں دیکر بھیجا ہے کہ تمام کائنات کی حاکمیت اللہ نے آپ کے سپرد کی۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ جس میں ہے۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ سے ایک فیصلہ کروا کر گیا تو کہنے لگا کہ نبی کریم ﷺ نے تو فیصلہ فرما دیا ہے آیئے اب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے فیصلہ کرواتے ہیں وہ یہودی اور دوسرا بظاہر مسلمان (منافق) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر معاملہ عرض کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تجھے رسول خدا ﷺ کا فیصلہ قبول نہیں اس نے کہا کہ نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ذرا دھر ہی ٹھہرو میں آتا ہوں آپ گھر میں گئے اور تلوار اٹھائی آ کر اس منافق کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو حضرت محمد ﷺ کا فیصلہ قبول نہیں کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہ ہے کہ اس کا دوش بار سر سے بری کر دیا جائے۔ حضرت سیّد عفیف الدّین فرماتے ہیں تب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب عطا ہوا۔

(ماخوذ از مفتاح العارفین شریف سیّد عفیف الدّین) ٥

کیا رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا؟

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے وہ محبوب رسول ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهِ

''جس نے رسول خدا ﷺ کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

نبی کریم ﷺ شروع میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ اور آپ چاہتے تھے کہ خانہ کعبہ کو قبلہ مقرر کر دیا جائے۔ اور آپ نے یہ خواہش دل میں لے کر آسمان کی طرف دیکھا تو اللہ نے فرمایا اے محبوب ہم تمہارا بار بار آسمان کی طرف منہ کر کے

Marfat.com

دیکھنا دیکھ رہے ہیں۔ اب جدھر تمہاری مرضی و رضا ہے آپ ادھر ہی اپنا منہ پھیر لیں یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ خانہ کعبہ قبلہ بن جائے تو آج سے تمہاری رضا کے مطابق خانہ کعبہ ہی قبلہ ہے اور اب نماز خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کیا کرو۔ یعنی بتانا یہ مقصود ہے کہ رسول خدا کی رضا میں خدا کی رضا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

منکرین کے اکابرین کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی لکھتے ہیں۔ اپنے رسالہ نالہ امداد غریب میں۔

محمد ﷺ کی مرضی ہے مرضی خدا کی
خدا کی رضا ہے رضائے محمد ﷺ

(کلیات امدادیہ ص 91 امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ)

سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیّد عفیف الدین حسین شاہ الحموی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقیدے کا اظہار مندرجہ ذیل معجزۂ رسول ﷺ لکھ کر کرتے ہیں۔

''سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسّلام ایک روز مدینہ کے بازار میں وعظ فرما رہے تھے اور ہر ایک تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے تھے۔ حکم بن مروان نے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی فراغت کے بعد آپ کی نقل لگانا شروع کی اور تمسخر اور استہزاء کے طور پر اپنا منہ ٹیڑھا کر کے کچھ بناوٹ کر رہا تھا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا گزر پھر اس طرف سے ہوا آپ نے اس سے کہا کہ میں حکم خدا سے تیرا منہ ٹیڑھا کرتا ہوں۔ وہ لقوہ کی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ سیّد عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ آگے نصیحت کرتے ہیں۔

''اے عزیز کبھی اس حق کا منکر نہ بننا عارفوں کا تو ہمیشہ خدا نگہبان ہوتا ہے۔ اور عارفوں کے باغ و گلزار منکروں کی ندیوں سے ہمیشہ جدا رہتے ہیں کیونکہ ان کا سرچشمہ

Marfat.com

حیات اللہ تعالیٰ کی جنت کے باغات ہیں۔

سیّد عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ اس دور میں یہ واقعہ مذکورہ بالا درج کر کے اس وقت کے اس غلط عقیدے کی تردید کر رہے ہیں جو کہ لوگوں میں رائج کرنے کی کوشش کی جارہی تھی کہ

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان اسماعیل دہلوی)

نامِ محمد ﷺ کو چومنے سے بخشش

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد ایسے واقعات درج کرنے کا یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں محبت مصطفیٰ ﷺ گھر کر جائے اور نبی کریم ﷺ کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کی فرنگی کوشش ناکام ہو۔ کیونکہ یہ وہ دور تھا جب برصغیر پر انگریز تسلّط جما چکا تھا اور انگریزوں نے اب بقول علامہ اقبال یہ چال چلی۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

اور آپ نے روح محمد (عشق مصطفیٰ ﷺ) کو ایسے واقعات سے جلا بخشی۔ کہ لوگ تو کہہ رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تم کو کیا فائدہ دیں گے اور وہ تمہاری کیا شفاعت کریں گے لیکن کان کھول کر سن لو مقام مصطفیٰ ﷺ تو وراء الوریٰ ہے نام محمد ﷺ کو چومنے کی یہ برکت ہے۔ آپ مفتاح العارفین شریف میں درج کرتے ہیں۔

''بنی اسرائیل کے زمانے میں جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نبوّت ملی ایک تین سو سال کا بوڑھا گناہگار جو کہ ہر وقت فسق فجور میں مبتلا رہتا تھا۔ وہ مر گیا لوگوں نے اس کی لاش کو ایک کنویں میں پھینک دیا اور بغیر نماز جنازہ چھوڑ دیا اسی رات حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر وحی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ ہمارا ایک دوست آج دنیا سے انتقال کر گیا ہے بنی اسرائیل کو کہہ دو کہ اس کا جنازہ پڑھیں یہ ہمارا مقبول دوست تھا۔ جو کوئی اس کے جنازے پر حاضر ہو گا وہ بھی بخشا جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے سوال کیا کہ اے اللہ

Marfat.com

العالمین! اس کی کیا وجہ ہے وہ تو تین سو سال گناہانِ کبیرہ میں شب و روز مبتلا رہتا تھا۔ جواب ملا کہ ایک روز وہ تورات پڑھ رہا تھا اس میں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پڑھا تو اس نے چوم لیا پھر آنکھوں پر لگایا اور سو گیا۔ اسی روز اے موسیٰ علیہ السّلام میں نے اس کے تین سو سالہ گناہ معاف کیے اور اس کو اپنے مقبول بندوں کی فہرست میں درج کرلیا۔

پس حضرت موسیٰ علیہ السّلام خود تشریف لے گئے اس کو اس کنویں سے نکال کر اس کا جنازہ پڑھا اور تمام اُمت کو اس کے حال سے آگاہ کیا۔ اور خوشخبری دی کہ اس کا جنازہ جس جس نے پڑھا ہے وہ بھی مغفور و مقبول بارگاہ رب العزت ہے۔ (مفتاح العارفین)

سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

آپ اس مذکورہ بالا واقعہ کو بیان فرما کر ایک نکتہ اخذ کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

''اے عزیز جب بنی اسرائیل کا ایک تین صد سالہ گناہگار صرف تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی چومنے سے مغفرت حاصل کر گیا تو ہم جو کہ آپ کی اُمت سے ہیں اور ان پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں ہمیں کیوں پروردگار محروم کرے گا۔ بلکہ ہم کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جنت میں داخل کر کے اپنے دیدار سے مشرف کرے گا۔ (مفتاح العارفین شریف از عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔

محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم محبت خدا ہے۔ (مفتاح العارفین)

عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی، عبدالرسول نام رکھنا

بعض حضرات عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی، عبدالرسول نام رکھنے اور کہنے کو شرک قرار دیتے ہیں جیسے تقویۃ الایمان میں اسماعیل دہلوی نے لکھا اور اسی طرح بہشتی زیور میں مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ یہ شرک ہے۔ لیکن اہلسنّت و جماعت ایسے نام رکھتے اور بولتے ہیں کیونکہ اس میں شرک کی کوئی بات نہیں ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

خوف نہ رکھ تو رضا تُو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

ان مذکورہ بالا مخالفین کے اکابرین کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں۔

عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں

(امداد المشتاق ص 93 مکتبہ اسلامیہ بلال گنج لاہور)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی بھی جواز کے قائل ہیں:

سیّد عفیف الدّین حسین منکرین کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''قرآن پاک سورۃ زمر میں جہاں یا عبادی آیا ہے وہاں اس سے پہلے قُل کا لفظ ہے۔ یعنی اے محبوب پیغمبر ﷺ اپنے اصحاب کو فرمادیں۔ آگے فرماتے ہیں عبد کا معنی غلام ہے اور عباد اس کی جمع۔ یا۔ اے۔ تو فرماؤ اے میرے غلاموں۔ اور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام اُمت کو اپنے محبوب و پیغمبر علیہ الصلاۃ والتسلیم کا غلام بنایا ہے آگے پیغام ہے کہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے گناہ کیے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بلکہ وہ تو تمام گناہ معاف کرتا ہے اور وہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(مفتاح العارفین شریف سید عفیف الدین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

درود شریف کی فضیلت:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

''بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔ (ترجمہ کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے ضمن میں ہے۔

سیّد عالم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر

Marfat.com

بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔ یہی قول معتمد ہے اسی پر جمہور ہیں۔ اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور ﷺ کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ مسئلہ: درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی تکریم ہے۔ علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یارب محمد ﷺ کو عظمت عطا فرما۔ دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر ان کا ثواب زیادہ کر کے۔ اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر۔ اور انبیاء و مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے۔

(خزائن العرفان از سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ الرحمۃ)

آگے اسی تفسیر میں ہے

درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔

ترمذی کی حدیث شریف میں ہے "بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے (تفسیر خزائن العرفان)

قطب الاقطاب سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی البشاوری رحمۃ اللہ علیہ وقت کے کامل ولی اور قطب زمانہ تھے۔ آپ کیسے درود شریف کی فضیلت اور برکت سے قطع نظر کر سکتے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب مفتاح العارفین شریف کے تعارف کو شروع کرتے ہوئے ان الفاظ سے ابتداء کی۔

تمام صفت و ثناء اور ہر ایک فرد کی صفت اس ذات بابرکات کے لئے ہے جو کہ اٹھارہ

Marfat.com

ہزار مخلوقات کی پرورش کرنے والا ہے اور آخرت و عقبیٰ پرہیزگاروں کے لئے ہے اس کے بعد درود وسلام کے جواہر پارے اس کے محبوب ﷺ پر نچھاور ہوں اور اس کی آل واصحاب پر۔ (مفتاح العارفین از سیّد عفیف الدّین حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

سیّد عفیف الدّین حسین نے متعلقین کو درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی طرف ترغیب دلانے جو درود شریف نہ پڑھے اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اس سے درس عبرت حاصل کرنے کی تبلیغ فرمائی اور ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں

''حضرت ابراہیم نخعی ایک اجل تابعین اور کاملین اولیاء میں سے تھے ایک دن کھیر پکا رہے تھے۔ فرمانے لگے میرا ایک شاگرد بڑا کامل' زاہد' عابد اور عالم تھا فوت ہوگیا۔ میں نے اسے خواب میں دوزخیوں کے پاس دیکھا۔ جو کہ تمام مجوسی تھے میں نے ان سے پوچھا کہ تو کامل ولی تھا دوزخ میں کس طرح آ گیا تو اس نے جواب دیا اے استاد میں جب کبھی حضرت نبی کریم ﷺ کا نام سنتا تو کبھی بھی تمام عمر درود نہ پڑھتا۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے سزا دی ہے کہ مجوسیوں کا لباس پہنا کر دوزخ میں ڈال دیا ہے۔ (مفتاح العارفین)

سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

پس اے عزیز خوب سمجھ لو کہ جب کوئی شخص حضرت نبی کریم ﷺ کا نام زبان پر لائے تو اگر تو سن لے فوراً درود بھیجو تا کہ تمہارا انجام بخیر ہو۔ (مفتاح العارفین شریف)

مسئلہ شفاعت مصطفیٰ ﷺ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

''قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود میں بھیجے''

صحیح بخاری شریف میں ہے حضور ﷺ سے عرض کی گئی مقام محمود کیا چیز ہے؟ تو شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هو الشفاعة ''وہ شفاعت ہے''

طبرانی' معجم اوسط اور بزار مسند میں مولیٰ علی المرتضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی

Marfat.com

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اشفع لامتی حتّٰی ینا دینی رب ارضیت یا محمد فاقولِ ای رب رضیت

''میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا' اے محمد ﷺ! تو راضی ہوا۔ میں عرض کروں گا اے رب! میں راضی ہوا''

شفاعت مصطفیٰ ﷺ کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر بیشمار آیات اور احادیث شاہد عادل ہیں۔ لیکن جیسے ہم مفتاح العارفین شریف کے لکھنے کے وقت کے مذہبی و اعتقادی حالات میں عرض کر چکے کہ اس وقت عقیدہ شفاعت کو بھی شرک قرار دیا گیا تھا تو سیّد عفیف الدّین نے اپنی کتاب میں اس کو بھرپور طریقے سے ثابت کیا۔ آیئے ذرا مفتاح العارفین کے کلمات مقدس درج کرنے سے پہلے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کردوں۔

جولوگ عقیدہ شفاعت کا انکار کرتے ہیں ان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَ قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْلَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُؤُسَھُمْ ۔

''جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں''

اس آیت میں منافقوں کا حال بد ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین ﷺ سے شفاعت نہیں چاہتے پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

احادیث شریف میں آتا ہے کہ کل قیامت کے دن جب محشر کا دن ہوگا تمام مخلوق میدان حشر میں اکٹھی ہوگی دن اتنا طویل ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے گا اور سورج کی گرمی اور پھر اپنے گناہوں کے پسینے سے ڈوبے جارہے ہوں گے کوئی کسی کو نہ پہچانے گا۔ نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔ اور تمام لوگ اس کٹھن وقت میں شفیع (شفاعت کرنے والے) کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔

آدم ونوح، خلیل و مسیح علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوں گے۔ سب یہ

Marfat.com

فرمائیں گے کہ اذھبوا الی غیری، نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد میں حضور پرنور خاتم النبیین سیّد الاوّلین والآخرین، شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور ﷺ فرمائیں کے انالھا انالھا یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے میں ہوں شفاعت کے لئے پھر اپنے رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ ریز ہوں گے آپ کا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع ۔

''اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی''

یہی مقام محمود ہوگا۔ جہاں تمام اوّلین وآخرین حضور ﷺ کی تعریف وحمد وثنا کرنا شروع کردیں گے اور موافق ومخالف سب پر کھل جائے گا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اب نبی کریم ﷺ کی شفاعت کن کن لوگوں کے لئے ہے۔

بخاری، مسلم، بیہقی، حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا

شفاعتی لمن شھد ان لا الہ الا اللّٰہ مخلصا یصدیق لسانہ قلبہ

''میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو'' اور جو نبی کریم ﷺ کی شفاعت کو تسلیم نہیں کرتا ان کیلئے یہ حدیث شریف عبرت حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

شفاعتی یوم القیامۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا

''میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔

Marfat.com

مسئلہ شفاعت میں سیّد عفیف الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو بڑے عام فہم اور سادے انداز میں بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشمار انعامات و اکرام اور عزت افزائی سے نوازا ہے۔ بیشمار خلعتیں عطا فرمائیں ان میں سے ایک خلعت شفاعت کی بھی ہے یعنی یہ اللہ کی طرف سے ایک عزت افزائی کا انعام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان

اے میرے محبوب فرما دیجئے اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کا سلسلہ قائم کرنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو پھر نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تم سے محبت کرے گا یعنی تم اللہ کے محبوب بن جاؤ گے یہ ایک خلعت محبت ہے۔

دوسری خلعت شفاعت کی ہے پارہ نمبر 15 میں اللہ نے فرمایا

اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

یہ قیامت کے بعد ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کی شفاعت فرمائیں گے

(مفتاح العارفین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ کا ایمان اور عقیدہ ہے اور اسی عقیدے کو مسلمانوں میں راسخ کرنے کے لئے آپ نے اسے دلائل سے مزین کر کے اپنی کتاب میں درج کیا کہ کوئی اس عقیدے کو شرک و کفر سے تعبیر نہ کرے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے پیارے حبیب کی عزت افزائی ہے کہ انہیں اذن شفاعت ملا ہے۔ اور وہ ماذون ہیں۔

اپنی کتاب مفتاح العارفین شریف میں ایک جگہ درج کرتے ہیں کہ ''بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ حالت حیات میں بخشے جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ نزع کے وقت بخشے جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ اپنے نیک اولاد اور نیک لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبروں میں بخشے جاتے ہیں۔ اور بہت سے بے حساب و بیشمار ایسے ہیں

Marfat.com

کہ وہ قیامت کے دن، سیّد کل، ہادی سبل، سالار رسل، تاجدار مدینہ، صاحب تاج لولاک وختم نبوت، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے بخشے جائیں گے۔

(مفتاح العارفین شریف سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمتہ)

سنتے ہیں کہ محشر میں ان کی رسائی ہے
اگر ان کی رسائی ہے لو پھر اپنی تو بن آئی ہے

عقیدہ علمِ غیب رسول ﷺ

نبی کریم ﷺ کے علمِ غیب کے بارے اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں فرمان عالی شان ہے۔

مَاكَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

''اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے، ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے''

دوسری آیت میں اللہ فرماتا ہے۔

عالم الغیب فلایظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول

''اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے''

اور فرمایا!

وما هوا علی الغیب بضنین

''اور نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں''

قرآن پاک میں اور بھی بیشمار آیات ہی جن سے نبی کریم ﷺ کا علمِ غیب ثابت ہوتا ہے۔ اختصار کے پیش نظر انہی آیات پر انحصار کرتے ہیں۔

Marfat.com

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔

النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب ۔

''نبوّت کے معنی ہی یہ ہیں کہ علمِ غیب جاننا''

امام موصوف نبی ﷺ کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرماتے ہیں۔

النبوۃ ماخوذۃ من النباء وھو الخبر ای ان اللہ تعالٰی اطلعہ علی غیبہ

''حضور ﷺ کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے غیب کا علم دیا''

امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں

لان اللہ تعالٰی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاوّلین والاخرین ماکان ومایکون۔

''اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام عالم پر اطلاع دی تو سب اوّلین و آخرین کا علم حضور کو ملا جو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا۔۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ۔۔۔ مِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

''یارسول اللہ ﷺ! دنیا و آخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون ہے) حضور ﷺ کے علم سے ایک ٹکڑا ہے۔

Marfat.com

عقیدۂ علمِ غیبِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے مفتاح العارفین شریف میں نبی کریم ﷺ کے علمِ غیب پر اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا علم اس آیت سے ظاہر ہے۔

عَلَّمَ بِا الْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو کہ وہ نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ بعض مفسرین نے اس آیت مقدس سے بھی نبی کریم ﷺ کا علم ثابت کیا ہے۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تفاسیر پر نظر

نبی کریم ﷺ کے علمِ مبارک کو ثابت کرنے کے لئے اکثر علماء کرام قرآن پاک کی مشہور معروف آیات جو اس ضمن میں بیان کرتے ہیں وہ میں پچھلے صفحات میں بیان کر آیا ہوں آپ نے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمُ سے نبی کریم ﷺ کے علم شریف کو ثابت کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی کی تفاسیر پر گہری نظر ہے کیونکہ بعض مفسرین نے اس آیت مبارک سے بھی نبی کریم ﷺ کے علم شریف کو ثابت کیا ہے۔ مثلاً تفسیر معالم و خازن میں اس آیت سے استدلال کیا ہے۔

حضرت علامہ مولانا سیّد نعیم الدّین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کنز الایمان شریف کے حاشیے پر اپنی تفسیر خزائن العرفان فی تفسیر القرآن میں زیر آیت عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمُ لکھتے ہیں۔ ''آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم علیہ السّلام ہیں اور انہیں سکھایا اس سے مراد علم

Marfat.com

اسماء اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سیّد عالم ﷺ ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ (معالم و خازن)

(تفسیر خزائن العرفان فی تفسیر القرآن' سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

مفاح العارفین شریف میں آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو علوم اوّلین و آخرین حاصل ہیں۔ (مفتاح العارفین شریف)

مفسرّین کرام نے اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ' خَلَقَ الْاِنْسَانَ' عَلَّمَهُ الْبَيَانُ کے تحت لکھا قیل اراد بالانسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم علمه البیان یعنی بیان' ماکان ومایکون لاته علیه السّلام نبی عن خبر الاوّلین والاخرین وعن یوم الدّین۔

"کہا گیا کہ انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں کہ ان کو اگلے پچھلے امور کا بیان سکھا دیا گیا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اوّلین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبر دے دی گئی۔

(تفسیر خازن زیر آیت خلق الانسان علمہ البیان)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا حدیث رسول ﷺ سے استدلال

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ صرف تفاسیر پر گہری نظر ہے بلکہ آپ احادیث کا بھی گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ نہ صرف مطالعہ ہے بلکہ احادیث شریف سے عقائد اہلسنّت پر زبردست استدلال فرماتے ہیں۔ اور جب آپ قرآن و حدیث سے عقائد اہلسنّت کو ثابت کرتے ہوئے علمی بحث فرماتے ہیں تو آپ ایک صاحبِ نظر صوفی کے ساتھ ساتھ ایک صاحب علم مناظر بھی نظر آتے ہیں۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ معراج جسمانی کے باب میں حدیث رسول ﷺ درج کرتے ہیں

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں اریت ربی فی احسن صورۃ الخ"

یہ حدیث شریف مشکوٰۃ شریف میں وارد ہے جس سے حضور علیہ الصلاۃ والسّلام کی رویت باری تعالیٰ ثابت ہے اور علمِ غیب عطائیہ کا انعام و اکرام ہے۔ حضور ﷺ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ معراج کی رات میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا اللہ نے مجھے فرمایا کہ عالم بالا کے ساکنین کس بات پر بحث کر رہے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ اے پروردگار تو ہی زیادہ جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی۔ (یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ اس کی کیفیت نامعلوم ہے اس پر ایسے ہی ظاہری طور پر ایمان لانا ہی کافی ہے) اس ہاتھ کی برکت سے پہلا اثر یہ ہوا کہ آسمانوں اور زمینوں کے اندر جو کچھ تھا وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔

آگے آپ لکھتے ہیں کہ یہ عطائیہ اور اضافی علمِ غیب ہے جس کا لوگ آجکل انکار کرتے ہیں۔ بلکہ افسوس یہ ہے کہ معراج جسمانی کو بدل کر روحانی قرار دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور وہ غور کریں۔

(مفتاح العارفین شریف، سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ)

اولیاء اللہ کے فضائل و مراتب

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۔ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَاتَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ۔ (پ 11 ع 12)

ترجمہ: ''سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے رہے انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

ان آیات کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے۔

ولی کی اصل ولا سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے اس کا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثناء کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے اطاعت

Marfat.com

الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے۔ بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی' ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا ہے ولایت نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے۔ یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے ابن زید نے کہا ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ یعنی ایمان وتقویٰ دونوں کا جامع ہو۔

بعض علما نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں اولیاء اللہ کی یہ صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے۔ بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہیں جو اطاعت سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہوا اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے۔ یہ معنی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں مگر ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبادت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی جسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں۔ ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل وشرف رکھتا ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان از سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ)

حدیث قدسی

مازال عبدی یتقرب الی باالنوافل حتّٰی احببته فاذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به ویبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بهالان سئلتی لاعطینّه (مشکوٰۃ شریف ص 197)

Marfat.com

''جب برابر میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے تو میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں .... تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے' اگر مجھ سے سوال کرتا ہے تو ضرور اس کو دیتا ہوں۔''

اولیاء اللہ چونکہ خدا کے محبوب ہیں اس لئے ان کی محبت خدا کی محبت ہے۔ لہٰذا ان سے بغض خدا سے بغض کی علامت ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ خدا کا قول ہے کہ

من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب

''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں نے اس سے اعلان جنگ کیا''

اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی شان میں گستاخی کرنے والے اور انہیں عام انسانوں جیسا تصور کرنے والے لوگ اس حدیث پاک کی روشنی میں اپنا انجام معلوم کریں اور خوف کھائیں۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کا فرمان

''حضرت ذوالنون مصری کے پاس ایک کنیز تھی۔ ایک دن آپ کی انگلیاں سیاہ تھیں۔ جب ذوالنون کے لئے وہ کنیز کھانا لائی تو آپ نے انہی سیاہ انگلیوں سے کھانا شروع کر دیا اس کنیز کے دل میں حضرت کے متعلق برے اور بے ادبی کے خیالات پیدا ہوئے کہ یہ سیاہ اور گندی انگلیوں سے کھانا کھا رہے ہیں۔ اسی وقت کوتوال آ کر کنیز کو قید خانہ میں لے گیا اور اس نے اس کو قید کروا دیا اور کہا کہ اس نے فلاں آدمی کے کپڑے چرائے ہیں۔ حضرت ذوالنون کو شفقت نے مجبور کیا آپ نے اپنے کپڑے خفیہ طور پر اتار کر کوتوال کے حوالے کئے اور کنیز کو رہا کروالیا پھر فرمایا کہ کنیز کبھی اللہ کے پیاروں پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرنا۔ کنیز کا رنگ متغیر تھا اور اب اس نے توبہ کی۔

(مفتاح العارفین شریف از سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

اس واقعہ کو درج کرنے کا مقصد صرف اور صرف مریدین و متعلقین اور مسلمین کو تنبیہہ کرنا ہے کہ اللہ کے پیاروں پر اعتراض کرنے والا کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔

کرامت:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تکمیل الایمان میں درج کرتے ہیں۔

''اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں مگر ولی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو معرفت خداوندی کا واقف ہو۔ اطاعت خداوندی پر قائم رہے۔ اگر ایسے شخص سے کوئی خرق عادت (خلاف عادت) ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے اور یہ جائز ہے۔ دراصل ولی کی کرامت اس نبی کے معجزات کا عکس ہوتا ہے۔ جس کی کرامت میں ولی ہوتا ہے.....

.....ولایت کیلئے ضروری نہیں کہ اظہار کرامت بھی ہو ولی اللہ بغیر کرامت کے بھی ولی اللہ ہوسکتا ہے۔ اصل کرامت تو یہ ہے کہ دین پر استقامت دکھائی جائے۔

الاستقامۃ فوق الکرامت ___ ''استقامت کرامت سے بلند تر ہے۔

(تکمیل الایمان ص 175,177، شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کا فرمان

کرامت ایک اچھی چیز ہے جیسا کہ مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے لیکن بعض لوگ کرامت دیکھنے کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور کرامت اور استدراج میں اپنی کم علمی کی وجہ سے فرق معلوم نہیں کرسکتے آپ ان لوگوں کو سرزنش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''بڑی سے بڑی کرامت یہ ہے کہ تو ہوا پر اڑے تو یہ تو مکھی کا کام ہے اور اگر تو پانی پر چلے یعنی سمندر اور دریا کے پانی پر چلے تو یہ خس و خاشاک کا کام ہے ہاں کسی کے دل کو خوش کر یہ مردوں کا کام ہے'' (مفتاح العارفین شریف از عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ)

حضرت بابا بُلھّے شاہ علیہ الرحمۃ

حضرت بابا بُلھّے شاہ نے بھی اپنے کلام میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

مسجد ڈھا دے مندر ڈھا دے ڈھا دے جو کجھ ڈھیندا
پر اک بندے دا دل نہ ڈھانویں ربّ دلاں وچ رہندا

Marfat.com

اولیاء اللہ کی نگاہ یا نگاہِ ولایت

اولیاء اللہ کا علم اور ان کی نظر عام انسانوں کے علم ونظر سے کہیں زیادتی ہوتی ہے کیونکہ وہ خدا کی آنکھ سے دیکھتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ذکر ہوا ہے۔ اتقوا من فراسة المؤمن فانهٗ ينظر بنور الله۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نظرت بلاد الله جمعا ـــ كخردلة على حكم تصال

''یعنی میں نے خدا کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے چندرائی کے دانے ملے ہوئے ہوں۔''

نگاہ ولایت کے متعلق حضرت سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

اس دور میں جب اولیاء کرام کی تو بعد کی بات ہے انبیاء کرام کے بارے میں دریدہ دہن خرافات بک رہے تھے کہ رسول کو غیب کی کیا خبر؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ رسول خدا کو نہیں معلوم کہ آخرت میں ان کے ساتھ کیا ہوگا نہ اپنا حال معلوم نہ دوسرے کا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اور کہا جارہا تھا کہ انبیاء و اولیاء' امام وشہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں سب انسان ہی ہیں۔ اور بندے عاجز۔ تو اس دور میں سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آستانہ عالیہ پر بیٹھ کر لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی اور تقریراً وتحریر ایسے عقائد کا رد کیا۔ دلائل میں آپ نے قرآن و حدیث' تفسیر' اقوال صلحاء اور کرامات اولیاء سے پرزور طریقے سے استدلال کر کے ان باطل عقائد کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کی اور لوگوں کے سامنے اولیاء کرام کے واقعات پیش کر کے اپنے عقیدے کی وضاحت کردی اور لوگوں کو بھی ان عقائد کو اپنانے کے تبلیغ کی۔ اس ضمن میں آپ نے بہت سے واقعات مفتاح العارفین شریف میں درج کیے ہیں جن میں سے چند ایک آپ کی خدمت پیش کرتا ہوں جن سے سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدے کا تعین ہوتا نظر آتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں

(1) ''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شہنشاہ عالم گیر اورنگ زیب حاجی بہادر کوہاٹ والے کے پاس تشریف فرما تھے اوپر سے چند کونجیں پرواز کر رہی تھیں اور شور کر رہی تھیں۔ بادشاہ

Marfat.com

نے حاجی بہادر سے پوچھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حاجی بہادر نے کہا کہ سب سے اگلی کونج جوان کی رہنما ہے اپنی پچھلی کونج کو کہتی ہے کہ جلدی جلدی اڑ کام بہت کرنا ہے اور منزل دور ہے اور پچھلی یہ جواب دیتی ہے کہ میں جلدی نہیں اڑ سکتی کیونکہ میرا دل کیڑوں نے کھایا ہے اور میں بیمار ہوں۔ شہنشاہ نے حکم دیا (ماہرین کو) کہ ان تینوں کو کسی طرح پھندے میں لاکر پیش کرو کہ حاجی صاحب کا گفتہ کس طرح ہے۔ تینوں کو پکڑ لیا گیا اور لیڈر کونج کے ساتھ والی کونج کو ذبح کر کے دل دیکھا تو واقعی اس کے ساتھ کیڑے چمٹے ہوئے تھے۔ اور اس کے دل کو تقریباً ختم کر چکے تھے۔ بادشاہ اولیاء اللہ کے اس تیز اور درست کشف کو دیکھ کر حیران رہ گیا لیکن حاجی بہادر صاحب نے فرمایا! اے شہنشاہ اگر تو مجھ سے کیڑوں کی تعداد پوچھتا تو میں وہ بھی تجھے بتا دیتا۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ)

کاملین اپنے مریدوں کے حال سے باخبر ہوتے ہیں (قول سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ)

آپ لکھتے ہیں ایک دن ابوسعید نے اپنے ایک مرید کو غزنی بھیجا اور حکم دیا کہ جو نذرانہ محمود غزنوی پیش کرے اس کو لاکر لنگر میں رکھ دینا وہ شخص غزنی پہنچا اس وقت محمود غزنی اپنی رعیت کا حال دیکھنے کے لئے رات کے وقت دروازوں سے باہر گیا ہوا تھا۔ اس کو خبر ملی کہ شیخ ابوسعید کا مرید ملاقات کے لئے آیا ہوا ہے تو وہ فوراً دوڑتا ہوا آیا اور اسے عزت واکرام سے ہزاروں دینار کی سونے کی اشرفیاں دیں۔ اور درویش کو 500 روپیہ سفر خرچہ کے طور پر دیئے یہ درویش واپسی پر راستے میں ایک فاسقہ عورت پر عاشق ہو گیا اس کی دلالہ کی وساطت سے سودا کیا تو اس نے ایک ہزار درہم طلب کیے یہ رضامند ہو گیا رات کو جب اس کے مکان پر گیا تو اس نے جس وقت زنا کا ارادہ کیا دیوار سے اپنے پیر کو آتے دیکھا پیر کامل نے اس کے منہ پر اس زور سے طمانچہ رسید کیا کہ یہ چارپائی سے نیچے گر گیا۔ پیر غائب ہوا۔ تو پھر اٹھا اور ارادہ ناکارہ کیا پھر پیر متشکل بشکل خود تشریف لے آیا اور دوبارہ زور سے طمانچہ اس کے منہ پر مارا پھر وہ گرا پیر کے غائب ہونے پر پھر اٹھا پھر بھی ایسا ہی حال ہوا یہ معاملہ تین دفعہ ہوا آخر اس عورت نے پوچھا کہ تیرا پیر کون ہے اس نے کہا کہ

Marfat.com

ابوسعید ابوالخیر ہیں۔ اس نے کہا کہ تیرا پیر کامل ہے اس نے تجھ کو گناہ پر قادر ہی نہیں ہونے دیا۔ پس یہ مرید واپس اپنے پیر کے پاس چلا گیا۔ محمود غزنوی کی امانت لنگر میں داخل کر دی اور تمام ماجرا اپنے پیر کے آگے مفصل بیان کر دیا۔ پیر نے کہا کہ اے مرید جان لے اور آگاہ ہو کہ تیری تمام کارروائی سے میں باخبر تھا۔ میں نے طمانچہ اس لئے رسید کیا کہ تو آداب حلال سیکھے۔ چونکہ تو میری خدمت کے لئے گیا تھا۔ میں تمہاری حفاظت کر رہا تھا۔ اب یاد رکھو کہ وہی عورت کل تمام مال و زیورات لے کر تیرے ساتھ نکاح کے لئے آئے گی اس کے بعد ایسا ہی ہوا وہ عورت تمام مال و زیورات لے کر پیر ابوسعید ابوالخیر کے پاس پہنچ گئی اس عورت نے توبہ کی اور ابوسعید سے بیعت سے مشرف ہوگئی اس نے تمام ماجرا بیان کیا اور اسی مرید سے نکاح کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگئی۔ (مفتاح العارفین شریف)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اس واقعہ کو درج کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں۔

"کاملین کا معاملہ اپنے مریدوں کے ساتھ اسی طرح ہوا کرتا ہے۔"

(مفتاح العارفین شریف)

تین چیزوں کا علم عوام کو نہیں لیکن اللہ نے اولیاء کو وہ بھی علم بتا دیا ہے

اس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں مخلوق سے چھپالیں۔ (1) لیلۃ القدر' (2) جمعہ کے دن کی مبارک گھڑی کا وقت (3) اسمِ اعظم جو قرآن کریم میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تین کی تین اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء اللہ کو دکھا دیں اور بتلا دیں لیکن عام مخلوق سے چھپالیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام مخلوقات سے اولیاء اللہ کی غرض و مقصود میں ہی ہوں۔ اور دنیا داروں کی غرض دنیا۔ مال و مویشی اور عورت ہے میں نہیں ہوں۔ اور اولیاء اللہ کا مقصود میں ہی ہوں پس میں نے اولیا اللہ کے سامنے سب کچھ ظاہر کر دیا اور دنیا داروں سے سب کچھ چھپالیا۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی)

Marfat.com

اولیاء اللہ زندہ ہوتے ہیں اور خزانے دلاتے ہیں

ایک دفعہ شیخ علی فارمدی نے اعلان کیا کہ میں شیخ علی دقاقی کا محب اور معتقد ہوں اور مجھے قیامت کے دن اس کی ذات پاک کی خاطر بری کیا جائے گا کیونکہ وہ مقبول بارگاہِ خداوندی ہے اور شیخ علی رودباری فرماتے ہیں ایک دفعہ ایک درویش نامعلوم الحال فوت ہو گیا میں نے اس کو نہایت گناہگار سمجھ کر اس کے منہ پر قبر کی مٹی ڈالنا شروع کر دی تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرے اور چھوڑ دے اس نے قبر میں اپنی آنکھیں کھولیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معزّز کیا اور تو ذلیل کرنے لگا ہے میں نے کہا ارے تو تو زندہ ہے اس نے کہا کہ ہاں اللہ کے مقبول اور پیارے بندے مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔ وہ پیاسوں کی پیاس بجھاتے ہیں۔ اے علی رودباری مجھے قسم ہے اس رب کی شان کی جو گناہگاروں کے گناہ بخشتا ہے کہ اولیاء اللہ بعد از ممات محتاج لوگوں کو جوان کی قبر پر آ کر اللہ سے حاجت طلب کریں تو یہ بڑی عطا اور بڑے خزانے دلاتے ہیں۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین رحمتہ اللہ علیہ)

سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا واقعہ درج کرنا اس بات کی طرف دلالت کرتا ہے کہ سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ بعد از وصال زندہ ہوتے ہیں اور قبر پر آ کر اللہ سے دعا مانگنے والوں کو خزانے دلاتے ہیں۔ الحمد للہ۔

یہ اصل میں سب ان لوگوں کی تردید ہے جنہوں نے امام الانبیاء پر بہتان باندھتے ہوئے کہا! کہ آپ نے فرمایا:

میں بھی اک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں

(تقویۃ الایمان)

حالانکہ نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث شریف میں نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ بلکہ آپ کا فرمان عالیشان تو یہ ہے

الانبیاء احیاء فی قبورہم

اللہ کے نبی علیہم السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

منکرین اس درج کردہ واقعہ سے اخذ شدہ نتیجہ سے انکار کرتے ہیں اور ایسے عقائد کو توحید کے منافی کہتے ہیں ان کے لئے میں ان کے اکابرین کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا بیان کردہ واقعہ درج کرتا ہوں شاید آنکھیں کھل جائیں۔

امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ:

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو کہ منکرین کے پیرومرشد ہیں۔ وہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

''میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کو محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمایئے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا۔ اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقرر پائیں قبر سے ملا کرتا ہے۔ (امداد المشتاق ص 117' مکتبہ اسلامیہ بلال گنج' لاہور' مولوی اشرف علی تھانوی)

اگر صاحب مزار کی پائیں سے آنہ دو آنہ مل سکتے ہیں تو اللہ والے اپنے مزار پر آنے والوں اور آ کر دعا کرنے والوں کو اللہ سے خزانے بھی دلا سکتے ہیں۔

اولیاء اللہ کے علم شریف کے متعلق عقیدہ

علمِ غیب کے متعلق اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو علمِ غیب عطا فرمایا ہے اور خصوصاً نبی الانبیاء ﷺ میں علمِ اوّلین و آخرین کو مجتمع فرما دیا۔ اور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے آپ کی اُمت کے ولیوں کو بھی اللہ نے علمِ غیب عطا فرمایا۔

امام قسطلانی شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں۔

لایعلم متٰی تقوم الساعة الا اللّٰه من ارتضٰی من رسول فانه یطلعه علی من یشاء من غیبه والولی تابع له یاخذ عنه

''کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے انہیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے رہے اولیاء وہ رسولوں کے تابع ہیں۔ ان سے علم حاصل کرتے ہیں''

Marfat.com

الابریز شریف میں ہے۔

سمعته رضی اللّٰه تعالٰی عنه احیانا یقول ما السموات السبع والارضون السبع فی نظر العبد المومن الا لحلقة ملقاة فی فلاة من الارض۔

''یعنی میں نے سیّد رضی اللہ عنہ سے بارہا سنا کہ فرماتے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدان لق ودق میں ایک چھلا پڑا ہوا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

نظرت الا بلاد اللّٰه جمعا کخردلة علی حکم تصال

یعنی میں خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہو'' حضور پرنور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وعزة ربی ان السعدآء والاسقیاء یعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ۔

''عزت الٰہی کی قسم! بیشک سب سعید وشقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے''

لوح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

آپ مفتاح العارفین شریف میں نقل فرماتے ہیں:

جب امام حسن اور امام حسین (رضی اللہ عنہما) ایک ایک سال کی عمر میں تھے اور ابھی شیر خوار تھے تو لوح محفوظ کا تمام علم شروع سے تا انتہائے دنیا پڑھتے تھے اور جانتے تھے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بارہ اماموں کو علم لدّنی عطا کیا تھا اور یہ تمام اسرار جانان اور اسرار لوح محفوظ سے واقف تھے۔ (مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ)

انہی دونوں شہزادوں کی اولاد سے حضور غوث اعظم غوث الثقلین الشیخ السیّد عبدالقادر

Marfat.com

جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعلائی عنہ پھر کیوں نہ یہ فرمائیں۔

لو لا لجام الشریعة علی لسانی لا خبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقرار یراری ما فی بواطنکم وظواھرکم۔

''اور میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کر کے رکھتے ہو میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو میں تمہارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی لکھتے ہیں کہ

حضرت پیر عبدالغفور قادری سوات والے اپنی باطن کی آنکھوں سے قندھار تک ہر چیز کو دیکھتے تھے۔ اور روم ورے کے علاقوں کی خبریں دیتے اور سنتے تھے۔ یہ حضرت خواجہ مولوی عبدالقادر کا قول ہے جو ان کے مرید تھے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

''ہاں ضرور سمجھ لو کہ کاملین کے کان اور ان کی آنکھیں اس قدر قوت باطنی رکھتے ہیں'' (مفتاح العارفین شریف)

عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم

اہلِ ایمان کے نزدیک عصمتِ انبیاء و مرسلین کا عقیدہ مسلّم اور نہایت مشہور و معروف ہے جس کا ذکر بھی کتب عقائد و کلام میں موجود ہے امام فخر الدّین رازی نے تفسیر کبیر جزاوّل میں تفصیل کے ساتھ اس پر کئی ایک دلائل قائم فرمائے ہیں اور یہ ایسا واضح مسئلہ ہے جس میں انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ فقہ اکبر' عقائد نسفی' شفا قاضی عیاض' مدارج النبوّۃ' روح البیان وغیرہ میں تفصیلات موجود ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

جمہور اہلسنّت کا اسی بات پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام سے عمداً یا سہواً گناہ کبیرہ وصغیرہ سرزد نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ بات ان کے منصب جلیلہ اور مراتب عالیہ کو زیب دیتی ہے۔

Marfat.com

صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

(تکمیل الایمان اردو ص 116' اردو ترجمہ از اقبال احمد فاروقی' مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ نے ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمایا!

''بیشک جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم قبل و بعد بعث عمدا و سہواً کفر وضلالت سے باجماع اہلسنّت معصوم ہیں اور نہ صرف ذنوب سے بلکہ ہر اس امر سے جو باعث نفرت خلق وننگ و عار بدنامی ہو اور مذہب صحیح وحق ومعتمد ہے کہ صغائر سے بھی باجماع اہلسنّت معصوم ہیں۔

(احکام شریعت حصہ سوم صفحہ 218)

عصمت انبیاء ومرسلین اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی البشاوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی معصوم اور تمام آلائشوں سے پاک ہوتا ہے۔ (مفتاح العارفین)

ایک جگہ پر لکھتے ہیں:

نبوّت معصوم اور ولایت محفوظ یعنی نبی معصوم اور ولی محفوظ ہوتا ہے''

(مفتاح العارفین شریف)

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۔(سورہ محمد)

آیت مقدس کا مفہوم سیّد عفیف الدّین حسین کی زبانی

سورۂ محمد کی اس آیت مقدس کا ترجمہ کرتے ہوئے موجودہ دور کے بعض مترجمین نے عصمتِ انبیاء کے مسئلہ کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسے ترجمے کیے ہیں جو کہ عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے تقاضے کو پورا نہیں کرتے مثلاً مندرجہ ذیل تراجم عصمتِ انبیاء کو مجروح کرتے ہیں۔

''اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والوں کے اور ایمان والیوں کے۔ (شاہ رفیع الدین)

Marfat.com

اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی (فتح محمد)

اور معافی مانگو اپنے قصور کے لئے بھی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی۔ (مولانا مودودی)

اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لئے۔ (محمود الحسن)

اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایمان دار مردوں کو اور عورتوں کو۔ (شاہ عبدالقادر)

اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہیئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

اور اپنی خطا کی مافی مانگتے رہیئے اور سارے ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے بھی۔ (عبدالماجد دریابادی)

اس مقام پر مترجمین نے نبی کریم ﷺ کی طرف گناہوں کی نسبت کی ہے کہ آپ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ سراسر غلط ہے۔ نبی گناہگار نہیں ہوتا کہ وہ گناہ کرنے کے بعد گناہوں کی معافی مانگیں۔

سیّد عفیف الدّین حسین اس آیت کا مفہوم بیان کرتے ہیں

لیکن سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کا پاس کرتے ہوئے فرمایا کہ

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ سے مراد اُمت کے گناہ ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ'' اس ذنب گناہ سے اُمت کے گناہ مراد ہیں۔ کیونکہ نبی گناہوں سے معصوم ہوتا ہے جب سے کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ہمارا نبی تو سلطان الانبیاء ہے۔ اور اللہ کا محبوب اور رحمۃ للعالمین ہے۔ اس لئے اس نے اُمت کے گناہوں کو اپنا گناہ بنایا اور اُمت کے لئے معافی مانگی۔ (مفتاح العارفین شریف)

Marfat.com

حدیث شریف سے استدلال:

آپ فرماتے ہیں کہ جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ آپ لیلۃ القدر کی رات سر سجدہ میں رکھ کر عرض کر رہے تھے۔ ربّ اُمتی، ربّ اُمتی اے ربّ میری اُمت کو بخش دے جب آپ نے بطنِ آمنہ سے قدوم میمنت لزوم سے ارض مقدس مکہ کو مقدس کیا تو سب سے پہلے سجدہ کیا اور سجدے میں دعا مانگی۔ ربّ اُمتی ربّ اُمتی اے رب میری اُمت کو بخش دے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب آپ کو لحد میں رکھا گیا تو آپ کے ہونٹ مبارک حرکت کر رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کان لگا کر سنا تو آپ فرما رہے تھے۔ اے رب میری اُمت اے رب میری اُمت۔ تو ان کو بخش دے۔ یہی قول مبارک پہلا تھا اور یہی آخری۔ (مفتاح العارفین شریف)

آپ یہ پیارا استدلال فرماتے ہیں کہ انبیاء تو گناہوں سے معصوم ہیں اور ہمارے نبی تو نبی الانبیاء ہیں ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہیں بلکہ وہ پوری زندگی اگر گناہوں سے استغفار کرتے رہے تو اپنی اُمت کے گناہوں سے استغفار کرنا مراد ہے اور یہی حق وصواب ہے۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کے بیان کردہ مفہوم کی تائید میں اقوال مفسرّین

سورۂ محمد کی بیان کردہ آیت مقدس کے ترجمہ میں جو آپ نے فرمایا وہی حق وصواب ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا تفاسیر کا گہرا مطالعہ ہے کیونکہ جو ترجمہ و مفہوم اس آیت مقدس کا سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے وہ اس میں منفرد نہیں ہیں بلکہ بیشمار مفسرّین یہی معنی و مفہوم بیان کرتے ہیں۔

دور حاضر کے بیشمار مترجمین جن تفاسیری نکات سے بے خبر رہتے ہوتے پچھلے صفحات میں درج عصمت انبیاء کے خلاف ترجمہ کر رہے ہیں۔ سیّد عفیف الدّین حسین کا وسیع مطالعہ اور عقائد اہلسنّت کا بھرپور علم ثابت ہو رہا ہے۔ چند ایک مفسرّین کے اقوال درج کر رہا ہوں جنہوں نے یہی معنی و مفہوم جو کہ قبلہ سیّد عفیف الدّین حسین شاہ نے بیان فرمایا بیان فرماتے ہیں تا کہ قارئین کو معلوم ہو کہ قبلہ پیر صاحب اس معنی و مفہوم بیان کرنے

Marfat.com

ہیں منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ کتنے جید مفسرین کرام آپ کے بیان کردہ معنی ومفہوم کی تائید میں ہیں۔

تفسیر کبیر میں ہے:

وقال بعض الناس لذنبك ای لذنب اهل بيتك وللمؤمنين وللمؤمنات ای الذين يسوا منك باهل بيتك۔

یعنی اس میں ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ لذنبك سے مراد اہل بیت کے گناہ ہیں (اگر چہ اس سے مراد بھی خلاف اولیٰ کے ارتکاب) آپ اپنے اہل بیت اور مومن مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی مغفرت طلب کریں۔

مفتاح العارفین شریف کے اس ترجمہ کے مطابق ہی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آیت مذکورہ کا یہی ترجمہ کیا ہے۔ آپ کا کردہ ترجمہ یہ ہے۔

''اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ (کنز الایمان شریف از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

غرض کہ اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ آپ کی اُمت کے گناہ ہیں اسی طرح کی ایک آیت سورۃ مومن میں بھی ہے۔

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ

یہاں پر بھی مراد اُمت کے گناہ ہیں۔

کیونکہ تفسیر مدارک میں ہے کہ یہاں سے مراد اُمت کے گناہ ہیں۔

(تفسیر مدارک بحوالہ خزائن العرفان از نعیم الدین مراد آبادی)

عصمت حضرت آدم علیہ السلام

وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى

اس آیت کریمہ سے بظاہر محسوس ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے عصیاں وغوایت واقع ہوئے۔ لیکن نبی کا گمراہ ہو جانا' بہک جانا بھٹک جانا' غلطی میں پڑ جانا شانِ نبوت کے خلاف ہے۔

Marfat.com

تفسیر روح المعانی میں ہے۔

قاضی ابوبکر نے صراحتاً بیان فرمایا عصیاں نافرمانی' بھٹک جانا' بہک جانا' گمراہ ہو جانا اس قسم کے الفاظ کی نسبت جب ہم اپنے والدین' آباؤ اجداد کی طرف نہیں کر سکتے اور یہ جائز نہیں تو انبیاء کرام جو کے برگزیدہ' مکرّم اور ہر طرح تعظیم و تکریم کے لحاظ سے مقدم ہیں ان کی طرف ایسے الفاظ کی نسبت کیونکر ہو سکتی ہے۔

تفسیر معالم التنزیل میں ہے۔

واعلم انه لایجوز اطلاق العاص وغیره علٰی آدم علیه السّلام لانه انما یقال عاصی لمن اعتاد فعل المعصیة کالرجل یخیط ثوبه ولایقال هو خیاط حتّٰی یعاد ذلك ویعتاده.

''یہ یقین بات ہے کہ آدم علیہ السّلام پر عاصی وغیرہ کے الفاظ (یعنی نافرمان ہوا' بہک گیا' حکم ٹالا' گمراہ ہوا' قصور کیا' غلطی میں پڑ گیا' بھٹک گیا) کا اطلاق جائز نہیں اس لئے کہ عاصی تو اسے کہیں گے جو عصیاں بار بار کرے اور اس کی عادت بنالے جس طرح کوئی آدمی کپڑا سیتا ہے اسے اس وقت تک درزی نہیں کہیں گے جب تک وہ دوبارہ نہ کرے اور عادت نہ بنالے''

بعض مترجمین نے اس آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ کرتے ہوئے عصمت انبیاء کو ملحوظ نہیں رکھا۔ اور بعض نے ایسے ترجمے کیے ہیں جن سے عصمت آدم علیہ السّلام پر آنچ آتی ہے۔

سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ عصمت آدم علیہ السّلام کو قرآن سے ثابت فرماتے ہیں

آپ فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السّلام کو قضا و قدر نے بھول و خطا سے منسوب کیا اور اس بات کا چرچا ہوا کہ آدم سے خطا سرزد ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا دوسرا فرمان نازل ہوا کہ نہیں بلکہ شیطان نے مائی حوا کو اصالتاً اور حضرت آدم علیہ السّلام کو ضمناً بھلا دیا تھا۔ اور دوسری جگہ تیسرا فرمان آیا کہ شیطان نے پہلے مائی حوا کے دل میں وسوسہ ڈالا اور مائی حوّا نے آدم علیہ السّلام کے دل میں وسوسہ ڈالا۔

Marfat.com

پہلی آیت

وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی۔

شیطان نے دونوں کو اپنے مقصد اور کامیابی کے راستے سے ہٹا دیا۔

دوسری آیت

فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطَانُ عَنْهَا

تیسری آیت:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطَانُ

شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا یعنی پہلے مائی حوا کے دل میں پھر حوا نے آدم کو کھلا دیا۔

لیکن چوتھی آیت نے تو فیصلہ ہی فرما دیا یعنی حضرت آدم علیہ السّلام کو بالکل بری کر دیا اور وہ یہ ہے۔ اس کو نوٹ کر کے یاد کر لیں۔

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔

ترجمہ و مفہوم: ہمارے ساتھ تو حضرت آدم علیہ السّلام نے وعدہ کیا تھا کہ فلاں دانہ نہ کھاؤں گا لیکن وہ بھول گیا لیکن ہم نے دیکھا کہ اس کا کوئی ارادہ ہی نہ تھا۔ (مفتاح العارفین)

عقیدۂ ایمانِ والدین کریمین

بیشک اس مسئلہ میں حق و صحیح و صدق و نجیح و صواب رجیح یہی ہے کہ سیّدنا عبداللہ اور سیّدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سیّدنا آدم صفی اللہ و سیّدتنا حوا ام البشر علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسّلام تک جن مقدس مردوں کے اصلاب طیبہ میں اور جن مبارک عورتوں کے ارحام طاہر میں حضور اقدس سیّد عالم، نور مجسم ﷺ کا نورِ اقدس منتقل ہوتا رہا وہ سب کے سب بفضلہٖ و کرمہٖ سبحانہ و تعالیٰ مومن و موحد صالح ناجی جنتی مفلح گزرے ہیں۔ ان میں کوئی مشرک و کافر نہ ہوا۔ یہی مضمون متعدد آیات قرآنیہ اور بکثرت احادیث نبویّہ اور اقوالِ علماء سے ثابت ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِىْ يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمٍ وَّتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيْنَ ۔

''آپ توکل کریں اور غالب مہربان کے' جو دیکھتا ہے آپ کو جس وقت سجدے سے اٹھتے ہیں اور سجدہ گزاروں میں آپ کا منتقل ہونا''

اسی آیت کے تحت تفسیر ابن عباس میں ہے۔

ویقال فی اصلاب ابائك الاوّلین

امام جلال الدّین سیوطی تفسیر درمنثور میں آس آیت کے تحت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا۔

مازال النبی ﷺ یتقلب فی اصلاب الانبیاء حتّٰی ولدت امه یعنی حضور علیہ الصلاۃ والسّلام اصلاب انبیاء میں منتقل ہوتے چلے آئے حتیٰ کہ آپ کی والدہ نے آپ ﷺ کو جنم دیا''

امام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

ففیه دلالة ان جمیع ابائه صلی اللّٰه علیه وسلم کانوا مسلمین۔

''یہ آیت واضح کر رہی کہ آپ کے تمام آباؤ اجداد گرامی مسلمان تھے۔

امام زرقانی نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اذاسئلت عنهما فقل هماناجیان فی الجنة ۔(زرقانی علی المواہب)

جب کوئی تجھ سے نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں پوچھے تو فوراً کہہ وہ تو ناجی ہیں جنت میں ہیں۔

امام اجل جلال الدّین سیوطی نے اس موضوع پر مندرجہ ذیل کتب تحریر فرمائی ہیں۔

1- مسالك حنفاء فی والدی المصطفی ﷺ

2- الدرج منیفة فی الاباء الشریفة

3- المقال السندسیه فی النسبة المصطفویة

Marfat.com

4- التعظیم والمنة فی أن ابوی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الجنة

5- نشر العالمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین ۔

6- السبل الجلیة فی الاباء العلیة ۔

7- الفوائد الکامنة فی الایمان السیّدة آمنة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها ۔

آخر پر امام شامی کا فتویٰ نقل کرتا ہوں۔

الاتری أن نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قداکرامہ اللّٰہ تعالیٰ بحیاة ابویہ لہ حتّٰی امنا بہ کما فی الحدیث' صححہ' القرطبی وابن ناصر الدّین الدمشقی باالایمان بعد علی خلاف القاعدہ إکراما لنبیھم صلی اللّٰہ علیہ وسلم ۔

''حدیث میں موجود ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین بھی بطور معجزہ ایمان لائے۔ امام قرطبیؒ حافظ ناصر الدّین دمشقی جیسے مسلمہ لوگوں نے مذکورہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ تمام بطور خرق عادت حضور ﷺ کے اکرام کے پیش نظر ہوا۔ (فتاویٰ شامی)

مذکورہ بالا فتویٰ سے اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہو رہا ہے جس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کو وصال کے بعد قبر سے زندہ کر کے کلمہ پڑھایا اور وہ ایمان لائے اور دوبارہ وصال فرما کر قبر میں تشریف لے گئے۔

اسی مسئلہ پر اور بھی بہت سے دلائل ہیں جو کہ علمائے اُمت نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے۔ انہی پر اکتفا کرتے ہوئے مسئلہ ہذا میں سیّد عفیف الدّین کا موقف بیان کرتا ہوں۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی اور ایمانِ والدین کریمین رضی اللہ عنہما

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی پوری کتاب میں عقائد اہلسنّت کی ترویج و اشاعت اور تحفظ کے لئے کبھی مناظرانہ رنگ اختیار کرتے ہیں اور کبھی واعظانہ و ناصحانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ آپ عقائد اہلسنّت کو ثابت کرنے کے لئے قرآن و حدیث' فقہاء

Marfat.com

کے اقوال' اولیائے اُمت کے واقعات' حکایات وغیرہ سے استدلال کر کے لوگوں کے عقائد درست کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں خلافِ اہلسنّت عقائد رکھنے پر دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈراتے دکھائی دیتے ہیں اس کے لئے اپنے زمانے کے اور پہلے زمانے کے مشہور و معروف واقعات لکھ کر بھی لوگوں کو خلاف اہلسنّت عقائد سے ترہیب دیتے دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً ایمانِ والدین پر عقیدہ کو درست ثابت کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل واقعہ بیان فرما کر لوگوں کو اس طرح تبلیغ کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین ایمان دار تھے اور ان کے خلاف کوئی کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے اور جو ان کے خلاف عقیدہ رکھے تو آخرت میں تو اس کی سزا بھگتے گا ہی لیکن دنیا میں بھی عذابِ الٰہی سے نہیں بچ سکتا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''حضرت میاں محمد عمر چمکنی والے کے زمانہ مبارک میں ایک شخص جس کا نام فجِ عمیق تھا۔ اور وہ دوآبہ ہشت نگری کے علاقے میں دولت پورہ میں رہتا تھا۔ فتویٰ دیا کہ حضور کے والدین کفر پہ تھے اور کفر پر گئے اس پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانے کے ولی اور کامل عالم کو خواب میں فرمایا کہ فجِ عمیق کو کہہ دو کہ تو میرے والدین کو کافر کیوں کہتا ہے؟ اخون صاحب کانگڑہ' کانگڑہ سے دولت پورہ چلے گئے اور اس کو خواب کا حال سنایا۔ اس نے کہا کہ میں اعتبار نہیں کرتا ہوں۔ اس پر معاملہ حضرت محمد عمر چمکنی والے کے ہاں پیش ہو گیا۔ حضرت میاں محمد عمر چمکنی والے نے کہا چونکہ فجِ عمیق نے رسول خدا ﷺ کی گستاخی کی ہے۔ اس لئے اس کے خاندان کی تمام عورتیں اور دولت پورہ کی تمام عورتیں قیامت تک زیادہ فسق فجور میں مبتلا رہیں گی۔ ایسا ہی ہوا آج بھی اس علاقے میں اس قدر زنا ہے کہ شیطان بھی الامان مانگتا ہے اس گستاخ عالم کا نام بھی فج عمیق میاں محمد عمر چمکنی والے نے رکھا تھا۔ آپ نے پہلے اس کو کہا تھا کہ قرآن پاک میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

سورۂ شعراء میں ہے کہ اے نبی ہم تمہارے نور کو ان پشتوں میں تبدیل کرتے رہے جو کہ موحدین وساجدین تھے۔ آجکل وہابی بھی نہیں مانتے اور طرح طرح کے بہانے

Marfat.com

تراشتے ہیں وہ تَقَلُّبَكَ فِی السَّاجِدِیْنَ کوغور سے پڑھیں۔(مفتاح العارفین)

منکر ایمانِ والدین کریمین رضی اللہ عنہما کی پورے علاقے اوراپنے سارے خاندان میں یہ نحوست دیکھ کرکوئی بدبخت ہی والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے ایمان کا انکار کرکے اذیت رسول ﷺ کا باعث بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ایمان والدین کریمین کے پاکیزہ عقیدہ پر استقامت نصیب فرمائے! آمین

استمداد وندائے یارسول اللہ ﷺ

اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیاءٗ اولیاء اور صالحین بھی ہماری مدد فرماتے ہیں لیکن حقیقی مستعان اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور یہ اللہ کے بندے اللہ کی دی ہوئی طاقت سے مدد فرماتے ہیں۔اس عقیدہ پرقرآن وحدیث سے دلائل بیشمار ہیں۔ یہاں بہت ہی اختصار سے کام لیا جائے گا ملاحظہ فرمائیں۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ وَمَنْ یَّتَوَلَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ۔

''وہ بیشک تمہارا مددگار اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول ﷺ اور وہ ایماندار جو نماز قائم رکھتے ہیں' رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور جوشخص اللہ تعالیٰ' اس کے رسول ﷺ کو اور ایمان داروں کو مددگار بنالیتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی غالب ہونے والا ہے۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان دار بھی مدد فرماتے ہیں۔

ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ نے خود مسلمان کوحکم فرمایا۔ارشاد پاک ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔

''مدد کرو ایک دوسرے کی اوپر نیک کاموں کے اور تقویٰ کے اور نہ مدد کرو ایک دوسرے کی اوپر گناہ اور زیادتی کے۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو جب تبلیغ کے لئے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا۔

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ ھٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ

''خدایا میرے بھائی کو نبی بنا کر میرا وزیر کردے میری پشت کو ان کی مدد سے مضبوط کردے''

تفسیر کبیر میں وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کوئی جنگل میں پھنس جائے تو کہے۔

اعینونی عباد اللّٰہ یرحمکم اللّٰہ

''اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو رب تم پر رحم فرمائے''

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ

سیّد عفیف الدّین حسین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ آپ کسی مسئلہ پر دلائل دیتے ہوئے بہت لمبی چوڑی بحث میں قاری کو نہیں الجھاتے بلکہ سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف چند جملوں میں آخری فیصلہ قارئین کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور اپنا مسلک اور عقیدہ واضح کر دیتے ہیں مثلاً استمداد کے مسئلہ میں ہی آپ فرماتے ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اے نبی علیہ السّلام تیرے لئے اللہ اور جو مومنین تیری تابعداری کرتے ہیں وہ کافی ہیں''

بس یہ آیت لکھ کر بحث کو سمیٹتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اس سے استمداد غیر اللہ ثابت ہوتی ہے۔ اور پھر یہ بھی ثابت ہوا کہ استمداد غیر اللہ توکل کے منافی نہیں ہے۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی البشاوری)

Marfat.com

ندائے یارسول اللہ ﷺ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ندا کرنا قرآن کریم، فعل ملائکہ، عملِ صحابہ اور عملِ اُمت سے تسلسل کے ساتھ ثابت ہے قرآن پاک میں بیشمار مقامات پر رسول اللہ ﷺ کو حرف ندا سے خطاب ہے۔ مثلاً یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ، یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ، یٰاَیُّھَا الْمُزَمِّلُ یٰاَیُّھَا الْمُدَثِّرُ، ان تمام آیت میں نبی کریم ﷺ کو ندا کی گئی ہے لیکن دیگر انبیاء کرام کو ان کے نام سے پکارا ہے مثلاً یا موسیٰ، یا عیسیٰ، یا یحییٰ یا ابراہیم، یا آدم وغیرہ لیکن محبوب علیہ السلام کو بڑے ہی پیار پیارے القابات سے ندا فرمائی۔

قرآن پاک میں نہ صرف انبیاء کرام کو حرفِ ندا سے مخاطب فرمایا بلکہ عام مسلمانوں کو بھی پکارا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ ہمارے محبوب علیہ السلام کو پکارو مگر اچھے اچھے القابات سے۔ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ۔

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس طرح نہ پکارو جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو۔ بلکہ جب بھی پکارو تو اچھے القابات سے مثلاً یوں کہو یارسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ، یا رحمۃ للعالمین یا شفیع المذنبین ﷺ

اسی طرح ہم وسیلہ کے باب میں ایک حدیث شریف درج کر آئے ہیں کہ جس میں اللہ کے نبی علیہ الصلاۃ والتسلیم نے خود صحابی رسول ﷺ کو حرف ندا سے یاد کرنے کی تلقین کی۔ اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو انہوں نے پکارا یا محمداہ تو ان کا پاؤں اسی وقت ٹھیک ہو گیا۔ (الادب المفرد، امام بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، بزرگانِ دین مشائخ عظام اپنی زندگی میں نبی کریم ﷺ کو ندا کرتے رہے۔

قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ ــــ سواک عند حلول الحادث العمم

Marfat.com

''اے بہترین مخلوق (یارسول اللہ ﷺ) آپ کے سوا میرا کوئی نہیں ___ کہ
مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں۔

جب یزیدیوں نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو قید کیا تو آپ نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ان لفظوں میں التجا کی۔

یا رحمةً للعالمین ادرك لذین العابدین
محبوس ایدی الظلمین فی مواکب المذدهم

''اے رحمۃ للعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو! وہ اس اژدھام میں ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی زمحر وماں چرا فارغ نشینی

قصیدہ نعمانیہ میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

یا سیّد السادات جئتك قاصدا ___ارجو رضاك واحتمی بحماك

''اے پیشواؤں کے پیشوا میں دلی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں آپ کی رضا کا امیدوار ہوں اور اپنے کو آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

امام شیخ الاسلام رملی انصاری کے فتاویٰ میں ہے۔

سئل عما یقع من العامة من قولهم عند الشدائد یا شیخ فلان ونحو ذلك من الاستغاثه بالانبیاء والمرسلین والصالحین وهل للمشائخ اغاثةٌ بعد موتهم ام لا؟ فاجاب بمانصّهٗ ان الاستغاثة بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصالحین جائزة وللانبیاء والرسل والاولیاء والصالحین اغاثة بعد موتهم ...الخ

''یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء مرسلین واولیاء وصالحین سے فریاد کرتے ہیں اور یا رسول اللہ یا علیؓ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور

Marfat.com

ان کے مثل کلمات کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے کہ نہیں اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیشک انبیاء مرسلین و اولیاء وعلماء سے مدد مانگنا جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔''

(الشیخ حسن العدوی مشارق الانوار المکتبہ اشرفیہ' مصر ص59)

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

سیّد عفیف الدّین حسین رضی اللہ عنہ واقعہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے ضمن میں لکھتے ہیں

آپ تحریر فرماتے ہیں۔ ''کہ کفارِ مکہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذائیں دیں قید کیا اور ان کے آگے خنزیر و مردار کا بھونا ہوا گوشت رکھتے تھے تاکہ وہ کھائیں لیکن ساتھ ہی فرشتوں کو حکم ہوتا کہ جنت کے انگور ان کے لئے لے جاؤ تاکہ کھائیں اور راوی مشکوٰۃ شریف میں کہتا ہے کہ اس وقت اس موسم میں مکہ میں انگور نہیں تھا اور نہ باہر سے آتا تھا۔ اور سب سے زیادہ پھل کھانے والا دنیا میں خبیب رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا اور جب لوگ پوچھتے کہ یہ بے بہارے پھل کہاں سے آتے ہیں۔ تو خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے رزق رزق اللہ خبیا۔ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے خبیب کے لئے بھیجا الغرض جب پھانسی پر چڑھائے گئے تو مدینہ کی طرف منہ کرکے باد صبا کے ہاتھوں یہ پیغام پہنچایا میرا پیغام حضور کے پاس لے جاؤ کہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا پیارا یار خبیب مکہ کے کافروں کے ہاتھ سے پھانسی پر ہے۔

آگے بالکل واعظانہ انداز میں اور خطیب دل پذیر کی طرح ایک شعر لکھتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ بڑے واعظ شیریں بیان اور خطیب دل پذیر بھی تھے اور عوام الناس کے دلوں میں اتر جانے والے شعر بھی اپنی تحریر و تقریر میں استعمال فرماتے تھے۔ شعر

اے صبا تو ونج مدینے لے سنہوڑا میرا
مکّے دے وچ پھانسی دِتا یار خبیب پیارا

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی)

Marfat.com

اور یہ دعا مانگی کہ مولا میری لاش پر کافر قبضہ نہ پاسکیں۔ حضور نے مدینہ میں (یارسول اللہ کہنے) کی یہ آواز سنی جس سے آج وہابی ہم کو منع کرتے ہیں اور کافر بناتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ خبیب کو پھانسی دی گئی ہے۔ اور حضرت علی اور ایک اور صحابی کو بھیجا کہ جاؤ ان کی شبیہ مبارک کو سولی سے اتار کر لے آؤ۔

آگے آپ لکھتے ہیں:

''قربان جاؤں ہم سب اہلسنّت وجماعت اور تمام یارانِ طریقت جو کبھی کبھی یارسول اللہ ﷺ تو کہہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بھی دے گا۔'' (مفتاح العارفین شریف)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ بالا الفاظ لکھ کر اہلسنّت و جماعت کے عظیم عقیدہ و معمول کو اہلسنّت و جماعت کا عمل قرار دے کر یہ ثابت کر دیا کہ یہ حق وصواب ہے اور وہ وہابی ہیں جو اس سے منع کرتے ہیں اور یہ بھی کہ یہ عمل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی ثابت ہے۔

سلام و قیام کا ثبوت

واللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

ترجمہ: ''اے مسلمانوں! ہمارے نبی علیہ اسلام کی مدد کرو اور تعظیم کرو۔''

اہلسنّت و جماعت میں یہ دستور ہے کہ جب محفل ذکر النبی ﷺ کا اہتمام کیا جاتا ہے تو اس میں نبی کریم ﷺ کے لئے تعظیماً قیام کیا جاتا ہے اور خصوصاً محافل میلاد النبی ﷺ میں یہ عام دستور ہے اور اختتام محفل پر کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اور منکرین زمانہ اس چیز کا انکار کرتے ہیں اور تعظیم کے لئے قیام کرنا صرف خدا کے لئے خاص کہتے ہیں۔ اور قیام تعظیمی کو حرام و بدعت وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہم عرض کریں گے حدیث شریف سے قیامِ تعظیمی کا ثبوت اس حدیث شریف سے ملتا ہے جسے حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی کتاب میں قیامِ تعظیمی کے استحباب ثابت کرنے کے لئے بھی بیان فرمایا ہے۔

Marfat.com

ویستحب القیام لامام العادل والوالدین واھل الدّین والورع واکرم الناس واصل ذلك ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ارسل الی سعد فی شان اھل قریظہ فجاء الی حمارا قمر فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قوموالی سیّد کم۔

ترجمہ: ''اور مستحب ہے کھڑا ہونا امام عادل کے واسطے اور والدین کے واسطے اور دیندار کے واسطے اور پرہیز گار کے واسطے اور جولوگوں کا بڑا ہو اس کے واسطے اس کا اصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو حضرت سعد کی طرف بھیجا اہل قریظہ کے کام میں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سفید گدھے پر سوار ہوکر تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(غنیۃ الطالبین)

تفسیر روح البیان پارہ 26 سورۃ فتح زیر آیت محمد رسول اللہ ہے کہ امام تقی الدّین سبکی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس مجمع علماء موجود تھا۔ کہ ایک نعت خوان نے نعت کے دو شعر پڑھے۔

فعند ذلك قام الامام السبکی وجمیع من فی المجلس فحصل انس عظیم بذلك المجلس ''تو فوراً امام سبکی اور تمام حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور اس مجلس میں بہت ہی لطف آیا۔

آج کل کے زمانہ کے منکرینِ قیامِ تعظیمی کے اکابرین کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ میں درج کرتے ہیں۔

''مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذّت پاتا ہوں۔

(کلیات امدادیہ ص 80 دارالاشاعت کراچی' امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ)

حضور غوث اعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے غنیۃ الطالبین میں ارشاد فرمایا!

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب حضرت

Marfat.com

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لاتے تو وہ آپ کی تعظیم کی خاطر کھڑی ہو جاتی تھیں۔ (غنیۃ الطالبین)

بادشاہ' عادل' والدین' دیندار اور پرہیز گار بزرگ لوگوں کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

اولادِ غوث اعظم پیر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان: سلام و قیام کا ثبوت:-

آپ مفتاح العارفین شریف میں مندرجہ بالا سرخی قائم کر کے فرماتے ہیں:

''اس کی مدت سے تلاش تھی۔ کیونکہ مخالفین قیام کے منکر ہیں۔ اولیاء و علماء عارفین فرماتے ہیں کہ تلاوت کرتے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آئے یا صفاتی نام سے ذکر آئے مثلاً سراجاً منیرا تو فوراً قیام کرے اگر نہ کرے گا تو گناہگار ہو گا دیر نہ کرے تلاوت کو چھوڑ کر پہلے قیام کرے اور قیام میں برائے تعظیم سر و قد سیدھا کھڑا ہو جائے۔

(ماخوذ از مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدین حسین شاہ الجیلانی الحموی' القادری الرزّاقی' رحمۃ اللہ علیہ)

مسئلہ ایصال ثواب

اہلسنّت و جماعت اپنے فوت شدگان کے لئے ایصال ثواب کے قائل ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر ہم ان کی طرف سے صدقہ کریں گے تو ان کو اس کا ثواب پہنچے گا اور اگر دعائے مغفرت کی جائے تو ان کو فائدہ ہو گا اور اگر ہم اپنی طرف سے کوئی صدقہ' خیرات اور نفلی نماز وغیرہ پڑھ کر اس کا ثواب مرنے والے کی روح کو بخش دیں تو ان کو اس کا ثواب پہنچتا ہے لیکن ایک گروہ اس کا مخالف ہے کہتا کہ یہ ثواب نہیں پہنچایا جا سکتا ہے اور نہ ہی فوت شدگان کو اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ اصل میں یہ معتزلہ کا عقیدہ ہے۔ جس کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ

Marfat.com

سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

ترجمہ: ''وہ جو ان کے بعد آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے باایمان گزر چکے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیہ مقدسہ میں مسلمانوں کے اس فعل کو بنظر استحسان دیکھا ہے کہ وہ بعد میں آنے والے مسلمان جہاں اپنے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں وہاں اپنے ان مسلمان بھائیوں کے لئے جو ان سے پہلے ایمان کی حالت میں چلے گئے ان کے لئے بھی دعائے بخشش کرتے ہیں''۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قد نقل غیر واحد الاجماع علی ان الدعاء ینفع المیت دلیلهٗ من القرآن قولهٗ تعالٰی وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ (شرح الصدور ص 127)

''اور اس امر پر بہت سے علماء نے اجماع نقل کیا ہے کہ بیشک دعا میت کو نفع دیتی ہے اور اس کی دلیل قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ!

یتبع الرجل یوم القیامة من الحسنات امثال الجبال فیقول انی هذا فیقال باستغفار ولدك لك۔

(الادب المفرد للبخاری' ص 9 وشرح الصدور ص 127)

قیامت کے دن پہاڑوں جیسی نیکیاں انسان (کے اعمال) سے لاحق ہوں گی تو وہ کہے گا کہ یہ کہاں سے ہیں؟ تو فرمایا جائے گا یہ تمہاری اولاد کے استغفار کے سبب سے ہیں جو تمہارے لئے کیا گیا۔

Marfat.com

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہوگئی ہے۔تو کون سا صدقہ افضل ہے جو ماں کے لئے کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد۔ (ابوداؤدشریف)

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! پانی' تو حضرت سعد نے کنوواں کھدوایا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے''

یعنی ان کی روح کوثواب پہنچانے کے لئے بنوایا ہے۔

مذہب حنفی کے عقائد کی مسلم کتاب شرح عقائد نسفی میں ہے۔

وفی دعاء الاحیاء للاموات او صدقتهم عنهم نفع لهم خلاف للمعتزلة

''کہ زندوں کا مُردوں کے لئے دعا کرنا یا صدقہ وخیرات کرنا مُردوں کے لئے نفع کا باعث ہے اور معتزلہ اس کے خلاف ہیں۔''

امام اجل حضرت علامہ ملاعلی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

اتفق اهل السنة على ان الاموات ينتفعون من سعي الاحياء (شرح فقہ اکبر)

''کہ اہلسنّت کا اس پر اتفاق ہے کہ مُردوں کو زندوں کے عمل سے فائدہ پہنچتا ہے۔''

مسئلہ ایصال ثواب اور سیّد عفیف الدّین حسین کا طرز تبلیغ:

چونکہ اولاد غوث الاعظم قطب الاقطاب سیّد عفیف الدّین حسین القادری الرزّاقی الحموی البشاوری رحمۃ اللہ علیہ اہلسنّت جماعت کے عظیم مبلغ اور صاحب حال وقال صوفی تھے آپ نے مسئلہ ایصال ثواب پر قرآن وحدیث سے دلائل دینے کے بجائے عوام الناس کے لئے صرف عوامی طریقہ اپنایا اور ایک مشہور ومعروف ولی کامل حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہدہ سے مسئلہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ جب اس طرح ایک ولی کامل کے مشاہدہ کو بطور دلیل پیش کر کے عوام کو مسئلہ بتایا جائے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان انکار کر سکے سوائے ہٹ دھرم وضدی کے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔''ایک دن بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ زمانہ

Marfat.com

کے قطب گزرے ہیں ایک قبرستان سے گزرے دیکھا کہ تمام ارواح آپس میں جھگڑ رہی ہیں۔ پوچھا کہ عالم ارواح میں روحوں کا آپس میں جھگڑنا کیسا۔ انہوں نے کہا کہ عرصہ ہوا ایک نیک بخت یہاں سے گزرا۔ تین بار قل شریف پڑھ کر اس نے ہمارے ارواح کو ثواب پہنچایا۔ ثواب اس قدر بیشمار اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ ہم اس دن سے اس کی تقسیم کر رہے ہیں۔ اور ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ (ماخوذ از مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی)

ایسی روایات کو درج کرنے سے سیّد عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ آپ کس قدر عقائد اہلسنّت اور معمولات اہلسنّت کے پابند تھے اور صوبہ سرحد میں اس دور میں جب انگریز کے اشارے پر عقائد و معمولات اہلسنّت کو ختم کر کے ولایتی عقائد مروّج کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ آپ اہلسنّت و جماعت کے عظیم مبلغ اور عقائد و معمولاتِ اہلسنّت کے عظیم محافظ بن کر کھڑے ہو گئے۔ اور آستانہ عالیہ گیلانیہ قادریہ رزّاقیہ پشاور میں شمع رشد و ہدایت جلا کر لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہم کو آپ کی محبت و عقیدت عطا فرمائے اور استقامت نصیب کرے۔ آمین' بجاہ سیّد المرسلین ﷺ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور درس محبت اہل بیت

اہل بیت کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ بلخ کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ آپ سرخی قائم کرتے ہیں۔

شاہِ بلخ کی بخشش

آپ مفتاح العارفین شریف میں درج کرتے ہیں۔

''جب بلخ کے امیر نے وفات پائی تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ یہ کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اس نے پوچھا باعث کیا ہے اس نے کہا کہ میں اپنی فوج کے ساتھ اس مقام سے گزرا جہاں امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر میں اس وقت موجود ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کے مخالفوں پر جنگ کشی کر کے

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ کو بچاتا اور آپ کے دشمنوں کو تہہ تیغ کر دیتا فقط اس نیت پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ (از مفتاح العارفین)

یہ لکھنے کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''اے عزیزوں اہل بیت کی محبت باعث نجات ہے''

قول سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ از مفتاح العارفین

اہل بیت سے دشمنی کی سزا

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت سے محبت کو دلوں میں راسخ کرنے کے لئے دشمنان اہل بیت کا برا انجام بطور دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

شمر لعین کا انجام:

''کسی حاجی نے بیان کیا ہے کہ میں بیابان میں سے گزر رہا تھا۔ میرے پاس پانی موجود تھا۔ میں نے ایک آواز سنی کہ میرے پیچھے ایک شخص دوڑ رہا ہے اور کہتا ہے افسوس۔ ہائے پانی' پانی۔ میں پیاس سے مرے جاتا ہوں۔ فریاد — فریاد — پانی — پانی — اس کی زبان پیاس سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پانی دے دوں کہ اچانک ایک سوار وہاں سے گزرا اور کہنے لگا اے حاجی ہوشیار — خبردار — اسے پانی نہ دینا۔ یہ شمر بدبخت ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ خیال رکھوں کہ کوئی شخص اس مردود کو قیامت تک پانی نہ دے۔ یہ قاتل امام حسین رضی اللہ عنہ ہے جس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو پیاسا شہید کیا تھا۔

(ماخوذ از مفتاح العارفین شریف' عفیف الدّین حسین بن سیّد بدر الدّین حیدر منور الحموی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ کتنا پیارا انداز ہے سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ کا کہ لوگ اہل بیت کے محبّ اور دشمن دونوں کا انجام خود دیکھ لیں اور اہل بیت سے محبت کرنا شروع کر دیں اور اگر اہل بیت سے دشمنی اور بغض رکھیں گے تو شمر لعین کا مذکورہ واقعہ میں ان کے لئے عبرت کا سامان کافی ہے۔

Marfat.com

آج کل بھی بعض لوگ بغض اہل بیت میں اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ وہ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی اور یزید لعین کو امیر المومنین اور جنتی قرار دیتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ باغی تو وہ ہوتا ہے جو کہ بیعت کر کے دوبارہ توڑ دے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے تو یزید کی بیعت کی ہی نہیں تو باغی کہنا چہ معنی؟

اہلسنّت و جماعت محبت اہل بیت کو ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں اور امام حسین علیہ السّلام کو حق وصداقت کی بلندی کے لئے اپنی جان نثار کرنے والا عظیم شہید گردانتے ہوئے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر کو بھی اپنے ایمان کی حلاوت قرار دیتے ہیں اور امام حسین علیہ السّلام اور دیگر شہدائے کربلا کو ثواب ہدیہ کرنے کے لئے پانی کی سبیلیں لگاتے ہیں۔ لیکن کچھ بدبخت بغض حسین علیہ السّلام میں یہاں تک بک گئے ہیں۔ مثلاً

محرم میں ذکر شہادت امام حسین علیہ السّلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا' شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نا درست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 139)

یہ اہل بیت کی دشمنی کی دلیل ہے حالانکہ اپنے مولویوں کی یاد میں کانفرنسیں کی جاتی ہیں اور ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور من گھڑت کرامات و واقعات ان سے منسوب کیے جاتے ہیں اور ذکر منع ہے تو صرف امام حسین علیہ السّلام کا جنہوں نے دین اسلام کی آبیاری اپنا خون دے کر کی اور اپنے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے تک قربان کر دیئے۔ اگر ان کا ذکر حرام ہے تو

چہ بوالعجبی است؟

لیکن ان حضرات کی بدبختی دیکھیں کہ ایک طرف تو امام حسین کی سبیل لگانا پانی پینا پلانا سب حرام قرار دیتے ہیں تو خدا کی طرف سے یہ بغضِ اہل بیت کی پھٹکار ہے کہ ہندوؤں کی پیاؤ (سبیل) سے پانی پینا اور ہولی و دیوالی کی پوریاں کھانا جائز قرار دیتے ہیں حوالہ ملاحظہ ہو۔

سوال: ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا

Marfat.com

بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے کہ نہیں؟

جواب: درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل ص 614 ' مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

اسی فتاویٰ میں ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا۔

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پینا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اس پیاؤ سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 614)

سادات کا ادب واحترام:

جب کسی سے محبت ہوتی ہے تو اس سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے۔ اور مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں جب کہ وہ نبی کریم ﷺ کو اپنے ماں باپ' بہن بھائی' اولاد' رشتہ داروں اور جمیع انسانوں سے زیادہ محبوب نہ جانے۔ تب تک ایمان کی حلاوت نصیب نہیں ہوتی۔ تو ایمان والے آپ سے تعلق رکھنے والے تمام نفوس قدسیہ کو اپنی محبت وعقیدت کا محور سمجھتے ہیں۔ اسی لئے جن کے رگ و ریشہ میں خون رسول دوڑ رہا ہو تو ان کا ادب واحترام بھی اُمت مسلمہ کے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔

حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ادب سادات (نقل از مفتاح العارفین شریف)

حضرت سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ نے سادات کا ادب واحترام کرنے کے سلسلے میں حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ نقل فرمایا آپ لکھتے ہیں۔

''ایک دن حضرت آدم بنوری (سیّد ولی کامل) اپنے کامل مریدوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ دور سے ایک مخنث نظر آیا آپ اپنے مریدوں سمیت دست بستہ بحالت قیامِ ادب کھڑے ہو گئے۔ مخنث نے چار ہزار روپیہ نقد رقم آپ سے طلب کی۔ آپ نے فوراً ادا کی اور جب تک وہ نظر سے غائب نہ ہو گیا آپ نے قیام نہ چھوڑا۔ مرید بھی بہت سرو قیام میں رہے آخر مریدوں نے جو کہ ہر ایک کامل ولی تھا سوال کیا کہ اے مرشد و پیرو رہنما آج

Marfat.com

یہ کیا کرشمہ دیکھا جو حضور ایک مخنث کی تعظیم کرنے پر آمادہ رہے آپ نے فرمایا! یہ مخنث نہیں تھا بلکہ مخنث کی شکل وصورت ولباس میں ایک فرد کامل از خاندان مصطفیٰ ﷺ تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ جب وہ میرے پاس آیا تو سرور عالم ﷺ اپنے روضۂ اقدس سے باہر تشریف لاکر اس کے لئے قیام فرماتے تھے۔ میں نے بھی اسی طرح قیام ادبی کا نمونہ پیش کیا اور جب حضور ﷺ نے دیکھا کہ وہ ظاہری مخنث نظروں سے غائب ہو چکا ہے تو حضور ﷺ اپنے روضہ اقدس میں تشریف لے گئے تو میں بھی اپنی جگہ بطور سابقہ بیٹھ گیا اور مجھے حضور ﷺ کی حدیث یاد آ گئی جس کا معنی یہ ہے کہ میری اولاد کی مثال کشتی نوح کی ہے جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

اہل بیت کی عزت و تعظیم کرنے والا اہل کرامت ہو گیا

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ اہل بیت و سادات کی عزت و تعظیم کرنے والے کو اللہ کا اپنے مقرب بندوں میں شامل کرنے کا ایک واقعہ درج کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

''سرور عالم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک ولی اللہ زمین سے دو گز کی اونچائی پر چلتے تھے حضور ﷺ نے ایک روز اس کو بلایا اور سبب پوچھا اس نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا! سنو! تو میرے اہل بیت کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیری عزت کی۔ اور رفعت عطا کی اور تجھ کو معظم ومکرم اولیاء اللہ کی فہرست میں شامل کر دیا۔ (مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین شاہ)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کی سالکین و مریدین کو نصیحت

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ اپنے مریدین و سالکین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اے سالکین تم حضرت رسول مقبول ﷺ کی اولاد کی محبت کو اپناؤ تاکہ عزت حاصل کر سکو''۔ (مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

بدمذہب و بدعقیدہ جو اپنے آپ کو سیّد کہلاتے ہوں ان کی تعظیم نہیں

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ بحیثیت جیّد عالم دین ہونے کے بدعقیدگی کی نحوست سے اچھی طرح باخبر ہیں اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ یاد رہے سیّد دو قسم کے ہیں۔ایک اہلسنّت و جماعت۔ دوم شیعہ' (یعنی بعض شیعہ بھی اپنے آپ کو سیّد کہلواتے ہیں بالفرض ایسے لوگ سیّد ہوں بھی تو عقیدہ کفریہ کی وجہ سے نسب منقطع ہو جاتا ہے اور تعظیم باقی نہیں رہتی قادری) صرف اہلسنّت صحیح العقیدہ سیّد کی تعظیم ضروری ہے اور یہ حدیث اسی کے لئے ہے جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کے مطیع بھی ہوں اور سیّد بھی ہوں۔ رافضی سیّد کی تعظیم لازمی نہیں۔ (مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ مبارک:

''سُنی سیّد کی بے توقیری سخت حرام ہے صحیح حدیث میں ہے چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ ان پر لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے' ازاں جملہ ایک وہ جو کتاب اللہ میں اپنی طرف سے کچھ بڑھائے۔ اور وہ جو خیر و شر سب کچھ اللہ کی تقدیر سے ہونے کا انکار کرے اور وہ جو میری اولاد سے اس چیز کو حلال رکھے جو اللہ نے حرام کیا اور ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ﷺ جو میری اولاد کا حق نہ پہنچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ جو کسی عالم کو مولو یا یا سیّد کو میردا اس کی تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے اس میں شک نہیں جو سیّد کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ اور جو سیّد مشہور ہو اگرچہ واقفیت نہ معلوم ہو اسے بلا دلیل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں اگر شرائط قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسی 80 کوڑوں کا سزاوار اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود اور اگر شرط قذف نہ ہو تو کم از کم بلاوجہ شرعی ایذائے مسلم حرامِ قطعی' رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے بلاوجہ شرعی سُنی مسلمان کو ایذا دی' اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی' اس نے اللہ عزّوجل کو ایذا دی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ' واللہ تعالیٰ اعلم۔

(العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ' ج 9 مطبوعہ کراچی ص 109' امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

(1) فتاویٰ رضویہ شریف ہی میں ایک جگہ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

سیّد سُنی المذہب کی تعظیم لازم ہے۔ اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں ان اعمال کے سبب اس سے تنفر نہ کیا جائے' نفس اعمال سے تنفر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق ہو کہ حد کفر تک نہ پہنچے جیسے تفضیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی ہاں اگر اس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچے جیسے رافضی' وہابی' قادیانی۔ نیچری وغیرہم تو اب اس کی تعظیم حرام ہے کہ جو وجہ تعظیم تھی یعنی سیادت وہی نہ رہی شریعت نے تقویٰ کو فضیلت دی ہے مگر یہ فضل ذاتی ہے' فضل نسب منتہائے نسب کی افضلیت پر ہے۔ سادات کرام کی انتہائے نسب حضور ﷺ پر ہے اس افضل انتساب کی تعظیم ہر متقی پر فرض ہے کہ وہ اس کی تعظیم نہیں' حضور اقدس ﷺ کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 10 ص 174,173)

مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سُنی داستانِ اہل بیت

عقیدۂ نورانیت مصطفیٰ ﷺ

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ (پ6ع7)

''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور ''روشن کتاب''

تفسیر ابن عباس میں ہے۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ رسول یعنی محمد

تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور رسول یعنی حضرت محمد ﷺ آیا۔

(تفسیر ابن عباس ص 72' طبع مصر)

تفسیر جلالین میں ہے:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ هو النبی ﷺ

Marfat.com

''تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا وہ نبی کریم ﷺ ہیں''

(تفسیر جلالین ص 97' مطبوعہ دہلی)

امام فخر الدّین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ان المراد بالنور محمد ﷺ

بیشک نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (تفسیر کبیر ج 3 ص 395 مطبوعہ مصر)

اس کے علاوہ بیشمار تفاسیر میں یہی مراد لی گئی ہے جنہیں اختصار کے پیش نظر چھوڑ رہا ہوں۔

احادیثِ مبارکہ

نبی کریم ﷺ کی نورانیت کے متعلق بیشمار احادیث ملتی ہیں جن کو مخالفین نور مصطفیٰ ﷺ نے بھی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ مثلاً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ نے کونسی چیز پیدا کی آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ) (اشرف علی تھانوی ص 13 مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی' کراچی)

نبی کریم ﷺ کا نور مبارک اوّل الخلق ہے اور پھر آپ کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السّلام کی پشت مبارک میں رکھا گیا اور حضرت آدم سے پشت در پشت پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم مقدس میں منتقل ہوا اور پھر آپ دنیا میں لباس بشری پہن کر تشریف لے آئے۔

امام زرقانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

''جو نور (محمدی) حضرت آدم کی پیشانی میں چمکتا تھا' سورج کی طرح' وہ پاکیزہ عورتوں میں رکھا گیا۔ اس طرح برابر وصیّت کی جاتی رہی یہاں تک کہ اللہ نے یہ نور محمدی حضرت عبدالمطلب اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ تک پہنچایا۔

(زرقانی ج 1 ص 65)

Marfat.com

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی اور عقیدہ نور مصطفیٰ ﷺ

آپ مذکورہ بالا حدیث شریف کے مطابق درج کرتے ہیں کہ ''حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے پوتے شیث کو مندرجہ ذیل وصایا فرمائے۔ آگے چند ایک وصیتیں جو حضرت آدم علیہ السّلام نے حضرت شیث کو کیں ان کو درج کرتے ہوئے آخری وصیت اس طرح درج کی۔

چھٹی وصیت یہ ہے کہ میرے ناخنوں میں نورِ محمد چمکارے مارتا تھا اب وہ تیری طرف منتقل ہو چکا ہے اس کی حفاظت کرنا۔ (مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین رحمۃ اللہ علیہ)

ایک جگہ پر آپ حضرت ابودردا کا وہ پورا واقعہ درج کرتے ہیں جو یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابودرداء نے نبی کریم ﷺ کی دعوت کی اور آپ نے رومال سے ہاتھ صاف کیے تھے پھر اس رومال کو کبھی آگ نہیں لگی تھی۔ اور ابودرداؓ اس کی میل صاف کرنا چاہتے تو آگ میں ڈال دیتے آگ میل جلا دیتی اور رومال کو کچھ نہ ہوتا وہ واقعہ درج کرتے ہوئے آخر پر لکھتے ہیں۔

''وہ دسترخوان جس کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نوری ہاتھوں نے مس کیا وہ آگ میں نہ جلا'' (مفتاح العارفین)

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سیّد عفیف الدّین حسین علیہ الرحمۃ صرف نبی کریم ﷺ کو نورِ ہدایت ہی نہیں بلکہ حسی نور بھی مانتے تھے۔ جو کہ آپ کی درج کردہ عبارت سے واضح ہے۔

تصرف اولیاء باذن اللہ:

اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ باذن اللہ تصرف کر سکتے ہیں۔ اور منکرین اس کا انکار کرتے ہیں جیسے کہ منکرین کے سرخیل نے تقویۃ الایمان میں لکھا۔

''اللہ تعالیٰ نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی''

(تقویۃ الایمان ص 13' مطبوعہ دالراشاعت کراچی)

Marfat.com

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

آپ اہلسنّت کے عقیدے کے مطابق اولیاء اللہ کے باذن اللہ متصرف ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے آپ مفتاح العارفین شریف میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔

''بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ متصرف زمان تھے'' (مفتاح العارفین شریف)

عقیدہ ختم نبوّت اور سیّد عفیف الدّین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

عقیدہ ختم نبوّت مسلمانوں کا اہم عقیدہ ہے پیر سیّد عفیف الدّین حسین نے مفتاح العارفین شریف میں آیت ختم نبوّت کا شان نزول لکھ کر آخر پر عقیدہ ختم نبوّت بھی ثابت کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں۔ ''زید بن حارث حضور ﷺ کا متبنّٰی تھا ان کی زوجہ بہت صاحبِ حسن و جمال تھی زید کے ساتھ اس کی محبت نہیں تھی حضور ﷺ کو یہ خبر تھی زید نے چاہا کہ بیوی کو طلاق دے دے کیونکہ اس نے زید سے طلاق طلب کی تھی حضور ﷺ نے زید کو سمجھایا کہ طلاق نہ دے طلاق پر اختیار ہے لیکن چونکہ آپس میں میاں بیوی کی مخاصمت تھی زید نے طلاق دے دی اور بیوی نے تین حیض کی عدت گزار کر حضور ﷺ سے نکاح باندھ لیا۔ اب کفار کو موقع مل گیا انہوں نے طعنہ دیا کہ پیغمبر اسلام نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کیا تو یہ آیت نازل ہوئی

وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

''میرا پیغمبر تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں بلکہ میرا رسول اور نبیوں کا ختم کرنے والا ہے۔''

اس سے دو مسئلے نکلے ایک یہ کہ متبنّٰی کی بیوی سے مسلمان نکاح کر سکتا ہے اور دوسرا یہ کہ نبوّت حضور ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ (مفتاح العارفین شریف)

Marfat.com

سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ردّ روافض

شیعہ فرقے کا ظہور ایک یہودی سازش ہے۔ عبداللہ بن سبا یہودی نے 25ھ ہجری میں اسلام کی عداوت سے سرشار ہوکر از راہِ منافقت مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور امیرالمومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں سے دھتکارے جانے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وافر عقیدت کا دم بھرنے لگا۔ اس لحاظ سے شیعانِ علی نے سر آنکھوں پر جگہ دی اپنے مخصوص حلقے میں پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضیلت کا شوشہ چھوڑا اور اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کا دروازہ کھولا۔ جب ان دونوں قسم کے خیالات بعض حضرات نے قبول کر لئے اور اس کا حلقہ قائم ہوگیا تو اصحابِ ثلاثہ اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن پر زبان طعن دراز کرنی شروع کر دی اور یہ دعویٰ کر دیا کہ خلافت بلافصل درحقیقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا جن لوگوں نے انہیں اس حق سے محروم کیا وہ غاصب اور اہل بیت کے دشمن اور مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔

اس بدبخت عبداللہ بن سبا کے اس پروپیگنڈے سے بعض لوگ ایسے متاثر ہوئے کہ ان ظالموں نے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خون ناحق اپنے سر لے کر دارین کی رو سیاہی خریدی اس حادثہ فاجعہ سے خلافت کی آب و تاب جاتی رہی۔ اور ملت اسلامیہ کا شیرازہ کچھ اس طرح منتشر ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے زیرک ترین اور قابل فخر و عدیم المثال مدبّر کے سنبھالنے سے بھی نہ سنبھل سکا۔ حتیٰ کہ ایسے ہی حالات میں ایک بدبخت

Marfat.com

سبائی ابن ملجم کے قاتلانہ حملے سے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جنت الفردوس میں تشریف فرما ہوئے۔(ماخوذ از 1857ء برطانوی مظالم کی کہانی' اختر شاہجہانپوری کی زبانی)

شیعہ حضرات نے عقیدے کے پردے میں منافقت کا کھیل جاری رکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دن بھی کارِ خلافت آرام سے سرانجام نہ دینے دیا۔ اور ان جھوٹے عقیدتمندوں کی دھوکے بازی سے اسلام کا وہ بطل جلیل اور خدا کا عدیم النظیر شیر' خلیفہ وقت ہونے کے باوجود اپنے ہی ایک صوبے پر تازیست قابو نہ پاسکا۔ لیکن ان کی وفات سے لے کر آج تک انہیں بلافصل خلافت دلانے اور وصی رسول علیہ الصلاۃ والسّلام بنانے کی مہم چلائے ہوئے ہیں۔ جیسے سب کو پیچھے دھکیل کر آج انہیں تخت خلافت پر بٹھا کر ہی دم لیں گے۔ اور حضرت علی سے مصنوعی اور منافقت کی عقیدت کے پردے میں خلیفہ اوّل' دوم اور سوم کو گالیاں بکتے ہیں اور ازواجِ مطہرات کی شان میں نازیبا کلمات کہتے ہیں۔

حضرت غوث اعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تمام علمائے ملت اور صلحائے اُمت نے اس فرقہ کی ہرزہ سرائیوں کا رد فرمایا ہے اور اس کے مقابلے میں اہلسنّت و جماعت کے مسلک پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین کی۔ اس سلسلے میں ہم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ کا جو تعارف پیش کیا وہ عرض کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

''شیعہ فرقہ مختلف ناموں سے موسوم ہے اس کو رافضی' غالیہ' شیعہ طیارہ بھی کہتے ہیں۔ اس فرقہ کو شیعہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں اور آپ کو تمام صحابہ کرام سے افضل مانتے ہیں۔ رافضی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہوں نے اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا۔ بعض لوگوں نے رافضی کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ جب زید بن علی (حضرت زین العابدین) نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے مودّت کا اظہار کیا اور دونوں بزرگوں کی دوستی کا اعتراف کیا تو ان لوگوں (رافضیوں) نے حضرت زین العابدین کو چھوڑ دیا۔ حضرت زید

Marfat.com

بن علی (زین العابدین) نے فرمایا ان لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اس لئے ان کو رافضی کہا جائے گا یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیعہ وہ ہوتا ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل نہ قرار دے یعنی رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ 180' ترجمہ: شمس بریلوی)

آپ مزید لکھتے ہیں کہ رافضیوں کے تمام فرقے اور گروہ اس امر پر متفق ہیں کہ خلافت کا ثبوت عقلی ہے (اجماعی نہیں ہے بلکہ نص کا محتاج ہے) تمام امام ہر غلطی' نسیان اور خطا سے پاک ہیں۔ مفضول کی امامت افضل کی موجودگی میں جائز نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ترجیح دینے میں بھی یہ سب متفق ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت منصوص ہے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تبرا کرتے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین ص 180' سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ترجمہ: شمس بریلوی)

مفتاح العارفین شریف لکھنے سے پہلے برصغیر میں شیعہ فرقہ کی آمد و حالات

برصغیر میں اسلام کی جتنی روشنی پھیلی یہ سب کی سب اولیائے کرام' صوفیائے عظام کی بدولت ہے۔ برصغیر میں جتنے اولیاء کرام آئے وہ تمام کے تمام حنفی المذہب (اہلسنّت و جماعت تھے)

حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی کتاب ''رسالہ ردّ روافض'' میں تحریر فرمایا ہے کہ ''ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد سے قریب پانچ سو برس تک اہلسنّت و جماعت کے سوا کوئی دوسرا فرقہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور سب کے سب مسلکِ حنفی کے پابند تھے۔ اس رسالہ کا عربی ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے قلم سے بنام ''المقدمۃ السنیۃ شقار الفرقۃ السنیۃ'' فرمایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ترجمہ کے ذیل میں افادہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ثم عاش كذالك ذريتهم من بعدهم قرنا بعد قرن ليس فيهم

Marfat.com

اختلاف ولا تنازع ولا تصيبهم مصيبة فی دينهم ولا يختلط بهم من دونهم' كانهم لايعرفون ان فی الارض عقيدة غير عقيده الما تريدية او فقها غير فقه الحنفيه۔

''پھر مسلمانان ہند اسی طرح فکر وعمل کی یگانگت کے ساتھ صدیوں تک زندگی گزارتے رہے' نہ ان میں کوئی اختلاف وتنازع تھا نہ ان کے دین میں کوئی مشکل درپیش تھی اور نہ دوسرے عقیدے کے لوگوں کا ان سے کوئی اختلاط تھا۔ گویا کہ وہ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ روئے زمین پر عقیدہ ماتریدیہ (اہلسنّت وجماعت) کے علاوہ بھی کوئی عقیدہ ہے یا فقہ حنفی کے علاوہ کوئی مسلک بھی ہے'۔ (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' المقدمہ السنیہ ص48 ادارہ معارف نعمانیہ لاہور)

سند المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

چنانچہ از کتب معتمدہ ایشان معلوم کردد۔ ودر تصوّف'' کہ معتمد ترین کتابہائے ایں قوم است عقائد صوفیہ کہ اجماع دارند براں' آوردہ کہ ہمہ عقائد ''اہلسنّت و جماعت'' است بے زیادۃ ونقصان''

''جیسا کہ ان معتمد کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ صوفیہ کہ معتمد ترین کتب تصوّف میں ہے کہ عقائد صوفیہ وعقائد اولیائے کرام کہ جن پر ان برگزیدان اسلام کا اجماع واتفاق ہے وہ بلاکم وکاست یہی ''اہلسنّت وجماعت کے عقائد ہیں''۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی' اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اوّل ص 76 مطبع مصطفائی کلکتہ)

حضرت مجدد الف ثانی اپنے رسالہ ردروافض کے شروع میں فرماتے ہیں۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد قریب پانچ سو برس تک اہلسنّت و جماعت کی بہاریں رہی اور کوئی فرقہ بندی نہیں ہوئی لیکن جب خاقان اعظم عبداللہ نے خراسان کے کچھ شیعوں کو قتل کیا اور کچھ کو جلاوطن کیا تو ان میں سے کچھ اہل تشیع ہندوستان میں داخل ہو گئے اور بڑی چابکدستی سے ارباب اقتدار اور سلاطین ہند سے وابستہ ہوگئے اور ہندوستانی عوام کو اپنے باطل نظریات سے گمراہ کرنے لگے' اس طرح ملک خراسان میں تو فتنہ سرد پڑ گیا

Marfat.com

لیکن ہندوستان میں یہ قیامت خیز فتنہ برپا ہوگیا۔"

فتنہ شیعہ کس طرح ہندوستان میں وارد ہوا اور ان کے بڑے عقائد کون سے ہیں اور ہندوستان میں ان کی آمد سے پہلے کون سے عقائد تھے ان کے متعلق میں نے مختصراً عرض کردیا ہے۔ اب میں حضرت سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلسنّت وجماعت کے عقائد کی ترویج اور عقائد اہل تشیع کے رد کے سلسلے میں آپ کی خدمات پر روشنی ڈالوں گا۔

جیسا کہ آپ پچھلے صفحات مطالعہ فرما چکے کہ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کا سلسلہ نسب حضور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ جو کہ خود اہلسنّت کے مایہ ناز عالم اور عظیم صوفی تھے۔ جنہوں نے بغداد جیسے علم وفن کے مرکز میں بیٹھ کر گمراہ فرقوں کی سرکوبی میں سعی بلیغ فرمائی اور آپ نے غنیۃ الطالبین شریف میں اہلسنّت و جماعت کے علاوہ تمام گمراہ فرقوں کو بے نقاب کیا وہاں پر فرقہ شیعہ' روافض کی بھی خوب قلعی کھولی ہے۔ اور ان کے عقائد کی پرزور طریقے سے تردید فرمائی۔ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ بھی اپنے آباؤ اجداد سے ملنے والے عقائد حقہ کے ترجمان اور اہلسنّت وجماعت کے عظیم صوفی اور عالم باعمل تھے جب آپ حماۃ سے ہجرت کر کے پشاور میں پہنچے تو فتنہ وہابیت کے ساتھ ساتھ آپ نے فتنہ روافض کا بھی رد فرمایا اور ہمیں آپ کی کتاب "مفتاح العارفین شریف" کے مطالعہ کے دوران جابجا روافض کے عقائد کا رد ملے گا۔ آپ ان کا ردّ کیوں نہ کریں جب سرکار رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہو کہ

حدیث شریف

قال علیه وعلی آله الصلوٰة والسّلام اذا ظهرت الفتن اوقال البدع و سب اصحابی فلیظهر العالم علمه فمن لم یفعل ذالك فعلیه لعنة اللّٰه والملائكة والناس اجمعین لایقبل اللّٰه له صرفا ولا عدلا۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فتنوں کا ظہور ہو یا فرمایا کہ جب بدعقیدگیوں کا ظہور ہو اور میرے اصحاب کو طعن وتشنیع کی جائے تو عالم کو اپنا

Marfat.com

علم ظاہر کرنا لازم ہے ورنہ اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اس کا نہ فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

بحوالہ مکتوبات امام ربانی' دفتر اوّل مکتوب نمبر 251 ص نمبر 417 کراچی

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمہ:

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ نے مفتاح العارفین شریف میں خلفاء ثلاثہ کے دفاع میں قلمی جہاد فرمایا۔ اور اہل تشیع کے عقائد کی بھرپور تردید فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ:

''دنیا کی مخلوق جوذی روح ہے وہ چار قسم کی ہے۔

ایک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام' دوم اولیاء سوم تابعین (یعنی جو ان پہلے دو انبیاء و اولیاء کے تابع ہیں) اور تیسرا گروہ منکرین کا ہے۔

(1) پہلا گروہ انبیاء کا ہے جو معصوم ہے۔

(2) دوسرا اولیاء اکرام کا ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ نہ یہ غم کھائیں اور نہ ڈریں۔

(3) تیسرا گروہ تابعینِ انبیاء واولیاء ہے ان کے متعلق یہی آیا ہے کہ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ جس کو ان میں سے چاہے خداوند لایزال بخش دے اور جن کو چاہے ان پر عذاب نازل کرے۔

(4) چوتھا گروہ روافض اور وہابی ہیں تمام منکرین کافر ہیں۔

روافض تو اصحاب کو گولیاں دیتے ہیں اور وہابی حضور ﷺ کی گستاخی کرتے ہیں۔ اور ان کے علم شریف پر نکتہ چینی کرتے ہیں اس لئے یہ اپنے اپنے قصور کے مطابق مستوجب عذاب ہوئے۔ لیکن جو قطعی منکر ہیں وہ کافر ہیں ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ۔ یہ لوگ جو توحید کے دشمن اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے منکر ہیں یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور یہ دوزخی ہیں۔

(مفتاح العارفین شریف)

Marfat.com

عقیدہ افضلیت سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اہلسنّت و جماعت حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو افضل البشر بعد الانبیاء کا عقیدہ رکھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔

شرح فقہ اکبر میں مُلا علی قاری فرماتے ہیں کہ کسی نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سُنی کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: حب الخُتنین تفضیل الشَیْخَیْن والمسح علی الخفین۔

''دو اماموں یعنی سیّدنا علی و عثمان (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھنا اور شیخین حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کو تمام پر افضل جاننا اور چمڑے کے موزے پر مسح کرنا۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام الائمہ حضرت سیّدنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے جو بلاشبہ امام المسلمین ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں اپنا اور جمہور مسلمین کا عقیدہ ان لفظوں میں واضح فرمایا!

افضل الناس بعد النبین علیهم الصلٰوة والسّلام ابوبکر الصدیق ثم عمر بن الخطاب الفاروق ثم عثمان بن عفان ذوالنورین ثم علی بن ابی طالب المرتضٰی رضوان اللّٰه تعالٰی علیهم اجمعین عابدین علی الحق ومع الحق نولیهم جمعیا ولا تذکرا احد امن اصحاب رسول الله(صلی الله علیه وسلم) الابخیر.

(الفقہ اکبر ص 35,34 امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ مطبوعہ اشرف پریس لاہو)

ترجمہ: جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کے بعد تمام انسانوں میں افضل ترین حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق پھر ان کے بعد حضرت عثمان غنی بن عفان ذوالنورین پھر ان کے بعد حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ یہ سب عبادت گزار، حق پر گامزن اور حق کے ساتھ

Marfat.com

تھے۔ ہم ان سب سے محبت رکھتے ہیں اور ہم رسول اللہ ﷺ کے تمام اصحاب (صحابہ کرام) کو بھلائی کے ساتھ ہی یاد کرتے ہیں"

حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ:

حضرت سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پہلے چار حضرات خلفائے راشدین سب سے افضل تھے۔ اور ان چاروں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت حاصل ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص 162' ترجمہ: شمس بریلوی)

فضیلت خلفائے راشدین کی ترتیب

حضرت سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

"میں حضرت رسول مقبول کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اور محشر کے دن جو کہ سب سے بڑا دن ہے وہی تاجدار مدینہ اپنی اُمت کی شفاعت کرنے والے ہوں گے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام اور مخلوق کی طرف سے اور تمام لوگوں کی طرف سے درود وسلام ہو۔

اور ان کے یاروں سے سب سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر بھی سلام ہو جو کہ دوستی میں یارغار تھے اور رفیق تھے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر جن کی رائے کے مطابق قرآن کی آیات اترا کرتی تھیں اور ہمیشہ کے لئے سب سے منصف تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیلہ ساز شیطان پر غالب تھے۔ یعنی شیطان' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بہت خائف رہتا تھا۔ اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر جنہوں نے قرآن حکیم کو جمع کیا رحمتوں کی بارش ہو۔ وہ سب سے زیادہ حلیم وجمیل تھے۔ اور پھر مظہر العجاب اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ شیر خدا' سلطان الاولیاء اور سخی الاسخیا پر بھی ہزاروں رحمتیں نازل ہو' پھر حضرت حسن اور حضرت حسین پر بھی سلام ہو جو کہ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے اور پھر آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر تحیات و درود ہو جو کہ قیامت کے روز اپنے والد ماجد رسول مقبول ﷺ کی

Marfat.com

اُمت کے لئے شفاعت کریں گی اور ضامن بنیں گی اور ان دونوں چراغوں پر بھی رحمت نازل ہو جنہوں نے کفر کو دور کیا اور اسلام کی شمعیں جلائیں اور وہ حضور ﷺ کے دونوں چچا ہیں حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اور ان تمام پر رحمتوں کی بوچھاڑ نازل ہو جو کہ دین کی خدمت کر گئے اور سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور وہ ان کے لئے نعم الوکیل ہے۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی)

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی نے کس قدر خوبصورت طریقے سے سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ اور اپنے جدا امجد سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرح اپنا عقیدہ واضح فرمایا۔ اور نہ صرف اصحاب خلفائے راشدین کی ترتیب سے فضیلت بیان فرما دی بلکہ ساتھ ہی اہل بیت اطہار سے بھی عقیدت کا اظہار فرمایا اور ثابت کر دیا کہ اہلسنّت وجماعت خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بھی غلام ہیں اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی غلامی کو بھی اپنے سر کا تاج سمجھتے ہیں۔ یہاں پر مجھے دو شعر یاد آ رہے ہیں جو کہ ہدیہ قارئین ہیں۔

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستانِ اہل بیت

کرامات خلفائے راشدین اور سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عقیدہ فضیلت شیخین اور اہل بیت کی فضیلت میں واضح طور پر بیان فرمانے کے بعد اپنی کتاب میں خلفائے راشدین کے فضائل بیان کرنے کا علیحدہ باب باندھا ہے تاکہ مریدین و متعلقین کو بالخصوص اور مسلمانان برصغیر کو بالعموم پتہ چل جائے کہ صحیح عقیدہ ان نفوس قدسیہ کے بارے میں کیا رکھنا چاہیے اور ان حضرات القدس کی کرامات بیان کرنے کا بھی واضح مقصد حضرت سیّد عفیف

Marfat.com

الدّین کا یہی ہے کہ حضرات خلفائے راشدین کی عظمت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جائے۔ اب ترتیب وار خلفائے راشدین کی کرامات و فضائل جو مفتاح العارفین میں بیان ہوئے ان میں سے چند ایک درج کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ایک روز جبرائیل علیہ السّلام نے خدمت میں حاضر ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں چار گناہ نہیں کیے۔ نہ بُت کے آگے سجدہ کیا نہ شراب پی اور نہ ہی زنا کیا اور نہ جھوٹ بولا۔ حالانکہ زمانہ جاہلیت میں ان چار بُری عادتوں میں اکثر قریش مبتلا تھے۔ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک قبرستان سے ہوا دیکھا تو ایک میّت پر عذاب ہو رہا ہے وقتِ نماز کا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ داڑھی کو کنگھی کی آپ کی ریش مبارک سے ایک بال اس معذّب کی قبر پر گر پڑا اسی وقت اس کا عذاب رفع ہوا۔

2- ایک دن حضرت جبرائیل حضور علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ جبرائیل تعظیم کے لئے قیام کی صورت میں کھڑے ہو گئے اور جب تین دوسرے خلفائے راشدین آئے تو جبرائیل نے اتنی تعظیم نہ کی حضور پر نور نے مجلس برخاست ہونے پر اس کی وجہ پوچھی تو جبرائیل نے عرض کیا یارسول اللہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رائے کا اظہار ملائکہ کے آگے کیا کہ زمین میں انبیاء کو خلیفہ بناؤں گا پہلا خلیفہ حضرت آدم کو بناؤں گا۔ تو ابلیس سمیت تمام فرشتوں نے عرض کیا کہ اے اللہ! ہم ہر وقت تیری تسبیح بیان کرتے ہیں۔ تو ایسے شخص کو خلیفہ بنائے گا جس کی اولاد زمین پر خونریزی کرے گی اس وقت جب میں بھی عرض کرنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے صدیق کی روح کو متشکل کر کے حاضر کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا کہ تو تخلیق آدم کے برخلاف ووٹ نہ دینا تجھے اللہ تعالیٰ زمین پر ان کا سفیر اور تمام انبیاء کا سفیر بنائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے مجھے انبیاء کا سفیر بنا دیا تو میں آتا تھا اور جاتا تھا ادھر خدا کا دیدار کرتا آتا اور ادھر مصطفیٰ کا دیدار کرتا۔

Marfat.com

یہ بات تحقیق سے ثابت ہوگئی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اوصاف سے متصِف کیا۔ اور تصدیق اور صدق کی صفات سب پر غالب تھی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تمام اوصاف نے متصِف کیا لیکن ان میں عدل کی صفت کو غالب کیا۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا یار بنایا اور تمام اوصاف سے موصوف کیا لیکن حیا کی صفت کو غالب کر دیا اور حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب شیر خدا رضی اللہ عنہ کو تمام اوصاف سے متصف کیا اور شجاعت و دلیری کی صفت کو غالب کر دیا۔ (مفتاح العارفین)

فضیلتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا واقعہ ہے کہ مصر کے لوگ ایک روز آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ یا حضرت ہم ہر سال ایک کنواری لڑکی بالغہ بعمر 18 سال کو لباس فاخرہ پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں تو سارا سال پانی کثرت سے دیتا ہے اگر ایسا نہ کریں تو اس کا پانی خشک ہو جاتا ہے اس کا کیا علاج کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مذہب اسلام تمام مذاہب کو مٹانے والا ہے اسلام میں یہ شرک نہیں ہے اس کام کو بند کر دو اور کسی لڑکی کی جان کو ظالمانہ طریق سے ضائع نہ کرو جب انہوں نے یہ کام ترک کر دیا تو دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا۔ پھر لوگ فریاد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہ حضور گرد و نواح مصر میں قحط کا اندیشہ ہے نیل کا پانی مفقود ہو چکا ہے اب کیا کریں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ منگوا کر اس پر لکھا اے نیل اگر تو اپنے ارادے سے جاری تھا تو اب بالکل بند رہو نہ بہنا اور اگر خدا تعالیٰ جبار و قہار کے حکم سے جاری تھا تو ہمیشہ جاری رہو۔ آپ نے فرمایا: یہ رقعہ لے جا کر دریائے نیل کے اندر پھینکو اس وقت مصر کا گورنر عمر بن العاص تھا اس نے یہ رقعہ دریائے نیل میں پھینک دیا اور اس کے بعد آج تک اس میں پانی جاری رہتا ہے اور اب تک پانی خشک نہیں ہوا۔ سبحان اللہ! یہ عجیب کرامت ہے۔ (ماخوذ از مفتاح العارفین شریف سیّد عفیف الدین حسین شاہ علیہ الرحمۃ)

(2) ایک روز عہدِ رسالت مآب حضرت پیغمبر عالی جناب صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ میدان میں پشت برہنہ بیٹھے اپنا جامہ خودسی رہے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ سورج کی گرمی کے

Marfat.com

شعلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک پر فروزاں تھے آپ کو تپش نے تنگ کیا تو آپ نے ایک غضب وغصہ کی نظر سے سورج کو دیکھا سورج اسی وقت تمام سیاہ ہو گیا۔ دن دہاڑے رات کی سیاہی چھا گئی اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السّلام سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے عرض کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورج کو قہر کی نظر سے دیکھا تو اس کا یہ حال ہوا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے عمر! بس اب سورج کیلئے دعا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا غصہ واپس لے لیا اور شفقت کی نظر سے سورج کی طرف نظر کی۔ فوراً سورج اپنی حالت پر آ گیا۔ یہ کرامت یا سعادت تھی۔ اور صدیق وعمر (رضی اللہ عنہما) کے متعلق اور بھی بہت بیشمار کرامات کتابوں میں وارد ہیں۔ (مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین شاہ)

فضیلتِ عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ دورِ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان مدینہ شریف میں قحط رونما ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ خریدنے کے لئے ایک ہزار اونٹ بمع جوال (بوریاں) شام بھیجنے کا ارادہ کیا تو خریداروں نے عرض کیا حضور شام میں گندم خراب ملے گی آپ نے فرمایا کہ کسی کو اس راز پر مطلع نہ کرنا اور ریت سے بوریاں بھر کر اونٹوں پر لاد کر واپس لے آنا انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب واپس مدینہ پہنچے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غرباء سے پوچھا کہ آٹا لو گے یا گندم۔ کسی نے آٹا مانگا۔ کسی نے گندم جب بوریوں کو کھولا تو گندم مانگنے والوں کے لئے گندم نکلی اور آٹا مانگنے والوں کیلئے آٹا نکلا۔ اور قحط رفع دفع ہوا۔

(مفتاح العارفین شریف)

فضیلتِ مشکل کشا شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ایک دن ایک فقیر نے یہودیوں سے کچھ مانگا انہوں نے کچھ نہ دیا اسی جگہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ وارد ہوئے یہودیوں نے اشارہ کیا کہ ان سے طلب کرو وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کچھ مانگا حضرت علی نے فرمایا کہ گو میں کچھ نہیں رکھتا تاہم تجھے خالی ہاتھ نہیں جانے دوں گا۔ آپ نے دس بار درود شریف پڑھ کر اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے اس کا

Marfat.com

ہاتھ محکم طور پر پکڑا اور اس کو رُخصت کیا راستے میں یہودیوں نے ماجرا پوچھا تو اس فقیر نے کہا کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ نہیں دیا مگر دس بار درود شریف پڑھ کر میری ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھ کر میرے ہاتھ کو محکم پکڑا اور جب میں نے کھولا تو وہاں دس اشرفیاں سونے کی نکل آئیں تمام یہودی یہ کرامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (مفتاح العارفین شریف)

2- ایک روز ایک شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آ کر کہنے لگا کہ مجھے ایک صد اونٹ سرخ بالوں والے دو کیونکہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تحریر یا گواہ پیش کرو۔ وہ نا اُمید ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ہر کسی نے تحریر یا گواہ طلب کیے اس نے کہا کہ نہ تو تحریر ہے اور نہ اس وقت کوئی موجود تھا۔ آخر وہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور عرض حال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ تو گواہ طلب کیا اور نہ تحریر بلکہ کہا ہاں درست ہے تو کل صبح نماز سے فارغ ہو کر میرے پاس آنا ہم فلاں پہاڑ کی پشت پر جا کر تم کو نتیجہ صورت سے آگاہ کر کے ایک صد شُتر سرخ بالوں والے دیں گے۔ رات کو مولائے کائنات' علی المرتضیٰ' شیر خدا' مشکل کشا رضی اللہ عنہ نے منادی کی کہ میں علی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا بیٹا اور زوج بتول ہوں۔ کل صبح سب لوگ چھوٹے بڑے' مرد' عورتیں وہاں پہاڑ کی پشت پر جمع ہو جائیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دکھاؤں گا۔ صبح نماز سے فارغ ہو کر وہ شخص بھی اور تمام بوڑھے' جوان' مرد عورتیں' چھوٹے بڑے پہاڑ مذکورہ کی پشت پر جمع ہو گئے۔ حضرت علی نے دعا کی تو اس پہاڑی کی پشت سے ایک ایک کر کے پورے سو اونٹ سرخ بالوں والے جمع ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ سب اس سائل کو دیکر معمّہ اس طرح حل کر دیا کہ فلاں جہاد سے فارغ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے علی فلاں شخص فلاں حلیہ والا تیرے پاس آئے گا تو فلاں پہاڑ پر جا کر دعا کرنا تو اس پہاڑ کی پشت سے سو اونٹ سرخ بالوں والے نکل آئیں گے تو اس کو دے دینا میں نے اس سے وعدہ کیا ہے سب نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھ لی۔

سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ نے اور بھی کئی کرامتیں خلفائے راشدین کی

Marfat.com

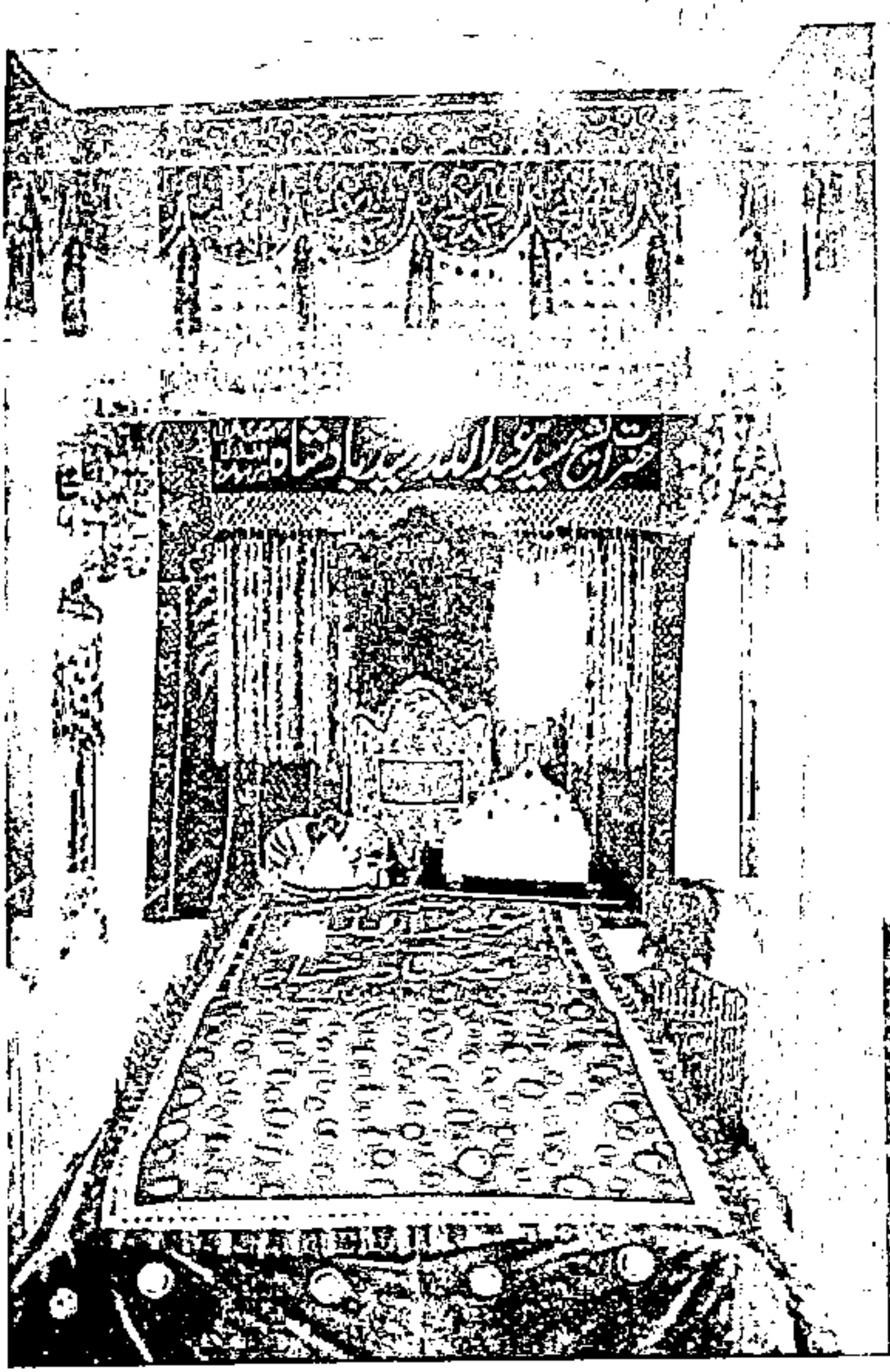

مزار حضرت سید عبداللہ سید بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ کا اندرونی منظر

سیدی ومرشدی امام العرفاء نقیب اشراف سید محمد انور شاہ الگیلانی الرازاقی
سجادہ نشین سدرہ شریف

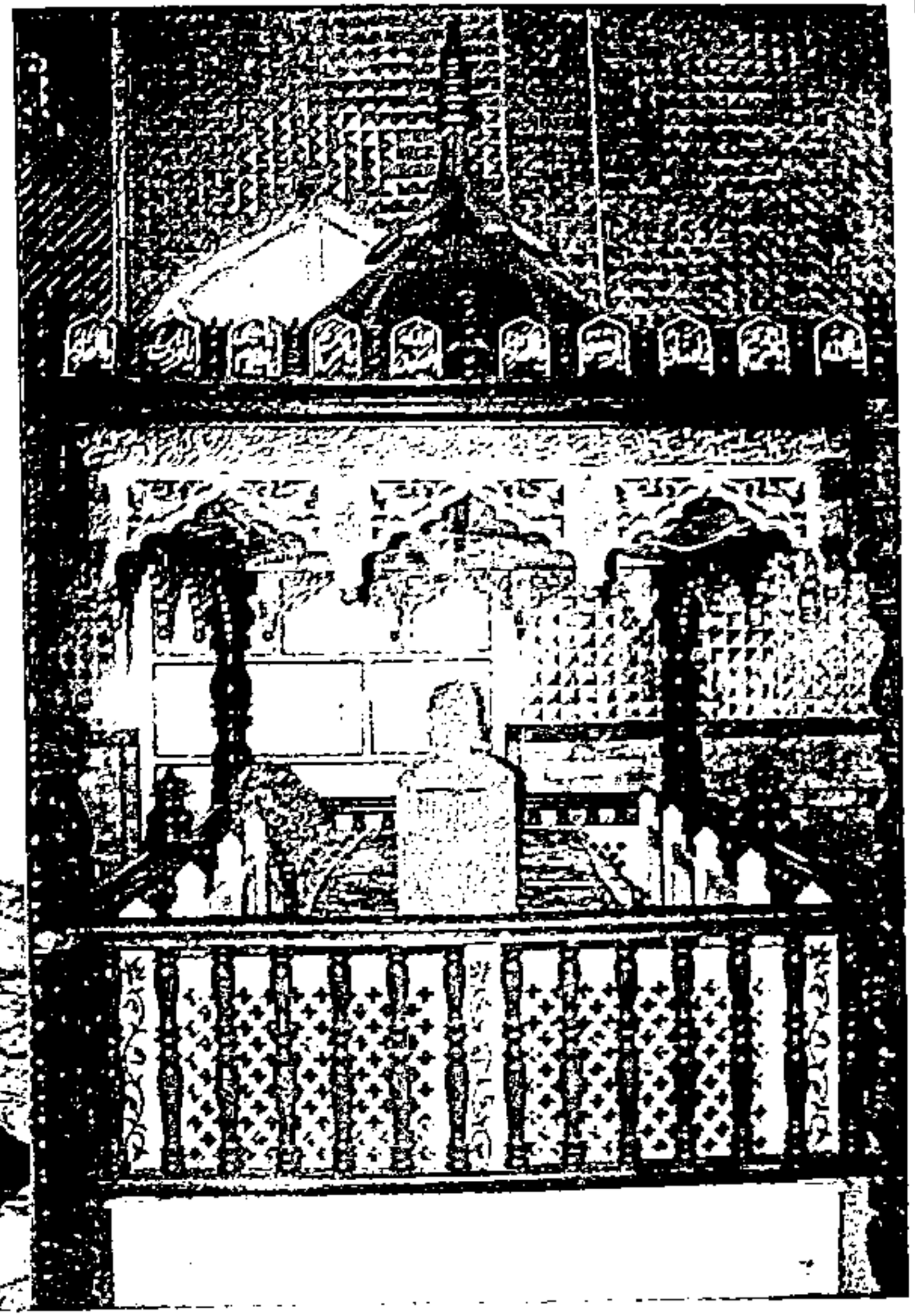

سید عفیف الدین حسین الجیلانی کے مزار کا اندرونی منظر

Marfat.com

Marfat.com

درج کی ہیں لیکن میں نے اختصار سے کام لیتے ہوئے ان میں سے چند لکھ دی ہیں تا کہ قارئین حضرت سیّد عفیف الدّین حسین کی عقیدت حضرات خلفائے راشدین کے ساتھ ملاحظہ فرمالیں۔

تعداد بنات رسول ﷺ

اہل تشیع حضرات نبی کریم ﷺ کی بنات کے بارے میں بھی اختلاف کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی بنات کی تعداد چار نہیں مانتے وہ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہی نبی کریم ﷺ کی واحد بیٹی کہتے ہیں۔ اور باقی تین حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ اور حضرت زینب (رضی اللہ عنہن) کو آپ ﷺ کی بیٹیاں ماننے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ ان میں سے دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں تھیں جن کی وجہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ اہل تشیع حضرات محض دشمنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں انکار کرتے ہیں تا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت نہ ہو کہ نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں آپ کے عقد میں تھیں۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق اور تعداد بنات رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن مبارک سے نبی کریم ﷺ کے چار لڑکیاں اور تین لڑکے پیدا ہوئے ایک لڑکا ابراہیم تھا جو کہ حالت شیر خوارگی میں فوت ہوا اور ابراہیم ماریہ قبطیہ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا باقی تمام اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے پیدا ہوئی۔

تین لڑکے طاہر' طیب' قاسم۔ اور چار لڑکیاں حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ' حضرت زینب' حضرت فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) تینوں لڑکے بچپن ہی میں وصال فرما گئے۔ حضرت ام کلثوم اور حضرت رقیہ یکے دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اسی لئے آپ کو ذوالنورین (دو نوروں والا) کہتے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی اعلان نبوّت سے پہلے مکہ کے ایک کافر سے ہوئی تھی۔ (مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی توہین کرنے والے کو امام اعظم رضی اللہ عنہ کا جواب

آپ لکھتے ہیں:

''ایک دفعہ ایک مالدار آدمی امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بے حد دشمنی رکھتا تھا اور معاذ اللہ آپ کو یہودی کہتا تھا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایک دن بلایا اور اسے کہا کہ تیری دونوں بیٹیوں کا نکاح اگر یہودی سے پڑھا دیا جائے تو تو خوش ہو گا؟ اس نے کہا ہرگز نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں لڑکیاں یہودی کے گھر گئیں یہ کہا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ناراض ہوں گے؟ وہ شخص سمجھ گیا اور اس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہودی کہنا ترک کر دیا اور توبہ کی۔

(مفتاح العارفین شریف' سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانی الحموی علیہ الرحمہ)

فضیلتِ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

یانساء النبی لستن کاحد من النساء (سورۃ احزاب)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیوی تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

اس آیت میں ازواجِ مطہرات کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اے ازواجِ مطہرات تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو یعنی تم عام عورتوں سے افضل ہو اور یہ افضیلت صرف اور صرف نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ ہے۔ اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ ازواجِ مطہرات تمام کی تمام پاک اور نیک تھیں۔ لیکن اہل تشیع حضرات ازواجِ مطہرات کی گستاخیاں کرتے ہیں اور اس سلسلے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں اس تہمت سے برأت ثابت کرنے کے لئے اللہ نے سورۃ نور نازل فرمائی۔

اور سورۃ نور کی خصوصاً 10 آیات صرف اور صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی عفت اور آپ کی شان میں نازل فرما کر ہمیشہ کے لئے قرآن میں ثبت فرما دیں کہ جب تک قرآن پاک کی لوگ تلاوت کرتے رہیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان بیان ہوتی رہے گی۔ شیعہ حضرات قرآن پاک کی سورۃ تحریم کی آیت سے غلط

Marfat.com

استدلال کر کے اپنے عقیدے کو ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ازواجِ مطہرات پر ان کی طرف سے لگائے گئے الزام ثابت ہو سکتے ہیں۔ تو حضرت عفیف الدّین حسین الجیلانی نے سورۃ تحریم کی وہ آیت لکھ کر وضاحت فرمائی کہ یہ تو ازواجِ مطہرات کی شان میں نازل ہوئی ہے اور دشمنانِ ازواجِ مطہرات اسے ان کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں آپ لکھتے ہیں۔

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمۃ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ شیعہ حضرات کا اعتراض درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اعتراض شیعہ بر آیات:

عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا۔

اس پر شیعہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویاں 'عابدہ' تائبہ' مومنہ نہیں تھیں کیونکہ اس آیت کا ترجمہ یہی ہے کہ اگر چاہے تو نبی تم کو طلاق دے اور اللہ تم سے اچھی بیویاں اس کو عطا کرے تمہارے بدلے میں جو مومن' عابد' فرمانبردار' نیک توبہ کرنے والیاں وغیرہ وغیرہ..... تم سے بہتر بیوہ اور تم سے بہتر کنواریاں یہاں تک شیعہ لوگوں کا اعتراض لکھ کر آگے آپ لکھتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ اس آیت میں ان کی (ازواجِ مطہرات) تعریف کرتا ہے اور شیعہ حضرات نبی کی بیویوں پر طعن کرتے ہیں۔'' (مفتاح العارفین شریف)

مطلب آپ کے فرمانے کا یہ ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ نبی ﷺ کی بیویاں کافر ہیں یا طعن کے قابل ہیں اس آیت سے ان کے خلاف بدزبانی کرنا ایک بے سمجھی اور نادانی ہے۔ اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ علم بلاغت کا مسئلہ یہ ہے کہ خیرا کا لفظ ثابت کرتا ہے کہ یہاں تفضیل بعض ہے آگے منکن۔ تم سے کا لفظ ہے تو عربی علم بیان و بلاغت کا قاعدہ ہے کہ تفضیل کا صیغہ فضیلت کے مادے کو سلب نہیں کرتا بلکہ تفاضل و تزاید کا کام دیتا ہے۔ مثلاً اگر میں کہوں کہ خالد زید سے زیادہ خوبصورت ہے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ زید کی خوبصورتی معدوم ہو گئی اسی طرح ازواجِ مطہرات کی

Marfat.com

پاکدامنی' عبادت' پرہیز گاری وغیرہ سلب نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ میرے نبی سے ایسے ویسے مطالبات نہ کرو اگر وہ ناراض ہو جائے تو تم سے بہتر ازواج اللہ اس کو عطا کرسکتا ہے بہتر ثیبہ' بہتر کنواریاں' بہتر تائبات' بہتر عابدات' کیا اس سے کوئی نادان یہ مطلب لے سکتا ہے کہ ان میں کنواریاں نہ رہیں ان میں بیوہ نہیں تھی۔ جو نبی ﷺ کے نکاح میں آئیں۔

Marfat.com

شہزادۂ غوث الوریٰ قطب الاقطاب

پیر سیّد محمد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ

Marfat.com

الوریٰ قطب الاقطاب

پیر سیّد محمد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ

سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مفتاح العارفین شریف کو لکھتے ہوئے بار بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے الہ العالمین مجھے اولادِ نرینہ عطا فرما۔ مفتاح العارفین شریف کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ جب آپ نے یہ کتاب لکھنا شروع کی آپ کے ابھی کوئی اولاد نہ تھی پھر دوران تحریر کتاب ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا اور آپ کو پہلے سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ جیسا ولی کامل بیٹا عطا فرمایا اور پھر اس کے بعد سیّد گل بادشاہ علیہ الرحمۃ کی پیدائش ہوئی دونوں صاحبزادے کامل ولی اللہ ہوئے اور سیّد گل بادشاہ تو عالم شباب ہی میں وصال فرما گئے اور سیّد گل بادشاہ کے ہاں ایک بیٹا سیّد احمد شاہ گیلانی پیدا ہوا جن کا تذکرہ اور آپ کی اولاد کی تفصیل پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے۔ اور مزید تفصیل اپنے مقام پر آ رہی ہے۔ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی تاریخ پیدائش مفتاح العارفین شریف میں تحریر کے مطابق ۱۳۰۲ ہجری ہے۔

پیدائش

سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ 26 ذوالحج بروز ہفتہ بوقت صبح ۱۳۰۲ ہجری یکہ توت پشاور شہر میں سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمۃ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرۂ نسب سیّد عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے جا ملتا ہے

Marfat.com

جیسا کہ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی نے اپنے ہاتھ سے اپنے تصنیف کردہ کتاب ''مفتاح العارفین'' میں درج کیا ہے جس کا عکس پچھلے صفحات میں آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

تعلیم وتربیت

سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ نے ابتدائی تعلیم والدگرامی سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بہت بڑے عالم ومحقق اور بلند پایہ صوفی تھے سے حاصل کی اور اس کے علاوہ مقامی اساتذہ سے علومِ مروّجہ کی تکمیل کی۔ اور اپنے والد صاحب کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ رزّاقیہ میں بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا اور لوگوں کی تعلیم وتربیت میں زندگی گزار دی۔

ازدواجی زندگی

سیّد بادشاہ نے پشاور کے ایک راجپوت گھرانے میں شادی کی اور ایک بیٹی پیدا ہوئی جو کہ عالم شباب میں وفات پا گئی۔ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کے نرینہ اولاد نہ تھی۔

سیّد بادشاہ کا حسن و جمال:

سیّد بادشاہ علیہ الرحم کو اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال سے نوازا تھا۔ آپ اس قدر حسین تھے کہ دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے چہرۂ انور پر نظر نہ ٹھہرتی تھی اور ساری عمر اپنے حسن و جمال کو چھپانے کے لئے چہرے پر ہمیشہ سبز رنگ کا کپڑا ڈالے رکھتے تھے اور شرم و حیاء کا یہ عالم تھا کہ عمر بھر کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا اور آپ کو دیکھنے والے آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی تائب ہو جاتے اور راہِ راست اپنا لیتے تھے۔ آپ کی زیارت کرنے والوں سے جب آپ کے حسن و جمال کے متعلق پوچھا جاتا ہے تو زبان حال سے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

تشبیہہ تیرے چہرے کو کیا دوں گل تر سے
ہوتا ہے شگفتہ مگر اتنا نہیں ہوتا

سخاوت وفیاضی:

سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کو سخاوت و فیاضی ورثے میں ملی تھی۔ آپ کے مریدین جن

Marfat.com

میں سے چند ایک اَب بھی حیات ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ سے زیادہ سخی و فیاض کوئی اور نہیں دیکھا آپ اپنے غریب مریدوں کی دل جوئی کے لئے ان کے گھر میں ٹھہرتے تھے اور اپنی جیب سے ان کی مالی امداد فرماتے۔ اور غریبوں پر انتہا درجے کی شفقت فرماتے۔

مریدین کی تعلیم وتربیت:

سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ پابند شریعت تھے اور اپنے مریدین کی تعلیم وتربیت کے لئے آپ نے بھی اپنے والد سیّد عفیف الدین حسن الجیلانی علیہ الرحمۃ کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے دور دراز کے سفر فرمائے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کے ذریعے راہ راست پر گامزن کیا آپ کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے اِسلام قبول کیا اور کئی لوگ بدعقیدگی کو چھوڑ کر مسلک اہلسنّت پر کار بند ہوئے آپ اپنے والد کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے سال میں ایک بار اپنے مریدوں کے پاس جاتے جو کہ دریائے سندھ کے کنارے پشاور سے لیکر سندھ تک پھیلے ہوئے تھے۔ اپنے مریدوں کو اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ خط کرتے تھے جس شہر کی طرف بس۔ ٹرین یا کوچ جاتی ادھر اسی سواری سے سفر کرتے اور اگلا سفر گھوڑا یا اونٹ پر ہوا کرتا تھا قارئین کے لئے آپ کے خط کا عکس دیا جا رہا ہے آپ جس علاقے کا تبلیغی دورہ کرتے۔ وہاں اپنے مرید خاص کو بذریعہ خط اپنے پروگرام سے آگاہ کرتے اور اسے تلقین کرتے کہ اس پروگرام سے تمام مریدین کو آگاہ کر دے یہاں تک کہ آپ کا دورۂ بھکر کی طرف ہوتا تو اس کی اطلاع بڈھ اور سدرہ کے مریدین کو بھی کر دیتے تا کہ وہ بھی آپ کے وعظ سے استفاضہ کر سکیں۔ مثلاً اس خط کو ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

از پشاور

۲۵-۱۰-۶۵

مرید خاص ملک گلہ یہ بالی و حاجی رمضان خلیفہ اللہ بخش' السّلام علیکم

خیریت طرفین مدام مطلوب

میں نے کل تمہیں جوابی کارڈ اور آج صبح کارڈ بھیجا اور اپنے پروگرام سے آگاہ کیا اب اس وقت سدرہ کے مریدین کی طرف سے خط ملا کہ آپ کو کلور کوٹ کا دورہ کرنا ہے آپ وہاں کلور کوٹ اتریں گے۔ اب تھوڑے دن رہ گئے ہیں خط دیر سے ملتے ہیں میں نے کلور کوٹ قاسم اعوان ولد غلام علی خلیفہ کو لکھ دیا ہے کہ میں ۶۵-۱۱-۵ کی شام کو کندیاں پہنچ کر صبح بروز چھنٹر چھنٹر بذریعہ ریل گاڑی کلور کوٹ اتروں گا اور دریا پار کر کے عمری والی کو جاؤں گا خط اسے شاید ملے یا نہ ملے۔ آپ آ جائیں۔ پشاور سے سیدھی کلور کوٹ کو گاڑی نہیں جاتی کندیاں تک جاتی ہے۔ خلیفہ اللہ بخش کنیرہ اور قاسم اعوان بیمار ہیں اس لئے عثمان ماچھی اور غلام نبی بالی کلور کوٹ مع سواری ڈاچی پہنچنے کا انتظام کریں اور باقی ہر قسم کے انتظامات بھی کریں قاسم اور ان کے والد خلیفہ غلام علی سے مشورہ کریں اور انہیں کہہ دیں کہ مجھے کندیاں آ کر ملیں' تکلیف کر کے یہ خط بڈھ اور پوٹالا کر ضرور دکھا کر سمجھا دینا اس دورے کے بعد شاید میں ۶۵-۱۱-۸ کو بڈھ پہنچ جاؤں گا۔

دُعا گو

پیر سیّد بادشاہ

Marfat.com

وصال شریف سے قبل وصیّت

سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ نے قبل وصال وصیّت فرمائی تھی کہ آپ کو سدرہ شریف میں دفن کیا جائے اور جب سیّد بادشاہ کا وصال ہوا تو آپ کو چند وجوہ کی بنا پر آپ کی وصیّت کے مطابق سدرہ شریف میں دفن کرنا ممکن نہ ہو سکا اور آخر آپ کو پشاور ہی میں آپ کے والد سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

وصیّت کے متعلق آپ کے پوتوں کا بیان ہے۔

پیر سیّد بادشاہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے ہمارے والد اور ہم سب کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے وفات کے بعد سدرہ کی بستی میں دفن کرنا' سدرہ کی بستی پشاور سے بہت دور تھی اور پھر غیر آباد تھی اور پھر ہمارے حالات کچھ اس قسم کے تھے کہ فوری طور پر ہم اس وصیّت پر عمل نہ کر سکے اور پیر سیّد بادشاہ کو پشاور میں آپ کے والد کے پہلو میں دفن کر دیا جب حالات سازگار ہوئے تو ہم نے وصیّت پر عمل کرنے کا مشورہ کیا اور بالآخر ۱۳۹۶ ہجری بمطابق ۱۰ جولائی ۱۹۷۶ء بعد نمازِ عصر ضروری کارروائی کے بعد قبر کشائی کی گئی۔ پیر سیّد بادشاہ کے تابوت کو نکال کر بستی سدرہ شریف لایا گیا اور یہاں دفن کیا گیا پیر سیّد بادشاہ کی تدفین کے بعد سجادہ نشین سیّد محمد انور گیلانی نے بھی وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی اور آج تک وہاں سکونت پذیر ہیں ہم سب کو اپنے بھائی پر فخر ہے کہ وہ سلسلہ قادریہ رزّاقیہ کی حقیقی معنوں میں ترویج و اشاعت کر رہے ہیں اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کر رہے ہیں۔

سیّد منورہ شاہ گیلانی سیّد محمد شاہ گیلانی

سیّد جواد شاہ گیلانی

بغداد ہاؤس شاد باغ کالونی بیرون یکہ توت پشاور

۰۳-۰۶-۲۰۰۴

Marfat.com

پشاور میں دفن کے بعد سدرہ شریف میں منتقلی کا مسئلہ

جب سیّد بادشاہ کو ناگزیر وجوہات کی بناء پر آپ کی وصیّت کے خلاف پشاور ہی میں دفن کر دیا تو آہستہ آہستہ سیّد بادشاہ کی وصیّت کہ مجھے سدرہ میں لے جا کر دفن کرنا اہل خانہ کے دل و دماغ سے نکل گئی جب تقریباً ساڑھے چار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد سیّد بادشاہ نے بار بار اپنے بھتیجے اور سیّد محمد انور گیلانی کے والد محترم سیّد احمد شاہ گیلانی کو خواب میں آ کر فرمایا کہ مجھے میری وصیّت کے مطابق ڈیرہ اسمٰعیل خان سدرہ شریف میں لے جا کر دفن کرو' سیّد احمد شاہ گیلانی پریشان رہنے لگے کہ اب کیا کیا جائے۔ اسی پریشانی میں کافی دن گزر گئے کہ سیّد بادشاہ نے پھر خواب میں آ کر وہی حکم فرمایا تو پھر مجبوراً سیّد احمد شاہ گیلانی نے علماء سے رجوع کیا۔

سیّد بادشاہ کے تابوت کو سدرہ منتقل کرنے کے لئے علماء سے رجوع

جب سیّد بادشاہ نے بار بار خواب میں حکم فرمایا کہ مجھے سدرہ شریف میں لے جا کر دفن کیا جائے تو پھر سیّد احمد شاہ گیلانی نے علماء کرام سے رجوع کیا کہ میرے چچا نے وفات سے قبل ہمیں وصیّت فرمائی تھی کہ مجھے وصال کے بعد سدرہ شریف لے جا کر دفن کیا جائے لیکن اس وقت ہم کچھ وجوہات کی بناء پر عمل نہ کر سکے اور انہیں پشاور ہی میں دفن کر دیا لیکن اب بار بار وہ خواب میں آ کر وصیّت پر عمل کرنے کا حکم فرما رہے ہیں اس صورت میں کیا کیا جائے تو علماء نے فتوی دیا کہ ان کو قبر مبارک سے نکال کر سدرہ شریف لیجا سکتے ہیں۔

استفتا کی مکمل عبارت درج کی جاتی ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اندریں مسئلہ کہ زید کا انتقال ہوئے چند سال ہوئے ہیں اور اب تک اس کی میّت کو بطور امانت رکھا گیا ہے اور میت تابوت میں ہے کیا اس امانت کو اب اس کے ورثاء نکال کر اپنی پسند کی دوسری جگہ میں دفن کر سکتے ہیں یا نہیں کر

Marfat.com

سکتے از روئے شریعت مطہرہ اس کی کیا پوزیشن ہے؟

سائل: سیّد احمد شاہ

محلّہ: میر جمال شاہ پشاور شہر

الجواب: اقول باللہ التوفیق میت کو قبر میں رکھ کر اوپر مٹی ڈالے جانے کے بعد میت کو قبر سے نکالنا بالاتفاق ناجائز ہے تمام کتب فقہ میں اس کی تصریح موجود ہے لیکن صورت مسئلہ میں جس میت کو قبر سے نکالنے کا سوال ہے وہ چونکہ امانت ہے اور امانت کا مسئلہ جدا ہے امانت رکھنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ بعد میں حالات سازگار ہونے پر اس کو نکالا جائے حضرت یوسف علیہ السّلام کے تابوت مبارک کو کئی بار منتقل کر کے دفنانا حدیث میں آتا ہے اور تفسیر روح البیان اور روح المعانی' جلالین وغیرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے لہٰذا امانت ہونے کی حیثیت سے زید کو بعد از وفات قبر سے نکال کر اس کے ورثاء اسے اپنی پسند کی جگہ منتقل کر کے لے جا سکتے ہیں۔

دستخط و مہر:

پیر محمد چشتی دارالعلوم جامہ غوثیہ بیرون یکہ توت پشاور شہر

اس فتوی پر ملک پاکستان کے کئی ایک جید علماء کے تصدیقی و تائیدی دستخط موجود ہیں جو کہ فوٹو میں دیکھے جا سکتے ہیں

Marfat.com

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کہ

زید کا انتقال ہوئے چند سال ہوئے ہیں اور اب تک اس کی میت کو بطور امانت رکھا گیا ہے اور میت تابوت میں ہے کیا اس امانت کو اب اس کے مرنے کا کال کہ اپنی پسند کی دوسری جگہ میں دفن کریں یا نہیں کہ تکلیف اور تردد کے شرعیت معتبر نہیں کیا فرماتے ہیں

المرقم اسیر سید احمد شاہ مجلہ میر جمال شاہ

الجواب اول وباللہ التوفیق میت کو قبر میں رکھنے کے بعد قبر سے نکالنا بالاتفاق ناجائز ہے تمام کتب فقہ میں بلا تصریح مخالف موجود ہے

کہ قبر سے نکالنے کا سوال ہے وہ جبکہ امانت ہے

اور امانت کا مسئلہ جدا ہے امانت رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ بعد میں حالات سازگار ہونے پر اسکو لے جائیں

حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت مبارک کو کئی بار منتقل کرنے کے متعلق حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ روح البیان

اور روح المعانی جلالین وغیرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے

ستارہ امانت ہونے کی وجہ سے زید کو بعد از دفن قبر سے منتقل کرنا جائز ہے

واللہ اعلم بالصواب

محمد عبد المجید عفی عنہ شیرانوالہ

دار العلوم حامدیہ غوثیہ شیرانوالہ

صحیح الجواب

ابو الطیب فضل احمد

بغداد

Marfat.com

فتویٰ کے بعد سیّد بادشاہ کی قبر کشائی

علماء سے فتویٰ لینے کے بعد آپ کے بھتیجے سیّد احمد شاہ گیلانی نے ۱۱ رجب المرجب ۱۳۹۶ ہجری/۱۰ جولائی ۱۹۷۶ بعد نمازِ عصر' ضروری کارروائی کے بعد قبر کشائی کی اور آپ کے تابوت کو نکال کر قبرستان کے ساتھ موجود مسجد فردوسیہ' جس کا آج کل نام مسجد توحید ہے میں رکھا گیا۔ آپ کا تابوت اس مسجد میں عصر سے لے کر دوسرے دن ۸ بجے تک پڑا رہا لوگوں کا ایک ہجوم تھا اور وہ زار و قطار رو رہے تھے کہ سیّد بادشاہ کے تابوت کو یہاں سے منتقل نہ کیا جائے۔ قبر کشائی کی گئی تو قبر شریف سے پانی نکلا عینی شاہدوں کے بیان کے مطابق تابوت بالکل صحیح سلامت تھا اور تابوت کی کسی ایک میخ کو بھی زنگ تک نہیں لگا تھا ریش مبارکہ پر غسل کے پانی کے قطرات موجود تھے آپ کا کفن بالکل سفید تھا تابوت مبارک میں رکھے گئے پھول بالکل ابھی تر و تازہ تھے جیسے ابھی کسی نے رکھے ہوں اور تابوت سے ایسی خوشبو نکلی جو آج تک کبھی ہم نے نہ سونگھی تھی اس خوشبو نے پورے ماحول کو معطر کر دیا سیّد احمد شاہ گیلانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے چچا کی ریش مبارک اور پیشانی پر پانی کے قطرات موجود تھے اور آپ کا چہرہ ہشاش بشاش تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آپ زندہ ہوں اور بس سوئے ہوئے ہیں یعنی آپ اولیاء و صلحاء کو مردہ سمجھنے والوں کو بلھے شاہ کی زبان میں یہ کہہ رہے تھے۔

؎ بلھے شاہ اساں مرنا ناہیں تے گور پیا کوئی ہور

پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد صاحب نے جب کتاب فیضان قادریہ رزّاقیہ لکھی تو اس دوران پشاور کا دورہ کیا اور وہاں پر موجود اس واقعہ کے عینی شاہدوں سے اس واقعہ کی شہادت لی اور ان لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔

اسی طرح میں جب اس موجودہ کتاب کو مرتب کر رہا تھا تو میں بھی ۲۰۰۵ء میں پشاور گیا ہوں او وہاں پر موجود عینی گواہوں سے مذکورہ بالا واقعات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے تصدیق کی اور باقاعدہ میں نے ان سے حلفیہ بیان لکھوائے جو میرے پاس محفوظ ہیں بلکہ وہاں پر ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہ اس وقت بچپن میں تھے۔ اور انہوں نے سیّد

Marfat.com

بادشاہ علیہ الرحمۃ کی زیارت کی تھی انہوں نے کئی ایک پرانی یادوں پر مشتمل باتیں سنائی جو کبھی آئندہ تحریر میں ذکر کروں گا جن کو سن کر سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی عظمت اور بھی دل و دماغ میں بیٹھ گئی۔

بیان حلفی

سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کے تابوت مبارک کو پشاور سے قبر کشائی کر کے نکالنے کی تقریب میں شامل عینی گواہ کا بیان

میں مسمی لیاقت حسین ولد فقیر حسین سکنہ اندرون لاہوری گیٹ چوک گاڑی خانہ گلی کوچہ ملا صمد میں ملا صمد کی مسجد کی دیوار کے ساتھ برف اور بوتلیں فروخت کیا کرتا تھا۔ اس وقت میری عمر تقریباً 58 برس ہے۔ آج کل میں پشاور کو چھوڑ کر حسن ابدال میں رہ رہا ہوں۔ جب سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ حیات تھے تو میرا لڑکپن تھا اور ہم سب گھر والے سیّد بادشاہ سے عقیدت رکھتے تھے اور میں خود بھی آپ کی صحبت میں روزانہ چند گھڑیاں بیٹھا کرتا تھا اور پیر صاحب بھی مجھ سے بڑی محبت کیا کرتے تھے۔ سیّد محمد انور جیلانی مدظلہ سے عمر میں چند سال بڑا ہوں لیکن میں اس وقت بھی بطور خادم سیّد محمد انور شاہ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ جب سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور آپ کی وصیت کے مطابق تقریباً ساڑھے چار سال بعد جب آپ کو پشاور والی قبر شریف سے نکالا گیا تو میں اس میں شامل تھا میں نے خود قبر شریف کو کھولا ہے ذرا اس کی تفصیل بتاتا ہوں کہ سیّد محمد انور گیلانی چونکہ بچپن میں ہم سے اکثر ملاقاتیں رہتی تھیں اور ہم بھی ان کا بہت ادب کیا کرتے تھے کیونکہ ہم اپنے بزرگوں سے سنا کرتے تھے کہ یہ خاندان غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہے جو کہ ایک پشت پہلے ملک عراق سے ہجرت کر کے پشاور شہر میں مقیم ہوئے ہیں۔ جس دن سیّد بادشاہ کو قبر شریف سے نکالنا تھا تو سیّد محمد انور شاہ گیلانی میرے پاس آئے اور آ کر کہا کہ مجھے میرے دادا سیّد بادشاہ نے خواب میں امر فرمایا ہے کہ قبر کشائی کی تقریب میں لیاقت حسین کو بھی ضرور بلا کر لائیں۔ اور اب تم میرے ساتھ چلو اور آج آپ کے تابوت مبارک کو نکالنا ہے میں سیّد محمد انور گیلانی کے ساتھ ہو لیا اور جا کر قبر شریف کو کھولنا شروع کیا

Marfat.com

اور جوں جوں ہم تابوت شریف کے پاس پہنچتے ہیں تو ہوا و فضاء میں ایک عجیب روحانی خوشبو محسوس کر رہے ہیں بلکہ جب ہم نے تابوت باہر نکالا تو ایک خوشبو کا (حُلہ) نکلا جس نے اس تمام علاقے کو معطر کیا اور جب ہم نے قبر شریف کو کھولنا شروع کیا تھا تو چند آدمی تھے لیکن جب اس خوشبو نے علاقے کو معطر کیا تو لوگ کھچا کھچ اس کی طرف آنے لگے اور لوگوں کا جم غفیر جمع ہو گیا پھر ہم نے تابوت شریف کو اٹھا کر قریب ہی موجود مسجد میں رکھ دیا اور اب تابوت شریف پر لگی ہوئی کھڑکی کو کھولا گیا تو مخلوق خدا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کا چہرہ مبارک ایسے تر و تازہ جیسے زندہ شخص ابھی ابھی غسل کر کے سویا ہوا ہو اور چہرے پر نورانیت و مسکراہٹ تھی جسے بد مذہب وہابی و پنج پیری بھی دیکھ کر انگشت بد ندان تھے۔ پھر مخلوق خدا زیارت کرتی رہی اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کی زندہ کرامت دیکھ کر عقیدت مندی کا اظہار کرنے لگے اور زار و قطار رو رہے تھے کہ انہیں پشاور سے نہ لے جایا جائے اور انہیں یہی پر دفن کر دیا جائے تا کہ ان کے فیوض و برکات سے ہم محروم نہ ہوں اس کے بعد آپ کی میت شریف کو گاڑی میں رکھ کر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاقہ سدرہ شریف میں لے جایا گیا اس بات کا تذکرہ میں ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب ہم نے تابوت شریف کو نکالا تو اس وقت سخت گرمی کا موسم تھا جب آپ کے تابوت شریف کی کھڑکی کو کھولا تو ایک بادل کے ٹکڑے نے سایہ کر دیا جو کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں تدفین تک سایہ فگن رہا اور عوام نے مشاہدہ بھی کیا اور جب میں سدرہ شریف عرس مقدس کی تقریب سعید میں شامل ہوا تو اہل سدرہ نے سیّد بادشاہ کے تابوت مبارک کی تدفین کے وقت کی عجیب عجیب کرامات سنائیں اور بتایا کہ اس کے بادل کے ٹکڑے نے سدرہ شریف تک سایہ کیے رکھا۔ میں پشاور میں قبر کشائی کی تقریب کے بعد ساتھ اس وقت سدرہ شریف نہیں آیا تھا۔

دستخط و انگوٹھا لیاقت حسین ولد فقیر حسین

لیاقت

Marfat.com

سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کا تابوت مبارک

سدرہ شریف میں

سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کے تابوت کو ایک کوچ کے ذریعے پشاور سے سدرہ شریف لایا گیا تو دورانِ سفر آپ کے تابوت پر بادل کے ایک ٹکڑے نے سایہ کیے رکھا تھا سدہ شریف پہنچنے پر یہاں کے لوگوں نے آپ کا بھرپور استقبال کیا اور صلوٰۃ وسلام کی گونج میں' آپ کو سدرہ شریف کے اس مقام پر دفن کر دیا گیا اور سدرہ شریف میں بھی ایک دن اور ایک رات آپ کے جسم مبارک کو زیارت کے لئے رکھا گیا مخلوق خدا دور دور سے زیارت کے لئے آتی اور اللہ کے ولی کامل کی یہ زندہ کرامت دیکھ کر دنگ رہ جاتی سدرہ شریف میں جن لوگوں نے آپ کی تدفین میں حصہ لیا ان میں سے کچھ لوگ ابھی زندہ ہیں اور کافی ضعیف العمر ہو چکے ہیں میں نے ان میں سے ایک بزرگ سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے سیّد بادشاہ کو اپنے ہاتھوں سے قبر شریف میں اتارا تھا اور پاؤں کی طرف سے ایک تختی تابوت کی اکھڑ گئی تو میں نے جب اس تختی کو لگایا تو آپ کے جسم مبارک کو ہاتھ سے دبا کر دیکھا از راہِ عقیدت جس طرح زندہ آدمی کی ٹانگیں دبائی جاتی ہیں میں نے اس طرح دبایا تو واللہ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ آپ کا جسم اس طرح تھا جیسے زندہ انسان کا جسم ہوتا ہے اور اس کے بعد میں نے تختی لگا کر بند کر دیا اور تابوب مبارک کو قبر میں اتارا گیا اس کا یہ بیان میں نے آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ کر کے محفوظ کر لیا' جو کہ میرے پاس محفوظ ہے۔

آپ کا مزار عوام الناس کے لئے مرجع خلائق ہے اور زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اللہ کے فقیر مرتے نہیں ہیں ان کو مردہ کہنے والو ہوش کے ناخن لو بلکہ سلطان باہو

Marfat.com

کی زبان میں مزار شریف سے آواز آ رہی ہے۔

فقیر نام تنہاں دا باہُو تے قبر جنہاں دی جیویں ہُو

فقیر تو مرتا نہیں ہے بلکہ فقیر کی تو یہ شان ہے کہ جس مٹی میں وہ آرام فرما ہوتا ہے اس بے جان مٹی کو بھی حیات بخش دیتا ہے اور وہ مٹی بھی زندہ ہو جاتی ہے سلطان باہو کے اس مصرعہ کی تفسیر اگر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہو تو میرا مشورہ مانتے ہوئے ذرّا ایک دفعہ سدرہ شریف سے ہو آؤ تو سلطان باہُو کے اس فرمان کی سمجھ آ جائے گی۔ اس بنجر و بیابان زمین میں جہاں سیّد بادشاہ کا جسم اطہر دفن ہے وہ جگہ سب آس پاس کی زمین سے انوکھا ہی رنگ دکھائی دیتی نظر آتی ہے اور اس زمین کے ذرّے ذرّے سے حیات کے سوتے پھوٹ رہے ہیں۔

Marfat.com

سیّد بادشاہ کے تابوت شریف کو نکال کر سدرہ لانے کے وقت کے عینی گواہوں کے بیان:

میرا نام نور محمد ولد عبدالرحمٰن قوم بھچر سکنہ جال شمالی تحصیل پپلاں ضلع میانوالی ہے اس وقت میری عمر ۷۰ سال ہے اور میرا سارا خاندان تقریباً سوسوا سو سال سے نقیب الاشراف پیر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں مرید چلا آ رہا ہے اور ہمارا پورا علاقہ بھکر' میانوالی' خوشاب' عیسیٰ خیل اس سارے علاقے میں سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بہت زیادہ تعداد میں ہیں' میں خود سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کا مرید ہوں میرا نانا جس کا نام نور محمد تھا وہ سیّد عفیف الدّین حسین شاہ علیہ الرحمۃ کا مرید تھا یعنی میرا سارا کنبہ عرصہ دراز سے اس خاندان کا پشت در پشت مرید ہے۔ میرا نانا نور محمد پیر سیّد عفیف الدّین حسین شاہ الجیلانیؒ کے ساتھ بطور خادم تبلیغی سفر کیا کرتا تھا آپ کسی مرید کے گھر نہیں ٹھہرا کرتے تھے بلکہ باہر میدان میں کیمپ لگا کر رہتے آپ کھانا پکانے کا سامان اور سامان خورد و نوش ساتھ پشاور سے لے کر آتے اور وہیں کیمپ لگا لنگر شریف پکتا اور لوگوں کو دعوت دے کر کھلایا جاتا میں خود پیر سیّد بادشاہ علیہ الرحمہ کا مرید ہوں۔ اور میں نے سیّد بادشاہ کے ساتھ تبلیغی سفر کیے ہیں پیر سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ بھی دو دفعہ پیر سیّد بادشاہ کے ساتھ ہمارے علاقے میں تشریف لائے اس وقت پیر سیّد بادشاہ اپنے تمام مریدوں سے آپ کا تعارف کراتے اور فرماتے کہ اے مریدوں میرے بعد تمہارا شیخ و مرشد میرا یہ بیٹا سیّد محمد انور گیلانی ہے میں سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی حیات میں پشاور بھی آپ کے پاس جاتا رہا ہوں۔ آپ پشاور میں دو منزلہ خوبصورت مکان میں رہتے تھے جو کہ نفاست و خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد تقریباً ساڑھے چار سال بعد جب آپ کی قبر مبارک کو کھولا گیا اور آپ کو سدرہ شریف ڈیرہ اسمٰعیل کے علاقہ میں لایا گیا تو میں نے خود آپ کی زیارت کی اور دو دن پیر صاحب کی میت مبارکہ پڑی رہی اور مخلوق خدا زیارت کرتی رہی میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ آپ کا جسم صحیح و

Marfat.com

سلامت تھا بلکہ آپ کے تابوت مبارک کو بھی کسی قسم کا زنگ یا کوئی دوسرا فرق نہ پڑا تھا۔
آپ اس طرح محسوس ہو رہے تھے جیسے ابھی ابھی سوئے ہیں اور آپ کے جسم مبارک پر رکھے ہوئے پھول بھی تروتازہ تھے آپ کے جسم مبارک سے خوشبو نکل نکل کر لوگوں کو معطر کر رہی تھی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے گردونواح سے بہت زیادہ لوگ آپ کی یہ زندہ کرامت دیکھنے کے لئے آئے اور مریدوں کا ایک ہجوم تھا جن میں سے ابھی تک کافی تعداد میں لوگ زندہ ہیں۔ پیر سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی تبلیغی مساعی سے بے شمار لوگوں نے اِسلام قبول کیا اور ہمارے علاقہ اور آس پاس کے علاقہ میں مسلمان کہلانے والوں نے آپ کے ہاتھوں پر توبہ کر کے سنی مسلک اپنایا اور آج تک اسی پاک عقیدے پر گامزن ہیں یعنی آپ حضرات کی ذوات مقدسہ سے مسلک اہلسنّت کو بڑی ترویج و اشاعت ملی' بد مذہب بھی جب یہ دیکھتے کہ یہ اولادِ غوث اعظم ہے تو اپنی بدعقیدگی سے توبہ کر کے صحیح العقیدہ ہو جاتے۔

سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ حسن و جمال میں اپنی مثال آپ تھے' آپ اکثر اپنے چہرے پر کپڑا ڈالے رکھتے اور اس وقت ہمارے علاقے میں اس وجہ سے بھی لوگ زیادہ پیار و ادب کرتے تھے کہ آپ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد ہیں' اور یہ بات لوگوں میں بہت مشہور تھی' یہ سارا بیان خدا کو حاضر و ناظر جان حلفاً لکھ رہا ہوں تا کہ بعد میں آنے والوں کے لئے آگاہی کا سبب بنے۔

مولوی نور محمد
موضع جال شمالی تحصیل پپلاں ضلع میانوالی

Marfat.com

بیان حلفی

میں مسمی عبدالغفور ولد ملک شیر رسول قوم بھچر ضلع میانوالی جال شمالی کا رہائشی ہوں میں سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوں اور آپ کی صحبت سے فیض یافتہ ہوں میرا سارا خاندان پشت در پشت اسی خاندان کا مرید ہے۔

میں نے 1955ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور ریلوے اسٹیشن ماسٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوں سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ جب سالانہ دورا فرمایا کرتے تھے تو ان کے ساتھ پورا قافلہ مریدین کا ہوتا اور سواریوں پر سامان خورد ونوش لدا ہوا ہوتا تھا اور جہاں پر کھانے کا وقت ہو جاتا وہیں پر پڑاؤ ڈال کر لنگر شریف پکتا اور لوگوں کو کھلایا جاتا یہ سارا خرچ قبلہ سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ اپنی جیب سے کرتے نہ صرف کھانا وغیرہ بلکہ فروٹ وغیرہ بھی اپنے ساتھ پشاور سے لے کر آتے تھے ان دنوں میں بھی یہ لوگوں میں بہت مشہور متعارف تھا کہ قبلہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں اور گیلانی سیّد ہیں اس لئے ہمارے علاقے میں لوگ دوسرے پیرانِ عظام کے علاوہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ سے بہت محبت کرتے تھے۔

آپ کا حسن و جمال دیدنی تھا۔ اور آپ ہر وقت اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رکھتے تھے آپ دورے کے دوران مجلس وعظ بھی فرمایا کرتے تھے اور وعظ میں ایسی تاثیر اور چاشنی ہوتی تھی کہ کم از کم ہم نے ان کے بعد کسی واعظ میں نہیں دیکھی سنی۔ آپ ان دنوں پشاور شہر میں خوبصورت دو منزلہ مکان میں رہائش پذیر تھے جو کہ آپ کا ذاتی مکان تھا۔ اور دوسرے اچھے اچھے مکانوں سے بھی اچھا تھا۔ اور آپ کی زندگی باوجود سادگی کے بڑی ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی تھی۔ آپ اپنے مریدین اور دوسرے غریب لوگوں کی دل کھول کر امداد کیا کرتے تھے اس زمانے میں آپ کی سخاوت' غرباء پروری اور فیاضی بہت مشہور تھی جو کہ

Marfat.com

اس خاندان کی روایت ہے اور الحمد لِلّٰہ ابھی تک اسی طرح جاری وساری ہے مذکورہ بالا بیان میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر بالکل سچ سچ کہہ رہا ہوں۔

عبدالغفور دستخط

مزارِ مقدس سیّد بادشاہ فنِ تعمیر کا شاندار نمونہ:

روح البیان جلد۳ پارہ ا زیرآیت اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ میں ہے۔

فَبِنَاءُ قُبَابٍ عَلٰی قُبُوْرِ الْعُلَمَآءِ وَالْاَوْلِیَآءِ وَالصُّلَحَآءِ اَمْرٌ جَائِزٌ اِذَا کَانَ الْقَصْدُ بِذٰلِكَ التَّعْظِیْمُ فِیْ اَعْیُنِ الْعَآمَّةِ حَتّٰی لَا یَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ

''علماء اور اولیاء صالحین کی قبروں پر عمارات بنانا جائز کام ہے جبکہ اس سے مقصود لوگوں کی نگاہوں میں عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ لوگ اس قبر والے کو حقیر نہ جانیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں:

''در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہد و مقابر مشائخ وعظماء دیدہ چیز ہا افزودند تا آنجا ہیبت وشوکت اہل اسلام و اہلِ اصلاح پیدا آید خصوصاً در دیارِ ہند کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار اند۔ و ترویج و اعلاء شان ایں مقامات باعثِ رعب و انقیاد ایشاں است و بسیار اعمال و افعال و اوضاع کہ در زمانِ سلف از مکروہات بودہ اند در آخر زمان از مستحسنات گشتہ''

''آخر زمانہ میں چونکہ عام لوگ محض ظاہر بین رہ گئے ہیں۔ لہٰذا مشائخ اور صلحاء کی قبروں پر عمارت بنانے میں مصلحت دیکھ کر زیادتی کردی تاکہ مسلمانوں اور اولیاء اللہ کی ہیبت ظاہر ہو خاص کر ہندوستان میں کہ یہاں ہند اور کفار بہت سے دشمنانِ دین ہیں ان مقامات کا اعلانِ شان کفار کے لیے رعب اور اطاعت کا ذریعہ ہے اور بہت سے کام پہلے مکروہ تھے اور آخر زمانہ

Marfat.com

میں مستحب ہو گئے۔

شامی جلد اوّل باب الدفن میں ہے:

وَقِیْلَ لَا یُکْرَہُ الْبِنَاءُ اِذَا کَانَ الْمَیِّتُ مِنَ الْمَشَائِخُ وَالْعُلَمَآءِ وَالسَّادَاتِ

''اگر میت مشائخ اور علماء اور سادات کرام میں سے ہو تو اس کی قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں ہے''۔

Marfat.com

حضرت سیّد گل بادشاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد گل بادشاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی علیہ الرحمۃ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ 4 شعبان 1317ھ بمطابق 1897ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتداء ہی سے طبیعت خلوت کی طرف مائل تھی۔ اکثر عبادت میں مصروف رہتے۔ آپ کی طبیعت میں عاجزی و انکساری بدرجہ اتم موجود تھی۔ دین کے معاملات میں بہت احتیاط سے کام لیتے۔ فقہی مسائل کو سلجھانے میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ 27 سال کی عمر میں 1344 ہجری میں رحلت فرما کر بیرون یکہ توت پشاور مدفون ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹے کو چھوڑا جس کا نام سیّد احمد شاہ جیلانی تھا۔ (شجرۂ نسب خانوادۂ رزّاقیہ گیلانیہ)

سیّد احمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سیّد احمد شاہ گیلانی سیّد گل بادشاہ گیلانی کے اکلوتے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی پیدائش 1918ء کو پشاور شہر میں ہوئی۔ ابھی آپ 6 سال کے ہی تھے کہ آپ کے والد گرامی کا سایہ اٹھ گیا۔ اور آپ کی پرورش سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی گود میں ہوئی اور جس کی پرورش ولی کامل قطب الاقطاب سیّد بادشاہ کی گود میں ہوئی ہوگی۔ اس میں کیا کیا صفات نہ پیدا ہوئی ہوں گی۔ آپ نہایت ہی خوبصورت اور حسین تھے۔ آپ کا ہر عمل شریعتِ مطہرہ کے مطابق ہوتا۔ اور ہر مشکل مسئلہ میں آپ علمائے شریعت کی طرف رجوع کرتے اور ان سے شرعی رہنمائی حاصل کر کے کام کرتے۔ اسی لئے جب آپ کے چچا سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ نے وصال شریف کے بعد خواب میں آ کر بار بار حکم فرمایا کہ انہیں ان کی وصیت کے مطابق پشاور والی قبر سے نکال کر سدرہ شریف میں دفن کیا جائے تو آپ نے ایک استفتاء لکھ کر علماء کے سامنے رکھا اور ان سے شرعی رائے طلب فرمائی۔ آپ کے استفتاء کی نقل آپ پچھلے صفحات میں دیکھ آئے ہیں۔ پھر علماء کے شرعی فیصلے کے بعد آپ نے اپنے چچا کی قبر کشائی کی اور سدرہ شریف میں دفن فرمایا۔ آپ سات سال تک

Marfat.com

سدرہ شریف میں مستقل رہائش پذیر رہے اور لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتے رہے۔ سدرہ شریف کے لوگوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی مالی امداد فرماتے اور سردیوں کو ان کے لئے جوتے اور جرسیوں کا مفت اہتمام فرماتے اور لوگوں میں مفت تقسیم کرتے۔ وہاں کے لوگوں کا بیان ہے کہ سیّد احمد شاہ گیلانی ان کے لئے مفت دوائیوں کا بندوبست کرتے اور اگر کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو اس کا اپنی جیب سے علاج کرواتے اور ان کی مالی امداد فرماتے۔

اسی لئے وہاں کے لوگ آپ سے بہت مانوس تھے۔ آپ کو جب آپ کے چچا نے خلافت کی پیشکش کی تو آپ نے معذرت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سیّد محمد انور گیلانی کو پیش فرما دیا۔

29 محرم الحرام 1404 ہجری بمطابق 5 نومبر 1983ء بروز ہفتہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ وصال شریف سے چند گھنٹے قبل آپ نے چند حفاظ کرام کو قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کہا پھر اپنی اولاد کو چند وصیتیں فرمائیں۔ عقیدت مندوں کو وظائف قادریہ کے ورد کا حکم فرمایا۔ ذکر کی اس محفل میں خود شامل ہو کر تین بار اللہ اللہ پکارتے اس دنیا کو خیر باد کہا۔

آپ کی اولاد میں 5 صاحبزادے اور 4 صاحبزادیاں ہوئیں۔ آپ کی وفات شریف پر علماء نے تعزیتی خط ارسال فرمائے ان میں سے چند ایک کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

مولوی پیر محمد چشتی کا تعزیتی خط

بخدمت جناب حضرت مولانا سیّد انور شاہ صاحب دام مجدا وسیادۃ

بعد از السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سجاد علی شاہ کی زبانی بندہ کو آپ کے والد صاحب قبلہ کے انتقال کا سنکر از حد افسوس ہوا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ حضرات کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

موقع پر اطلاع مل جاتی شاید جنازہ پر پہنچ پاتا لیکن بعد از وقت معلوم ہونے پر اس سعادت سے محرومی رہی اور چترال سے واپسی پر شدید ٹھنڈ لگی تھی جس وجہ سے طبیعت مسلسل خراب ہے اسی وجہ سے خود دُعا کے لئے بھی حاضر نہیں ہوسکتا اپنی جگہ پر حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی بھی وقت حاضر دوں گا۔

والسّلام

دعا گو پیر محمد چشتی پشاور شہر

8-11-83

Marfat.com

فون نمبر 63117

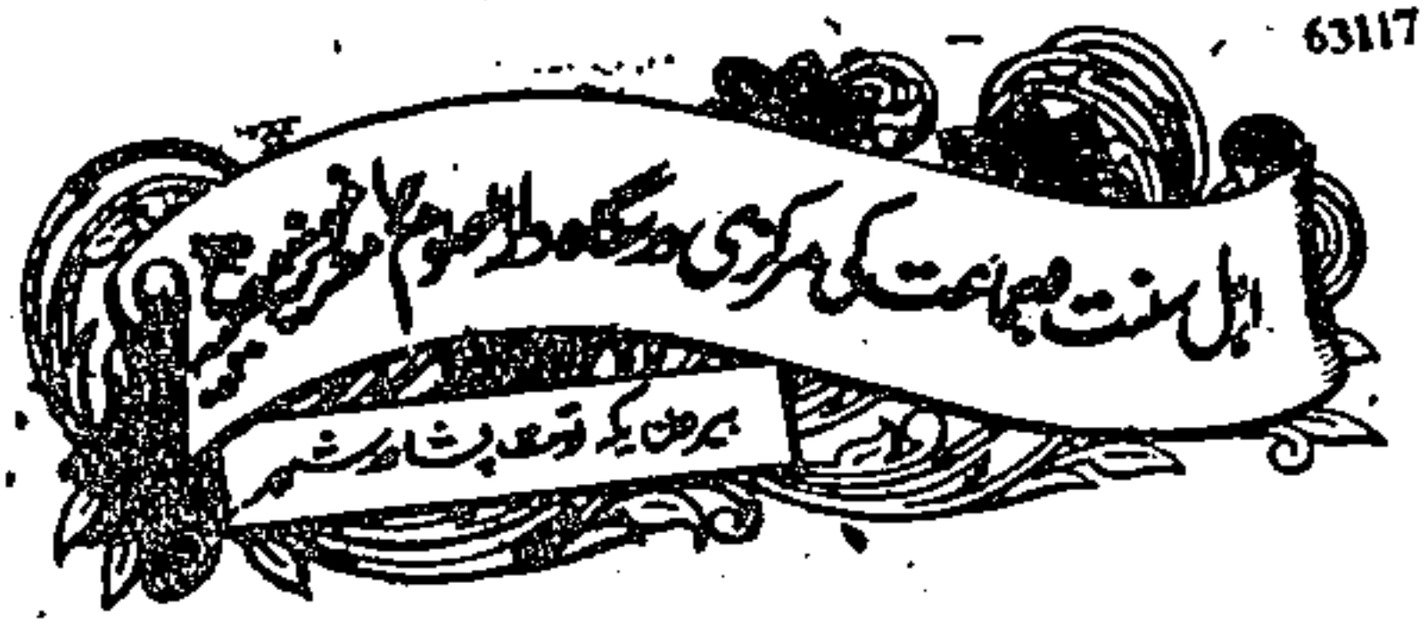

بخدمت جناب حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب دام ظلہ وسیادہ

السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سادات علیشاہ کی زبانی بندہ کو تمہارے والد صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال کی
از حد افسوس ہوا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں
جگہ دیں آمین آپ حضرات کے صبر جمیل کی توفیق علی دوام عطا فرمائے آمین
ستمبر کے آخر اطلاع ملی جاتی تھا جنازہ پر پہنچ پاتا لیکن بعد از
وقت معلوم ہوکر پرسہ سعادت سے بھی محرومی رہی
اور حضرت سے واپسی پر شدید نقاہت لگی تین چار دن سے طبیعت
مسلسل خراب ہے اسی وجہ سے خود دعا کیلئے بھی حاضر نہیں
ہو سکتا اپنی جگہ ہر جمعہ مولانا سمیع الحق صاحب کو بھیج رہا ہوں
زندگی اور موت کسی بھی وقت حاضر ہیں دعا کا طالب

دعا گو سید محمد حسین شاہ

Marfat.com

پشاور سے حکیم محمد یوسف قادری کا خط

برادرم انور شاہ صاحب

السلام علیکم

خیریت موجود خیریت مطلوب

شیخ الحدیث علامہ پیر محمد چشتی صاحب سے آپ کے والدِ محترم کی وفات کا سنا۔ سن کر رنج ہوا۔ بھائی دعا کا خزانہ تھا۔ والدین کا سایہ ہزاروں مصائب و الم دور کرنے کے لئے ڈھال کی مانند ہوتا ہے۔ مولا کریم ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور تم کو صبرِ جمیل دے۔ ان کے فیوض و برکات تم کو نصیب ہوں۔ میری طرف سے تمام دوست احبابوں کی طرف سے دعائے مغفرت قبول فرمائیں۔

فقط والسلام۔ دعا گو

فقیر حکیم محمد یوسف قادری

Marfat.com

محمدی دواخانہ
حکیم محمد یوسف قادری
محلہ شالیکوہان چوک نمکمنڈی پشاور شہر

نمبر ____ تاریخ 7-12-83

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضریت مخدوم ضریت مولانا

شیخ الحدیث حضرت پیر محمد چشتی صاحب سے آپ کے والد محترم کی وفات کا سنا سن کر رنج ہوا تھا ہی دعا کافی تھا دعا کا سایہ ہزاروں مصائب والم کو دور کرتے ہے ڈھال کی مانند ہوتا ہے جو بندہ ہمیشہ ان کو اپنی حوالگی میں جگہ دے اور تمام خیر جمیل دے ان کے فیوض و برکات تمام اعزہ پر تا مرتبہ لف سے تمام دوست احباب کو طرف سے دعائے مغفرت قبول فرمائیں

فقط

دعاگو

نیر حکیم محمد یوسف قادری

Marfat.com

جامعہ رضویہ دارالعلوم سلیمانیہ نظامیہ مرکزی مسجد چوگلیہ
ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد)

محترم المقام واجب الاحترام حضرت مولانا پیر سیّد محمد انور شاہ صاحب مدظلہ العالی

السّلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کے والد محترم کے انتقال پر ملال کا سن کر دلی صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس وقت تک سواری کا بندوبست نہیں ہو رہا۔ انشاء اللہ فقیر حاضری سے مشرف ہوگا۔

دعا کا طالب
فقط والسّلام
محمد عزیز الرحمٰن

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سبق پڑھ بھرصداقت کا شجاعت کا عدالت کا — لیا جائیگا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

جامعہ رضویہ دارالعلوم سلیمانیہ نظامیہ مرکزی جامع مسجد چوگلیہ

ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ سرحد)

حوالہ نمبر..... مورخہ.....

محترم المقام ومعظم الاحترام حضرت مولانا

سید سید محمد زبیر شاہ صاحب مدظلہ العالی .

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کے والد محترم سے انتقال پر ملال کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے درجات کے بلندی

کو جزو جمیل عطا فرمائے ۔ پسماندگان کو صبر کی توفیق دے بہتر سے بہتر

ان کا نعم البدل عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین : فقط والسلام دعا گو طالب

محمد سرور سکروڈی

Marfat.com

Marfat.com

حصہ دوئم

اُسوۃ الصلحاء، بدر الاتقیاء، شہزادہ غوث الوریٰ

نقیب الاشرف السیّد

پیر محمد انور الگیلانی القادری

الرزاقی البغدادی مدظلہ العالی

Marfat.com

پیدائش:

آج سے تقریباً نصف صدی پہلے پشاور کے ایک گیلانی سادات گھرانے کے گلشن میں پھول کھلا یعنی سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ محلّہ میر جمال شاہ' کوچہ بغدادیہ مکان نمبر ۱۴۶۴/۱۸۲۶ اندرون یکہ توت پشاور ۱۹۵۷ء میں پیدا ہوئے۔

دُعائیں جو رنگ لائیں:

سیّد محمد انور گیلانی القادری الرزّاقی مدظلہٗ کے پردادا سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی علیہ الرحمۃ کی کتاب مفتاح العارفین کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے کتاب لکھنے کے وقت اولاد نہیں تھی اور دوران تصنیف کتاب ہذا آپ اللہ تعالیٰ سے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسّلام اور اولیاء عظّام رحمہم اللہ تعالیٰ کی وسیلۂ جلیلہ سے خداوند عالم سے دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولادِ نرینہ عطا فرما۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی دعاؤں کو قبول فرما کر پہلے سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ عطا فرمائے اور ان کے بعد سیّد گل بادشاہ کی پیدائش ہوئی آپ اپنی دعاؤں میں اپنے سمیت دونوں بیٹوں کے لئے بھی ولایت کامل کی دُعا کیا کرتے تھے آپ کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ولایتِ کامل عطا فرمائی اور چھوٹے بیٹے سیّد گل بادشاہ تو عالم شباب میں ہی وفات پا گئے جب ان کے ابھی ایک بیٹا سیّد احمد شاہ جیلانی ہی پیدا ہوا تھا اور بڑے بیٹے سیّد بادشاہ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان ولایت پر جگمگاتا ستارہ بنا دیا سیّد عفیف الدّین نے صرف اپنی دعاؤں کو اپنے تک محدود نہ رکھا بلکہ آپ دعاؤں میں اکثر فرمایا کرتے اے اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے میری اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ایک ہزار سال تک اپنی پناہ میں رکھنا اور ان کو ہر طرح کے قہر و غضب سے بچانا اور ولایت کامل عطا فرمانا۔ پھر یہ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی کی دُعاؤں کا اثر ہے کہ سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما کر لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی ہے اور آج وہ مشائخِ زمانہ میں ایک درخشندہ

Marfat.com

ستارے کی مانند جگمگا رہے ہیں۔

گھر کا ماحول:

کسی بھی شخص کی تعمیر و تربیت میں والدین کا رجحان ان کے شبانہ روز کے معمولات اور گھر کا ماحول بنیادی اور کلیدی کردار ادا کرتا ہے جیسا کہ آپ نے پچھلے صفحات میں ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے پردادا سیّد عفیف الدّین رحمۃ اللہ علیہ وقت کے کامل ولی اور عظیم صوفی مبلغ تھے اور پھر آپ کے دادا سیّد بادشاہ اور گل بادشاہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنے زمانے کے کامل ولی ہو گزرے ہیں آپ کی پرورش بھی آپ کے والدین کے علاوہ زمانہ کے ولیٔ کامل سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی گود میں ہوئی آپ کے والد سیّد احمد شاہ جیلانی گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنا پسند کرتے تھے اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے غریبوں اور مسکینوں کی دل کھول کر امداد فرماتے پابند صوم وصلوٰۃ اور انتہائی متقی اور پرہیز گار تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ بھی تہجد گزار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں غریبوں اور مسکینوں کی امداد کرنے میں خوشی محسوس کرتیں اپنے ہمسایوں سے حسنِ سلوک میں بے مثال تھیں ایسے والدین کی گود میں پرورش پا کر اور پھر قطب الاقطاب سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ کی خصوصی نگاہِ کرم حاصل تو ایسے میں یہ جوہر کیوں نہ اور زیادہ نکھرتا اور اپنے اسلاف کی روایات و اقدار کا امین و پاسدار ہوتا۔

؎ یہ فیضان نظر تھا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھلائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

تعلیم و تربیت:

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ کی تربیت اپنے والدین اور خصوصاً ولی کامل سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ کی گود میں ہوئی۔ یعنی آپ پروردۂ آغوشِ ولایت ہیں آپ نے پہلے سکول میں داخلہ لیا چونکہ آپ کی طبیعت دینی علوم کی طرف مائل تھی اس لئے آپ نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے پشاور کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ غوثیہ معینیہ میں داخلہ لیا اور یہاں سے دینی علوم میں فراغت کی سند حاصل کی۔

Marfat.com

تعارف

دارالعلوم جامعہ غوثیہ معینیہ (رجسٹرڈ)
بیرون یکہ توت پشاور شہر

دارالعلوم غوثیہ معینیہ کے ہونہار شاگردوں کی فہرست

سنہ ۱۹۷۶ء میں ۳۱ طلباء زیر تعلیم رہے۔ جن میں سے درج ذیل ۹ طلباء فارغ التحصیل ہوئے ۔

۱- مولانا حافظ نذر محمد ولد مخدوم رشید ملتان
۲- مولانا قاری یٰسین شیرا کوٹ لاہور
۳- مولانا محمد قاسم خان بلوچستان
۴- مولانا پیر سید انور شاہ الگیلانی سجادہ نشین دربار سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان
۵- مولانا شمیم الحسن قادری کشمور
۶- مولانا صوفی جمعہ خان ولد محمد حیات خان قوم مغل سکنہ زیارت کاکونی پشاور
۷- مولانا سید خیر اللہ شاہ ولد عبدالقیوم شاہ پشاور نگڑی بلوچ
۸- مولانا غلام محمود صاحب ولد مولانا فضل حسین صاحب مقام ڈاکخانہ بڈھیال تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک
۹- مولانا سید کریم ولد فضل الرحمان سکنہ گاؤں ٹاڑہ ڈاکخانہ تار دجیبہ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور

Marfat.com

مولوی پیر محمد چشتی کے خط کا عکس

(نوٹ)

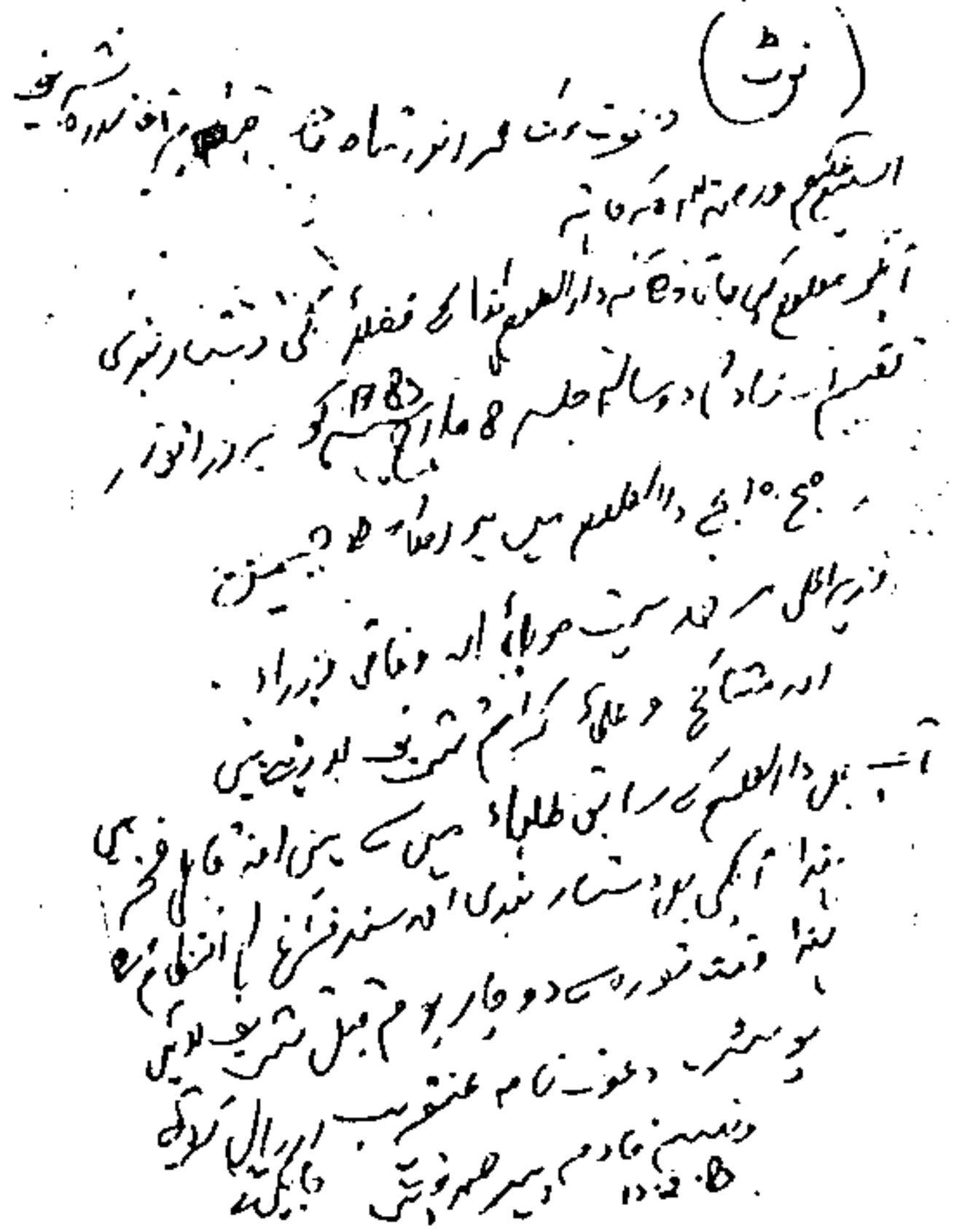

Marfat.com

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد سند فراغت دینے کے لئے
مولوی پیر محمد چشتی کا خط

حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب قبلہ پیر آف سدرہ شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو معلوم کیا جاتا ہے کہ دارالعلوم ہٰذا کے فضلاء کی دستار بندی تقریب تقسیم اسناد کا دو سالہ جلسہ 8 مارچ 1983ء کو روز اتوار صبح 10 بجے دارالعلوم میں ہو رہا ہے جس میں وزیر اعلیٰ سرحد سمیت صوبائی اور وفاقی وزراً اور مشائخ اور علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔ آپ بھی دارالعلوم کے سابق طلباء میں سے ہیں اور قابل فخر ہیں لہٰذا آپ کی بھی دستار بندی اور سندِ فراغ کا انتظام ہے لہٰذا وقتِ مقررہ سے دو چار یوم قبل تشریف لائیں۔ پوسٹر دعوت نامہ عنقریب ارسال کر دیں گے۔

والسلام
خادم پیر محمد چشتی

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الدرجة ـــــ

تاريخ ١٣٩٦ سنة

من دار العلوم الجامعة الغوثية المعينية (المسجلة) خارج يكه توت بشاور باكستان

نحمد لله الذى شرح بمعارف عوارف السنة النبوية صدور أوليائه وروح بسماع أحاديثها الطيبة أرواح أمل وداده وأصفيائه وأفضح وجوه الشك بكشف النقاب عن وجه اليقين وأظهر وجوه الحق بالعلماء الراسخين الذين نزهوا كلام سيد المرسلين ووفقنا لتعليم الكتاب وإحياء علوم الدين القويم وهدانا طريق الحق المستقيم والصلوة والسلام على من بعث بالدين الصحيح والحق الصريح وعلى آله وصحبه مؤيدى الدين ومظهرى الايمان وعلى التابعين بالخير والاحسان وعلى علماء أمته فى كل زمان وعلينا بخالصة كرمك ومنك يا منان ،

أما بعد فان الأخ الصالح / الاخت الصالحة / المتحلى / المتحلية سيد النور شاه ابن / بنت سيد احمد شاه المتوطن / المتوطنة مدينة بشاور قد دخل / دخلت دار العلوم الجامعة الغوثية المعينية خارج يكه توت بشاور باكستان سنة ١٣٩٣ وتاريخ ميلاده / ها ـــــ ورقم التسجيل ٢٣٢ ـــ وقد قرأ / قرأت العلوم الاسلامية والفنون الدرسية من الصرف صرف بهائى ، ميزان الصرف ـــــ ومن النحو نحو مير ، هدية النحو ومن الادب منية الطالبين ـــــ ومن البلاغة ـــــ ومن الفقه منية المصلى ونور الايضاح ومن اصول الفقه نور الانوار ومن المنطق ـــــ ومن التفسير جلالين ـــــ ومن الحديث مشكوة شريف ابواب الاذان وقد فرغ / فرغت وفاز / فازت فى الامتحان المنعقد يوم اثنين ـــــ شهر ربيع الثانى سنة ١٣٩٦ بتقدير ـــــ فكتبنا لهذه الورقة له / لها لتكون له / لها سندا عند الحاجة ونسأل الله تعالى ان يسلك به / بها مسلك الذين يعملون بعلمهم

امضاء شيخ الحديث

امضاء الاديب

امضاء المهتمم

Marfat.com

بیعت و خلافت

ابھی آپ بالکل بچپن میں تے تو سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ نے آپ کو اپنی گود لے لیا کیونکہ سیّد بادشاہ کے کوئی اولاد نہ تھی تو آپ نے سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ نے چھوٹی عمر ہی میں آپ سے سخت مجاہدات ریاضات کروائے آپ کو لے کر دور دراز پہاڑوں میں چلے جاتے وہاں جا کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو جاتے اور آپ کو بھی ساتھ مجاہدات کرواتے اور آپ کی روحانی تربیت فرماتے اس طرح آپ نے اپنے دادا سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ سے سلوک کی منازل کم عمری میں ہی طے کر لیں اور سیّد بادشاہ نے آپ کو خلافت سے نواز کر اپنا جانشین مقرر کر دیا علاوہ ازیں چشتیہ' سہروردیہ' نقشبندیہ منصوریہ سلسلہ میں بھی خلافتیں ملی ہیں۔

جب سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی وفات کا وقت قریب آیا تو سیّد بادشاہ نے اپنا جانشین و خلیفہ مقرر کرنے کے لئے پہلے محمد انور گیلانی صاحب مدظلہ کے والدِ گرامی سیّد احمد شاہ جیلانی علیہ الرحمۃ کو فرمایا لیکن سیّد احمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سیّد محمد انور گیلانی جو کہ آپ ہی کی نگاہِ ولایت کے زیرِ نظر اور آغوش ولایت کا پروردہ ہے آپ ان کو ہی اپنا خلیفہ نامزد فرمائیں تو سیّد بادشاہ نے بوقت وصال خصوصی باطنی خلافت بھی آپ کو تفویض کر دی حالانکہ آپ اپنا باقاعدہ خلیفہ پہلے ہی آپ کو نامزد کر چکے تھے جس کا ثبوت آپ کے اس خط سے بھی ملتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

از پشاور

۱۸-۴-۷۰

برخوداد کریم بخش' حاجی رمضان' محمد نواز' اللہ بخش السّلام علیکم!

خیریت مطلوب آحوال آنکہ! اگرچہ آپ سے ملاقات کا بہت شوق تھا لیکن سخت

Marfat.com

بیماری کی وجہ سے حاضر نہیں ہوسکتا میں اپنے نائب اور قائم مقام' سیّد محمد انور کو خلیفہ اللہ بخش کے ہمراہ بھیج رہا ہوں اُمید ہے آپ پوری قدر افزائی کریں گے' 13 تاریخ بروز منگل یا ایک دن آگے پیچھے پوٹا پہنچ جائیں گے۔ آپ ان کو وہاں سے لے جائیں اور اس خط کی اطلاع سب مریدین کو دے دیں بالخصوص بڈھ اور سدرہ کے مریدوں کو ضرور اطلاع دیں۔

دُعا گو

پیر سیّد بادشاہ

Marfat.com

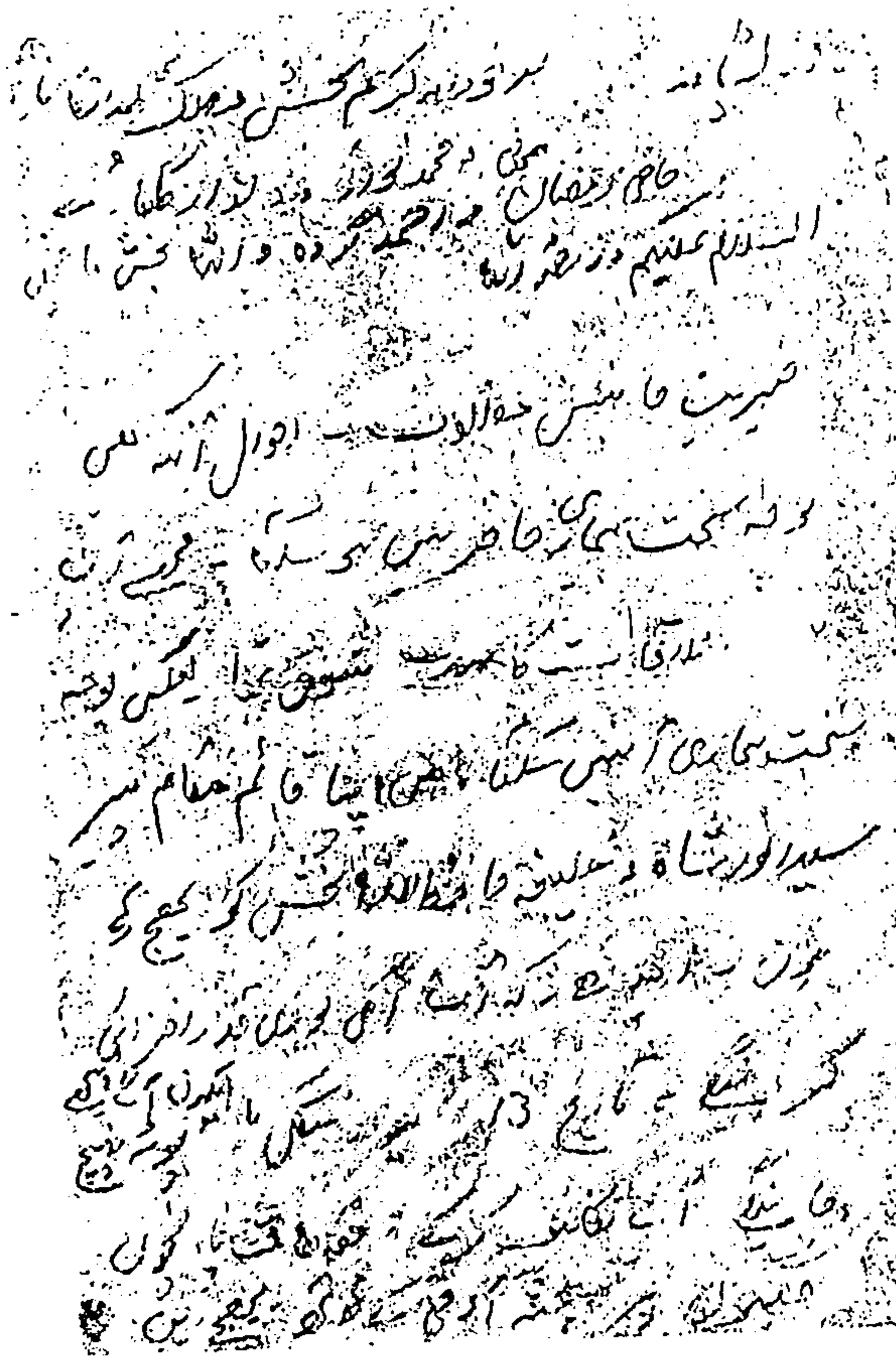

Marfat.com

جس طرح اس خط کی عبارت سے بالکل واضح ہے کہ سیّد بادشاہ نے اپنے وصال سے پہلے ہی آپ کو اپنا نائب و قائم مقام منتخب کر دیا تھا اور آپ کو اپنی جگہ تبلیغی و اصلاحی دورے پر بھیجا کرتے تھے۔ اس سے پہلے بھی سیّد بادشاہ نے دو دورے سیّد محمد انور گیلانی کو اپنی معیت میں کروائے اور اپنے مریدین و متوسلین کو بتایا کہ میرے بعد یہ میرا پوتا تمہارا مرشد و ہادی ہے اور میرے بعد اس کی طرف رجوع کرنا۔ جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو پھر سیّد بادشاہ نے خصوصی طور پر سیّد محمد انور گیلانی کو اپنی خصوصی دستار سے نوازا جو کہ پشت در پشت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی چلی آ رہی تھی۔ اور باطنی خلافت آپ کے سپرد کر کے داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ نے اپنی زندگی میں اپنی معیت میں قبلہ سیّد محمد انور گیلانی کو تبلیغی سفر کروائے جس کا ثبوت مندرجہ ذیل خط سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

از پشاور شہر

ملک گل محمد بالی وغلام نبی بالی واللہ داد وحیدر سولن حاجی رمضان موچی چھینہ خیل

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیرت وخوشحالی جانبین نصیب باد۔ میرا ارادہ پختہ دورہ بتاریخ یکم اکتوبر بروز جمعہ 1971ء روانہ ہوکر رات میانوالی دوسرے دن خودازئی اور پھر لاری پر یارک آئیں گے۔ میری صحت ویسی ہی بدستور کمزور ہے مگر تمہاری ملاقات اور یاد کا بہت فکر ہے۔ تمہارے پاس یارک اتر کر سدرہ کو جائیں۔ اور پھر وانڈہ بُڈ کو جائیں گے۔ یارک پر ہم انشاءاللہ تعالیٰ پیر کے دن 4-10-1971ء کو پہنچ جائیں گے۔ بروز پیر 4 اکتوبر 4-10-1971 کو یارک پہنچ جائیں گے۔ رات کو یارک ٹھہریں گے اور صبح بروز منگل کو اونٹ کجاوہ پر بہ طرف سدرہ، وانڈہ اور پھر بُڈ پر جائیں گے۔ اس واسطے تم منگل کے دن صبح سویرے بائیسکل بسترہ بند وال یاور اونٹ کجاوہ، رضائیاں اور تین وہانے لے کر ہم کو سدرہ پر لے جانا اور میری آمد کی اطلاع سدرہ، وانڈہ بُڈ پر رقعہ جات لکھ کر بھیج دینا اور بُڈ پر میری آمد کا ہوکا بھی دیوا دینا اور خلیفہ اللہ داد وحیدر سولن بھی تیاری دورہ کر کے ہم کو یارک پر آ کر ضرور مل جائیں۔ سستی نہ کرنا فقیر صاحبان سدرہ، یارک، بڈھ اور جملہ محبان ومریدان کو بہت بہت دعا وسلام علیکم کہہ دینا اور ہمارے لئے پرہیزانہ تیار رکھنا۔ میرے ہمراہ سیّد انور شاہ اور خلیفہ اللہ بخش کنیرہ ہمراہ دورہ ہوں گے۔ اللہ پاک آپ سب بخت ونورِ ایمان عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو

پیرزادہ حاجی سیّد بادشاہ

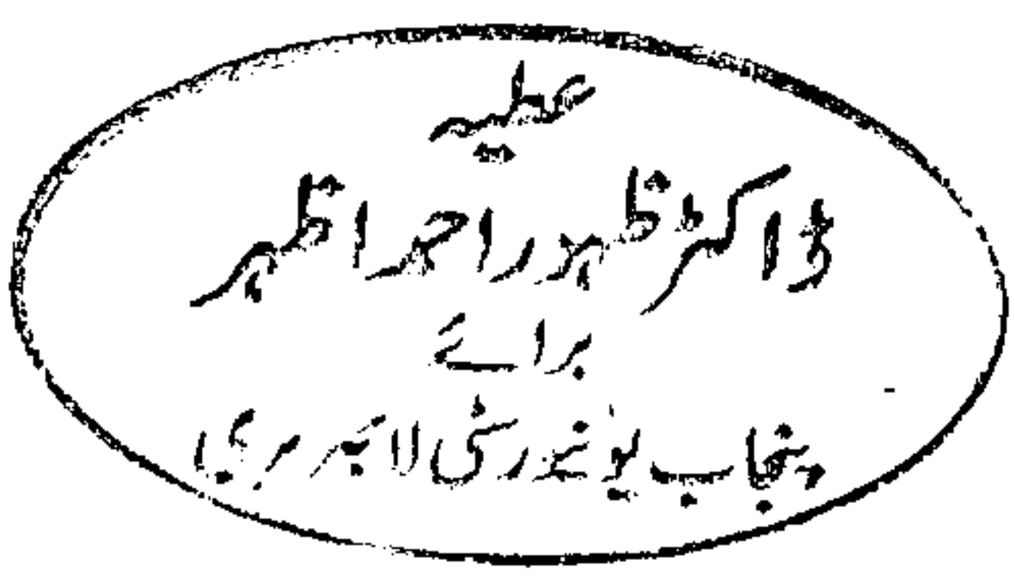

Marfat.com

Marfat.com

পোষ্ট কার্ড
پوسٹ کارڈ
POST CARD

POSTAGE 10 PAKISTAN PAISA
پاکستان ڈاک ٹکٹ

নাম..... نام.. احمد یار ولد بلیدم محمد سکنہ ۲۵

ঠিকানা..... پتہ.. تلک گل محمد بالی و غلام نبی بالی کے بیٹے

..... موضع و ڈاک خانہ یا پولیس.....

ডাকঘর..... ڈاکخانہ و پوسٹ آفس یا پولیس.....

জেলা..... ضلع.. ڈیرہ اسماعیل خان

کو بہت بہت دعا ارسال کرتے رہنا - اور
ہمارے لئے ہر پیر اللہ تیار رکھنا - میرے ہمراہ سید اورنگ شاہ
اور خلیفہ اللہ بخش گئے ہیں وہ بھی
یہ ایک آپ سب کو بہت بہت دلی دعائیں بھیجتے ہیں
آمین

دعا گو سید زادہ حاجی سید بادشاہ

হইতে..... منجانب سید زادہ حاجی سید بادشاہ سکنہ 824/1464

ঠিকানা..... پتہ محلہ میر جمال شاہ پشاور شہر

Marfat.com

مسندِ ارشاد و ہدایت

سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی نے مسندِ ارشاد جب سنبھالی تو آپ کی عمر شریف تقریباً 13 سال تھی۔ بچپن کا عالم ہے اور لاکھوں مریدین کی اصلاح و تربیت کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آن پڑی۔ آپ نے اتنی چھوٹی عمر میں اپنے اجداد کی روایاتِ رشد و ہدایت کو اس خوبی سے نبھایا کہ لوگ آپ کو نقیب الاشراف سے یاد کرنے لگے۔

القابات و خطابات

سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ نے آپ کی اس طریقے سے تربیت فرمائی کہ باوجود کم سنی کے آپ اپنے ہم عصر علماء و مشائخ میں نمایاں نظر آنے لگے۔ کوئی آپ کو شہزادۂ غوث الوریٰ کہنے لگا' تو کوئی نقیب الاشراف' کوئی شبیہہ عبدالقادر تو کوئی نائب امام اعظم' کوئی وارثِ جراتِ حسینی کہتا ہے۔ کوئی آپ کو قدوۃ الاولیاء' اسوۃ الصلحاء کہتا ہے۔ کسی نے بدرالاتقیاء کہا تو کسی نے بقیۃ السلف' خاندانی روایات کا امین کہا۔

مریدین انہیں اپنا مربی و غم گسار کہتے ہیں۔ اُمت مسلمہ انہیں اپنا محسن و قائد کہتی ہے' اہل وطن انہیں سرمایہ افتخار کہتے ہیں۔ اہل مدارس انہیں اپنا سرپرست و رہنما کہتے ہیں۔ ارباب طریقت انہیں قطب الارشاد کہتے ہیں کوئی ان لفظوں سے یاد کرتا ہے۔

مشکل وقت میں حوصلہ مند' حاجت مندوں کا غم خوار' بلند کردار شفیق و متعاون' خوف خدا کا حامل' عاشق رسول (ﷺ) مجسم شرم و حیا' پیکر صدق و صفا' خلیق و ملنسار' گلستانِ غوثیہ میں گلِ نوبہار غرض کہ کسی نے کچھ کہا تو کسی نے کچھ۔

اخلاق و مزاج:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

بعثت لا تمم مکارم الاخلاق۔

''کہ میری بعثت کا مقصود ہی مکارم اخلاق کی تتمیم ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ انزالِ کتاب و ارسال رسل کی غایت تزکیہ نفوس و تصفیۂ اخلاق تھی تو میرا خیال ہے کہ کسی کو اس

Marfat.com

سے انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

اور قرآن پاک میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کام بتایا گیا ہے۔

یزکیم ویعلمھم الکتٰب والحکمہ۔ یعنی تزکیہ اخلاق وتعلیم کتاب وحکمت فلاح دارین کا مدار تزکیہ اخلاق قرار دیا گیا ہے۔

قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا۔

حضرت کتانی نے فرمایا:

التصوّف خلق فمن زاد علیك فی الخلق فقد زاد علیك فی الصفا۔

''یعنی تصوّف خلق کا ہی تو نام ہے جو شخص تجھ سے اخلاقِ حسنہ میں بڑھ گیا وہ تجھ سے صفائی قلب میں بھی بڑھ گیا''

ابوعلی قزوینی تصوّف کو پسندیدہ اخلاق قرار دیتے ہیں جو بہتر زمانہ میں بہتر شخص سے بہتر قوم کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔

اب تصوّف کے انکار کی گنجائش رہتی ہے نہ کسی کو یہ جرأت ہوسکتی ہے کہ اس کو غیر اسلامی چیز قرار دے۔

اخلاقِ عالیہ تصوّف کے راہوں کا طرۂ امتیاز ہوا کرتا ہے تو اب میں اپنے ممدوح کے اخلاقِ عالیہ ومزاج کا تعارف کن لفظوں میں کراؤں کیونکہ آپ تصوّف وطریقت کے اس مقام پر فائز ہیں جن کو دیکھنے یا پرکھنے کی طاقت ہم جیسے بے علم و بے عمل میں نہیں کہ میں ان کے اخلاق کا تعارف آپ کو کروا سکوں کیونکہ خوشبو کو کسی سفارش اور ستائش اور اعلان و اشتہار کی ضرورت نہیں ہوتی وہ تو خود درزوں اور درازوں سے در آتی ہے اور مشامِ جاں کو معطر کر دیتی ہے اور اخلاق کی خوشبو تو عطر و گلاب کی خوشبو سے بڑھ کر ہے اسی خوشبو نے نقیب الاشراف' قدوۃ الاولیاء' اسوۃ الصلحاء حضرت علامہ مولانا پیر السیّد محمد انور الگیلانی الرزّاقی القادری البغدادی کو شہرت عام اور بقائے دوام سے ہمکنار کر دیا ہے' آپ خوش گفتاری' شگفتہ دلی نرم خوئی' خیر خواہی و خیر اندیشی اور حسین اخلاق کا پیکر ہیں۔ آپ طلبہ کے ساتھ ہوں یا علماء کے ساتھ' اہل ثروت کے ہمراہ ہو یا حاجت مندوں کے روبرو ہر

Marfat.com

حالت میں سب کے ساتھ حُسنِ اخلاق کا یکساں برتاؤ فرماتے ہیں' جس بزم میں جلوہ افروز ہوتے ہیں گوشہ گوشہ آپ کے وجود سے زمزمہ سنج ہو جاتا ہے بے تکلف احباب میں زعفران زار ہورہے ہوتے ہیں' جس مقام پر تشریف لے جاتے ہیں' وہاں افسردگیوں کی جگہ خوشی کی سرگرمیوں کی ایک نئی دنیا نمودار ہوتی ہے۔ پریشان حال آپ سے ملتے ہیں تو افسردگی اور مردنی کی برف پگھل پگھل کر فرحت وشادمانی کے آب جُو میں ڈھلنے لگتی ہے۔ آپ کا ہر بول اضطراب پر تسلی کی شبنم بن کر گرتا ہے چھوٹا ہو یا بڑا کوئی بھی مہمان آجائے تو کھل اٹھتے ہیں اور سامان خورد ونوش کا انتظام فرماتے ہیں ان کی زندگی کا ہر رخ اخلاقِ حسنہ کا پیکر و جمال نظر آتا ہے اور ان کا پیکر جمالِ اخلاقِ اسلاف کا عکس جمیل' وہ جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں' چھوٹوں پر شفقت' سادات کا ادب کرنے کی تلقین کرتے ہیں معاصرین کی خیر خواہی' اصاغر نوازی اور خدمتِ خلق ان کی زندگی کے تلازمے ہیں جو ان سے ایک بار مل لیتا ہے ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا ہے' وہ اپنے مریدین متعلقین کی حیرت انگیز حد تک حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

بلکہ انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں حرص و ہوس دوسروں کی تحمیق وتجہیل' غیبت و بدخواہی اور خودغرضی اور ریا کاری کا معمولی سا داغ بھی ان کے آئینہ حیات میں نظر نہیں آتا۔ڈیرہ اسمٰعیل خان جیسی عقیدہ کے اعتبار سے سنگلاخ سرزمین میں فیض کا دریا اس شان سے امڈ رہا ہے اور طالبان علم ومعرفت اپنی تشنگی بجھا رہے ہیں ان کے کردار واخلاق کے ایک ایک نقش سے اُمت مسلمہ کے لئے صدائے الرحیل آرہی ہے اور کاروانِ علم ودانش کے لئے شعور کی روشنی پھوٹ رہی ہے۔

؎ ہجوم کیوں زیادہ ہے شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مردِ خلیق

(اقبالؒ)

شکل وشباہت:

خاندانِ رسالت کے چشم و چراغ' سیرت وکردار کے روشن مینار کی شکل و شباہت

Marfat.com

سے حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ وافر سے نواز رکھا ہے اور جو کوئی آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا ہے وہ اللہ اللہ کیے بغیر نہیں رہتا۔

روشن چہرہ کشادہ پیشانی جس سے نور معرفت کی جھلک صاف دکھائی دے رہی ہے۔ صاف وشفاف گلابی مائل سفید رنگ' سر پر سنت کے مطابق دستار' عربی سٹائل کا سفید لباس' زبان پر ہر وقت قال اللہ وقال رسول اللہ' قرآن کا نور بکھیرتی آواز' اجنبیوں کے لئے ایسے جیسے ان کا بھی دیرینہ آشنا' یہ سب خصوصیات کو جمع کیا جائے تو میرے ممدوح کی تصویر بنتی ہے۔

؎ تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم زمانے بھر میں تیری تصویر لئے پھرتے ہیں

قائدانہ صفات:

میرے ممدوح سیّد محمد انور گیلانی کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صفات سے متصف کر کے اس دنیا میں بھیجا ہے۔ وہ جلیل وجمیل خوابوں سے بنا ہوا اور قلندرانہ ادائیں رکھنے والا ایسا رہنما ہے جو نہ صرف بے عملی کے صحرا میں عمل کی اذان دے رہا ہے بلکہ اس کا روشن اور بے باک کردار بے شمار کرداروں کا کفارہ ادا کر رہا ہے آپ جب سے سجادہ نشین بنے ہیں آپ نے ملک کے طول وعرض میں دورے کر رہے ہیں اور علماء ومشائخ سے ملاقاتیں کر رہے ہیں تاکہ اُمت مسلمہ کو بیدار' فعال اور منظم کیا جا سکے' اس دور میں جب کہ مایوسی وباء کی طرح پھیلتی جا رہی ہے سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ مایوسیوں کے اندھیروں میں اُمید کے چراغ روشن کر رہا ہے۔اُمتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کا نقشہ ''شہزادہ غوث الوریٰ'' کے پاس ہے جب آپ دوروں پر نکلتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ لوگوں نے سیّد زادے کو اپنے دلوں کا حکمران بنا لیا ہے وہ میٹھے جذبوں اور دھیمے روّیوں والے اس درویش منش شخص کے گرویدہ و فدا کار نظر آتے ہیں اور آپ اپنے آباؤ اجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے شمع ہدایت روشن کر کے لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں

Marfat.com

ہوا ہے گو تُند و تیز مگر چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

آواز وخطابت:

شہد از فر میں نہ شکر میں نہ شیر میں ہے
جو مزہ آپ کی شیرینیٔ تقریر میں ہے

سیّد محمد انور گیلانی کو اللہ تعالیٰ نے وہ آواز عطا فرمائی ہے کہ جب آپ بولتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ آپ کے مُنہ سے پھول جھڑتے ہیں' آپ کی محفل میں جا کر بیٹھنے والے کو آپ کی آواز وہ سرور عطا کرتی ہے کہ دور دراز سے سفر کر کے آپ کی محفل میں جانے والوں کی تمام سفری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ آپ فنِ خطابت میں بھی یدطولیٰ رکھتے ہیں اور جب آپ خطابت کے لئے منبرِ رسول (ﷺ) پر جلوہ افروز ہوتے ہیں تو سننے والے اس طرح جامد اور ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں کہ اگر ذرا سی حرکت کی تو سیّد کے منہ سے نکلنے والے موتیوں کو ہم چننے سے نہ رہ جائیں' آپ جب تقریر کرتے ہوئے علم و معرفت کے دریا بہاتے ہیں تو کئی تشنہ لب سیراب ہوتے ہیں ۔ اور کئی گم کردہ منزل' منزل آشنا ہوتے ہیں' میں اپنا مشاہدہ بیان کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اس سے ہر وہ شخص جس نے آپ کی تقریر دل پذیر سنی ہو گی انکار نہیں کرے گا کہ جب آپ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو آپ کا چہرہ و پیشانی اور روشن ہو جاتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ انوار و برکات کی بارش ڈائریکٹ آپ کے چہرہ انور پر پڑھ کر تمام محفل میں نور کی کرنیں بکھر رہی ہیں۔ اور اس وقت جلال و جمالِ غوثیہ کا پیکر نظر آ رہے ہوتے ہیں اور آپ کی تقریر دل پر براہِ راست اثر کرتی ہے۔

سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے
یہ چیز ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے

(اقبالؒ)

Marfat.com

شائستگی واعلیٰ ظرفی:

پیر طریقت' رہبر شریعت' نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی ان لوگوں میں سے ہے جو شکم کی بھوک تو قبول کر لیتے ہیں مگر ذہن کی بھوک کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کرتے اس سیّد زادے کی شائستگی کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے اور جو کوئی آپ کی شائستگی واعلیٰ ظرفی کو دیکھتا ہے تو پھر وہ کسی اور دوارے کی طرف دیکھتا ہی نہیں ہے بلکہ وہ آپ کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے۔

تیرے سوا بھی کئی رنگ خوش نظر تھے مگر
جو تجھ کو دیکھ چکا وہ اور کیا دیکھے

مہمان نوازی:

میرے ممدوح کو وراثتی طور پر یہ اعلیٰ شرف ملا ہے کہ جب تک کوئی مہمان نہ آ جائے آپ اپنے آستانے پر کمی محسوس کرتے رہتے ہیں۔ ویسے تو الحمدللہ ہر روز اوسطاً 200 سے 250 تک مہمان قبلہ پیر صاحب سے ملنے اور درگاہِ عالیہ کی زیارت کرنے کے لئے آتے ہیں کوئی مہمان دور سے آئے یا نزدیک سے ہر کسی سے دعا وسلام کے بعد یہی سوال ہوتا ہے کہ کھانا کھایا کہ نہیں اگر مہمانوں نے دربارِ شریف کے لنگر سے یہاں ہر وقت لنگر تیار رہتا ہے نہ کھایا ہو تو انہیں مزید بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی بلکہ حکماً فرماتے ہیں کہ پہلے اٹھو اور کھانا کھاؤ۔ اور لنگر شریف کی انتظامیہ کو بھی سپیشل حکم ہے کہ مہمانوں کے کھانے کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور ان میں سے کوئی بھوکا نہ چلا جائے مہمان ہیں کہ وہ چاہتے ہیں جتنی دیر لنگر کھانے میں لگے گی ہم آپ کی میٹھی میٹھی باتیں ہی سن لیں لیکن پھر آپ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے بادلِ نخواستہ اُٹھتے ہیں ویسے اہل ظرف کے لئے آپ کا میٹھا بول اور شفقت ہی سب کچھ ہوتا ہے جیسے کسی نے کہا:

؎ شربت دے نہ دے تُو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

Marfat.com

نقیب الاشراف کا تصلب فی الدّین:

قبلہ نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی القادری الرزّاقی البغدادی کی ساری زندگی تبلیغی دوروں میں اور اپنے خطابات میں ہمیشہ صحیح العقیدہ اہلسنّت و جماعت کے عقائد اپنانے کی نصیحت کرتے گزری ہے اور ماشاء اللہ خود بھی سختی سے عقائد اہلسنّت پر کاربند ہیں اور نئے نئے محققین کے مقابلے میں اکابر اور جمہور علماء کی تحقیق کو ترجیح دیتے ہیں اور سرعام بھی اپنے عقائد کا اظہار کرنے میں کسی قسم کی کوئی مصلحت پیش نظر نہیں رکھتے اور بلا جھجھک عقائد اہلسنّت کی توثیق اور بد مذاہب کی تردید فرماتے ہیں۔ یعنی

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

شہزادہ غوث الوریٰ کی غیرتِ اِیمانی:

قبلہ نقیب الاشراف کو اپنے آباؤ اجداد سے غیرتِ ایمانی ورثہ میں ملی ہے۔ اور آپ اپنے ایمان وعقیدہ کے خلاف بڑے سے بڑے آدمی کو بات کرنے کی اجازت نہیں دیتے اور اپنے عقیدے کا برملا اظہار کرتے ہیں یہی غیرتِ ایمانی کا بھرپور اظہار تب لوگوں نے دیکھا جبکہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مذہبی مخالفین نے سینوں کو چیلنج کیا تو آپ اس علاقے میں سینوں کی کمزوری کے باوجود میدان میں نکل آئے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ نقیب الاشراف کی غیرتِ ایمانی کے سامنے بد مذہبوں کی ساری ریشہ دوانیاں خس و خاشاک کی طرح بہہ گئیں۔ یہاں پر میں ایک واقعہ نقل کرنا چاہتا ہوں کہ جس کے راوی پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف سیالوی صاحب چیئرمین شعبہ عربی بہاؤ الدّین زکریا یونیورسٹی ہیں جو کہ آپ کے ساتھ بیرونِ ملک تبلیغی دورے پر ساتھ تھے آپ نے راقم الحروف سے بیان کیا کہ:

''میں اور قبلہ پیر صاحب ایران کے دورے پر تھے جب ہم سفر کے لئے ایک ٹیکسی میں سوار ہوئے تو قبلہ حضرت صاحب اگلی سیٹ پر اور میں پچھلی سیٹ پر تھا جب ٹیکسی چلنے لگی تو اس شیعہ ڈرائیور نے کچھ نازیبا کلمات سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے کہے۔ یہ الفاظ اس ڈرائیور کے منہ سے نکلنے کی دیر تھی کہ قبلہ پیر صاحب نے بلا

Marfat.com

خوف وخطر باوجود یکہ یہ ایران شیعہ ملک ہے اکثر آبادی اور افسرانِ بالا بھی اہل تشیع ہیں اس ڈرائیور کو گردن سے پکڑ لیا جب اس شیخ عبدالقادر جیلانی کے شہزادے نے قوتِ حیدری سے اس بدزبان کی گردن پکڑی تو اس شخص کی یہ حالت تھی کہ میں نے محسوس کیا کہ اگر پیر صاحب نے چند لمحے اور اس کی گردن پکڑے رکھی تو اس کی آنکھیں باہر نکل پڑیں گیں۔ اور قبلہ پیر صاحب نے اسے فرمایا کہ تو میرے ہوتے ہوئے خلیفۃ الرسول بلافصل حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بکواس کرتا ہے"۔

تو نہ می دانم کہ من آل رسول ہستم

جب میں نے یہ حالت دیکھی کہ اگر چند لمحے پیر صاحب نے گرفت ایسے ہی رکھی تو کسی بڑے واقعے کی اُمید کی جاسکتی ہے اور وہ ڈرائیور آپ کے جلال کے آگے ایسے سہم گیا کہ جیسے

"کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں"

میں نے جلدی سے پیر صاحب سے عرض کی اور منت سماجت کی کہ حضور یہ شیعہ ملک ہے یہاں تمام آبادی شیعہ ہے حکومت اہل تشیع کی ہے آپ سے گزارش ہے کہ اسے چھوڑ دیں ورنہ یہ مر جائیگا اور ہم دیارِ غیر میں کسی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ بڑی منت سماجت کے بعد قبلہ پیر صاحب نے اس کو چھوڑ دیا۔

(روایت: ڈاکٹر محمد شریف سیالوی)

اسی طرح ایک دفعہ سدرہ شریف کی چھوٹی سی بستی میں ایک شخص جو کہ بدمذہب تھا اس نے بدمذہبوں کے گکھڑ کے مدرسہ سے تعلیم حاصل کی اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس نے سدرہ شریف میں مسجد میں جا کر تقریر کرنا شروع کی۔ صبح کا وقت تھا کہ قبلہ پیر صاحب نماز کے بعد اوراد وظائف پڑھ رہے تھے کہ اس بد بخت نے اپنے درس میں الصلوٰۃ والسّلام علیك یا رسول اللّٰہ پڑھنے کے خلاف بدزبانی کرنا شروع کر دی یونہی آواز قبلہ پیر صاحب کے کانوں میں پڑی آپ نے فوراً وظائف بند کئے اور خادم کو ساتھ لے کر اس کی مسجد میں چلے گئے اور اس کی خوب درگت بنائی اور آئندہ سے ہمیشہ کے

Marfat.com

لئے اس کی تقریر پر پابندی لگائی اور کہا کہ اگر آئندہ ایسی تقریر و تبلیغ یہاں سے میرے کانوں میں آواز پڑی تو میں بُرا پیش آؤں گا۔ اس دن کے بعد اس نے اس بستی کو چھوڑ کر ڈیرہ اسمٰعیل کے قریب کسی اور جگہ جا کر مسجد بنالی ہے اور مسلک اہلسنّت کی مخالفت کر رہا ہے لیکن اپنے آبائی گاؤں سدرہ شریف میں آنے کی جرأت نہیں۔

صاحبِ علم و عمل شیخ طریقت:

دُنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
یہاں لباسِ خضر میں پھرتے ہیں راہزن بھی

آج کل تو ہم پرستی کا دور دورہ ہے اور لوگوں کو بہروپئے مختلف روپ اپنا کر لوٹ رہے ہیں اور ایسے ایسے بے علم و بدکردار لوگ خود کو شیخ طریقت مشتہر کر کے لوگوں کے دین و ایمان سے کھیل رہے ہیں خود بھی شریعت کے علم سے جاہل ہیں' اور مریدین کو بھی علم شریعت سے جاہل رکھتے ہیں اور احکام اسلام کی تو پرواہ ہی نہیں' نہ نماز' نہ روزہ' نہ حج' نہ زکوٰۃ و جہاد اور بنے پھرتے ہیں شیخ طریقت' حالانکہ علماء نے لکھا ہے کہ شیخ طریقت بننے کے لئے یہ چار شرطیں ہونا ضروری ہیں:

۱- سلسلہ ارادت متصل ہو۔
۲- صحیح العقیدہ (اہلسنّت و جماعت) ہو۔
۳- ضروریاتِ دین کا عالم ہو۔
۴- فاسق معلن نہ ہو۔

ان کے بغیر کوئی شیخ طریقت نہیں بن سکتا' اور بغیر شریعت کے طریقت کا دعویٰ کرنے والا دغا باز ہے۔

میرے شیخ طریقت شرائطِ شیخ کے جامع ہیں جو کہ سلسلہ ارادت بھی متصل رکھتے ہیں عالم باعمل بھی ہیں اور صحیح العقیدہ اہلسنّت و جماعت بھی۔

آپ فرماتے ہیں:
بغیر شریعت کے علم کے طریقت میں قدم نہیں رکھا جا سکتا اور آپ کا فرمان ہے کہ

Marfat.com

شریعت کی انتہائی پاسداری کا نام ہی طریقت ہے آپ اپنے مریدوں کو ہر وقت احکام اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں آپ کی ہر ادا سے سنتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔

جن کی ہر ہر ادا سنتِ مصطفیٰ
ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سیّد محمد انور گیلانی ایک شجرِ سایہ دار:

میرے ممدوح قبلہ پیر صاحب اس بے سکونی و اضطراب کی تپتی دھوپ میں ایک شجر سایہ دار کی طرح ہیں جو کہ دور دور تک پھیلے ہوئے اس قحط رجال کے صحرا اور ریگستان میں روحانی سکون کی تلاش میں سرگرداں لوگوں کو آسودگی و فرحت کا سامان مہیا کر رہے ہیں وہ ایک ایسے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے کی طرح ہیں جو کہ بیسوں میل کا سفر کر کے آنے والے تھکے ماندے تشنہ لب مسافروں کی روحانی و اخلاقی تشنگی کو دور کر کے روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیتے ہیں اور اس گئے گزرے دور میں پیغامِ محبت عام کر رہے ہیں۔اور لوگوں کو یہ پیغام دے رہے ہیں

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے انسان کو
اخوت کا بیاں ہو جا' محبت کی زباں ہو جا

(اقبالؒ)

بہت لگتا ہے جی صحبت میں اُن کی:

قبلہ نقیب الاشراف کی شخصیّت میں گمشدہ زمانوں کے صوفیاء کی سی مقناطیسی کشش پائی جاتی ہے ان کے صوفیانہ اور عالمانہ وقار میں عاجزی وانکساری کی ایسی آمیزش ہے کہ پہروں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی دل کو چھو لینے والی باتیں سننے کو جی چاہتا ہے۔

بہت لگتا ہے جی صحبت میں اُن کی
وہ اپنی ذات میں اک انجمن ہیں

وہ اپنی ذات کے لئے کسی صلے' ستائش اور انعام کے آرزو مند نہیں برسوں کی

Marfat.com

ریاضت نے ان کی شخصیت میں ایک حیران کر دینے والی ترتیب اور ششدر کر دینے والی بے نیازی پیدا کر دی ہے نقیب الاشراف کی عکس در عکس چمکدار آئینے جیسی شخصیت میں ایک انوکھی فقیرانہ شان ہر وقت جاگتی رہتی ہے۔ بخدا یہی وہ لوگ ہیں جو معاشروں کو انعام کے طور پر بخشے جاتے ہیں اور قوموں کو توقیر عطا کرتے ہیں۔

اہلسنّت و جماعت میں آپ کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ شان عطا فرمائی عوام الناس تو آپ سے محبت کرتے ہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر اہلسنّت و جماعت کا جماعتی کام ہو اور اس سلسلے میں میٹنگ وغیرہ اور صلاح و مشورہ کیا جانا مطلوب ہو تو بھی آپ کو سرفہرست بلایا جاتا ہے اگلے صفحہ پر کنوینر جماعت اہلسنّت صوبہ سرحد کے خط کا عکس دیا جا رہا ہے اور اس خط کی پشت پر مولوی پیر محمد چشتی کا تاکیدی نوٹ بھی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں جس سے آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ آپ جماعت اہلسنّت میں کس قدر اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی ومجتبیٰ۔ جناب سید امیر شاہ گیلانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاجِ گرامی!

مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو ملتان شریف میں مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کے اجلاس میں مجھ کو صوبہ سرحد کی نمائندگی کے لئے بلایا گیا تھا جسمیں میں نے شرکت کی۔ اجلاس میں یہ طے پایا کہ مرکزی عاملہ کا دورکنی وفد پشاور جاکر میرے ساتھ صوبہ سرحد کی تنظیم اور صوبائی انتخاب کے سلسلہ میں تعاون کرے۔

قبل ازاں کہ وہ حضرات یہاں تشریف لائیں میں نے مناسب سمجھا کہ پشاور کے علماء اور دیگر معززین سے مشورہ کرلیا جائے۔ چنانچہ میری دعوت پر مورخہ ۱۲/۱۱/۸۳ بروز پیر ازراہ مہربانی حضرت مولانا سید امیر شاہ صاحب گیلانی علامہ مولانا پیر محمد چشتی مہتمم جامعہ غوثیہ معینیہ۔ جناب مولانا بشیر احمد صاحب چشتی گولڑوی۔ جناب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب قادری۔ جناب محمد اکرم بابا صاحب۔ جناب ماسٹر محمد شفیع اور میرے برادرانِ گرامی حضرت دیوان سید آل مجتبیٰ علیخان صاحب اور پیرزادہ سید آل حامد معینی صاحب نے شرکت کی۔ ان سب حضرات کے مشورہ اور ایما پر اور مرکزی جماعتِ اہلسنت کی جانب سے صوبہ سرحد کے کنوینر کی حیثیت سے میں پُرزور التماس کرتا ہوں کہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۳ء بروز پیر بمقام حویلی دیوان صاحب بوقت ۱۰ بجے دن تشریف لاکر ممنونیت کا موقع بخشیں

اُمید ہے مسلک اہلِ سنت کی ترویج اور تقویت کے لیئے آپ حضرات اِس پروگرام میں ضرور شرکت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

الداعی

کنوینر جماعت اہلسنت صوبہ سرحد،

پیرزادہ سید آلِ سیدی معینی حویلی دیوان صاحب

چوک شادی پیر پشاور شہر

Marfat.com

Marfat.com

جناب مرتضی سپهر انور شاهی

السلام علیکم! مطابق برگرام نامه دعوت نامه رذا
از یکی شرکت از حد ضروری بهره کامل منظمه
تحصیل به آنکو مسرات بنیاد نوشتانیاده تقاضی
نمره فرد بالا فصر شیخ بدیک

موسس

پشاور سے مولوی پیر محمد چشتی کا خط

دارالعلوم جامعہ غوثیہ معینیہ (رجسٹرڈ)

بخدمت جناب الحاج مولانا پیر السیّد محمد انور شاہ صاحب

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اُمید ہے کہ آپ ہر طرح بخیریت ہوں گے۔ 15 ستمبر کو حضرت دیوان صاحب سید آل سیّدی صاحب قبلہ کی قیادت میں جماعت اہلسنّت کا ایک وفد ڈی آئی خان آ رہا ہے صرف ایک روز کا دورہ ہے 24 ستمبر کو پشاور میں جماعت اہلسنّت کا صوبائی انتخابی اجتماع ہے اس سلسلہ میں یہ وفد آپ کے پاس آ رہا ہے اور آپ سے درخواست ہے کہ آپ 15 ستمبر کو ڈی آئی خان شہر میں کسی مناسب جگہ پر یہ اجتماع کرا دیں اُمید کہ آپ میری اس تحریر کو جماعت اہلسنّت کے لئے اور اپنے مستقبل کے لئے باعث ترقی و کامیابی تصور کر کے 15 ستمبر کے لئے تیاری کرو گے۔ نیز 24 کو اجتماع میں پشاور آؤ گے۔ والسّلام

پیر محمد چشتی

جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور شہر

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

اہل سنت وجماعت کی مرکزی درس گاہ

دارالعلوم جامعہ غوثیہ معینیہ

(رجسٹرڈ)

بیرون یکہ توت پشاور شہر

فون نمبر: ۶۴۰۴۵

نمبر _____ تاریخ ۶۰۹/۹۲

بخدمت جناب الحاج مولانا پیر السید محمد نور بادشاہ صاحب
السید عظیم درضہم اللہ وبرکاتہ
آمید کہ آپ بخیر و عافیت ہونگے!
کانفرنس کو حضرت دیوان سید آل مجتبیٰ علی خان آرہا
سید جماعت اہلسنت کا آنا و فرمانا آل خان آرہا
صرف ایک روزہ دورہ ہے ۲۴ ستمبر کو ان ورسید جماعت
اہلسنت کا صوبائی انتخابی اجلاس ہے جس سلسلہ میں
یہ صوبائی دورہ آپ سے درخواست ہے
یہ آپ کا کانفرنس کو ذی آل خان شہید میاں کی مناسب
جگہ پر اجتماع کرانیں آمید کہ آپ میری اس گزارش
کو جماعت اہلسنت پر کرنے اور اپنے مشغول رہنے بانیت
نرمی و کامیابی تصور کرتے کانفرنس کیلئے تیار کرنے
بتاریخ ۲۴ کے اجتماع میں شامل ہونے کی
پیر محمد چشتی جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور شہر

Marfat.com

۲۰ جولائی 1987ء

پشاور سے سیّد آل سیدی پیرزادہ معینی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اہل سنت پاکستان صوبہ سرحد

مکرم ومحترم جناب حضرت پیر سیّد انور شاہ جیلانی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی! امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

آپ کی خدمت میں حضرت علامہ مفتی مختار احمد نعیمی صاحب کا خط ارسال کر رہا ہوں اسکو ملاحظہ فرما کر اس سلسلے میں اپنی رائے اور تعاون سے مطلع فرمائیں۔ میں چند احباب کے ساتھ جلد ہی انشاء اللہ پورے صوبے کا دورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں آپ سے بھی انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔ مگر اس سے قبل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلک اہلسنّت کی ترقی اور ترویج میں بھرپور معاونت فرمائیں اور مہربانی فرما کر ایسے مخلص احباب جو آپ سے وابستہ ہوں پورے صوبے سے ان کے نام اور پتوں کی فہرست ارسال فرمائیں مگر ایسے احباب ہونے چاہیے جو مسلکِ حقہ سے محبت اور بھرپور ہمہ قسم کا تعاون کرسکیں اور آئندہ ہونے والے جماعتی صوبائی کنونشن جو پشاور میں انشاء اللہ جلدی ہوگا میں شریک ہو کر جماعتی پروگرام کو آگے بڑھانے میں اپنے مفید مشوروں اور تعاون سے مستفید فرماسکیں۔ آپ کی رائے بالصواب کا منتظر رہوں گا۔ امید ہے جلدی ہی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور بتصدیق حضور خواجہ غریب نواز اجمیری اور حضور غوث پاک شاہِ جیلاں رضی اللہ عنہما کے آپ کو دین حقہ اہل سنت کی خدمت کے لئے صحت وعافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

والسّلام- آپ کا خیراندیش

پیرزادہ سیّد آل سیدی معینی اجمیری

حال پشاور

Marfat.com

سید آل سید کی پیرزادہ معینی

خلف حضرت دیوان سید آل رسول علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

و نبیرہ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدالعین

فون نمبر ۶۴۲۳۳

حویلی دیوان صاحب

چوک شادی پیر پشاور شہر

مورخہ ۱۹۶۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اہلسنت اکستان صوبہ سرحد

مکرم و محترم صاحبزادہ پیر سید انور حسین نوری السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مزاج گرامی: امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے

آپکی خدمت میں حضرت علامہ مفتی مختار احمد لنبی صاحب کا خط ارسال کر رہا ہوں اسکو ملاحظہ فرما کر اس سلسلے میں اپنی رائے اور تعاون سے مطلع فرمائیں۔ میں چند احباب کے ساتھ جلد ہی انشاء اللہ پورے صوبے کا دورہ کرنا چاہتا ہوں اس ضمن میں آپ سے بھی انشاء اللہ ملاقات ہوگی مگر اس سے قبل کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلک اہلسنت کی ترقی اور ترویج میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ اور مہربانی فرما کر ایسے مخلص احباب فوراً سے مطلع فرمائیں جو ہمارے ساتھ دورے کے دوران ساتھ ہوں۔ پچھلے دورے کے دوران جن جن حضرات نے تعاون کیا ہے ان کے نام اور پتوں کی فہرست ارسال فرمائیں مگر ایسے احباب ہونے چاہئیں جو مسلک حقہ سے محبت اور بھرپور ہمدردی رکھتے ہوں اور آئندہ ہونے والے جماعتی سرگرمیوں کنونشن جو پشاور میں انشاء اللہ جلد ہی ہوگا میں شرکت کریں اور جماعتی پروگرام کو آگے بڑھانے میں اپنے مفید مشوروں اور تعاون سے مستفید فرمائیں۔ آپکی رائے بالتوقف کا منتظر رہوں گا۔ امید ہے جلد ہی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور بصدقہ حضور خواجہ غریب نواز اجمیری اور حضور غوث پاک شاہ جیلاں رضی اللہ عنہما سے آپ کو دین حقہ اہل سنت کی خدمت کیلئے صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے آمین ثم آمین

والسلام

آپکا خیر اندیش پیرزادہ سید آل سید معینی چشتی اجمیری حال پشاور

Marfat.com

سیّد آل سیّدی پیرزادہ معینی کا خط

حضرت پیرطریقت السیّد انورشاہ صاحب قادری

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

فریضہ حج کی سعادت اور بخیروعافیت واپس پہنچنے پر دلی مبارک قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ہرسنی العقیدہ مسلمان کو بار بار عطا فرمائے۔ آمین

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت غزالی زماں علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے میں جماعتِ اہلسنّت کے ساتھ مسلک کی بنا پر شریک ہوں اور اسی جذبہ کی وجہ سے جماعتِ اہلسنّت کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کر رہا ہوں اور یہی دل چاہتا ہے کہ مسلکِ اہلسنّت کی ترویج وتبلیغ میں علماء ومشائخ ہمہ قسم کا بھرپور تعاون کریں اور یہی وجہ ہے کہ میں ہر جگہ علماء ومشائخ سے بذاتِ خود مل رہا ہوں حالانکہ میری صحت اور حالات اس کے متقضی نہیں مگر میں اس کی ضرورت اور اہمیت کے پیشِ نظر اس میں پوری طرح حصہ لے رہا ہوں اور یہی امید آپ سے بھی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ اس تبلیغی مشن میں جو ہمارے اپنے بزرگوں کا ہے بھرپور تعاون فرمائیں گے۔ میں 15 ستمبر 1987ء کو بذریعہ جہاز ملتان شریف سے ایک روزہ دورے پر امجد علی چشتی صاحب یا مولانا اقبال اظہری کے ساتھ ڈیرہ ڈویژن کے دورے پر پہنچ رہا ہوں وہاں سے 16 ستمبر کو بنوں کے لئے روانہ ہونا ہے اس دورے کی تفصیل صاحبزادہ قطب عالم فاروقی صاحب کو فون اور خط کے ذریعہ بتا دی گئی ہے۔ وقت مختصر ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اِس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے صاحبزادہ قطبِ عالم صاحب سے رابطہ فرمائیں اور باہم مشورہ وغیرہ سے مختصر پروگرام کو ترتیب فرمائیں اس دورے میں زیادہ تر وہاں کے علماء ومشائخ اور دیگر معززین اہلسنّت سے ملنا بھی مقصود ہے جو فرداً فرداً مشکل ہے۔ اس کے لئے میں نے صاحبزادہ

Marfat.com

قطب عالم کو یہی عرض کیا ہے کہ دو ایک جگہ ان سب حضرات کو جمع کرلیں تا کہ وہیں ملاقات اور جماعت کے سلسلہ میں گفتگو ہو جائے۔ اس سلسلہ میں علامہ پیر محمد چشتی صاحب مدظلہ سے واپسی حج پر ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی امید ہے خط ارسال کیا ہوگا۔ مولانا پیر محمد صاحب ہمیشہ ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہیں۔ 24 ستمبر 1987ء بروز جمعرات بوقت دس بجے دن پشاور میں فقیر خانہ پر صوبائی انتخابی کنونشن ہو رہا ہے جس میں آپ کی شرکت نہایت ضروری ہے کیونکہ صوبے سے اکثر علماء و مشائخ کی شرکت متوقع ہے۔ بہرحال آپ 15 ستمبر کے دورے کے سلسلہ میں صاحبزادہ قطب عالم صاحب سے ضرور رابطہ فرمائیں تا کہ پروگرام باہم مشورہ سے بہترین ہو جائے میں انشاء اللہ آج پاک پتن شریف حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں وہاں سے ملتان اور پھر 15 ستمبر ڈیرہ پہنچ جاؤں گا۔

والسّلام

آستانہ کے فقیروں اور سب اہلسنّت کو سلام، بچوں کو دعائیں

خیر اندیش

پیرزادہ سیّد آل سیّدی معینی

217

Marfat.com

سید آل سید پیرزادہ معینی

خلف حضرت مولانا سید آل رسول علی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
و نبیرہ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ٹیلیفون

فون نمبر ۹۲۲۳۳

حویلی دیوان صاحب
چوک شادی پیر پشاور شہر

مورخہ 7/9/67

حضرت پیر طریقت الحاج شاہ مہتاب قادری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

فریضہ حج کی ادائیگی اور کثیر دعاؤں والسن پہنچنے پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ سعادت ہر سنی العقیدہ مسلمان کو بار بار عطا فرمائے آمین ۔۔۔ بندہ آپکو معلوم ہے کہ جو وقت نذر ان زمان سے پہلے بھی جب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے میں جماعت اہلسنت کے ساتھ وابستگی کی بنا پر شریک ہوں اور ایسی جذبہ کی وجہ سے جماعت اہلسنت کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کر رہا ہوں اور یہی دل چاہتا ہے کہ ملک اہلسنت کی ترقی و ترویج میں علماء و مشائخ ہر قسم کا بھرپور تعاون کریں اور یہی وجہ ہے کہ میں ہر جگہ علماء و مشائخ سے مبذات خود ملتا رہا ہوں حالانکہ میری صحت اور حالات اس کے متقاضی نہیں مگر دین کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اسی میں پوری طرح حصہ لے رہا ہوں اور یہی اللہ آپ سے بھی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ اس مذہبی مشن میں جو ہمارے اپنے بزرگوں کا ہے بھرپور تعاون فرمائیں گے میں 15 ستمبر 1967 کو بذریعہ جہاز ملتان تشریف لے رہا ہوں ایک روزہ دورہ پر الحاج علی چشتی مہتاب یا مولانا اقبال الٰہی صاحب کے ساتھ ڈیرہ غازیخان کے دورہ پر پہنچ رہا ہوں وہاں سے 16 ستمبر کو بہاولپور کے لیے روانہ ہونگے اس دورہ کی تفصیل صاحبزادہ قطب عالم فاروقی مہتاب کو فون اور خط کے ذریعہ بتا دی گئی ہے

Marfat.com

وقت مختصر ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ تعاون فرمائے ہوئے
شاہزادہ قطب عالم سے رابطہ فرمائیں۔ اور باہم مشورہ سے دورے کا مختصر پروگرام
کو ترتیب فرمائیں۔ اس دورے میں زیادہ تر وہاں کے اہل مشائخ اور دیگر معززین
اہلسنت سے ملاقات مقصود ہے جو کہ آپ کے ذریعے ہی ممکن ہے اس کے لیے میں نے شاہزادہ
کو یہی عرض کیا ہے کہ دو اڑھائی دن ان سب حضرات کو جمع کریں تاکہ وہیں ملاقات
اور جماعت کے سلسلہ میں گفتگو ہو جائے۔ اس سلسلہ میں علامہ سید محمد حسین شاہ
صاحب والی جج ہر ملاقات ہوئی انہوں نے بھی اپنی مدت خط ارسال کیا ہوگا۔ مولانا سید
ہمیشہ ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہیں 24 ستمبر 1987 بروز جمعرات بوقت دس بجے
دن پشاور میں تقریر خانہ پر ہماری انتخابی کنونشن ہو رہا ہے جسمیں آپکی
شرکت نہایت ضروری ہے کیونکہ ہمارے اکثر علماء و مشائخ کی شرکت متوقع
بہرحال آپ کا ستمبر کے دورے کے سلسلہ میں شاہزادہ قطب عالم سے زیر
مشورہ فرمائیں تاکہ پروگرام باہمی مشورہ سے بہترین ہو۔ میں انشاء اللہ آج
یا کل شریف حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں وہاں
سے واپسی پر دو تین دن کے لیے ڈیرہ اسماعیل خان جاؤں گا۔ والسلام آستانہ کے فقیروں کو
اہلسنت کو السلام بچوں کو دعائیں

فقیر اللہ نقشبندی
پیرزادہ سید آل رسول حسنی

Marfat.com

تنظیم پاسبانِ اہلسنّت و جماعت (صوبہ سرحد)

کے صدر

مولوی پیر محمد چشتی کا خط

بخدمت حضرت مولانا پیر سید انور شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف

بعد از تسلیمات عرض ہے کہ قبل ازیں جو تحریر آپ کو ارسال کی جا چکی ہے اس کا آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ باقی تمام ڈویژنوں سے پروگرام کی تفصیل آ چکی ہے لہٰذا تحریر ہذا ارسال کر رہا ہوں تا کہ جواب سے مطلع فرمائیں۔ مہربانی کر کے برسیدنی تحریر ہذا بلا تاخیر جو بھی پروگرام ترتیب دیں اس کی مکمل تفصیل بذریعہ ڈاک میرے پاس بھیج دیں تا کہ اس کے مطابق 23 تا 28 نومبر 1993ء تک کے لئے مع رفقاء حاضر ہو سکوں۔

والسّلام

پیر محمد چشتی

Marfat.com

PASBAN-E-AHL-E-SUNAT
WA JAMAAT.

پاسبانِ اہلِ سنّت وجماعت

نمبر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مورخہ 31.10.93

بخدمت حضرت مولانا پیر سید انور شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف

بعد از سلام عرض ہے کہ قبل ازیں جو تحریر آپکو ارسال کی جا چکی ہے۔
اُسکا ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اِن تمام ذمہ داریوں سے
بخوبی عہدہ برآ ہونے کی تفصیل اُوپر بیان کی جا چکی ہے۔ لہٰذا دوبارہ ارسال کر رہا ہوں تاکہ جواب
مطلع فرمائیں میدانی علاقے میں کام کرنے کے لئے ملازم تاخیر جو بیرونی علاقہ جات میں تبلیغ
اسلام کی تفصیل نہ دیدی گئی ہے تاکہ اس کے مطابق
23 تا 28 نومبر 1993ء تک کیمپ میں ہمراہ انتظامیہ حاضر ہو سکوں

والسلام

31.10.93

153
11-7-93

Marfat.com

پاسبانِ اہل سنت و جماعت (صوبہ سرحد) کے سیکرٹری جنرل کا خط
بنام نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی

بخدمت جناب نقیب الاشراف محمد انور گیلانی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انتخابات کے نتیجہ میں مرکزی وصوبائی حکومتیں عنقریب تشکیل ہونے والی ہیں۔ لہٰذا پاسبان اہلسنّت وجماعت کے اسٹیج سے عوام اہلسنّت کو منکرینِ وہابیہ کے دجل و فریب سے آگاہ کرنے' اسلامی اقدار کے تحفظ اور حقوقِ اہلسنّت کے تحفظ وحصول کی غرض سے صوبہ سرحد کے تمام ڈویژنوں میں نمائندہ اجتماع اور پریس کانفرنس کا انعقاد وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر پاسبان اہلسنّت و جماعت کے مرکزی صدر وسیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری نے یکم نومبر تا 15 دسمبر 1993ء صوبہ بھر کے تمام ڈویژنوں میں دورہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس سلسلہ میں از 7 تا 12 نومبر چھ یوم مالاکنڈ ایجنسی کے لئے اور 14 تا 19 چھ یوم ہزارہ ڈویژن کے لئے از 23 تا 28 چھ یوم ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کے لئے از 2 تا 4 دسمبر 1993ء کوہاٹ ڈویژن کے لئے تین یوم از 6 تا 15 دسمبر دس یوم پشاور ڈویژن کے لئے مقرر کیے گئے ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ پاسبانِ اہل سنت و جماعت کے مسئول و ذمہ دار شخصیّت ہونے کی حیثیت سے اپنے علاقے وڈویژن میں متعلقہ اشخاص کے ساتھ جلد از جلد رابطہ قائم کرکے مذکورہ تاریخوں میں مرکزی قائدین کی اس کاوش کو با مقصد بنانے کی تیاری فرمایئے۔

Marfat.com

اور جس طرح بھی پروگرام مذکورہ تاریخوں کے لئے ترتیب دیں یکم نومبر 1993ء سے قبل مرکزی دفتر کو اس کی اطلاع دیں۔ تاکہ آپ کی ترتیب کے مطابق عمل کیا جاسکے۔

نوٹ : مقامی اجتماعات و میٹنگوں کے علاوہ ہر ڈویژن میں ایک مرکزی اجتماع اور پریس کانفرنس بھی ضروری ہے۔

والسّلام- آپ کا مخلص

انجینئر سید زاہد علی شاہ

مرکزی سیکرٹری جنرل پاسبان اہل سنت و جماعت سرحد

مرکزی دفتر جامعہ غوثیہ معینیہ بیرون یکہ توت پشاور شہر

Marfat.com

پاسبانِ اہلِ سنّت وجماعت
صوبہ سرحد

PASBAN-E-AHL-E-SUNAT
WA JAMAAT.

نمبر ...
تاریخ ...

خدمت جناب **نقیب الاشراف محمد انور گیلانی** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انتخابات کے نتیجہ میں مرکزی و صوبائی حکومتیں عنقریب تشکیل ہونے والی ہیں۔
لہٰذا پاسبان اہلسنت وجماعت کے اسٹیج سے عوام اہلسنت کو منکرین وھابیہ کے دجل وفریب سے آگاہ کرنے اسلامی اقدار کے تحفظ اور حقوق اہلسنت کے تحفظ و حصول کی غرض صوبہ سرحد کے تمام ڈویژنوں میں نمائندہ اجتماع اور پریس کانفرنس کا انعقاد وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس ضرورت کی پیشِ نظر پاسبان اہلسنت وجماعت کے مرکزی صدر وسیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری یکم نومبر تا ۲۰ دسمبر 1993ء صوبہ بھر کے تمام ڈویژنوں میں دورہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔
اس سلسلہ میں ان 7 تا 12 نومبر 1993ء چھ یوم ملاکنڈ ایجنسی کیلئے
اور 14 تا 19 چھ یوم ہزارہ ڈویژن کیلئے (ان 23 تا 28 چھ یوم ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن کیلئے)
ان 2 تا 4 دسمبر 1993ء کوہاٹ ڈویژن کیلئے تین یوم۔
ان 6 تا 15 دسمبر دس یوم پشاور ڈویژن کیلئے
مقرر کئے گئے ہیں۔
آپ سے گذارش ہے کہ پاسبان اہلسنت وجماعت کے مسئول وذمہ دار شخصیت ہونے کی حیثیت سے اپنے علاقہ وڈویژن میں متعلقہ اشخاص کیساتھ جلد از جلد رابطہ قائم کرکے مذکورہ تاریخوں میں مرکزی قائدین کے اس کاوش کو بامقصد

Marfat.com

PASBAN-E-AHL-E-SUNAT
WA JAMAAT.

پاسبانِ اہلِ سنّت وجماعت
صوبہ سرحد

نمبر ---
تاریخ ---

بنانے کی تیاری فرمائیے۔

اور جس طرح بھی پروگرام مذکورہ تاریخوں کیلئے ترتیب دیں۔ یکم نومبر سنہ 1993ء سے قبل مرکزی دفتر کو اسکی اطلاع دیں تاکہ آپکی ترتیب کے مطابق عمل کیا جاسکے۔

نوٹ:۔ مقامی اجتماعات و میٹنگز کے علاوہ ہر ڈویژن میں ایک مرکزی اجتماع اور پریس کانفرنس بھی ضروری ہے۔

والسلام

آپکا مخلص:۔ ضیاء سید زاہد علی شاہ
مرکزی سیکرٹری جنرل پاسبان اہلسنت وجماعت۔ سرحد۔
مرکزی دفتر جامعہ غوثیہ معینیہ بیرون یکہ توت پشاور شہر

Marfat.com

نورانی دارالعلوم عقب لیاقت باغ
ڈیرہ اسماعیل خان

محترم ومکرم جناب مولانا پیر سیّد انور شاہ صاحب آف سدرہ شریف

سلام مسنون! خیرت موجود ومطلوب ہے۔

صورت احوال تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے تحت 11 جولائی بروز پیر صبح 9 بجے نورانی دارالعلوم میں ضلع بھر کے علماء ومشائخ کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ جناب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ضروری آیئے۔شکریہ

فقط والسّلام

فقیر محمد سراج الحسن

بانی ومہتمم نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان

Marfat.com

نمبر _____ تاریخ 6/6/05

محترم و مکرم جناب محمد الیاس صاحب نورانی دارالعلوم آف کراچی

سلام مسنون - امید ہے وجود مطلوب سے صورت احوال تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے تحت (۱۱) جولائی تبدیل سر صبح ۹ بجے نورانی دارالعلوم میں ضلع بھر کے علماء مشائخ کی میٹنگ ہو رہی ہے جناب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے ضروری ہے شکریہ فقط والسلام

مفتی محمد سلیم اکبر بانی و مہتمم نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان
6/6/05

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یا اللہ جل جلالک وعم نوالک

سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکرمی جناب حضرت سید المشائخ حضرت سید صبغۃ اللہ القادری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جماعتِ اہلسنت پاکستان کو از سرِ نو منظم کرنے کے سلسلے میں ایک انتخابی مقاصد سے بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۸۷ء بروز جمعرات بوقت دس بجے دن بمقام حویلی دیوان صاحب (اجمیر شریف) چوک شادی پیر پشاور شہر ایک عظیم الشان

صوبائی کنونشن

کا اہتمام کیا ہے۔ جس میں مقتدر علماء کرام اور مشائخ عظام کی شرکت متوقع ہے۔ آپ کی تشریف آوری رضاء الٰہی و خوشنودی رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ اور ہمارے لئے باعثِ افتخار ہوگی۔ امید ہے کہ تشریف لاکر ممنون و مشکور فرمائیں گے۔

والسلام الداعی الی الخیر

پیرزادہ سید آلِ سیدی معینی چشتی اجمیری

سربراہ انتخابی کمیٹی جماعت اہل سنت پاکستان (صوبہ سرحد)

فون:- ۶۲۵۹۵ / ۶۴۲۳۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر حضرت مولانا نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

جماعت اہلِ سنّت پاکستان کے زیرِ اہتمام
یکم اگست ۱۹۸۸ء بروز پیر بعد نماز عشاء شاہی عید گاہ
خانیوال روڈ ملتان میں علماء اہلِ سنّت کا عظیم الشان
نمائندہ اجتماع "علماء کنونشن" منعقد ہو رہا ہے۔
جسمیں اہلِ سنّت کو درپیش اجتماعی مسائل کے حل کے لئے
متفقہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ شریعت آرڈیننس کے بارے میں
اہلِ سنّت کے متفقہ مؤقف کی وضاحت کی جائے گی۔ اور اہلسنّت
میں پائیدار اتحاد و اتفاق کے لئے راستہ ہموار کیا جائے گا۔

Marfat.com

اُمید ہے کہ مسلکِ حقہ اہلِ سُنّت کے حقوق کی حفاظت کیلئے آپ وقت کی اِس آواز پر لبّیک کہیں گے اور عُلماء کنونشن میں شرکت فرماکر ممنون و شکر گزار فرمائیں گے۔

فقط والسّلام مع الاکرام

سیّد حامد سعید کاظمی

ناظم اعلیٰ

جماعت اہلِ سُنّت پاکستان

ج۔س۔م۔ف

۴۱۹۴۷ ملتان
۳۰۴۲۹

۶۲۵۹۵ پشاور
۶۴۲۳۳

Marfat.com

جماعت اہلسنّت پاکستان

JAMAAT-E-AHL-E-SUNNAT PAKISTAN

حوالہ نمبر:۔ J/A/S/P/2006/206

تاریخ:۔ 27:02:2006

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام صاحبزادہ پیر صاحب آف درہ شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر محترم پیر سید مظہر سعید کاظمی صاحب نے دربار سید عاشق علی شاہ صاحب گیلانی خیر پور سندھ (نزد سکھر) میں شوریٰ کا اجلاس 11 مارچ 2006ء بروز ہفتہ دن 11 بجے طلب کیا ہے۔ تمام اراکین شوریٰ سے درخواست ہے کہ اجلاس میں بروقت شریک ہوں۔

والسلام

سید ریاض حسین شاہ
مرکزی ناظم اعلیٰ
جماعت اہلسنت پاکستان

Marfat.com

مریدین کی دلچسپی کے لئے چند ایک خطوط کی نقل دی جاتی ہے جس میں وفاقی مذہبی امور کی طرف سے قبلہ نقیب الاشراف کو مختلف دینی و مذہبی پروگراموں میں شرکت کی دعوت دی جارہی ہے اور مختلف قومی رہنماؤں کے خطوط کے عکس محض مریدین کی دلچسپی کے لئے دیئے جارہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

ادارہ تبلیغ الاسلام کے سرپرست سیّد ظفر علی شاہ صاحب کا خط
بنام نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی مدظلہ
پشاور 6 اپریل 1995ء

محترم جناب پیر سیّد محمد انور شاہ بغدادی صاحب
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد از خیریت - میرا دورہ ڈی آئی خان آپ کی وجہ سے اتنا حسین رہا ذکہ میں زیر قلم نہیں لا سکتا۔ جس عرق ریزی سے آپ نے عرس مبارک کا انتظام کیا وہ قابل ستائش ہے۔ میں آپ کی ہمت کو سلام کرتا ہوں کہ آپ نے جنگل میں منگل بنا دیا۔ خاندان میں یا قوم میں کبھی کبھی مدت کے بعد کوئی شخص پیدا ہوتا ہے جو کہ انقلابی کام کرتا ہے اور جو کوئی نقش اس کو نظر آتا ہے مٹا دیتا ہے۔ یہ کارنامہ بھی آپ نے سرانجام دیا۔ جس محبت سے آپ نے روضہ شریف تعمیر کروایا میری دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اتنی ہمت دے کہ اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ علاوہ ازیں جو پذیرائی آپ نے میری کی اس کا بھی شکرگزار ہوں۔ ابھی تک مجھ پر آپ کے اس عرس کا اثر چھایا ہوا ہے۔ آپ کے ساتھ دو دن میں مجھے اتنی اُنسیت ہوگئی کہ شاید میں آپ کے ساتھ برس ہا برس رہا ہوں۔

آخر میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کو عمر دراز بخشے تا کہ آپ ملک وقوم کی خدمت کر سکیں۔ آمین ثم آمین۔

جو درخواستیں آپ نے مجھے دی ہیں میری کوشش ہو گی کہ ان پر عمل درآمد کروا سکوں۔ باقی وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا۔ آپ کے تحائف کا بہت بہت شکریہ۔

والسّلام - نیاز مند
سیّد ظفر علی شاہ

Marfat.com

۱۸۶
13-4-95

SYED ZAFAR ALI SHAH
Member National Assembly.

پشاور
۶ اپریل ۱۹۹۵ء

محترم جناب پیر سید محمد انور شاہ بغدادی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد از خیریت۔ میرا دورہ ڈی آئی خان آپ کی وجہ سے رائیگاں نہیں کہا جا سکتا۔ جس طرح ریزی سے آپ نے عرس مبارک کا انتظام کیا وہ قابل ستائش ہے۔ میں آپ کی ہمت کو سلام کرتا ہوں کہ آپ نے جنگل میں منگل بنا دیا۔ خاندان میں یا قوم میں کبھی کبھی مدت کے بعد کوئی شخص پیدا ہوتا ہے جو کہ انقلابی کام کرتا ہے اور جو نقش کہن اس کو نظر آتا ہے مٹا دیتا ہے یہ کارنامہ بھی آپ نے سرانجام دیا۔ جس محبت کے ساتھ آپ نے روضہ شریف تعمیر کرایا۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اتنی ہمت دے کہ اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ علاوہ ازیں جو پذیرائی آپ نے میری کی۔ اس کا بھی شکر گزار ہوں۔ ابھی تک مجھ پر آپ کے اس عرس کا اثر چھایا ہوا ہے آپ کے ساتھ دو دن میں مجھے اتنی انسیت ہو گئی کہ شاید میں آپ کے ساتھ برس ہا برس رہا ہوں

آخر میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کو عمر دراز بخشے تاکہ آپ ملک و قوم کی خدمت کر سکیں آمین ثم آمین
جو درخواستیں آپ نے مجھے دی ہیں میری کوشش ہو گی کہ ان پر عمل درآمد کروا سکوں باقی وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ آپ کے تحائف کا بہت بہت شکریہ

والسلام نیازمند
سید ظفر علی شاہ

Sarhad Chamber House, G T. Road, Peshawar N.W.F.P.-Pakistan Tel: Off. (0521) 216861-3 Res: (0521) 214291 Fax: (0521) 216860

Marfat.com

Marfat.com

۲۳۵

بشرفِ زیارت

محترم جناب پیر سید محمد انور شاہ بغدادی صاحب

سجادہ نشین سدرہ شریف

سدرہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

SYED ZAFAR ALI SHAH
Member National Assembly
Sarhad Chamber House, G.T. Road,
Peshawar N.W.F.P. - Pakistan.
☎ Off (0521) 218881-3
Res: (0521) 214291
Fax: (0521) 218880

ملک فرید اللہ خان چیف آف وزیری قبائل سابق وفاقی وزیر و سینیٹر کا خط

جناب محترم ومکرم سید انور شاہ صاحب

پیر صاحب صدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان

السّلام علیکم! امید ہے کہ مزاج گرامیؑ بخیر ہوں گے۔

عرصہ دراز سے خواہش رہی کہ جناب کی شرف بازیابی کے لئے حاضر خدمت ہوں گا۔ جناب کے ایک مرید کاکا جو کہ میران شاہ مین رہائش رکھتے ہیں میں نے ان سے بھی گزارش کی ہے کہ جناب سے اجازت طلب فرما کر مجھے مطلع کریں تاکہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوسکوں۔

جناب کا نسب و حسب کسی تعریف کا محتاج تو نہیں ہے۔ اولیاء کرام اور ان کے کرامات حق ہیں اور ویسے تو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے بلکہ لازم ہے کہ وہ شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا خادم ہو اور ان کی اتباع کرے۔ میں نے 1990ء میں بغداد شریف میں روضہ عالیہ میں حاضری دی ہے اور رمضان کی تراویح وہاں پڑھی ہے۔

لیکن ہمیشہ خاندانِ عالیہ کے سادات سے دعا کا طالب رہا۔ مجھے امید ہے کہ جناب اپنی پہلی فرصت میں مجھے شرف ملاقات بخشیں گے اور مجھے مطلع فرمائیں گے۔ نیز بذریعہ درخواست مستدعی ہوں کہ میرے حق میں دعا فرمائیں۔

کارِ لائقہ سے مطلع فرمائیں۔

خاندانِ عالی کی خدمت میں آداب

جناب کا خادم

ملک فرید اللہ خان

چیف آف وزیری قبائل، سابق وفاقی وزیر و سینیٹر

19 - ڈیفنس - بنوں چھاؤنی

Marfat.com

اللہ اکبر

Faridullah Khan
Former Federal Minister/Senator

19-Defence, Bannu
Ph # 0928-623633

۱۷ اپریل ۰۱ء

جناب نقیب ومکرم سید انور شاہ صاحب
پیر صاحب صدرہ شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان

السلام علیکم۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔
عرصہ دراز سے خواہش رہی کہ جناب کی شرف باریابی کے لیے حاضر خدمت ہوں گا۔ جناب کی مزید کاوش جو ہمران شاہ میں پیش رہتے ہیں۔ میں ان سے بھی گذارش کی ہے۔ کہ جناب اجازت طلب فرما کر مجھے مطلع کریں۔ تاکہ خدمت اقدس میں حاضر ہو سکوں
جناب کا سب سے کسی تعریف کا محتاج تو نہیں ہے۔ اولیاء کرام اور ان کے کرامات حق ہیں۔ اور ولی سے تو رشتہ مسلمان کا گہرا فطری ہے۔ بلکہ الازم ہے کہ وہ شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا خادم ہو۔ اور اس کا رشتہ گہرا ہو۔ میں ۱۹۹۵ء میں بغداد شریف میں روضہ عالیہ پر حاضری دی ہے۔ اور رمضان کی تراویح وہاں پڑھی ہے۔
میں ہمیشہ خاندان عالیہ کے سادات سے دعا کا طالب رہا۔ مجھے امید ہے کہ جناب اپنی پہلی فرصت میں مجھے شرف ملاقات بخشیں گے۔ اور مجھے مطلع فرمائیں گے۔
میں مزید بھی درخواست گذار ہوں۔ کہ میرے حق میں دعا فرمائیں۔

کامیابی سے مطلع فرمائیں۔
خاندان عالی کی خدمت میں آداب
فقیر خادم

ملک فرید اللہ خان
چیف آف وزیری قبائل
سابق وفاقی وزیر و سینیٹر
۱۹۔ ڈیفنس۔ بنوں چھاؤنی

Faridullah
7/4/01

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر .....(۱۲۲)..شمہ..۸۸/۲.....

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور و اقلیتی امور
اسلام آباد

تاریخ .....۲۵/ اگست ۱۹۸۸ء.....

سید وصی مظہر ندوی

محترمی و مکرمی

وفقنا اللہ لما یحب و یرضیٰ

السلام علیکم و رحمہ اللہ و برکاتہ ،

میں آپکا شکر گزار ہوں کہ آپ نے علماء و مشائخ کانفرنس ۱۹۸۸ء میں شرکت فرمائی اور اپنی تجاویز و آراء اور پر خلوص تعاون سے اسے کامیاب بنانے میں ہماری مدد کی ۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے ۔ آمین ،

مجھے امید واثق ہے کہ اللہ کے فضل و کرم آپکے تعاون اور قیمتی مشوروں سے ہم کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے میں بھی انشاء اللہ کامیاب ہو جائیں گے ۔

مع احترامات فائقہ

مخلص

ولی کبیر

(سید وصی مظہر ندوی)

جناب سید انور شاہ صاحب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF DEPARTMENT
GOVERNMENT OF THE PUNJAB
LAHORE.

مکرمی ومحترمی جناب پیر سید انور علی شاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین مزار شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرکز تجلیات، منبع فیوض وبرکات مخدوم الشیخ السید ابوالحسن علی بن عثمان الہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ جن کا آستان فیض گذشتہ ایک ہزار سال سے مرجع خلائق ہے، کا سالانہ عرس مبارک حسب روایت 20,19,18 صفر المظفر 1427ھ، (21,20,19 مارچ 2006ء۔ حتمی انگریزی تاریخ کا انحصار ماہ صفر کا چاند نظر آنے پر ہوگا) آپ کے آستان فیض پر انتہائی تزک واحتشام اور عقیدت واحترام سے انعقاد پذیر ہوگا۔ بلاشبہ عرس مبارک کی یہ تقریبات نہ صرف پاکستان بلکہ پورے برصغیر میں اپنی روحانی، علمی اور دینی برکات کے اعتبار سے منفرد مقام کی حامل ہوتی ہیں۔ محکمہ مذہبی امور واوقاف پنجاب نے ان تقریبات کے شایانِ شان اہتمام کے لیے خصوصی انتظامات کیے ہیں۔

عرس کی تقریبات کا سب سے اہم شعبہ علمی، روحانی وتبلیغی اجتماعات ہیں جن کا انعقاد 20,19 صفر المظفر، جامع مسجد، دربار حضرت داتا گنج بخشؒ میں ہوگا، جس میں وطن عزیز کی معروف علمی، دینی اور روحانی شخصیات تشریف فرما ہوں گی۔ استدعا ہے کہ حسب پروگرام آپ مورخہ 19 صفر المظفر، "اجلاس اوّل" منعقدہ 8-00 بجے صبح میں بطور "مہمان خصوصی" تشریف فرما ہوں۔

(تفصیلی نظام الاوقات ماہ صفر کے ابتدائی ایام میں آپ کو موصول ہوگا)

(ڈاکٹر طاہر رضا بخاری)
ڈائریکٹر، محکمہ مذہبی امور واوقاف پنجاب لاہور

Markaz Muarif-l-Aulia, Data Darbar Complex, Lahore. Ph.: 042-7113464

Marfat.com

Marfat.com

۲۴۰

وفاقی وزیر مذہبی امور و اقلیتی امور

جناب/جنابہ سید انور شاہ سید صاحب ڈی آئی خان کو تم کا سے ملتمس ہیں کہ

بتقریب ظہرانہ شرکت فرما کر شکریہ کا موقع دیں

مقام السلام کلب سیکرٹریٹ

تاریخ ۲۵-۹-۱۹۸۸ء

وقت ۱ بجے دوپہر

ج.س.م.ف
۸۲۵۲۱۲
۸۲۴۸۵۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Tele: Grams: "LABOUR"
Phone: Off: 824908
824264

Ijaz-ul-Haq
MINISTER FOR LABOUR, MANPOWER
AND OVERSEAS PAKISTANIS
GOVERNMENT OF PAKISTAN
ISLAMABAD

نمبر ۱-۱(۳)/۹۱-ایم-ایل-ایم

۲ مارچ، ۱۹۹۱ء

مکرمی و محترمی جناب شاہ صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

آپ کا عنایت نامہ کافی تاخیر سے موصول ہوا۔ جس کے باعث میں بر وقت آپ کو جواب نہ دے پایا۔

آپ نے عرس مبارک کے لیے جو تاریخیں تجویز کی تھیں ان میں اسلام آباد میں سرکاری مصروفیات کے باعث میرے لیے وقت نکالنا ممکن نہیں۔ افسوس ہے کہ میں عرس مبارک کی روحانی محفلوں سے محروم رہا۔ انشاء اللہ جب بھی موقع ملا میں آپ کے حضور حاضر ہونگا۔ امید ہے کہ آپ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے۔

والسلام

آپکا مخلص
اعجاز الحق

(اعجاز الحق)

جناب پیر سید محمد انور شاہ صاحب
سجادہ نشین دربارہ عالیہ قادریہ غوثیہ،
صدرہ شریف ڈاک خانہ یارک،
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبقریب ملاقات معزز مندوبین علماء و مشائخ کانفرنس

جنرل محمد ضیاء الحق

صدر، اسلامی جمہوریۂ پاکستان

سید انور شاہ

کو عشائیہ میں مدعو کرتے ہیں

تاریخ: بروز جمعرات ۱۱ اگست ۱۹۸۸ء
بمطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ
بوقت: ۸-۳۰ بجے شب

ج۔س۔م۔ف
ٹیلیفون: ۵۸۰۷۷۶
۶۵۹۷۱/۶۰

مقام: ایوانِ صدر اسلام آباد
لباس: غیر رسمی

Marfat.com

نقیب الاشراف کی
علمائے اہلسنّت میں قدر

یوں تو نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی مدظلہ العالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے وہ مقام محبوبیت عطا فرمایا کہ لوگوں کے دل آپ کی طرف کھچے جاتے ہیں اور جو کوئی ایک دفعہ آپ کی زیارت سے مشرف ہو جائے وہ پھر آپ کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے۔ علمائے کرام میں آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی ایک جھلک تو آپ کتاب کے آخری باب ''نقیب الاشراف ارباب علم و دانش کی نظر میں بھی دیکھ لیں گے۔ لیکن یہاں پر میں آپ کی خدمت میں چند خطوط کے نمونے پیش کر رہا ہوں کہ اکابر علمائے اہل سنت بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور آپ کے وجودِ مسعود کو غنیمت جانتے ہوئے آپ کی صحبت سے فیض یافتہ ہونے کی تمنا کرتے تھے۔ ان بے شمار اکابر علمائے اہلسنّت کے خطوط میں سے مَیں دو خطوط ہدیہ قارئین کرتا ہوں کیونکہ وہ تمام خطوط اس کتاب میں دینا ممکن نہیں۔ ان کے لئے انشاء اللہ عنقریب ایک نئی کتاب مرتب کی جائے گی اور تمام علمائے اہلسنّت کے خطوط کو شامل کیا جائے گا۔

Marfat.com

استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ قادری رضوی کا خط

باسمہٖ تعالیٰ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محترم قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عمدۃ الکاملین، فخر سادات، آیۃ غوث الاعظم فرزند علی کرم اللہ وجہہ و نبی صلی اللہ علیہ وسلم العلامہ الفہامہ فاضل جلیل السیّد پیر سیّد محمد انور شاہ صاحب قادری گیلانی بغدادی دامت برکاتکم العالیہ ولا زالت شموس فیوضکم القدسیہ سدرہ شریف دارالسلطنت ! دارالخلافت بغدادیہ ہاؤس لاہور

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم ! عزیزم علامہ صاحبزادہ محمد حامد علی صاحب قادری اشرفی

فاضل جامعہ حنفیہ قصور ایف - اے اسلامیات وعربی آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہیں سالانہ بڑی گیارہویں شریف کے سلسلہ میں آپ کی صدارت مطلوب ہے لہٰذا قیمتی وقت عطا فرما کر دعا گوئی کا موقع عطا فرما کر کرم نوازی فرمائیں۔

فقط والسّلام ذوالمجد والاحترام سلکم الرحمٰن الی یوم القیام

از فقیر ابوالعلا محمد عبداللہ قادری اشرفی

قصور پاکستان

شیخ الحدیث و ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور

Marfat.com

باسمہ لحانہ

ازالۃ الاشتباہ عن مسئلۃ الماء

محترم قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عمدۃ الکاملین مخدوم سادات
آیۃ غوث الاعظم فرزند علی و بتول صلی اللہ علیہ وسلم العلامہ الفہامہ
فاضل جلیل الستید سید محمد انور شاہ صاحب قادری گیلانی بغدادی
دامت برکاتکم العالیہ دلازالت شموس فیوضکم القدسیہ
سدرہ شریف دار السلطنت و دار الخلافت
بغداد یہ لحؤس - لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

محترم المقام عزیزم علامہ صاحبزادہ محمد حامد علی صاحب قادری رضوی
فاضل دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور - السلام علیکم و علی! آپ کی
خدمت عالیہ میں حاضر ہوں سالانہ بڑی گیارھویں شریف کے سلسلہ میں
آپ کی صدارت مطلوب ہے لہذا وقت عطا فرما کر دعا کی کا موقع
عطا فرما کر کرم نوازی فرمائیں خیر طلب والسلام ذو المجد والاحترام سلم الرحمن
الی یوم القیام - از فقیر ابو العلا محمد سید احمد قادری شیخ الحدیث و ناظم اعلیٰ
اشرفی قصور پاکستان دار العلوم جامعہ حنفیہ اہلسنت قصور
9-8-98

Marfat.com

مفتی اہلسنّت مفتی احمد یار خاں نعیمی کے صاحبزادہ مفتی مختار احمد نعیمی صاحب کا خط
بنام نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی
مدرسہ غوثیہ نعیمیہ مفتی احمد یار خاں روڈ گجرات پاکستان

مکرمی حضرت پیر طریقت نقیب الاشراف پیر سیّد محمد انور شاہ صاحب گیلانی

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُمید ہے کہ مزاج گرامی بالخیر ہوگا۔ گزارش ہے کہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ آپ پنجاب کا دورہ فرما رہے ہیں اور یہ اطلاع پا کر اور بھی زیادہ خوشی ہوئی تھی کہ 23 اکتوبر 1986ء جمعرات کے دن ہونے والے حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مقدس میں بھی آپ کی شرکت ہو جائے گی۔ پوری طرح معلومات کر کے اشتہار میں آپ کا اسم گرامی دے دیا گیا ہے لیکن کل حافظ قاری غلام حسین صاحب کا مکتوب لالہ موسیٰ سے موصول ہوا کہ آپ کا پروگرام ملتوی ہو گیا ہے جس کے باعث سخت پریشانی اور شرمندگی ہو رہی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ گجرات میں آپ کا پروگرام کے مطابق تشریف لانا کس قدر ضروری ہے۔

بہر حال اُمید رکھتا ہوں کہ آپ اس پروگرام پر ضرور تشریف لا کر اہل دل کے قلوب کو منور فرمائیں گے۔ اور اپنے پروگرام سے مطلع فرمائیں گے۔

والسّلام
فقیر مفتی مختار احمد نعیمی
گجرات 8-10-86

Marfat.com

Madrassa Ghusia Naimia
Mufti Ahmad Yar Khan Road,
G U J R A T (Pakistan)

مدرسہ غوثیہ نعیمیہ
مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان
فون لاہور ۵۴۸۰۱۱ فون گجرات ۲۳۴۴

حوالہ نمبر

تاریخ

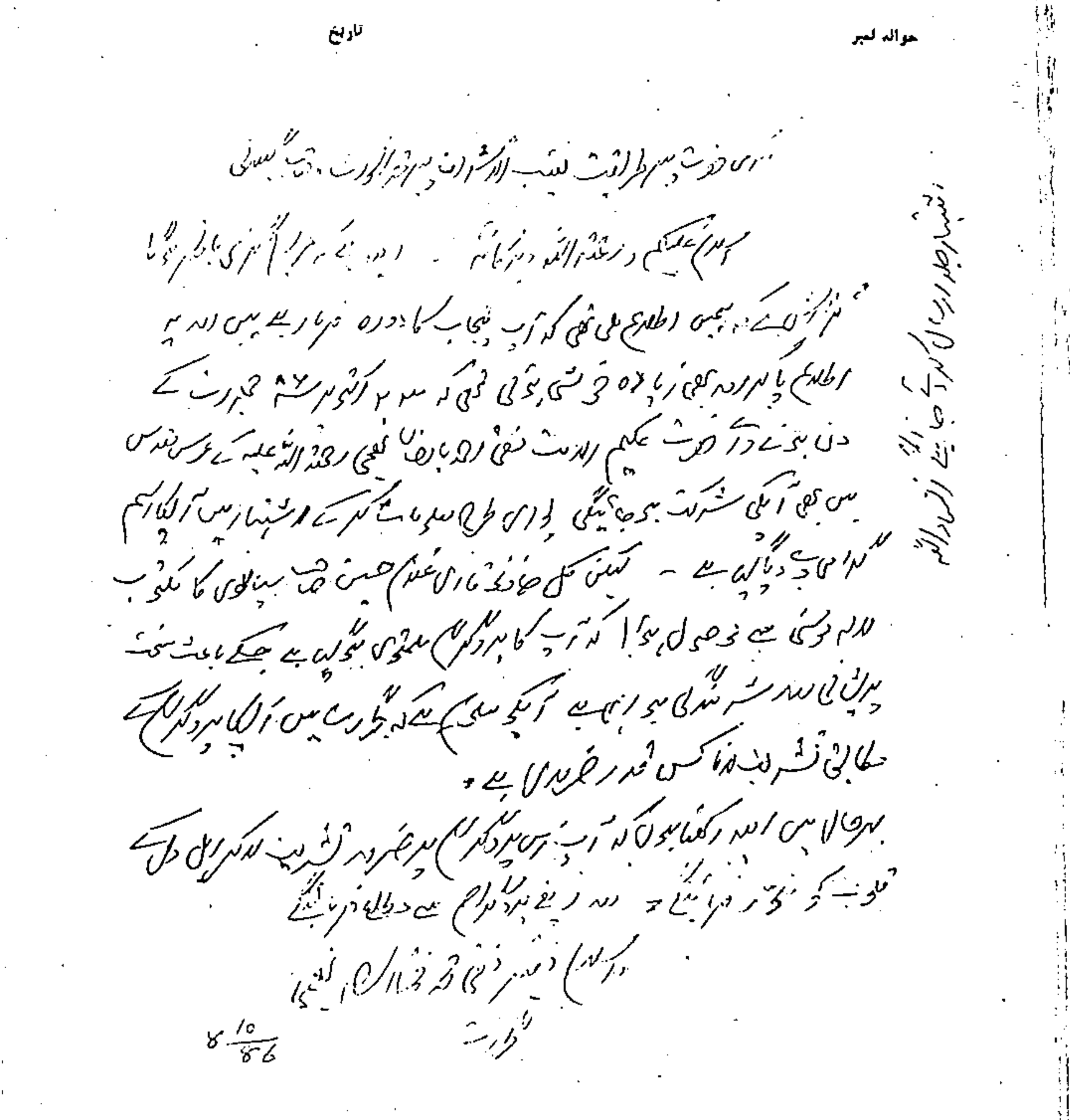

Marfat.com

خطیب اہل سنت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد ابوبکر چشتی
مہتمم جامعہ صدیقیہ تاج العلوم کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قندیل مرتضیٰ شہزادۂ غوث الوریٰ حضرت قبلہ شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت طرفین مطلوب

عرضیکہ!

سیّد شفیق الرحمٰن صاحب آف لالہ موسیٰ کی وساطت سے غائبانہ تعارف ہوا۔ ملاقات کا بڑا اشتیاق ہے۔ مارچ 1985ء سالانہ رفعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس مورخہ 29 مارچ بروز جمعۃ المبارک منعقد ہو رہی ہے۔ دلی خواہش ہے کہ کانفرنس کی آخری نشست جمعہ کے عظیم اجتماع میں لوگ آپ کی زیارت کر سکیں اور میرا اشتیاق بھی پورا ہو جائے۔ اگر باآسانی تشریف آوری ہو سکے تو بندہ کی خوش قسمتی ہوگی۔ اپنے زرّیں خیالات سے مستفیض فرمانے کے لئے امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور مہربانی فرمائیں گے۔ جوابی لفافہ ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ جواب سے جلد نوازیں۔

احباب کی خدمت میں سلام

محمد ابوبکر چشتی

31 دسمبر 1984ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حوالہ نمبر: ۱۵۱/۸۵ تاریخ:

قبلہ صاحبزادہ فوث الوری حضرت قبلہ شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

وسلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خیریت مرسل مطلوب

عرض ہے

سید مستفیض الرحمٰن صاحب آف لاہور موصوف کی وساطت سے غائبانہ تعارف ہوا مدتوں کا بڑا اشتیاق ہے۔ مارچ ۱۹۸۵ء سالانہ عرس حضرت مصطفےٰ کانونس کی تاریخ ۲۹ مارچ بروز جمعۃ المبارک منعقد ہو رہی ہے۔ دلی خواہش ہے کہ کانونس کی آخری نشست جمعہ کے عظیم اجتماع میں ہو تو آپ کی زیارت کر سکیں اور برکات سے بہرہ ور ہو جائے۔ اگر آسانی تشریف آوری ہو سکے تو بندہ کی خوش قسمتی ہوگی اپنے نرین خیالات سے مستفیض فرمانے کیلئے التماس ہے کہ آپ ضرور مہربانی فرمائیں گے۔ جواب لفافہ ارسال خدمت کر دیں۔ جواب سے جلد نوازیں۔

احباب کی خدمت میں سلام

محمد ابوبکر چشتی
31 دسمبر 1984ء

Marfat.com

ادارہ تبلیغ الاسلام (پشاور) کی طرف سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کی صدارت فرمانے کا دعوتی خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب حضرت پیر سید محمد انور شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور کے اراکین وممبران کی آپ سے استدعا ہے کہ 10 ربیع الاوّل کو قصہ خوانی بازار میں دسواں جلسہ میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صدارت فرماویں۔

امید ہے آپ ہماری استدعا کو قبول فرماویں گے۔

نوٹ: محترم شاہ صاحب آپ کا پروگرام انشاء اللہ بروز ہفتہ 27 جولائی کو ہوگا۔ آپ خصوصی طور پر نوٹ فرمالیں۔

والسلام۔ شکریہ

ظفر علی شاہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

SYED ZAFAR ALI SHAH
Member National Assembly,

محترمت جناب حضرت پیر سید محمد انور شاہ صاحب

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور کے اراکین وممبران کی آپ سے استدعا ہے کہ ۱۵ ربیع الاوّل کو قصہ خوانی بازار میں دسواں جلسہ میلاد مصطفےٰ ﷺ کی صدارت فرمادیں۔ امید ہے آپ ہماری استدعا کو قبول فرمادیں گے۔

والسلام

Zafar Ali.

Syed Zafar Ali
MNA
Peshawar.

نوٹ

محترم شاہ صاحب

آپ کا پروگرام انشاءاللہ بروز ہفتہ مورخہ 3.27 الی 1996ء

ہوگا آپ خصوصی طور پر تشریف فرما ہیں۔

شکریہ

طفیل

Sarhad Chamber House, G.T. Road, Peshawar N.W.F.P.-Pakistan Tel: Off. (0521) 218581-3 Res: (0521) 214291 Fax: (0

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی و محترمی _____ زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امامِ اہلِ سنت غزالیٔ دوراں حضرت علامہ **سیّد احمد سعید کاظمی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

— کی —

فاتحہ چہلم

۷ جولائی ۱۹۸۶ء بمطابق **۲۹** شوال المکرم ۱۴۰۶ھ بروز پیر شاہی عیدگاہ خانیوال روڈ ملتان میں صبح ۱۰ ½ بجے ہونا قرار پائی ہے آپ سے درخواست ہے کہ شرکت فرمائیں اور سعادتِ دارین حاصل کریں۔

والسلام مع الاحترام

صاحبزادہ سیّد مظہر سعید کاظمی

شاداب کالونی۔ پولیس لائنز روڈ ملتان

فون :- ۴۱۹۴۷ ● فون مدرسہ :- ۳۰۴۲۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امامِ اہلِ سنّت غزالیٔ دوراں حضرت علامہ **سیّد احمد سعید کاظمی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے چہلم کی تقریبات کے سلسلے میں عظیم الشان

امامِ اہلسنّت کانفرنس

کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں آپ کی شرکت ہمارے لئے باعثِ صد فخر اور آپ کے لئے باعثِ سعادت ہوگی۔

منتظمِ شرکت :-

صاحبزادہ سیّد مظہر سعید کاظمی

شاداب کالونی۔ پولیس لائنز روڈ ملتان

فون :- ۴۱۹۴۷ ۵ فون مدرسہ :- ۳۰۴۲۹

نوٹ :- آپکے جواب کا انتظار رہے گا۔

پروگرام

بمقام :- شاہی عیدگاہ

خانیوال روڈ۔ ملتان

۷ جولائی سنہ ۱۹۸۶ء

— بمطابق —

۲۹ شوال المکرم سنہ ۱۴۰۶ھ

بروز پیر

بوقت ۹ بجے شب

— خطاب —

ممتاز علماءِ کرام، مشائخ عظام

وفاقی و صوبائی وزراء

ممتاز سکالرز، طالب علم رہنما

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی جناب پیر سید محمد انور شاہ گیلانی مدظلہ ۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ بات آپ کے علم میں ہوگی کہ امسال رمضان المبارک کی ۲۵ تاریخ کو ملتان میں حضرت غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں امام اہلسنت علامہ سید احمد سعید کاظمی اس دارفانی سے رحلت فرما گئے۔ اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ علامہ صاحب ملت اسلامیہ کے وہ عظیم فرزند تھے کہ جنہوں نے نصف صدی سے زیادہ دنیائے اسلام کو علم وآگہی کی روشنی سے منور کیا۔ اور دین میں پیدا ہو جانے والی بدعات کا قلع قمع کیا۔ آپ نے تحریک پاکستان۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مثالی کردار ادا کیا اور پوری زندگی پاکستان کے استحکام، مقام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے کوشاں رہے۔ آپ جامعہ انوار العلوم، جماعت اہلسنت پاکستان، جمعیت علماء پاکستان اور دینی مدارس کے لئے قائم کیجانے والی تنظیم، تنظیم المدارس کے بانی تھے۔ آپ کے مریدوں، شاگردوں اور ارادتمندوں کا حلقہ لاکھوں تک پہنچتا ہے جو اس وقت پوری دنیا میں دین اسلام کی خدمت پر مامور ہیں۔

آج علم ودانش کا یہ گنجینہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اس پر ہر آنکھ اشکبار ہے۔ ہر دل سوگوار ہے۔ دنیا کوئی دوسرا احمد سعید پیش کرنے سے قاصر ہے۔ پھر صدیوں کا انتظار ہے کہ اسلام کی ایسی ہمہ گیر ہستی کا ورود ہو۔ غم واندوہ کی اس المناک کیفیت میں آپ اپنے دلی جذبات سے مطلع فرمایئے۔ تاکہ انکی طباعت کے بعد عوام کے استفادے کے لئے پیش کیا جاسکے۔ یہ آپکی طرف سے غزالیٔ زماں کو جہاں خراج عقیدت ہوگا وہاں انکی ہمہ جہت خدمات کے اعتراف کی ایک کوشش بھی ہوگی۔

آپکے جواب کا منتظر:۔ صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی شاداب کالونی۔ پولیس لائنز روڈ۔ ملتان
فون: ۴۱۹۴۷
مدرسہ:۔ ۳۰۴۲۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

HAZRAT SULTAN BAHU TRUST (Regd.)

سلطان ریاض الحسن قادری
سجادہ نشین آستانہ حسنیہ
دربار حضرت سلطان باہوؒ

CNO-111
F.NO 201
19-1-92

1. اسلو نامل مسلم آباد
سید زمین شاہ اپر مال
19-1-92

اخویم و مکرم۔ پیر سید حبیر الزمان شاہ صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

وطن عزیز میں مشارب و مسالک کے خلاف یورش و شورش اور موجودہ سیاسی حالات بہر محب وطن ذی شعور اور راسخ العقیدہ مسلمان کے لیے باعث تشویش ہیں۔ اور انہی حالات کے تناظر میں احقر نے رابطہ مشائخ مہم کا آغاز کیا۔ یہ امر میرے لیے باعث فخر و انبساط ہے کہ دوران رابطہ آپ نے مسلک حقہ کی ہچکولے کھاتی ناؤ کو کنارے لگانے کے لیے نہ صرف بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی بلکہ مشائخ عظام کے خلاف مختلف نام نہاد تنظیموں کی جانب سے فتنہ پروری اور منظم سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنا عملی کردار ادا کرنے کا وعدہ بھی فرمایا۔ آپ نے جس طور سے میری سجادہ نشینی کو پذیرائی بخشی وہ میرے لیے یقیناً باعث محبت و تقویت ہے۔

موجودہ حالات کا تقاضہ ہے۔ کہ مشائخ عظام متحد ہو کر ایک متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں۔ اس سلسلہ میں عنقریب ملک گیر کنونشن کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ) جس کی باقاعدہ اطلاع آپ کو بذریعہ دعوت نامہ کر دی جائے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس تاریخی کنونشن میں نہ صرف آپ کے شرف نیاز حاصل ہوں گے بلکہ آپ اپنی قیمتی آرا و تجاویز اور سفارشات سے بھی ہماری راہنمائی فرمائیں گے۔

والسلام

احقر

سلطان ریاض الحسن قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانقاہ غوث اعظم زیر سایہ ہر دلے

ابوالرضاء اللہ بخش نیّر

مقام جمن شاہ ضلع مظفر گڑھ۔ ڈاک خانہ ۴ تار گاہ: نیّر

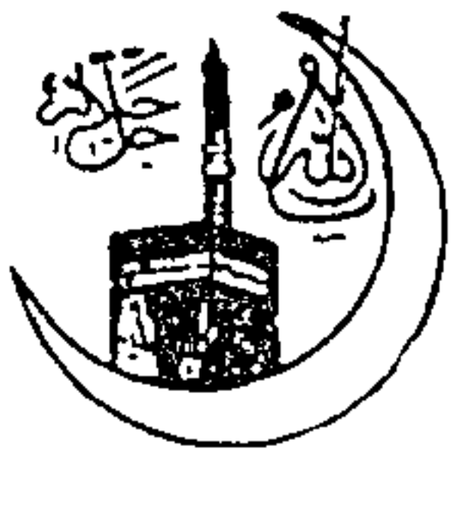

حوالہ نمبر ..... خطیب جامع مسجد نریندی غلام محی الدین تاریخ ۱۰-۱-۱۰

گرامی منزلت رفیع الدرجت

عالی مرتبت واقف اسرار شریعت و طریقت

حضرت قبلہ پیر سید محمد انور شاہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نیاز بے انداز و قدمبوسی کے بعد التماس ہے

کہ ان دنوں طبیعت کچھ مضمحل و پریشان

اور ناساز و علیل رہتی ہے۔

ا۔ سر میں تیج کا شدید درد رہتا ہے

ب) تبخیر حجرہ کا دائمی مریض بن گیا ہوں

ج) بعض اوقات سینے اور پیٹ کی شکایت ہو جاتی ہے

د) بعض اوقات جب اکیلا ہوتا ہوں تو اپنے روبرو

عجیب مخلوق کی آہٹ اور ان کی عجیب و غریب

آوازیں محسوس کرتا ہوں۔

ہے

محبت کامل، اور شغلے عاجلہ کے لئے دعا کی اپیل

فقیر کا جھوپڑا چونکہ فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کیلئے مہیب

ہے اسلئے ہی یہ رقم بھی لیلا کہ انہوں نے کفار عرب

کے ہمراہ کر زندہ کئے ہوئے شاید جادو وغیرہ

نہ کرا دیا ہو۔ بہرحال آپ نگاہ کرم فرمائیں۔

Marfat.com

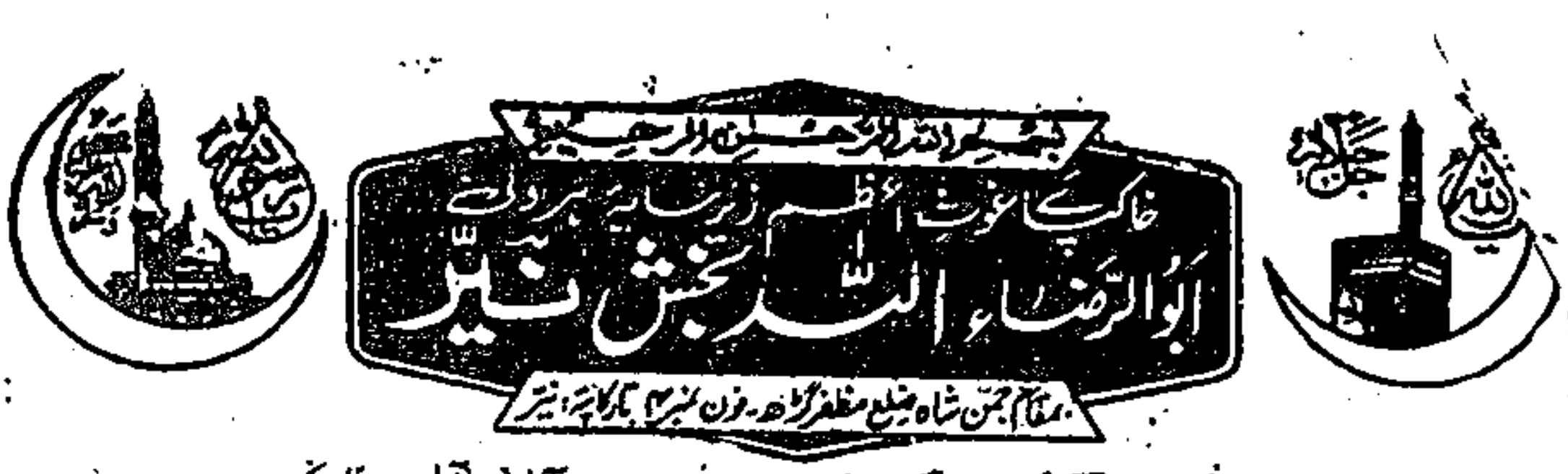

حوالہ نمبر ..... خطیب جامع مسجد فرید ی غلام محمد آباد فیصل آباد تاریخ .....

گرامی منزلت رفیع الرتبت

قبلہ پیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نیازمند انسان و قدمبوسی کے بعد

آپ کی بارگاہ عالیہ میں

آپکا فرمایا ہوا

اطلس خان آپ کا مرید اور فقیر کا دوست تھا

اس کا خط آج فیصل آباد سے موصول ہوا

آپ بھی مطالعہ فرمائیں اور

اس کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں۔

یہ نوجوان علاقہ بہاولپور کا ہے۔

زیادہ آداب

خاکپائے آل رسول

ابوالرضاء اللہ بخش نیّر

Marfat.com

بخدمت گرامی قدر

۴۸۶/۱۲

غلام از غلامان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر ابوالرضا اللہ بخش نیر

ساکن بمبئی شاہ منزل لیہ

خطیب مرکزی جامع مسجد پرانے عیدگاہ، جنگ صدر

جنگ فون نمبر ۳۸۶۸

بمبئی شاہ فون نمبر ۴

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ 3-11-86

نمبر

جناب محمد انور شاہ گیلانی صاحب

خدمت عظیم المرتبت رفیع الدرجت حضرت قبلہ سید شاہ [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیازمند انداز تحریر ہے کہ مہر سید حسین آنجہانی کے بعد

[illegible] باطل قوتوں سے برسرپیکار ہونا

[illegible] جہاد

[illegible] "انجمن سپاہ مصطفےٰ الاسلامیہ" کے نام سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقط

والسلام مع الاکرام والاحترام

خاکپائے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالرضا اللہ بخش غفرلہ

۲۶ صفر ۱۴۰۷ھ

Marfat.com

عفو و درگزر:

میرے ممدوح پیر سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی حسنی و حسینی سیّد ہیں اور اللہ کے فضل سے اپنے خاندانی روایات کے امین و وارث ہیں اور اہل بیت اطہار کی صفت عفو و درگزر سے آپ کو وافر حصہ عطا ہوا ہے یہاں مجھے امام حسنؓ کا ایک واقعہ یاد آیا ہے جو کہ ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔

''ایک دفعہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بدوی نے سر بازار روک کر گالی گلوچ کرنا شروع کر دیا اور طرح طرح کی بکواسات کرتا رہا آپ خاموشی سے سماعت فرماتے رہے اس نے ذرا تھوڑا سانس لیا تو آپؓ نے فرمایا کہ بھائی پیاس تو نہیں لگی اگر پیاس لگی ہو تو آپ کو پانی پلاؤں اس بدوی نے دوبارہ زبان درازی شروع کر دی تو آپ نے فرمایا کہ بھائی بھوک تو نہیں لگی اگر بھوک ہے تو آپ کو کھانا کھلاؤں اس گنوار نے دوبارہ نام لے لے کر آپ کے آباؤ اجداد کو گالیاں دینا اور بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا تو امام حسنؓ نے اپنے غلام کو آواز دی اور کہا کہ جاؤ گھر میں اتنے دینار پڑے ہوئے ہیں وہ لا کر اس شخص کو دو جب غلام گھر سے دینار لے کر آیا تو امام حسنؓ نے اس کو پیش کر دیئے جب اس گنوار شخص نے امام حسنؓ کا یہ روّیہ دیکھا تو اس پر کپکپی طاری ہو گئی اور وہ تھر تھرانے لگا اور پکار کر کہتا ہے کہ اشھد انك ابن رسول اللہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہیں' اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا یہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا حوصلہ نہیں ہو سکتا۔ میرے ممدوح مرشدی و شیخی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اجداد کی اس خوبی سے مالا مال کیا ہوا اور درگزر کرنا اور معاف کر دینا آپ کے خاندان کی ریت ہے اس کا مشاہدہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے سن 2006ء کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر بھی کیا۔

ہوا یوں کہ عرس 2006ء کے سلسلہ میں منعقدہ تقریبات کے دوران کسی بد خصلت مخالف نے ٹیلی فون پر عرس شریف بند کرانے کی دھمکیاں دیں اور بُرا بھلا کہا اور فون کرنے والے کی آواز کی شناخت کر لی گئی اور جب ان کو پتہ چلا کہ ہماری آواز کی پہچان کر

Marfat.com

لی گئی ہے اوران کو یہ پتہ چل گیا کہ فون کرنے والے ہم ہیں تو عرس کے اگلے دن دو آدمی دربار عالیہ سدرہ شریف میں حاضر ہوئے اور رو رو کر معافی کے خواستگار ہوئے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے ہمیں معاف کر دیں قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اچھا کام نہیں کیا ہمارا دل دکھایا اور پھر اس مذہبی رسومات میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی حالانکہ ان تمام تقریبات کے اہتمام کرنے کا ہمارا صرف اور صرف مقصد مسلک اہلسنّت کی تبلیغ و ترویج واشاعت کرنا ہوتا ہے۔ بہر حال تم لوگوں نے جو کرنا تھا کر لیا ہم نے آپ کو معاف کیا۔ اب ان آنے والے لوگوں کو چائے مع لوازمات پلائی اور رُخصت کرتے وقت پانچ پانچ سو روپیہ ہدیہ بھی دیا جو کہ وہ ندامت کی وجہ سے لینے سے انکار کرتے تھے قبلہ پیر صاحب نے ان کو جبراً دے کر رخصت کیا۔

میں یہ سارا واقعہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا' اس واقعہ کے میرے علاوہ ماسٹر عبدالحق کلاچوی بھی عینی شاہد ہیں۔

اسی طرح بے شمار حاسدین آپ کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچاتے ہیں لیکن آپ نے کبھی بھی کسی سے انتقام لینے کا نہیں سوچا اور ہمیشہ ان کے لئے سنت نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے ہدایت کی دُعا کی ہے۔

اخفائے حال:

آج کل تصوّف کے نام پر لوگوں نے دکانداریاں چمکائی ہوئی ہیں' اور مریدین کو نت نئی کرامات گھڑ کر سنائی جاتی ہے۔ اور ان کو ایک منظّم طریقے سے لوگوں میں پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ شہرت عام ہو۔ لیکن میرے ممدوح نقیب الاشراف کو اللہ تعالیٰ نے وہ شہرت وعزت عطا فرمائی ہے کہ وہ ایسے پروپیگنڈوں سے کوسوں دور ہیں اور جب بھی کوئی آپ کی حیات مبارکہ پر لکھنے کے لئے عرض کرتا ہے تو آپ راضی نہیں ہوتے اور اگر کوئی زیادہ ہی اصرار کرے کہ حضور ہم سلسلہ عالیہ قادریہ کی ترویج واشاعت اور درگاہ کے تعارف کے لئے کچھ لکھنا چاہتے ہیں جس میں آپ کا تذکرہ بھی آجائے گا۔ آپ اجازت فرمادیں تو کسی کے بہت اصرار کے بعد آپ اس شرط کے ساتھ لکھنے کی اجازت دیتے ہیں

Marfat.com

کہ میرے متعلق کوئی کرامت یا خواب یا کوئی اور ایسی بات ہرگز نہ لکھو گے تو اجازت دیتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ کسی صوفی کی زندگی میں اس کے متعلق (کرامات' کشف وغیرہ) لکھنا تصوّف کے خلاف ہے اور میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا۔

اسی لئے جتنی تحریریں بھی قبلہ نقیب الاشراف کے متعلق لکھی گئی ہیں ان میں خصوصیت کے ساتھ یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ آپ کا کشف و کرامت نہ لکھی جائے۔ حالانکہ آپ کی ذاتِ اقدس سے بے شمار ایسے خرق عادت واقعات رونما ہوئے اور ہوتے ہیں کہ جن کو اگر لکھنے کی اجازت مل جائے تو ان کا احاطہ کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری اگر کوئی کرامت جاننا چاہتا ہے تو وہ جان لے کہ میں اہلسنّت و جماعت ہوں' میری سب سے بڑی کرامت یہی ہے کہ اہلسنّت و جماعت پر قائم ہوں اور اسی پر استقامت کی دُعا کرتا ہوں اس کے علاوہ مجھے اپنی کسی کرامت کی تشہیر کی ضرورت وشوق نہیں ہے۔ سچ کہا ہے کہ کسی نے:

؎ نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی
وہ دیکھو کتنا خوبصورت لگتا ہے چاند بن گہنے

رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز:

رواداری' ہمدردی' غمگساری کا پیکر خوش خلقی و شگفتگی اور شرافت ونجابت کا سراپا' ایثار خلوص کا پیکر سنگی ساتھی ہو اپنا ہو غیر ہو' آشنا ہو یا ناواقف ہو چھوٹا ہو یا بڑا کسی کی تکلیف و آزردگی کو برداشت نہیں کرتے آپ ہر کسی کا دام درم سخنے' قدمے ہر نوع ساتھ دیتے ہیں اور غم بانٹتے ہیں' نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ کبھی کسی سے ذکر ہی کرتے ہیں۔ ہنس مکھ اور خوش گفتار ایسے کہ ہمیشہ دوسروں کی دل جوئی کرتے ہیں تعصب و ریا کاری سے پاک ہیں جو کہنا ہو منہ پر کہتے ہیں اور دِل میں کسی کے بارے میں احساسِ کمتری کو اپنے نزدیک بھی پھٹکنے نہیں دیتے۔ اس منافقت بھرے دور میں صدق و وفا کا درس دے رہے ہیں۔ اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ بڑی تن دہی سے سرانجام دے رہے ہیں اور مخالفتوں' رکاوٹوں اور رقیبوں کی پرواہ کیے بغیر بس آگے ہی آگے بڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

Marfat.com

؎ نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

مضبوط اعصاب کے مالک:

جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب بناتا ہے تو اس شخص پر آزمائشیں بھی اسی قدر زیادہ ڈالتا ہے اور ان آزمائشوں سے فضل خداوندی کے ساتھ مضبوط اعصاب کے مالک ہی کامیاب گزرتے ہیں۔ قبلہ پیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مضبوط اعصاب کا مالک بنایا ہے۔ اور آپ آنے والی بڑی سے بڑی مشکل سے نہیں گھبراتے اور اللہ و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فضل سے کامیاب و کامران اس مشکل سے گزر جاتے ہیں ابتدائی دور میں مخالفین نے مختلف رُکاوٹیں کھڑی ہیں۔ مقدموں میں الجھایا کردار کشی کی مہمیں چلائیں۔ صرف صرف اسی جرم کے پاداش میں کہ یہ سیّد زادہ اسلام اور مسلک اہلسنّت کی سربلندی کا عزم لے کر نکلا ہے کسی نہ کسی طرح ہمارے کھوکھلے پراپیگنڈہ سے گھبرا کر اپنے مشن سے باز آجائے۔ یعنی انہوں نے اس شعر کی مصداق پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کی۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

لیکن میرے ممدوح کو اللہ تعالیٰ نے مقام محبوبیت عطا فرمایا ہے تو ایک مضبوط اعصاب کا مالک بھی بنایا جو کہ ان کھوکھلے اور جھوٹے پراپیگنڈوں کو روند کر اپنی منزلِ مقصود کو حاصل کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور ببانگ دہل رہے پکار رہے ہیں کہ

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

نقیب الاشرف سیّد محمد انور گیلانی کے سدرہ شریف میں روز کے معمولات:

نقیب اشراف سیّد محمد انور گیلانی کی زندگی انتہائی مصروف ترین زندگی ہے۔ پورے ملک پاکستان میں تبلیغی دورے، بیرون ممالک کے تبلیغی دورے، مختلف شہروں میں منعقد اہم تبلیغی اجتماعات میں شرکت، مسلک اہلسنّت کے جماعتی پروگراموں میں شرکت، مریدین کی

Marfat.com

اصلاح وتربیت' اور دیگر دینی واصلاحی پروگراموں میں شرکت کے علاوہ جو وقت بچتا ہے ان میں سے اکثر وقت آپ دربارِ عالیہ قادریہ گیلانیہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ سدرہ شریف (ڈیرہ اسمٰعیل خان) پر گزارتے ہیں' اور وہاں پر موجود ہوں تو بھی انتہائی مصروف وقت گزرتا ہے دربار عالیہ کے جملہ انتظام وانصرام کی دیکھ بھال کرنے کے ساتھ ساتھ تعمیری کاموں کا جائزہ لینا اور پھر مسجد میں نماز با جماعت کرانا' صبح فجر کی نماز پڑھا کر ذکر اورادِ قادریہ پڑھاتے ہیں اوراس کے بعد آرام فرماتے ہیں پھر دن کو دس بجے سے دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات فرماتے ہیں ان کے دینی سوالوں اور الجھنوں کو حل فرماتے ہیں اور یہ سلسلہ نمازِ عصر تک جاری رہتا ہے اس کے دوران ہی نمازِ ظہر کی جماعت کرواتے ہیں اور پھر نمازِ عصر با جماعت پڑھا کر وظائف قادریہ اور ذکر کی محفل منعقد ہوتی ہے۔ نمازِ مغرب سے لے کر عشاء تک مجلس وعظ میں وعظ فرماتے ہیں اور نماز عشاء با جماعت پڑھا کر محفل برخاست ہو جاتی ہے۔ نماز عشاء کے بعد رات گئے تک ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے علماء ومشائخ' پروفیسرز اور سکالرز حضرات کے ساتھ علمی نشست ہوتی ہے۔ جس میں زیادہ تر مسلکی و جماعتی کام کے بارے میں گفتگو ہوتی ہے۔ اور ان سے علمی موضوعات پر تبادلۂ خیال ہوتا ہے اور یوں رات گئے یہ مجلس برخاست کر کے نقیب الاشراف گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ اوراس طرح نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہٗ کا مصروف ترین دن ختم ہوا۔

Marfat.com

علمائے حق (اہلسنّت و جماعت) سے محبت وشفقت

قبلہ نقیب الاشراف مدظلہ العالی علمائے حق سے بہت محبت کرتے ہیں اور ہمیشہ ان کی قدر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملکِ پاکستان کے بہت سے جید علمائے کرام آپ سے بیعت بھی ہیں اور بہت سے اور کسی بزرگ سے بیعت ہونے کے باوجود آپ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔

علماء کرام میں آپ کی مقبولیت کا حال یہ ہے کہ جو بھی ایک بار آپ سے مل لیتا ہے اور آپ کی تقریر اور مسلکِ اہلسنّت سے آپ کی والہانہ محبت ووابستگی کو دیکھ لیتا ہے وہ آپ کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے۔ یعنی ہم کہہ سکتے ہیں۔

ہر شخص تیرا نام لے ہر شخص دیوانہ تیرا:

آپ بھی جن بزرگ علمائے کرام کا تذکرہ بڑے ہی ادب واحترام سے اپنی تقریروں میں کرتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان بریلوی' حضرت سیّد نعیم الدّین مرادآبادی' حضرت مولانا امجد علی اعظمی صاحب' حضرت مفتی احمد یار نعیمی صاحب' حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد شاہ صاحب' محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب' غزالی زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

مساجد و مدارس اہلسنّت کی تعمیر واعانت:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔

Marfat.com

''اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں''۔

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہٗ العالی نے اپنی زندگی دینِ اِسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے تبلیغی دورے، تبلیغی اجتماعات منعقد کروانا' بزرگان دین کے یوم اعراس منانا اور معمولاتِ اہلسنّت کے مطابق پروگرام منعقد کروانا اس سلسلہ کی کڑیاں ہیں آپ نے اہلسنّت و جماعت کے مسلک کی ترویج و اشاعت کے لئے بے شمار مساجد اور مدارس تعمیر کروائے ہیں۔اب تک آپ تقریباً 115 مساجد و مدارس تعمیر کروا چکے ہیں جو کہ آپ کی زیر سرپرستی دین متین کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان میں چیدہ چیدہ یہ ہیں۔ پشاور میں دربار عالیہ سیّد عفیف الدّین حسین البجیلانی الحموی علیہ الرحمہٗ جامع گیلانیہ دربار سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ سدرہ شریف (ضلع ڈی آئی خان) جامع حماۃ لاہور' جامع سیّد بادشاہ لاہور جامع ابوصالح نصر ڈسکہ' جامع امام اعظم ڈیرہ اسمٰعیل خان' جامعہ حنفیہ غوثیہ شیرا کوٹ لاہور جامعہ سدرۃ المدینہ لاہور' جامعہ سیّد العلوم سدرہ شریف آپ کی سرپرستی میں دین متین کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم ہیں ان کے علاوہ آپ اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں مدد فرمانے میں کسی قسم کی بخل سے کام نہیں لیتے' بیشمار سنی تنظیموں کو دامِ درمِ' سخنے قدم معاونت فرماتے رہتے ہیں' سنی مدارس کی خدمت دل کھول کر کرتے ہیں۔نمونے کے طور پر چند ایک رسیدیں لگائی جارہی ہیں۔

Marfat.com

9-12-02

بخدمت جناب حضرت مولانا سیّد انور شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین سدرہ شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط اور بعدہ R800/0 کا منی آرڈر ہم کو موصول ہوئے۔ شکریہ
تحریر ہذا ہنگامی ضرورت کے تحت مولانا سراج الدین کو دے کر آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ ہمارا قاری صاحب اپنی خاندانی مجبوریوں کی وجہ سے اچانک چلا گیا جس وجہ سے ہم پریشانی کا سامنا کرنا پڑا آپ کے پاس قاری ہوں وہ جلد از جلد ہمارے پاس بھیج دیں۔ اور خالی حافظ تجربہ کار، پرہیز گار ہو وہ بھیج دیں۔ اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو جہاں پر بھی آپ کی معلومات میں ہوں یا آپ کے مریدین میں تو بذاتِ خود ان کے پیچھے جا کر حامل ہذا کے ساتھ کر کے بھیج دیں یہ ایک ہنگامی ضرورت ہے جس کو جلد از جلد پورا کرنا چاہیے۔ ورنہ طلباء بھاگ جائیں گے تنخواہ حسب لیاقت حسب تجربہ R300 ماہوار سے لیکر R1500 ماہوار تک دیں گے اور رہائش تینوں وقت کا کھانا لنگر سے دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں حالات کا خود آپ کو بہتر علم ہے۔

والسلام
پیر محمد چشتی
دارالعلوم غوثیہ معینیہ پشاور شہر

Marfat.com

فون نمبر 63117

اہل سنت وجماعت کی مرکزی وقدیم تنظیم
بدھن کی واحد نمائندہ تنظیم

مورخہ 9/12/84

نمبر ست ضیا — صفحہ مولانا سید انور شاہ صاحب نظم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپکا خط اور بقیہ R 800/ کا منی آرڈر ہمیں موصول ہوئے شکریہ
تحریر ہذا بنظر ضرورت کے تحت مولانا سراج الدین کو دیکر آپکے پاس
بھیج رہا ہوں ہمارے قاری صاحب اپنی خاندانی مجبوریوں کیوجہ سے ۱۵ تک
چلے گئے جس وجہ سے ہم کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا آپکے پاس قاری صاحب
موصوف کے جملہ سامان کی لسٹ بھی ہے کار پرنٹر خراب ہوا
ہونیکی وجہ سے آپکے پاس نہ بھیج سکے جہاں پر بھی آپکے معلومات میں
ہوں یا آپکے مشورہ میں ہو تو بذات خود آپکے پاس حاضر ہوکر حاصل ہذا
کے ساتھ تحریر بھی دیدیں ایک بنظر ضرورت ہے کہ جملہ زیر
پڑھنے والے طلباء کیلئے جاتے تنخواہ حسب لیاقت
وحسب تجربہ R 300 سے R 1500 ماہوار تک دینگے اور
رہائش تینوں وقت کا کھانا تنخواہ دیا جائیگا مفصل ازیں حالات
خود آکر بھی بخوبی علم ہے والسلام

سرکٹ دارالعلوم غوثیہ حنفیہ لنڈاقہ شہر

Marfat.com

مولوی پیر محمد چشتی چترالی (پشاور) کا خط

صاحب قدر جناب پیر سیّد محمد انور شاہ صاحب دام اقبالکم

السّلام علیکم - مزاج گرامی

گرامی قدر عرض یہ ہے کہ میں خیریت سے ہوں اور امید ہے کہ آپ حضرات بھی خیریت سے ہوں گے۔

صورت حال یہ ہے کہ وزیر تعمیرات حبیب اللہ کنڈی کے ہاں ہمارا ایک کام ہے آپ خط ملتے ہی پشاور تشریف لائیں۔ آپ ہمارے ساتھ ہو کر یہ کام اس سے کروانا ہے۔

لیکن تاکیداً میں پھر عرض کر رہا ہوں۔ کہ خط ملنے پر جتنا جلد ہو سکے پشاور تشریف لائیں۔ اور یہ کام حبیب اللہ کنڈی سے کروانا ہے۔ اور بالکل خیریت ہے۔

فقط والسّلام - ازطرف آپ کا

پیر محمد چشتی

مہتمم جامعہ غوثیہ معینیہ بیرون یکہ توت پشاور

مورخہ 13-2-87

Marfat.com

۸۶

بخدمت جناب سید فہد الدین شاہ صاحب دام اقبالہ

السلام علیکم مزاج بخیر

گرامی صادر عرض ہے، جو چیز سے ہوں امید ہے
آپ حضرت بھی خیریت سے ہوں گے
سورت حال یہ ہے کہ زیر تعمیر حبیب الدلائل کے سلسلہ میں
آپ کا حکم ہے کہ ایک خط مفتی لشکر و قسیم لاہور
آپ ہمارے ساتھ کریں کام آپ سے روزانہ
کس نہج پر ہو رہا ہے عرض کریں
خط ملنے پر فوراً جواب سے مطلع فرمائیں
امید ہے حبیب اللہ کنڈی سے مزاج ہے
دعا گو

فقط والسلام

از طرف پیر محمد حسین صاحب مہتمم جامعہ حنفیہ سرگودھا روڈ لیہ

13/2/87 مقام

Marfat.com

جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

غوث العلوم جامعہ رحیمیہ رضویہ رجسٹرڈ

نیو سمن آباد لاہور

فون ۴۱۴۷۸۶

تاریخ _____

مکرم و محترم پیر طریقت صاحبزادہ سید انور شاہ صاحب آف پشاور سلام مسنون

آپ کا مبلغ ~~روپے~~ _____ مد زکوٰۃ / عطیہ / صدقہ بذریعہ بدست سالار جلسہ غوث العلوم موصول ہوا۔ اللہ تبارک و تعالےٰ آپ کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے آمین

امید ہے کہ آئندہ بھی اپنے اس دارالعلوم کی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے اور اپنے احباب کو بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی ترغیب دیتے رہیں گے،

والسلام والدعا

دستخط _____ تاریخ

ابوالبدر محمد شمس الزماں قادری رضوی

مہتمم غوث العلوم، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

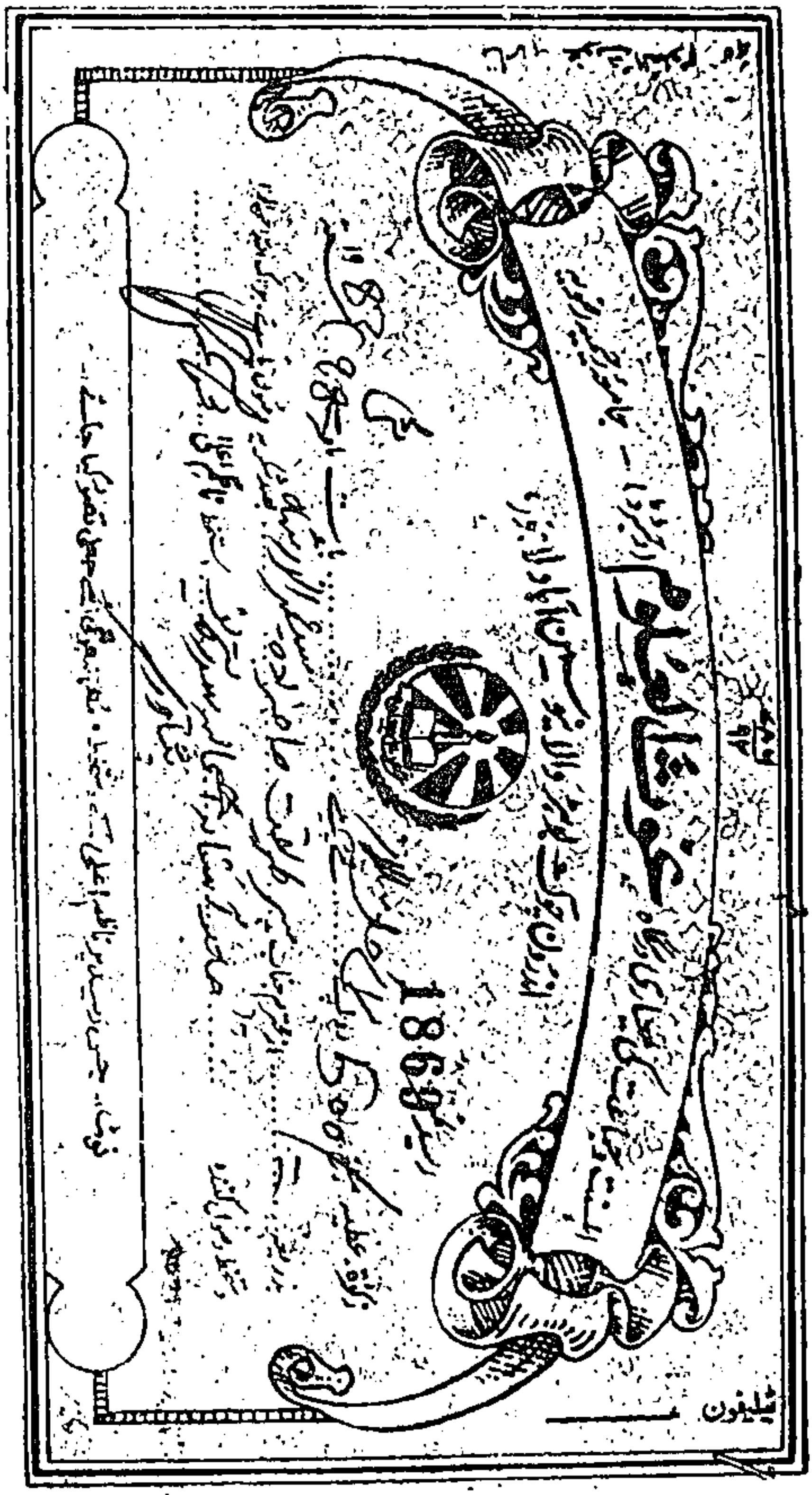

Marfat.com

تبلیغی دورے

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی کی زندگی کا ہر لمحہ مصروف ترین ہے اور سال کے بارہ مہینے دِین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں آپ کے پر دادا سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے جس پر آشوب دور میں برصغیر کا رُخ کیا اور لوگوں کی اصلاح کے لئے آپ نے تحریراً تقریراً کوششیں کیں لوگوں کو راہِ راست کی طرف رہنمائی کی آپ دور دراز علاقوں کا سفر کر کے لوگوں کو نور ہدایت سے روشناس کراتے اور یہ سارا سفر اس وقت کے مطابق جب کہ ذرائع آمدو رفت محدود ہوا کرتے تھے آپ اونٹوں پر کیا کرتے اور قریہ قریہ بستی بستی میں جا کر وعظ و نصیحت کرتے اور پھر آپ کے بیٹے سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ نے بھی اسی طرح لوگوں کو راہِ ہدایت کی رہنمائی کے لئے دور دراز کا سفر کیا۔ اپنے اجداد کی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے سیّد محمد انور گیلانی مدظلہٗ بھی سال میں ایک تبلیغی و اصلاحی دورہ فرماتے ہیں جس میں آپ پیغام محبت و رواداری اُخوت و بھائی چارہ، شریعت و طریقت کی دعوت لے کر قریہ قریہ بستی بستی جاتے ہیں اور اسلام کا پیغامِ محبت و امن لوگوں کو سناتے ہیں اس طرح سال میں ایک دفعہ پاکستان کے چاروں صوبوں کا دورہ فرماتے ہیں اور اس سلسلے میں پنجاب میں یہ دورہ تقریباً 1½ ماہ تک طویل ہوتا ہے اس دورے کے دوران ہزاروں لوگ تائب ہو کر آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوتے ہیں اور بے عملی اور بے راہ روی کو چھوڑ کر تصوّف و شریعت کے پیغام امن و محبت کو قبول کرتے ہوئے اس مقدّس سفر کے ساتھی بن جاتے ہیں۔

آپ کے دست حق پرست بدمذاہب کا تائب ہونا

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر عطا فرمائی ہے کہ

Marfat.com

آپ کو دیکھنے والا بد مذہب و بدعقیدہ بھی آپ سے ملنے کے بعد بدعقیدگی و بد مذہبی سے تائب ہوکر مسلک اہلسنّت قبول کر لیتا ہے آپ لااکراہ فی الدّین پر عمل کرتے ہوئے اپنے کردار گفتار میں لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں ہم نے کئی ایسے لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں جو کہ حضرت صاحب سے ملاقات سے پہلے بدعقیدگی کی وادی میں بھٹک رہے تھے اور آپ سے ملاقات کر کے انہیں منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے نورِ ہدایت کی شمع مل گئی اور تائب ہوکر راہِ حق کو تسلیم کر لیا اور تا زیست آپ کے غلام ہوکر رہ گئے اور لوگوں کے لئے راہِ ہدایت کا سبب بن رہے ہیں۔

بیرون ممالک دینی و تبلیغی سفر:

قبلہ پیر سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی نے نہ صرف پاکستان کے قریہ قریہ بستی بستی دورے کر کے لوگوں کو تصوّف و شریعت اور محبت و اخوت کا درس دیا ہے بلکہ آپ نے پاکستان سے باہر بھی بے شمار ممالک کے تبلیغی و اصلاحی دورے فرمائے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی کئی گُم کردہ منزل' منزل آشنا ہوئے۔ آپ نے سات مرتبہ حجاز مقدّس کا سفر کیا اور مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی اور وہاں پر اہل علم حضرات سے ملاقاتیں کیں۔ مکہ معظّمہ میں بھی علماء سے ملاقاتیں اور دینی امور پر گفتگو ہوتی رہی مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے ایک استاد آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اس کے علاوہ آپ نے عراق' ایران' شام' دوبئی اور دیگر کئی اسلامی ممالک کے دورے کئے' اور ان اسلامی ممالک میں موجود متبرک مقامات کی زیارات کیں اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی ترویج و اشاعت کے لئے لوگوں کو بیعت کیا۔

ان ممالک کے دورے میں بھی ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے ان کی روحانی تربیّت فرمائی۔

مدینہ منورہ میں قطبِ مدینہ حضرت ضیاء الدّین مدنی علیہ الرحمۃ سے ملاقات:

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو آپ

Marfat.com

وہاں قطبِ مدینہ حضرت ضیاء الدّین مدنی رضوی علیہ الرحمۃ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور جب آپ قطب مدینہ کے مکان پر تشریف لے گئے تو قطبِ مدینہ ننگے پاؤں اپنے دروازے پر منتظر کھڑے تھے اور فرمانے لگے آپ شہزادۂ غوث الوریٰ ہیں آپ نے آنے کی زحمت کی آپ مجھے حکم فرماتے میں خود آپ کی زیارت کو آجاتا۔ یا آنے سے پہلے اطلاع دے دیتے تا کہ آپ کے شایانِ شانِ استقبال کیا جاتا قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں تو اپنے نانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر آپ ﷺ سے بھیک مانگنے آیا ہوں۔ اپنا استقبال کروانے کے لئے نہیں آیا تو پھر قطبِ مدینہ فرمانے لگے کہ آج رات مجھے خواب میں محبوبِ سبحانی' شہبازِ لا مکانی' شیخ لاثانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی زیارت ہوئی تھی اور میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ آج آپ کے کسی شہزادے سے ضرور ملاقات ہوگی۔ کافی دیر حضرت قطبِ مدینہ آپ سے محبت وعقیدت کا اظہار فرماتے رہے اور پھر آپ کو دروازے تک رخصت کرنے بھی تشریف لائے۔ قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت قطب مدینہ کی اس شفقت کو میں آج تک نہیں بھول سکا۔

مصنف کتب کثیرہ عزت مآب جناب افتخار احمد حافظ قادری آف راولپنڈی جنہوں نے قبلہ نقیب الاشراف کے ساتھ کئی ایک بیرونی ممالک کے سفر کئے ان کی زبانی ایک دو واقعات بیرونی ممالک کے سفر کے دوران جو پیش آئے ان ہی کی زبانی سنئے' راقم الحروف کے نام ایک خط میں تحریر کرتے ہیں۔

شہرِ رسول ﷺ اور قبلہ پیر صاحب:

حضور قبلہ پیر صاحب کی قیادت میں شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اب تک دو مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے اور ان مبارک و عظیم حاضریوں کا تذکرہ تو اس کتاب میں کرنا مشکل ہے کیونکہ ان یادوں کا ذکر کرنے کے لئے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے انتہائی مختصراً انداز میں چند چیزیں ذکر کرتا ہوں جس نے بندہ کو بہت متاثر کیا۔

اس ناچیز نے حرمین شریفین میں بڑے بڑے پیروں کی آمدورفت کے مختلف انداز و

Marfat.com

طور طریقے دیکھے ہیں لیکن حضرت صاحب کی اتنی سادگی و انکساری کہ پورے سفر کے دوران ایک دن بھی ایسا لباس استعمال نہ فرمایا کہ جس سے آپ دوسروں سے ممتاز یا منفرد نظر آتے ہوں' پورے سفرِ حرمین شریفین میں احد من الناس (لوگوں میں سے ایک عام آدمی) بن کر رہے نہ کسی پر بوجھ بنے اور نہ ہی کبھی اپنے آپ کو پیر یا بڑا آدمی محسوس ہونے دیا دوران سفر اپنے سامان کو خود اٹھانے پر فخر اور خوشی محسوس فرماتے اور ہر وقت دوسروں کا آرام وسکون آپ کے مدّنظر ہوتا' آپ انتہائی سادہ لباس میں حرم شریف میں تشریف لاتے لیکن اس کے باوجود اس ناچیز نے یہ منظر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ لوگ آگے آگے ہو کر آپ کی دست بوسی فرماتے جس کے جواب میں آپ انتہائی خوش اخلاقی اور عاجزی سے ارشاد فرماتے کہ بھئی میں بھی آپ ہی کی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ادنیٰ سا گدا ہوں اور آپ سے خیرات مانگنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

قیامِ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے دوران بھی بے شمار شخصیات آپ کی قیام گاہ پر حاضر ہو کر آپ سے شرف ملاقات حاصل کرتیں آپ ہر ایک کی بڑھ کر تواضع فرماتے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت خود اپنے دستِ مبارک سے کھانے کی چیزیں تقسیم فرماتے۔ اہل مکہ مکرمہ و اہل مدینہ منورہ آپ کو اپنے ہاں مدعو کرتے۔ قبلہ پیر صاحب ان کی خواہش کا احترام کرتے ان سے پیار و محبت کے علاوہ ان کی عزت افزائی بھی فرماتے۔ اہل مدینہ منورہ میں حضرت علامہ نور الدّین علی سمہودی (م ۹۱۱) کے خاندان کے ایک چشم و چراغ حضرت الشیخ السیّد محمد یوسف الحسن السمہودی مدظلہٗ العالی نے بھی قبلہ پیر صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اپنے گھر کھانے پر بھی مدعو کیا آپ ان کے گھر بھی تشریف لے گئے جہاں محفل درود و سلام منعقد ہوئی اور دوسرے احباب جن میں تیونس کی ایک شخصیّت بھی شامل تھیں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس طرح ایک مکی شخصیّت نے مکہ مکرمہ میں جبل الاولیاء پر اپنا مکان تیار کروایا تھا۔ قبلہ پیر صاحب سے درخواست کی کہ آپ تشریف لا کر ہمارے مکان کا افتتاح فرمائیں اور اس کے لئے خیر و برکت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

Marfat.com

مختصراً یہ کہ ان مقدس روحانی' تربیتی وتبلیغی سفروں میں احباب کا آپ سے اپنی محبت واُلفت کا اظہار دیدنی ہوتا ہے حتیٰ کہ ایئر پورٹ واپسی تک لوگ مختلف دینی موضوعات پر آپ سے گفتگوفرماتے اوراپنے مسائل کے حل کے لئے دعاؤں کی درخواستیں کرتے۔

افتخاراحمد حافظ قادری

۱۰افشاں کالونی راولپنڈی

ابوظہبی کا ایک اعلیٰ ہوٹل اور لنگرغوثیہ:

اس بندۂ ناچیز کوقبلہ پیر صاحب کی ہمراہی میں عرب امارات کے دورے کا شرف حاصل ہوا اس دوران بے شمار چیزیں دیکھنے میں آئیں لیکن ایک بات جس کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں اور جس کا تعلق بھی حضورغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لنگرِ مبارک سے ہے وہ یہ ہے کہ ابوظہبی میں ایک اعلیٰ ترین ہوٹل میں ہمارا قیام تھا اورکئی شخصیات قبلہ پیر صاحب سے ملاقات کے لئے بھی تشریف لائیں۔تو ان کی تواضع وغیرہ کی ذمہ داری اس ناچیز کے ذمہ تھی ایک دن چند احباب تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ ان کے کھانے پینے کے لئے منگوائیں میں نے چند مناسب چیزیں منگوائیں حضرت صاحب نے ان کو دیکھنے کے بعد فرمایا کہ نہیں یہ کم ہیں۔سوپ اور تکے کباب بھی منگوائیں کھانے کے بعد جب یہ لوگ چلے گئے تو بندہ نے عرض کی حضرت آپ کومعلوم ہی ہے کہ یہ فائیو سٹار ہوٹل ہے اوراس کے کتنے زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔چائے پانی کا ہی اتنا زیادہ بل ہوتا ہے تو پھر اتنے پر تکلف کھانوں کے کتنے زیادہ اخرجات ہوں گے لیکن میں حضرت صاحب کا جواب سن کر ورطہ حیرت میں ڈوب گیا اورآج بھی حضرت صاحب کی فیاضی' سخاوت اور اعلیٰ ظرفی کوسلام کرتا ہوں آپ نے فرمایا: افتخار! فکر نہ کروحضورغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے پیسے بہت ہیں اسے لنگرغوثیہ سمجھ کرخرچ کرواوراب جب مہمان آئیں تو اس سے بھی زیادہ اعلیٰ قسم کا لنگرغوثیہ پیش کیا جائے بات یہیں نہیں ختم ہو جاتی بلکہ جب ہم ہوٹل چھوڑ کر ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہونے لگے تو حضرت صاحب نے مجھے ایک کثیر تعداد میں رقم دی کہ جاؤ اور کاؤنٹر پر بل ادا کر کے آؤ جب میں بل ادا کرنے کے لئے گیا تو

Marfat.com

کاؤنٹر پر موجود شخص نے مجھے ایک بل دستخط کرنے کے لئے دیا جس پر میں نے اُسے کہا کہ بھئی میں نے کھانے کے تمام بلوں پر دستخط کر دیئے ہیں اب تو آپ رقم وصول کریں لیکن اس کا جواب سن کر میں دم بخود ہو گیا وہ کہنے لگا کہ آپ کی جملہ رہائش اور کھانے کے تمام بلوں کی ادائیگی کوئی صاحب کر گئے ہیں اور آپ صرف دستخط کریں اور تشریف لے جائیں انہی خیالوں میں گم جب باہر گاڑی میں حضرت صاحب کی طرف آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیوں بھئی پیسے کم ہیں اور چاہیے! تو میں نے دست بستہ عرض کی حضرت ہوٹل والے تو یہ رقم بھی واپس کر رہے ہیں۔ جس پر آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ تجھے نہ کہتا تھا کہ خوب خرچ کرو کیونکہ یہ تو لنگر غوثیہ ہے اور وہ خود ہی اہتمام فرماتے ہیں:

ع واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

افتخار احمد حافظ قادری

افشاں کالونی، راولپنڈی

Marfat.com

پشاور سے سدرہ شریف (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں وُرود:

خانہ بے چراغ بھی سب کی نظر میں آ گیا
تیرے قیام کے طفیل ہم بھی تو با شرف ہوئے

قارئین پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ سیّد بادشاہ علیہ االرحمۃ نے وصیّت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد مجھے سدرہ شریف (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں دفن کیا جائے آپ کی وصیّت پر وقتی طور پر عمل نہ ہو سکا اور آپ کے وصال سے تقریباً ساڑھے چار سال بعد قبر کشائی کر کے سدرہ شریف میں دفن کیا گیا اور سیّد محمد انور گیلانی نے اس ریگستان کو بطفیل مصطفیٰ ﷺ نعرہ رسالت سے گل و گزار کر دیا اور آپ کی شب و روز کی محنتوں سے اس سنگلاخ زمین میں اہلسنّت کے اجڑے ہوئے چمن میں پھر بہار آ گئی اور لوگوں کو بد مذہبوں کے اصلی چہرے نظر آنے لگے اور سیّد محمد انور گیلانی نے جب مذہب اہلسنّت کا گنبد خضرا والا جھنڈا یا رسول اللہ کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں لے کر قریہ قریہ بستی بستی پھرے اور لوگوں نے آپ کو وہ پذیرائی دی کہ جیسے لوگ صدیوں سے منتظر تھے کہ کوئی ان کا نجات دہندہ آئے اور ان کو مذہب حق اور عقائدِ صحیحہ سے روشناس کرائے آپ نے اہلسنّت کے مذہب کی آبیاری میں دن رات صرف کر دیئے اور جگہ جگہ آپ کی سرپرستی میں مسلکِ اہلسنّت کے عقائد کی ترویج و اشاعت کے لئے کام ہونے لگا۔

اس کے ساتھ ساتھ جب آپ نے انگریزوں کی سازشیں بے نقاب کیں اور بدمذہبوں کا ردّ کیا اور ان کی جگہ مذہب حق اہلسنّت کی حقانیت واضح کی اور لوگ جوق در جوق آستانہ عالیہ قادریہ گیلانیہ سیّد بادشاہ پر آ کر تائب ہوتے اور اہلسنّت عقائد کو قبول کر لیتے جب بد مذہبوں نے یہ صورت حال دیکھی تو عام بد مذہبوں نے اپنی اپنی دکانیں بند ہوتیں دیکھیں تو پراپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا۔ اور طرح طرح سے مذہب اہلسنّت کے اس تیزی سے پھیلتے ہوئے کام کو روکنے۔ کے لئے مناظروں اور مباحثوں کی تحریری دعوتیں بھیجنا شروع کر دیں کہ اس طرح یہ اتنی چھوٹی عمر کا سیّد زادہ ہمارے پراپیگنڈہ سے ڈر کر بھاگ

Marfat.com

جائے گا یا اپنی خانقاہ تک بند ہو کر رہ جائے گا لیکن وہ یہ نہ جانتے تھے کہ

ع وہ تو خوشبو ہے، ہواؤں میں بکھر جائے گا

اور خوشبو کو کسی تعارف اور کسی ستائش کی ضرورت نہیں ہوتی وہ جدھر جاتی ہے مشام جاں معطر کرتی جاتی ہے اور پھر کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ یہ خوشبو ہے۔

اس علاقے میں بد مذہبوں نے اپنے مذہب نامہذّب کو چلانے کے لئے کچھ بناوٹی پھولوں کے آستانے بنا رکھے تھے جہاں پر تصوّف کے نام پر لوگوں کے دین و ایمان کو لوٹا جا رہا تھا لیکن ان کو یہ خبر نہ تھی کہ یہ بے رنگ و بے خوشبو مصنوعی پھول زیادہ دیر اپنا گورکھ دھندا نہ چلا سکیں گے اور گیلانی خاندان کا ایک شہزادہ اپنے آباؤ اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان بہروپیوں کے چہرے سے نقاب کھینچ کر بے نقاب کر دے گا اور لوگوں کو ان کے اصل روپ سے آگاہ کر کے رہے گا۔

لہٰذا سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ کی مسلکِ اہلسنّت کی شب و روز تبلیغ سے گھبرا کر ان لوگوں نے اپنی تمام قوت کو مجتمع کر کے یزیدی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس حسنی حسینی شہزادے کو للکارا تو اس سیّد زادے پر کسی قسم کا گھبراہٹ پریشانی اور ڈر نہ آیا۔ بلکہ یہ شیر اس انداز سے للکارا۔

آستم گر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

پھر ان کی ستم سامانیوں کے سامنے اس شہزادہ غوث الوریٰ نے اس جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا کہ تمام اہلسنّت عش عش کر اٹھے۔ اس وقت اس علاقے میں بد مذہبوں کا دور دورہ تھا اور اہلسنّت کی عوام بھی ان سے مرعوب تھی اور اِکا دُکا سنی علماء بھی ان کے آگے ان کی سیاسی بالادستی کی وجہ سے خاموش رہنے میں عافیت سمجھتے تھے۔

جب میں نے کتاب کی ترتیب کے دنوں میں پہاڑ پور (ڈیرہ اسمٰعیل خان) کے مولانا محمد بشیر جمالوی صاحب سے اس سارے واقعے کی اصل صورتحال حال جاننے کے لئے رابطہ کیا (کیونکہ اس حق و باطل کے معرکے میں، وہ قبلہ پیر صاحب کے ساتھ تھے اور

Marfat.com

اس ساری صورتحال کے چشم دید گواہ بھی ہیں) تو انہوں نے مجھے سارا واقعہ اپنے قلم سے تحریری طور پر لکھ کر بھیج دیا میرا خیال ہے میں اس واقعے کو انہی کے لفظوں میں قارئین کے سامنے رکھ دوں۔

روئیداد مناظرہ علاقہ بڈھ (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) اور اہلسنّت کی فتح:

آپ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:

''کہ ویسے تو دنیا میں بے شمار اولیاء اور صلحاء آئے اور تشریف لے گئے اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری رہے گا عصرِ حاضر میں ان برگزیدہ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے ایک شیخ طریقت' رہبرِ شریعت' نقیب الاشراف' شہزادہ غوث الوریٰ السیّد محمد انور الگیلانی القادری الرزّاقی سجادہ نشین سدررہ شریف (ضلع ڈی آئی خان) بھی ہیں موجودہ دور کے مشائخ طریقت میں آپ کو جو ممتاز حیثیت حاصل ہے شاید کسی اور کو حاصل ہو آپ کی عظمت کو اپنے تو اپنے غیر بھی تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت السیّد محمد انور الگیلانی کے دادا جان حضور قبلہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ جب پشاور سے اس علاقہ (ضلع ڈی آئی خان یارک سدرہ بڈھ وغیرہ) میں تشریف لاتے تو تمام علاقہ کے لوگ ان کی انتظار میں چشم براہ ہوتے اور حضور قبلہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے بیتاب ہوتے یہاں تک کہ حضرت کے مخالف بھی بظاہر آپ سے عقیدت کا اظہار کرتے تا کہ علاقے کے لوگ اس ولی کامل کی مخالفت کی وجہ سے انہیں چھوڑ نہ دیں الغرض ان کی مقبولیّت اور عظمت کے سامنے ہر کسی کا سر خم تھا' حضور سیّد بادشاہ نے وصیّت فرمائی تھی کہ اگر میرا انتقال ہو جائے تو مجھے سدرہ شریف میں دفن کیا جائے اور بعد از وصال کچھ مجبوریوں کے تحت آپ کو پشاور ہی میں دفن کیا گیا کچھ عرصہ بعد سیّد بادشاہ علیہ الرحمہ نے اپنے بھتیجے سیّد احمد شاہ جیلانی کو خواب میں حکم صادر فرمایا کہ مجھے سدرہ شریف لے جا کر دفن کیا جائے جب آپ کی وصیّت کے مطابق آپ کو قبر شریف سے نکال کر سدرہ شریف منتقل کیا گیا اور سیّد محمد انور گیلانی بحیثیت سجادہ نشین سدرہ شریف میں قیام پذیر ہوئے اور اہلسنّت و جماعت کی حقانیت اور بد مذہبوں کی تردید کرنے لگے۔ علاقہ ہائے دامان اور لکی

Marfat.com

مروت اور پورے ضلع ڈی آئی خان) میں آپ کی عظمت وشہرت کا چرچا ہونے لگا' تو مخالفین نے محسوس کیا کہ اس سیّد زادے کے آنے سے ہماری شہرت اور قدر ختم ہو رہی ہے اور ہماری بد مذہبی لوگوں پر آشکارہ ہو رہی ہے یہ سیّد زادہ اپنے علم و فضل اور خاندانی وجاہت اور صالح عمل کے ذریعے لوگوں کو اہلسنّت و جماعت میں داخل کر رہا ہے اور روزانہ سینکڑوں لوگ بد مذہبی سے تائب ہو کر اہلسنّت کے سچے مذہب میں داخل ہو رہے ہیں تو اس طرح ایک دن ہمارا جنازہ نکل جائے گا اس خطرہ کے پیش نظر مخالفین اولیاء اور مخالفینِ اہلسنّت نے مل کر حضرت قبلہ سیّد محمد انور گیلانی کے خلاف منصوبہ تیار کیا تا کہ حضرت کا وقار مجروح ہو۔

چونکہ حضرت قبلہ موصوف اخلاق کریمانہ اور اوصافِ حمیدہ کے مالک ہیں مخالفین کو جب ان کی ذات میں کوئی خامی نظر نہ آئی تو انہوں نے چند ایک فروعی مسائل پر مناظرہ کے لئے قبلہ پیر صاحب کو تحریری طور پر چیلنج مناظرہ کر دیا۔ تحریری چیلنجِ مناظرہ قبلہ پیر صاحب کو موصول ہوا تو دوسرے دن راقم الحروف احقر بشیر احمد چشتی جمالوی (سینئر خطیب مرکزی تاج مسجد ڈیرہ اسمٰعیل خان) حضرت صاحب کی قدم بوسی کے لئے سدرہ شریف حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے مخالفین کے سرخیل کا تحریری خط مجھے دیا اور فرمایا کہ مخالفینِ اہلسنّت نے مناظرہ کا چیلنج مجھے دیا ہے جب میں نے خط پڑھ لیا تو حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں پھر میں نے عرض کی کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ان کو جواب نہ دیا جائے اور اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا پر عمل کرنا چاہیے اور بزرگوں کا طریقہ بھی یہی ہے اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے جاہلوں اور بے دینوں کے لئے دعائے ہدایت فرماتے تھے آپ فرمایا کرتے: اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون ۔لیکن پھر خیال آتا ہے کہ اگر بالکل خاموشی اختیار کی تو مخالفین اہل حق کے خلاف مزید زبان درازی شروع کر دیں گے اور ہماری شرافت کا غلط فائدہ اٹھائیں گے اور کہیں گے کہ پیر صاحب میں اپنے عقائد و نظریات (اہلسنّت و جماعت) کی حقانیت ثابت کرنے اور ہم سے مقابلہ کرنے کی ہمت

Marfat.com

نہیں ہے لہٰذا زبان درازوں کو جواب باصواب دینا ضروری ہے تا کہ آئندہ ان کو مسلکِ اہلسنّت کے خلاف بولنے اور لوگوں کو اس مذہب مہذّب سے ہٹانے کی جرأت نہ رہے۔
راقم الحروف نے حضرت کی رائے کو پسند کیا ورعرض کی کہ مخالفین کو زبردست شکست سے دو چار ہونا پڑے گا انشاء اللہ اور مسلکِ حق اہلسنّت و جماعت کی بالادستی قائم ہو جائے گی۔
حضرت صاحب نے راقم الحروف (مولانا بشیر احمد جمالوی) کو ان مخالفین کی طرف خط لکھنے کو کہا کہ ہمیں مناظرہ کا چیلنج قبول ہے اور مناظرہ آپ کی کفریہ عبارات پر ہوگا کیونکہ اصل اختلاف یہی ہے اور اگر مناظرہ میں آپ ان عبارات کو اسلامی ثابت کر کے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کر دیں گے تو پھر اس کے بعد باقی تمام مسائل پر بھی فرداً فرداً ہم گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں لہٰذا آپ مدظلہٗ العالی کے حکم پر میں نے مخالفین کی طرف خط لکھا کہ ہم کو آپ کا چیلنج مناظرہ قبول ہے۔ اور یہ خط لکھ کر مخالفین کو حضرت قبلہ پیر سیّد محمد انور گیلانی کی طرف سے ان کو بھیج دیا چند دنوں کے بعد ان کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ وہ مناظرہ کے لئے تیار ہیں ہم نے پھر ان کو مقام و جگہ اور دن کے تعین کے بارے لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ بڈھ (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا نواحی علاقہ) میں ہماری مسجد میں مناظرہ ہوگا پیر صاحب نے ان کی یہ شرط مان لی قبلہ پیر صاحب نے مجھے فرمایا کہ اس مناظرہ کے لئے جیّد علماء کرام سے رابطہ کیا جائے تا کہ بد مذاہب کو عبرتناک شکست سے دو چار ہونا پڑے اور آئندہ ان کو مناظرہ کی جرأت نہ ہو۔ علمائے کرام کو دعوت دینے کے سلسلے میں قبلہ پیر صاحب اور میں راقم الحروف (مولانا بشیر احمد جمالوی) سدرہ شریف سے پشاور روانہ ہو گئے پشاور میں پہلے پیر صاحب نے اپنے پردادا سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مقدس پر حاضری دی اور مسلکِ اہلسنّت کی کامیابی کے لئے دُعا کی وہاں سے ہم اکوڑہ خٹک کے قریب ایک گاؤں جہانگیرہ گئے اور حضرت صاحب نے اپنے دو مریدوں کو ساتھ لیا اور ہم چاروں علی الصبح گولڑہ شریف گئے او روہاں پر پیر کرم شاہ الازہری صاحب سے ملاقات ہوگئی ہم نے ساری صورتحال بتائی تو انہوں نے علماء میں سے مناظر اِسلام عبدالتواب صدیقی اچھروی مدظلہ کا نام مناظر کے لئے تجویز کیا پھر ہم وہاں سے

Marfat.com

لاہور پہنچے ان دنوں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا عرس تھا ہم نے عرس میں حاضری دی اور پھر علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب سے ملے اور انہوں نے مناظرہ میں آنے پر آمادگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ میرے علاوہ حضرت علامہ محمد اشرف قادری مراڑیاں والے اور علامہ پروفیسر سعید احمد اسعدؔ کو بھی دعوت دے دیں تا کہ وہ بھی میرے ہمراہ میدانِ مناظرہ میں موجود ہوں۔

اس وقت مخالفین سب چھوٹے بڑے مناظرہ کے لئے متحد ہو چکے تھے قبلہ پیر صاحب بھی کسی صورت میں ٹلنے والے نہ تھے۔ لاہور سے واپسی پر دربار عالیہ سدرہ شریف پہنچے اور مناظرہ کی تیاری میں مصروف ہو گئے اہل علاقہ غیرت مند سُنی حنفی اہلسنّت سے تعلق رکھنے والوں کو جب مناظرہ کا پتہ چلا تو انہوں نے حضور قبلہ پیر صاحب سے مسلکِ حق کی بالادستی کی خاطر تن من دھن لٹانے کا عہد کیا مناظرے سے ایک دن پہلے ہزاروں مریدین' متوسلین دربارِ عالیہ سدرہ شریف پہنچے اور قبلہ پیر صاحب سے استدعا کی اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم اسلحہ سے لیس ہو کر مناظرہ گاہ میں جاتے ہیں لیکن قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ ہم دھنگا و فساد نہیں چاہتے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ دلائل سے حق و باطل کا نکھیڑا ہو جائے اور ان شاء اللہ فتح اہلسنّت کی ہی ہو گی پیر صاحب نے اپنے مریدین کو امن و سکون سے رہنے کی تلقین کی کیونکہ پیر صاحب فطرتی طور پر نرم اور متحمل مزاج شیخ کامل ہیں اور فساد و انتشار سے نفرت کرتے ہیں۔

اسی دن پولیس کی بھاری نفری مع افسرانِ بالا دربار شریف پہنچے اور قبلہ پیر صاحب سے عرض گزار ہوئے کہ قبلہ مناظروں پر تو پابندی ہے اس لئے مناظرہ نہیں ہو سکتا اور ہمیں اوپر سے بھرپور دباؤ ہے کہ کسی صورت بھی یہ مناظرہ نہیں ہونا چاہیے پیر صاحب نے فرمایا کہ مناظرہ کا چیلنج تو ہمارے مخالفین کی طرف سے تحریری طور پر ہم کو ملا ہے۔

لیکن پھر بھی انہوں نے کہا کہ پیر صاحب آپ لکھ دیں کہ ہم مناظرہ نہیں کرنا چاہتے یہ آپ کا ملک و ملت پر بڑا احسان ہو گا قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ ہم ملک و ملت کے وفادار ہیں اس لئے ہم مسلمانوں کے عقیدہ و ایمان کی حفاظت کی خاطر میدان میں آئے

Marfat.com

ہیں اور پھر جب انہوں نے مجھے مناظرہ کا چیلنج دیا ہے تو اس طرح یہ میرا قانونی اور اخلاقی حق ہے کہ میں حق و باطل کی وضاحت کے لئے میدانِ مناظرہ میں آؤں اور میں اپنے مسلک کے وقار اور اپنے منصب کی عزت و ناموس کو داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ ہم اپنے دادا امام حسن و حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جان دے دیں گے لیکن باطل کے آگے جھکیں گے نہیں اور ہاں! اگر مخالفین لکھ دیں کہ ہم مناظرہ نہیں کرنا چاہتے اور اپنے چیلنج سے رجوع کرتے اور معذرت کرتے ہیں تو ہم بھی مناظرہ نہیں کریں گے۔ لہٰذا تم مخالفین کے پاس چلے جاؤ اور ان سے لکھوا کر میرے پاس لے آؤ تم اپنا کام کرو اور مجھے اپنا کام کرنے دو' افسران بالا مخالفین کے پاس گئے اور وہاں سے آ کر ایک تحریر دکھائی کہ وہ مناظرہ سے دستبردار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد قبلہ پیر صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر وہ مناظرہ کرنا نہیں چاہتے تو ہم خوامخواہ میدانِ مناظرہ گرم نہیں کرنا چاہتے اب وہ دستبردار ہوتے ہیں تو ہم بھی مناظرہ سے دستبردار ہوتے ہیں۔ قبلہ پیر صاحب نے اکثر افراد کو اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دے دی ان میں سے بہت سے لوگ واپس چلے گئے لیکن پھر بھی اکثر مریدین' علماء و مشائخ دربارِ عالیہ سدرہ شریف میں ہی مقیم رہے۔ لیکن اس سارے پروگرام میں بھی مخالفین نے منافقت کی اور دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ کیونکہ دوسرے دن نمازِ فجر کے بعد کسی نے آ کر خبر دی کہ موضع بڈھ (جہاں مقامِ مناظرہ طے پایا تھا) میں مخالفین کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ آج مناظرہ ہے یہ خبر سنتے ہی قبلہ پیر صاحب نے اعلان فرمایا کہ اے غیرت مند سنیوں! تم بھی سب میدانِ مناظرہ پر پہنچو لہٰذا ہزاروں مریدین و متوسلین' علماء و مشائخ قبلہ پیر صاحب کی قیادت میں موضع بڈھ کی طرف روانہ ہو گئے راستے میں پولیس کے افسران اور اہلکاروں نے قبلہ پیر صاحب اور آپ کے مریدین' علماء و مشائخ کو روکنے کی کوشش کی لیکن پیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ اب ہم ان کو بدعہدی کرنے کا مزہ چکھائیں گے۔ اب ہم کسی صورت بھی میدانِ مناظرہ میں جانے سے نہیں رُکیں گے۔

پولیس والوں نے ہزاروں منتیں و سماجتیں کیں اور کہا کہ میدانِ مناظرہ میں کوئی نہیں

Marfat.com

چانسلر گول یونیورسٹی پیر صاحب کے ساتھ مزار سید بادشاہ پر تاجپوش کرتے ہوئے۔

نقیب الاشراف، غوث اعظم رضی اللہ عنہ
کی جامع مسجد کے امام کے ساتھ۔

نقیب الاشراف حماہ (شام)
کی جامع مسجد کے منبر پر۔

نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی مفتی
اعظم عراق عبدالکریم المدرس کے ساتھ۔

Marfat.com

Marfat.com

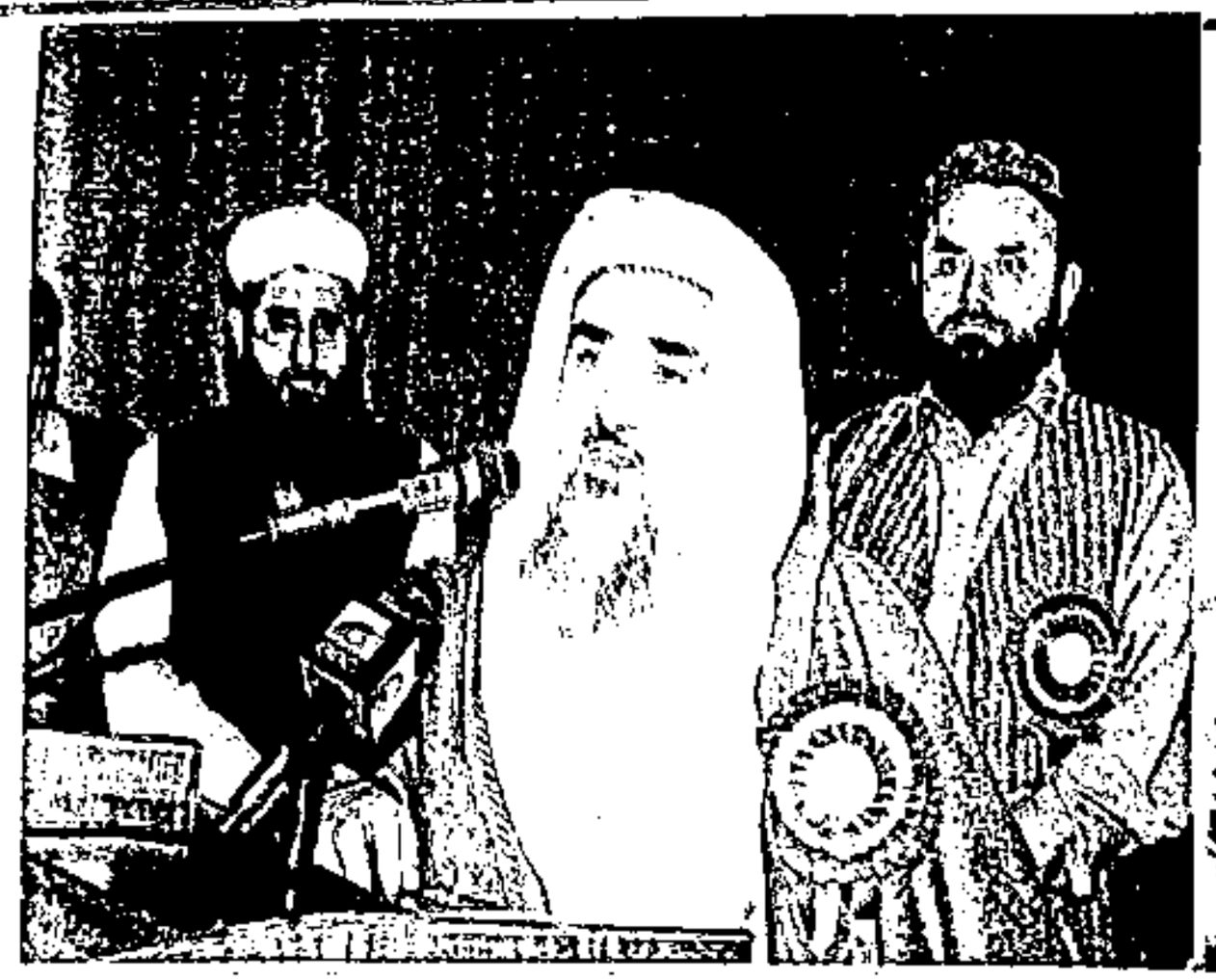

امام موسی کاظم کے سجادہ نشین اور امام ابو یوسف
کے خطیب سید صباح احمد ابراہیم کے ساتھ۔

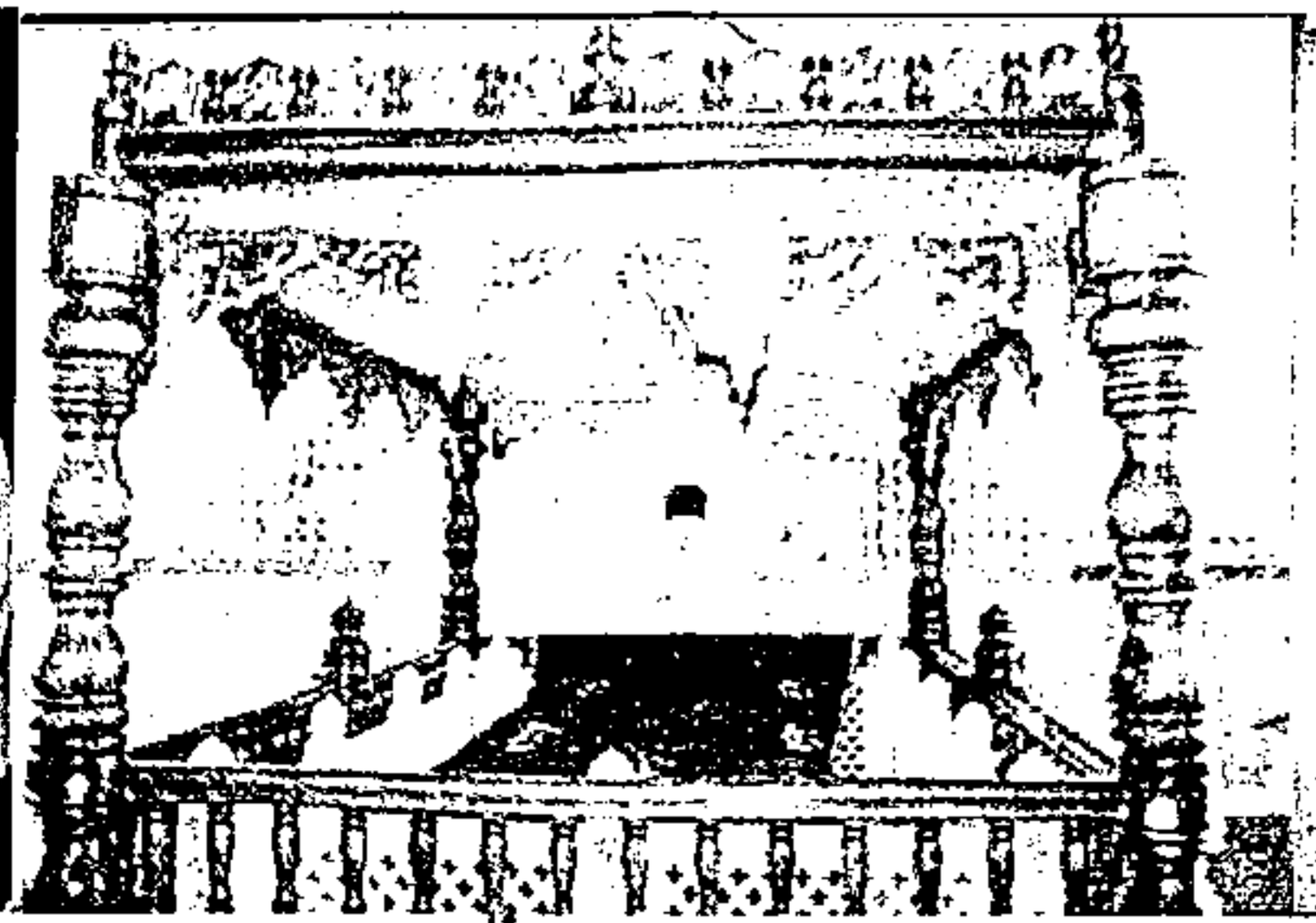

سید صباح احمد ابراہیم الکاظمی
مزار شریف پر دعا مانگ رہے ہیں

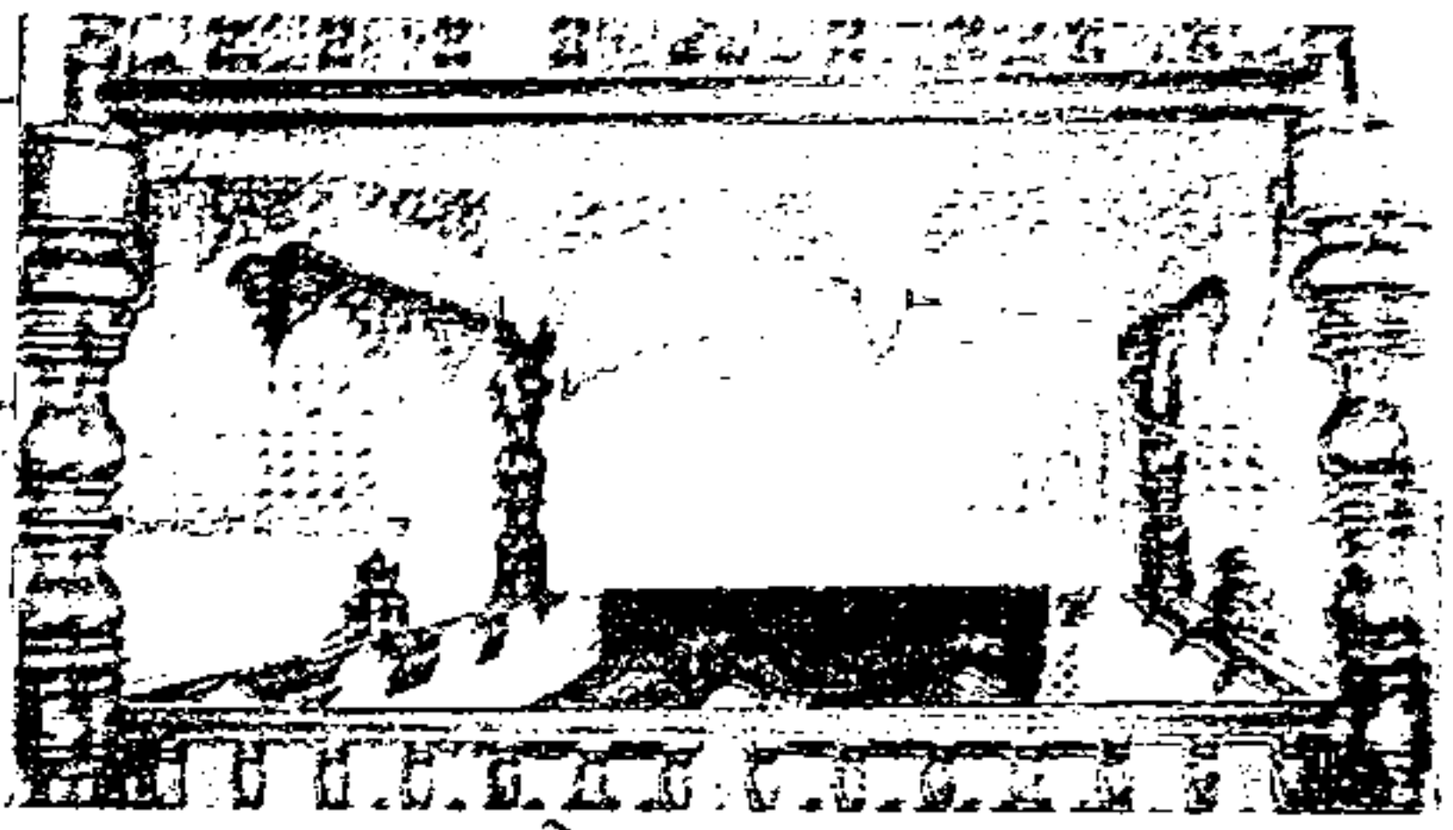

خانقاہ سید عفیف الدین حسین
الجیلانی الحموی البشاوری (اندرونی منظر)

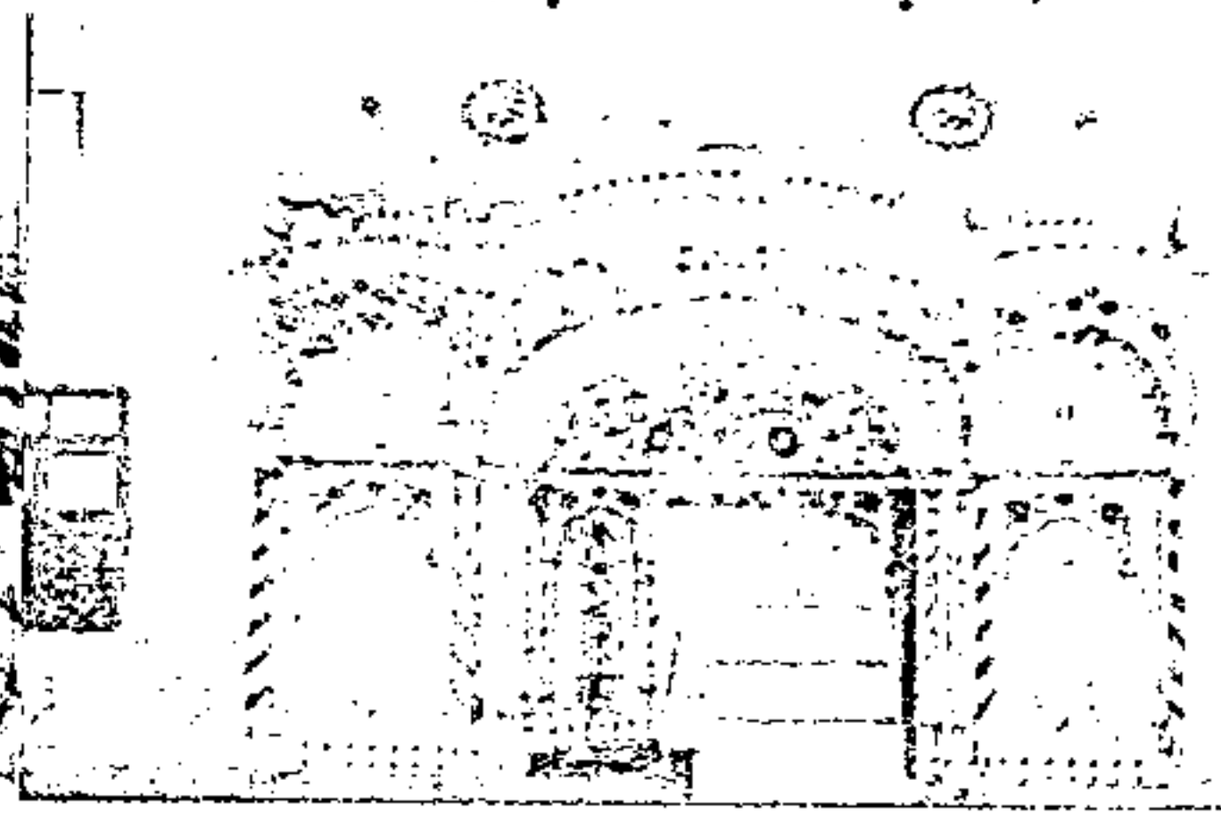

جامعہ سید بادشاہ کا اندرونی منظر (سدرہ شریف)

عرس شریف کے اجتماع کا منظر

Marfat.com

Marfat.com

ہے قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ ہم بڈھ میں موجود سُنیوں کی مسجد میں ٹھہرتے ہیں اور آپ نے مولانا سعید احمد اسعد کو مخالفین کی مسجد میں بھیجا کہ دیکھ کر آؤ کہ وہاں پر کوئی ہے کہ نہیں' پھر اس کے بعد علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب نے راقم الحروف (مولانا بشیر احمد جمالوی) سے کہا کہ مولانا تم بھی ان کی مسجد میں جاؤ کیونکہ علامہ سعید احمد اسعد ان کی مسجد میں چلے گئے ہیں میں فوراً مخالفین کی مسجد میں پہنچا تو دیکھا تو مخالفین حضرت علامہ سعید احمد اسعد کو چھریا اور خنجر دکھا رہے ہیں کہ یہاں سے نکل جاؤ ورنہ ہم تم کو قتل کر دیں گے تو علامہ اسعد صاحب ان کو جواب دے رہے ہیں کہ اگر تم مجھ کو قتل بھی کر دو گے تو کوئی بات نہیں یہ شہادت ہے اسی اثناء میں میں بھی مسجد میں داخل ہو گیا۔ مجھے دیکھتے ہی مخالفین نے مجھے بھی دھمکیاں دینا شروع کر دیں ہم دونوں نے ان کو یہی جواب دیا کہ آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے مناظرین موجود ہیں آپ مناظرہ کر لیں حق و باطل کا ابھی پتہ چل جائے گا۔ بہر حال ہم نے سنیوں کی مسجد میں موجود سنی علماء اور قبلہ پیر صاحب کو جا کر بتایا کہ آپ چلیں کیونکہ وہاں مخالفین موجود ہیں لہٰذا قبلہ پیر صاحب اپنے ساتھ علماء و مشائخ کو لے کر چلنے لگے تو پولیس کی بھاری نفری آن موجود ہوئی اور انہوں نے قبلہ پیر صاحب کو روکنے کی کوشش کی لیکن آپ ان کو جھاڑ پلا کر آگے بڑھتے رہے بالآخر جب قبلہ پیر صاحب اور آپ کے ساتھی میدان مناظرہ کے بالکل قریب پہنچ گئے تو پولیس نے پوزیشنیں سنبھال لی اور بائی فورس آپ کو روکنے کی کوشش کی لیکن قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ جو تم کو افسرانِ بالا کا حکم ہے وہ پورا کرو لیکن میں اپنے ساتھیوں سمیت حق کی بالادستی کی خاطر شہید ہو جاؤں گا لیکن باطل سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹوں گا جب افسران بالا نے آپ کا عزم مصمم دیکھا اور آپ کا پختہ ارادہ دیکھ کر انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی منت کرتے ہیں آپ پانچ منٹ ہم کو دے دیں ہم ابھی ان کی مسجد سے انہیں بھگا کر لاک کر کے چابی آپ کو دیتے ہیں لہٰذا برائے مہربانی آپ رُک جایئے قبلہ پیر صاحب نے پھر ان کی التجاء سن لی اور آپ رُک گئے اور کہا کہ ابھی ان لوگوں کو یہاں سے نکالو اور مسجد لاک کر کے چابی ہمارے حوالے کرو۔ ورنہ پیچھے ہٹ جاؤ ہم خود نمٹ لیں گے۔

Marfat.com

آخرکار پولیس نے ان مخالفین کوان کی اپنی مسجد سے ڈنڈے مار مار کر مسجد سے نکال دیا جب مخالفین کے تمام افراد مسجد سے نکل گئے تو آخر پر علامہ اسعد صاحب اور راقم الحروف وہاں سے نکلے پھر پولیس والوں نے مسجد کو تالا لگا کر چابی قبلہ پیر صاحب کے حوالے کر دی اور آپ نے علمائے اہلسنّت کو پکڑا دی۔مریدین وعوام اہلسنّت نے اس کامیابی سے خوش ہو کر نعرہ تکبیر و رسالت بلند کئے اور قبلہ پیر صاحب کو خوشی سے اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور سُنیوں کی مسجد میں آکر جلسہ فتح کیا گیا۔علمائے اہلسنّت نے قرآن و حدیث کے حوالے سے اپنے مسلک کی حقانیت ثابت کی اور بد مذہبوں کا رد بھرپور طریقے سے کیا اس مناظرہ کی فتح اور خطابات کا یہ اثر ہوا کہ صرف موضع بڈھ (ضلع ڈی آئی خان) ہی نہیں بلکہ پورے علاقے سے بد مذہبیت کا زور ٹوٹ گیا اور اہلسنّت کا بول بالا ہو گیا بہت سے لوگ بد مذہبوں سے بیزار ہو کر مسلکِ حق اہلسنّت کو اپنانے لگے' الحمد للہ حضرت قبلہ پیر صاحب کی کوششوں اور محنتوں سے پورا علاقہ اہلسنّت کا گڑھ بن چکا ہے جس کا سہرا حضور قبلۂ عالم نقیب الاشراف' پیر سیّد محمد انور گیلانی القادری الرزّاقی مدظلہ العالی کے سر ہے۔

مولانا بشیر احمد جمالوی' سینئر خطیب مرکزی جامع مسجد تاج
ڈیرہ اسمٰعیل خان وممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

Marfat.com

صاحبزادہ سید حسنین محی الدین الگیلانی

نقیب اشراف اپنے بھائیوں اور شہزادوں کے ساتھ

صاحبزادہ سید علی محی الدین الگیلانی

Marfat.com

Marfat.com

بیرونِ ممالک دورانِ سفر
علمی شخصیات سے ملاقات

نقیب الاشراف جب بیرون ممالک تبلیغی دورے فرماتے ہیں تو دوران دورہ آپ کی ملاقات بے شمار مذہبی وعلمی شخصیات سے ہوئی جن میں یمن کے علامہ سیّد علی یمنی علوی جنہوں نے 60 سال تک مسجد نبوی شریف میں بیٹھ کر حدیث شریف پڑھائی ان سے ملاقات ہوئی اور علمی' مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ ان سے ملاقات کروانے والے محمد عارف رضوی مدنی صاحب تھے' علامہ سیّد علی یمنی علوی نے تقریباً سو سال سے بھی زیادہ عمر پائی۔

اس طرح ملک شام کے ایک بزرگ شیخ عبدالرحمٰن جن کی عمر بھی سو سال سے زیادہ ہے۔ سے ملاقات ہوئی اور جامعہ نور الدّین زنگی میں اکٹھے حلقہ ذکر و مراقبہ منعقد کی اور مذہبی و روحانی گفتگو ہوتی رہی۔

ایران کے دورے کے دوران وہاں کے بہت بڑے مذہبی لیڈر واعظ زادہ آیت اللہ خراسانی سے ملاقات کی اور مذہبی گفتگو کافی دیر تک چلتی رہی' اسی طرح دوسرے ممالک میں بے شمار مذہبی و روحانی شخصیات سے ملاقات اور تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔ عراق میں بزرگ شخصیت مفتی عبدالکریم مدرس جو کہ مفتی اعظم عراق تھے۔ ان سے ملاقات ہوئی اور وہ پیر صاحب سے بہت محبت کرتے تھے۔

Marfat.com

بیرونِ ملک آپ کے خلفاء اور سلسلہ قادریہ کا فروغ

دُنیا میں مختلف ممالک میں آپ تبلیغی سفر فرماتے رہتے ہیں۔آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر لوگ جوق در جوق آپ دست حق پرست پر بیعت ہو جاتے ہیں اور اس طرح بیرون ممالک میں آپ کے خلفاء بھی اصلاح عوام اور قادری سلسلہ کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں اور آپ بھی گاہے بگاہے بیرون ملک جاتے رہتے ہیں اس طرح برسیلز میں عبدالستار قادری' شگاگو میں ڈاکٹر ظفر اللہ قادری' برطانیہ میں شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللہ قصوری کے صاحبزادے مفتی اختر علی قصوری قادری سلسلہ کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں۔

عراق میں شیخ اسمٰعیل رئیس قبلہ حاتم طائی اور فضیلۃ الشیخ سیّد صباح احمد ابراہیم الحسینی الکاظمی متولی و خطیب و امامُ جامع ابی یوسف بھی آپ کے خلفاء میں سے ہیں اور قادریہ رزّاقیہ سلسلے کے فروغ کے لئے بغداد شریف میں کام کر رہے ہیں۔

سیّد محمد انور گیلانی پر بھائیوں کا اعتماد:

آج کل اس مادی دور میں جب ہر شخص مادیت کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں ہے دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اکثر خانقاہوں پر بھی سجادہ نشینی کے جھگڑے پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ یہ لڑائی جھگڑے یہاں تک پہنچ جاتے ہیں کہ سجادگی حاصل کرنے کے لئے بھائی بھائی کی جان کا دشمن بن جاتا ہے اور بدقسمتی سے یہاں پاکستان میں بھی بعض خانقاہوں پر اس طرح کی صورتحال ہے لیکن سیّد محمد انور گیلانی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی

Marfat.com

شانِ محبوبی عطا فرمائی ہے کہ پشاور میں موجود خانقاہ عالیہ سیّد عفیف الدّین حسین الجیلانی الحموی اور سدرہ شریف میں موجود خانقاہ عالیہ سیّد بادشاہ دونوں درگاہوں کی سجادہ نشینی آپ کے پاس ہے اور دونوں خانقاہوں کی جملہ انتظام و انصرام کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ہے اور اس سلسلے میں آپ دوسرے بھائیوں کا اعتماد اور ان کی بھرپور حمایت حاصل ہے دوسرے بھائی آپ سے عمر میں بڑے ہونے کے باوجود اس قدر آپ کی قدر کرتے ہیں کہ آپ کے تشریف رکھتے ہوئے آپ کے برابر تک نہیں بیٹھتے اور تمام بھائی بھی آپ سے مرید ہیں اور خود بیاں کرتے ہیں کہ ہمارے دادا سیّد بادشاہ نے سیّد محمد انور گیلانی کو اپنا خلیفہ و نائب مقرر کیا تھا اس لئے عمر میں ہم سے چھوٹا ہونے کے باوجود ہم ان کو اپنا مرشد و رہنما سمجھتے ہوئے اپنے بھائی پر فخر محسوس کرتے ہیں نہ صرف آپ کے بھائی بلکہ جب میں 2005ء میں قبلہ پیر صاحب کے ساتھ پشاور سیّد عفیف الدّین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر حاضر ہوا تو میں یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ پورا خاندان سیّد محمد انور گیلانی کا مرید ہے اور ان میں آپ کے رشتہ دار عزیز و اقارب' آپ کے بہنوئی اور پھر اُن کے پورے پورے خاندان والے بھی قبلہ پیر صاحب کے مرید و معتقد ہیں جو کہ میرے لئے مزید عقیدت کا باعث بنے۔

یہاں پر آپ کے بھائیوں کا بیان درج کیا جاتا ہے۔

10 اپریل 1970ء کی بات ہے کہ ہمارے دادا پیر سیّد بادشاہ گیلانی نے علالت کی حالت میں ہمیں اور ہمارے والد سیّد احمد گیلانی کو بلایا اور فرمایا: اے میرے بیٹے! میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنی باطنی خلافت عطا کر کے اپنا نائب بنا دوں' ہمارے والد سیّد احمد گیلانی نے ہم سب بھائیوں کو بلایا اور پیر سیّد بادشاہ کی خدمت میں عرض کی' میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا نائب اور سجادہ نشین سیّد محمد انور گیلانی کو مقرر کریں اور انہی کو خلافت عطا فرمائیں کہ ہم سب میں سے خلافت کے صحیح معنوں میں حقدار میرے یہی بیٹے ہیں اور پھر یہ آپ کے بھی تو بیٹے ہیں اور آپ ہی نے ان کی تربیت فرمائی ہے' پیر سیّد بادشاہ نے فرمایا: اے احمد! سیّد محمد انور گیلانی کے کندھے سے کپڑا ہٹاؤ' جب کپڑا ہٹایا تو آپ رونے لگے اور

Marfat.com

فرمایا: ہاں سیّد محمد انور ہی سجادہ نشینی کا حقدار ہے ہمارے والد نے آپ سے رونے کا سبب پوچھا تو پیر سیّد بادشاہ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد پیر سیّد عفیف الدّین حسین گیلانی الحموی نے فرمایا تھا' اے عبداللہ! میری اولاد میں ایک بچہ ہوگا جس کے کندھے پر انگشت مبارک کا نشان ہوگا اور اس کی وجہ سے ہمارے سلسلہ قادریہ رزّاقیہ کو عروج حاصل ہوگا اور وہی حقیقی معنوں میں ہماری خلافتِ باطنی کا حقدار ہوگا یہ فرما کر آپ نے دستارِ خلافت طلب فرمائی جو ہمارے خاندان میں حضرت غوثِ اعظم سے سلسلہ بسلسلہ چلی آ رہی تھی دستارِ خلافت عطا فرمانے کے بعد آپ کو (سیّد محمد انور گیلانی) مسندِ خلافت پر بٹھایا اس مبارک موقع پر ہم سب بھائیوں کے علاوہ پیر سیّد بادشاہ کے خلفاء میں سے خلیفہ اللہ بخش اور خلیفہ غلام علی بھی موجود تھے ہمارے والد صاحب اور ہم سب بھائیوں نے سیّد محمد انور گیلانی کو خلافت وسجادگی عطا ہونے پر مبارک باد پیش کی۔

سیّد منور شاہ گیلانی — سیّد محمد شاہ گیلانی

سیّد جواد شاہ گیلانی — ۳-۶-۲۰۰۴

بغدادی ہاؤس شاد باغ کالون' بیرون یکہ توت پشاور

ازدواجی زندگی:

قبلہ نقیب الاشراف نے دوشادیاں کیں ہیں' پہلی شادی سردار عبدالرحیم خان گنڈاپور کی بیٹی سے کی جس کے بطن سے ایک بیٹا سیّد حسنین محی الدّین الگیلانی پیدا ہوا۔

دوسری شادی عراق کے شہر بغداد میں کاظمین شریف میں ہوئی جو کاظمی موسوی خاندان ہے آپ کے سسر کا نام سیّد ہاشم خلیل ہے جو کہ متولی وسجادہ نشین امام موسیٰ کاظم اور امام وخطیب ومتولی جامع امام ابویوسف تھے اور موجود سجادہ نشین اور امام وخطیب جامع ابویوسف فضیلۃ الشیخ سیّد صباح احمد ابراہیم مدظلہ العالی نقیب الاشراف پیر سیّد محمد انور گیلانی دامت برکاتہم العالیہ کے مرید وخلیفہ ہیں اور عراق میں سلسلہ قادریہ کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں' دوسری شادی سے آپ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام علی محی الدّین گیلانی ہے۔

Marfat.com

اولاد امجاد

سیّد حسنین محی الدّین گیلانی:

آپ نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی کے بڑے صاحبزادے ہیں اور آج کل زیر تعلیم ہیں' کہتے ہیں۔

الولد سرِ لابیہ: آپ واقعی اس کی مکمل تفسیر ہیں اگر نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی صاحبِ اخلاق ہیں تو صاحبزادہ صاحب وارثِ اخلاق ہیں' شکل و شباہت میں اپنے والد کی شبیہہ ہیں' روشن خیال' عقل مند' انسانوں سے محبت کرنیوالا' اور خوش گفتار' خلیق و ملنسار' اپنی خاندانی روایات کا پاسدار ہے۔

آپ کے کردار و افعال سے صاحبزادگی ہرگز ہرگز نظر نہیں آتی بلکہ نہایت ہی عاجز و انکسار ہیں اور سب ملنے والوں کو محبت و پیار سے ملتے ہیں عالم شباب میں ہے خدا سے دُعا ہے کہ صاحبزادہ صاحب کو حاسدین کی نظر بد سے محفوظ رکھنا۔

غموں کی دھوپ سے رکھے خدا تجھے محفوظ
غبارِ وقت سے میلا تیرا شباب نہ ہو

سیّد علی محی الدّین الگیلانی:

یہ قبلہ نقیب الاشراف کے چھوٹے بیٹے ہیں اور ابھی کم سن ہیں' گلاب کے پھول کی طرح کھلتا ہوا چہرہ اور چہرے پر نورِ مصطفیٰ (ﷺ) کے جلوے صاف نظر آتے ہیں۔ ابھی بہت تھوڑی باتیں کرتے ہیں اور عربی زبان بولتے ہیں اور ہر آنے والے مہمان سے ہاتھ ملاتے اور بوسہ کرتے ہیں جو اس بات کی غمازی کرتا ہے صاحبزادہ صاحب اپنے اسلاف کی روایات کے امین ثابت ہوں گے کم سنی میں بہت ذہین اور نفاست پسند ہیں نورانی چہرہ اور چہرے پر معصومیت ہر کسی دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے خاندانِ رسالت کے اس ننھے پھول کو دیکھ کر بے ساختہ یہ شعر زبان پر آجاتا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

Marfat.com

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ کی زیرِ سرپرستی ہونے والے مذہبی پروگرام

☆ خانقاہ عالیہ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ سدرہ شریف میں عرس کی تقریبات

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

العبد المؤمن یستریح من نَصَبِ الدنیا واداھا الٰی رحمۃ اللہ

''بندہ مومن کا جب انتقال ہوتا ہے تو مصائب و تکالیف دنیا سے راحت ملتی ہے' رحمتِ الٰہی پاتا ہے''۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنُ الْمَوْتُ (رواہ البیہقی)

''بندۂ مومن کا تحفہ موت ہے''۔

حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ علامہ طیبی نے فرمایا: موت ایک ذریعہ ہے جس سے سعادت کبریٰ حاصل ہوتی ہے۔ درجاتِ عالیہ ملتے ہیں۔ انسان کو نعمتِ ابدی ہاتھ آتی ہے موت ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جانا ہے۔ ظاہر میں یہ موت اگرچہ فنا معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً یہ دوبارہ ولادت و پیدائش ہوتی ہے۔ موت جنت کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے' اگر موت نہ ہو تو جنت کہاں ملے۔

بے شمار احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بندۂ مومن کے لئے اس کا وصال باعث رنج و ملال' سبب حزن و کلال نہیں۔ وہ خدا سے ملنے کو محبوب سمجھتا ہے' موت اس کے لئے تحفہ الٰہیہ ہے۔ فرشتے اس کے وصال سے خوش ہوتے ہیں ارواحِ مومنین اس سے مل کر شاد ہوتی ہیں۔ عمل صالح اس کو بشارت دیتا ہے۔ نعماء الٰہیہ سے فیض یاب ہوتا ہے خدا کا قرب پاتا ہے خدا کی جانب سے کامیابی و صداقت کا سہرا باندھا جاتا ہے جنتی لباس عطا ہوتا ہے

Marfat.com

جنتی فرش بچھائے جاتے ہیں۔ رحمتوں' برکتوں اور رضاء الٰہی کی نچھاور کی جاتی ہے۔ ہر آسمان کے فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں۔غرض! یہ کہ یہ ایک عروس' نوشہ ہوتا ہے اور یہ سب اس کی برات اور سامان برات ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس سے کہا جاتا ہے ''نَعَمْ كَنُوْمَةِ الْعُرُوْس'' دولہا کی طرح عیش وعشرت سے یہاں کی زندگی گزارو۔ اس عروس جنت کے یومِ وصال کوعرس کہتے ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهـذا يـوم عظيم يبتغى التعظيم الفرح به لان الملٰئكة واهل عالم بـرخ والـجـنـان بفرحون ويتباشرون بموت الولى فيوم موته يوم عظيم

یوم وفات عظمت والا دن ہے اس دن کی عظمت بجالانا چاہیے اس دن فرحت وسرور منانا چاہیے اس لئے کہ جب کسی ولی کا دنیا سے وصال ہوتا ہے تو فرشتے اور عالم برزخ والے خوش ہوتے ہیں' خوشیاں مناتے ہیں اور شادیاں رچاتے ہیں۔ پس یہ دن نہایت مبارک اور عظمت ومرتبہ والا دن ہے۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ما ثبت بالسنہ میں فرماتے ہیں:

وقـد ذكـر بـعض المتاخرين من مشائخ المغرب انّ اليوم الذى و صـلـوا الـى جـنـاب الـعزّت وخطائر القدس يرجى فيه من الخير والبركةِ والنُورية اكثروا وفر من سائر الايام ۔

''مشائخ مغرب کے بعض متاخرین نے فرمایا ہے کہ وہ دن جس میں یہ حضرات درگاہِ رب العزت میں پہنچے ہیں اس میں خیروبرکت کی نورانیت کی بہت زیادہ اُمید ہوتی ہے جو اور دنوں میں نہیں ہے''۔

قطب الاقطاب سیّد عبداللہ المعروف سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک بھی ہر سال مارچ کے دوسرے جمعہ' ہفتہ' اتوار کو منعقد ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر کے جید علماء و

Marfat.com

مشائخ اور نعت خواں شرکت فرماتے ہیں۔ عرس شریف کی تقریبات جمعۃ المبارک کے دن سے شروع ہو کر اتوار نمازِ ظہر تک جاری رہتی ہیں۔ جس میں قرآن خوانی' نعت' علمائے کرام کی تقاریر ہوتی ہیں اور آخری نشست میں آخری خطاب نقیب الاشراف اسوۃ الصلحاء' فخر المشائخ' وارثِ فیضانِ قادریہ رزّاقیہ' قاسمِ فیض غوثیہ حضرتِ علامہ پیر سیّد محمد انور الگیلانی الرزّاقی' القادری البغدادی زیب سجادہ دربارِ عالیہ سیّد بادشاہ سدرہ شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) فرماتے ہیں جس میں زیادہ تر مسلکِ اہلسنّت کے عقائد پر سختی سے کاربند رہنے کی تلقین اور اعمالِ صالحہ خصوصاً نماز کی تاکید کی جاتی ہے۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو ادا کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ سجادہ نشین صاحب تقریر کے بعد اجتماعی دعا فرماتے ہیں۔ جس میں عالم اسلام کی فتح و نصرت اور ملکِ پاکستان کے استحکام و سالمیت کی دعا خصوصی طور پر کی جاتی ہے۔ اس طرح تین دن تک جاری رہنے والا یہ پاکیزہ و روحانی اجتماع اختتام پذیر ہوتا ہے۔

عرس شریف کی تمام تقریبات شریعتِ مطہرہ کے مطابق سرانجام ہوتی ہیں جو کہ سدرہ شریف کے اس عرس کے علاوہ دوسرے اعراس میں کم ہی نظر آتا ہے۔ کیونکہ ایسے اجتماعات میں ہر طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں اور انتظامی امور میں کوئی نہ کوئی جھول ضرور باقی رہ جاتا ہے لیکن عرسِ سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کی یہ خصوصیت ہے کہ لاکھوں کے مجمع میں ایک بھی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملتی اور نہ کسی غیر شرعی کام کی اجازت دی جاتی ہے۔ ڈھول' دھمال' اُچھل کود' گانا بجانا' سگریٹ نوشی' عورتوں کا مزار شریف پر آنا اور اگر آ جائیں تو بے پردہ آنے پر پابندی ہوتی ہے' اور دیگر تمام غیر شرعی کاموں پر مکمل پابندی ہوتی ہے اور خصوصی ٹیمیں عرس شریف کے دنوں میں چکر کاٹ رہی ہوتی ہیں جو کہ ایسے افراد کا فوری طور پر نوٹس لیتی ہیں۔ عرس شریف کی تقریبات کا بخوبی سرانجام پانا منتظم اعلیٰ حاجی حمید اللہ خاں قادری کے رہینِ منت ہے۔ حاجی حمید اللہ قادری صاحب بچپن سے دربارِ عالیہ پر رہائش پذیر ہیں اور دربارِ عالیہ کا نظم و نسق ان کے ذمہ ہے۔ نہایت ہی سلیقہ مند' نڈر اور مضبوط اعصاب کے مالک ہیں اور انتظامی امور میں سختی سے کام لیتے ہیں اور یہی سختی

Marfat.com

عرس کے انتظامات میں کسی قسم کا جھول پیدا نہیں ہونے دیتی۔ آپ ایک متصلب سُنی ہیں۔ اور عرس شریف کی تمام تقریبات کو مسلکِ اہلسنّت و جماعت کی تبلیغ و ترویج کے لئے منعقد کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ عرس سال ۲۰۰۵ء میں میرے دیکھنے میں ایک بات آئی جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ یہ ہے کہ عرس شریف کے موقع پر اسلامی کتابوں کے سٹال بھی لگتے ہیں جن کے لئے سپیشل اجازت نامے جاری کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو اپنے اصول و ضوابط کا پابند کیا جاتا ہے اور خصوصی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ ان سٹالز پر صرف اور صرف اہلسنّت کے عقائد و معمولات پر مشتمل لٹریچر ہی سیل کیا جائے۔ اور اس کے علاوہ پھر باقاعدہ ایک ٹیم کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ جا کر چیک کرے کہ ان سٹالوں پر ان اصول و ضوابط کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی اور اگر کسی دکاندار کو خلاف ورزی کرتے ہوئے پا لیا جائے تو فوراً اس کا اجازت نامہ منسوخ کر کے اس کی دکانداری اٹھا دی جاتی ہے۔ اسی طرح عرس کے ایک دن میں حاجی حمید اللہ خان قادری صاحب کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا جو کہ عرس کے دنوں میں کنٹرول روم بنا ہوتا ہے۔ یہاں سے ٹیلی فون کے ذریعے تمام عرس کے انتظام کو کنٹرول کر رہے ہوتے ہیں کہ ایک کیس حاجی صاحب کے پاس آیا کہ فلاں اسلامی کتابوں کے سٹال والے نے اپنے سٹال پر ایک ایسی کتاب رکھی ہوئی جس میں دعا بعد از نمازِ جنازہ کی ممانعت لکھی ہوئی ہے۔ حاجی صاحب نے فوراً اس کو بلایا اور اس کا اجازت نامہ منسوخ کر کے اپنی دکانداری اٹھانے کا حکم جاری کر دیا۔ اس سٹال والے نے بہت کوشش کی کہ میں اپنی صفائی پیش کروں کہ میں اہلسنّت و جماعت سے تعلق رکھتا ہوں اور محض غلطی سے یہ کتاب سٹال پر آ گئی ہے لہٰذا مجھے اجازت دی جائے کہ میں سٹال کا کام جاری رکھوں۔ لیکن حاجی صاحب ہیں کہ جب ایک فیصلہ دے چکے اس کو واپس لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں نے پاس بیٹھے ہوئے عرض کی کہ حاجی صاحب اس میں حرج کیا ہے اگر سٹال پر دوسرے لوگوں کی کتابیں بھی ہوں لوگ ان کی کتابیں دوسری دکانوں سے بھی تو خریدتے ہی ہیں تا کہ ان لوگوں کا موقف بھی پتہ چلے لیکن حاجی صاحب کا جواب سن کر میں خاموش ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ عارف صاحب ہم عرس شریف مسلکِ اہلسنّت

Marfat.com

کی تبلیغ واشاعت کے لئے کرتے ہیں نہ کہ بدمذہبوں کے لٹریچر کو شائع کرنے کے لئے۔ لہٰذا اب ان حضرات نے ہمارے عرس شریف منعقد کرنے کے مقصد کے خلاف کیا انہیں کسی صورت بھی سٹال کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حاجی صاحب کی بات سن کر میں خاموش ہو گیا اور بے حد متاثر ہوا۔

O

Marfat.com

سیدنا عبدالرزاق الگیلانی کا کلاہ مبارک

سرکار غوث اعظم کا جبہ مبارک

سرکار غوث اعظم کے گلے مبارک کا رومال

سرکار غوث اعظم کی دستار مبارک

بغدادی ہاؤس ملتان روڈ لاہور

پیر آف سدرہ شریف عرس کی تقریب کے موقعہ
پر بزرگان قادریہ رزاقیہ کے تبرکات کی زیارت کرا رہے ہیں

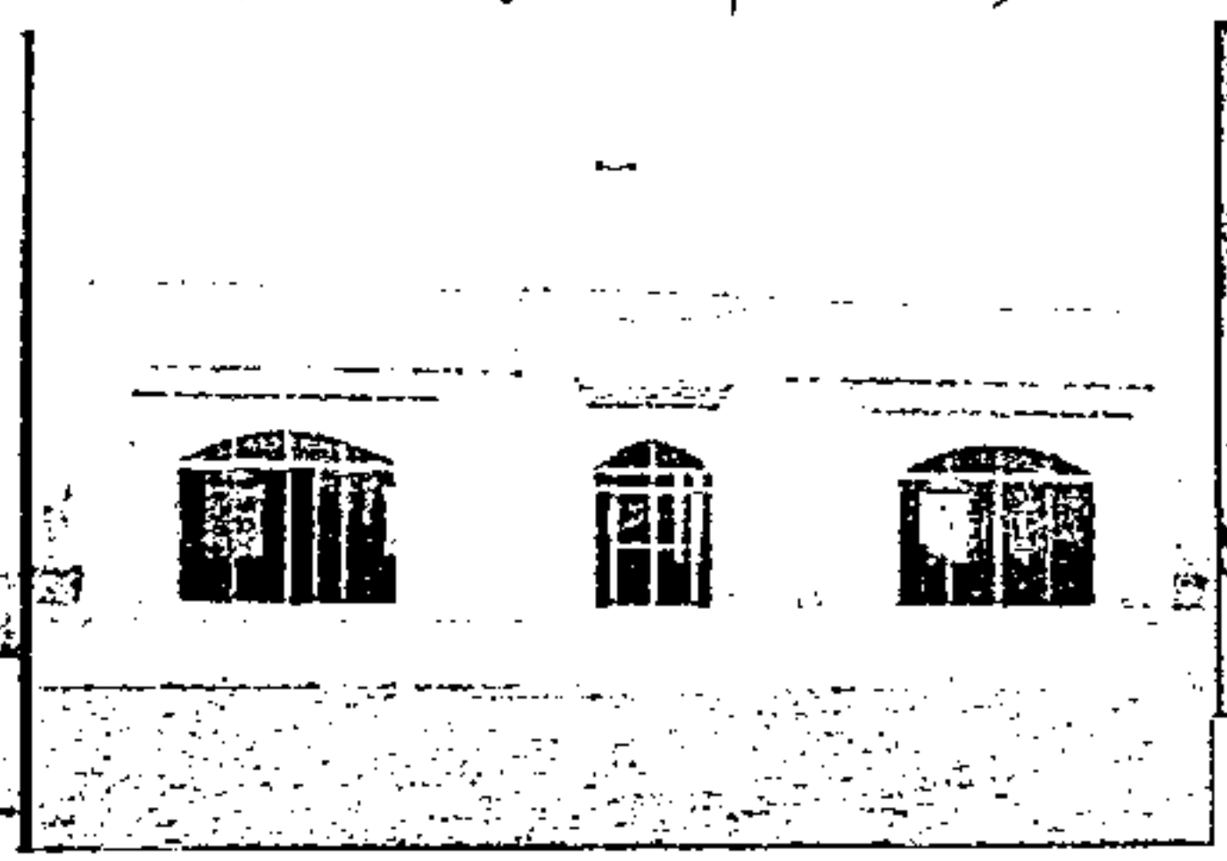

جامعہ حماہ بغدادی ہاؤس

بغدادی ہاؤس کا اندرونی منظر

Marfat.com

Marfat.com

عرس سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ
دربار عالیہ سدرہ شریف میں
دیگر مذہبی تقریبات

سدرہ شریف مزار مقدس سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ پر سال بعد عرس شریف کی روح پرور ایمانی امروز تقریب کے علاوہ سال بھر میں دیگر معمولات اہلسنّت کی تقریبات بھی بڑے دینی جوش و جذبہ کے ساتھ منانے کا خصوصی طور پر انتظام کیا جاتا ہے' ویسے سدرہ شریف دربار عالیہ پر 24 گھنٹے ایک تقریب اور محفل کا سا سماں رہتا ہے لیکن پھر بھی عرس شریف کے علاوہ وہ چند ایک خصوصی تقریبات درج ذیل ہیں:

جشنِ میلاد النبی ﷺ:

اللہ کریم جل جلالہ نے انسانوں کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں کہ اگر ان کو شمار کرنا چاہو تو انسان کے بس سے باہر ہے' لیکن ان تمام نعمتوں کی جان یا یوں کہہ لیں یہ تمام نعمتیں جس ہستی پاک کے طفیل اور صدقے میں عطا فرمائیں وہ نعمت عظمیٰ' جان کائنات' وجہ وجود کائنات شہہ لولاک سیّد الانبیاء والمرسلین' محبوب ربّ العالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہے' اس نعمتِ عظمیٰ کا ہم کو عطا فرمانا اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے اور باوجود اس کے کہ ہم اللہ کے اس عظیم احسان کا کما حقہ شکر ادا نہیں کر سکتے پھر بھی اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس نعمتِ عظمیٰ کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے' اللہ کریم جل جلالہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ۔

''اور اپنے ربّ کی نعمت کو بیان کرو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے''۔

ظاہر ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے' پس آپ کا ذکر کرنا اور آپ کی یاد منانا حکم خداوندی ہے۔

Marfat.com

ایک اور جگہ اللہ کریم جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

''اے محبوب ﷺ تم فرما دو کہ جب تمہیں اللہ کا فضل اور رحمت ملے تو خوشیاں مناؤ''۔

اس آیۃ مقدسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے ملنے پر خوشیاں منانے کا حکم ہے تو ظاہر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے بڑا فضل اور آپ سے بڑی رحمت اور کیا ہوگی۔

دربار عالیہ گیلانیہ قادریہ سدرہ شریف میں بھی اس اللہ کی نعمت عظمیٰ کے ملنے اور فضل ورحمت کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد کی جاتی ہے۔اس محفل میں کثیر تعداد میں مقامی لوگ شرکت کرتے ہیں۔اور دور دراز علاقوں سے بھی اس پاکیزہ محفل میں شرکت فرماتے ہیں۔محفل ذکر و اذکار' تلاوت قرآن نعت خوانی اور علماء کرام کی تقاریر پر مشتمل ہوتی ہے۔اس پُرمسرت موقع پر لنگر شریف کا بڑا اعلیٰ اور وسیع پیمانے پر اہتمام کیا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے دن خوشی کے اظہار کے لئے مدنی صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جلوس نکالنا بھی اہل اسلام کا صدیوں سے طریقہ رہا ہے۔سدرہ شریف دربار عالیہ گیلانیہ قادریہ رزاقیہ سے جلوس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے جو کہ نعرۂ تکبیر و رسالت لگاتا ہوا مختلف گلی کوچوں سے ہوتا ہوا۔ دربار عالیہ سدرہ شریف پر آکر صلوٰۃ وسلام پر اختتام پذیر ہوتا ہے بہر حال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اہتمام دیدنی ہوتا ہے اور برطرف خوشی ومسرت اور مبارک باد کی صدائیں بلند ہو رہی ہوتی ہیں۔ضلع ٹانگ' ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں اور ضلع بنوں میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس بڑے تزک احتشام کے ساتھ قبلہ پیر صاحب کی سرپرستی میں نکالے جاتے ہیں اور ان تین اضلاع میں میلاد شریف کے جلوس کی ابتداء بھی قبلہ پیر صاحب نے کی ہے۔

Marfat.com

عُرس اسد اللہ الغالب (حضرت علیؓ) اور اسد الرسول (سیّدنا حضرت حمزہؓ)

اولیائے امت و بزرگان دین کا عرس منانا اہل ایمان کا معمول ہے' اور ان تمام تقریبات کو منعقد کرنے کا واحد مقصد ان نفوس قدسیہ کی تعلیمات اور ان کی زندگیوں کے عملی نمونے لوگوں کے سامنے بیان کرنا ہوتا ہے اور ان کی سیرت و کردار بیان کر کے لوگوں کے اندر ان کے نقش قدم پر چلنے کی امنگ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں دربار عالیہ شریف پر مذہبی تقریبات میں ایک اہم تقریب عرس اسد اللہ الغالب سیّدنا حضرت علی اور اسد الرسول سیّدنا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی منعقد کی جاتی ہے جس میں ملک بھر سے لوگ شرکت کرتے ہیں اور ملک بھر کے جید علماء کرام اس محفل میں حاضر ہو کر ان بزرگان کو ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ تقاریب سعید 21 رمضان المبارک اور 6 شوال کو انعقاد پذیر ہوتی ہے۔

محفلِ شہادتِ امام حسینؓ

10 محرم الحرام کو شہیدان کربلا اور شہید راہ وفا و محبت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی یاد میں ایک عظیم الشان محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں امام حسن و حسین اور شہیدان کربلا کے حضور ہدیہ عقیدت اور خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے اس محفل پر لنگر حسینیہ کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے اور لوگوں کی کثیر تعداد اس محفل پاک میں شریک ہو کر شہیدان کربلا کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت و تحسین پیش کرتی ہیں اور علماء کرام واقعاتِ میدان کربلا اور فضائل اہل بیت اور شان امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بیان کر کے لوگوں کے قلب و اذہان کو جلا بخشتے ہیں۔

Marfat.com

بغدادی ہاؤس 19-کلومیٹر ملتان روڈ لاہور

لاہور (صوبہ پنجاب) میں فیضانِ قادریہ رزّاقیہ کا مرکز

نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی نے تصوّف وشریعت کا پیغام امن ومحبت عام کرنے کے لئے پورے ملک میں زاویے قائم فرمائے ہیں جو کہ پورے ملک میں مختلف شہروں میں آپ کی زیرنگرانی وزیرانتظام یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں' اس سلسلے میں پنجاب کے دل شہر لاہور میں آپ نے بغدادی ہاؤس کے نام سے عظیم روحانی مرکز کی بنیاد رکھی۔ تقریباً 4 کنال میں اپنے لئے رہائش کے ساتھ ساتھ مہمان خانہ بھی تعمیر کروایا ہے۔ جب آپ پنجاب کے دورے پر ہوتے ہیں تو آپ کا قیام بغدادی ہاؤس (لاہور) میں ہوتا ہے۔ یہاں پر آپ تقریباً دو مہینے کا عرصہ قیام فرماتے ہیں اور یہاں پر آپ روز کے معمولات بھی سدرہ شریف ہی کی طرح ہوتے ہیں اور مصروف ترین وقت گزارتے ہیں۔

Marfat.com

بغدادی ہاؤس سے ملحقہ جامع مسجد حماۃ

بغدادی ہاؤس (لاہور) سے ملحق ایک وسیع وعریض مسجد کی تعمیر کی گئی ہے اور آپ کے پردادا سیّد عفیف الدین حسین الجیلانیؒ شام کے شہر حماۃ سے ہجرت کر کے پشاور میں تشریف لائے تھے۔ تو اسی مناسبت سے اس عظیم جامعہ مسجد کا نام جامع حماۃ رکھا گیا ہے مسجد کا کل رقبہ تقریباً چھ کنال ہے۔ جامع مسجد حماۃ اپنی خوبصورتی اور کشادگی کی وجہ سے لاہور کی اہم مساجد میں شمار ہوتی ہے' جامع مسجد میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے اہتمام کے لئے باقاعدہ امام صاحب کا تقرر کیا گیا ہے اور جمعۃ المبارک کے لئے خطیب صاحب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں' اس جامع مسجد میں لوگ دور دراز سے نمازِ جمعہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں' اور جب بغدادی ہاؤس میں قبلہ سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ کا قیام ہوتا ہے تو جمعہ شریف کی تقریر اور جماعت آپ کرواتے ہیں' ان دنوں میں لوگ صوبہ پنجاب کے کونے کونے سے جمعہ کی نماز قبلہ نقیب الاشراف کے پیچھے پڑھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں اور مسجد میں کا ہال تقریباً 40 فٹ چوڑا اور 80 فٹ لمبا اور ہال کے دونوں طرف مینار ہیں جو خوبصورتی اور بلندی میں اپنی مثال آپ ہیں دونوں میناروں کے درمیان میں گنبد خضریٰ کے ماڈل کا گنبد شریف زیر تعمیر ہے جو کہ جامع مسجد کی خوبصورتی کو اور بھی دوبالا کرتا ہے مسجد کے ساتھ ایک بہت بڑے دارالعلوم کا منصوبہ زیر غور ہے جس میں حفظ قرآن' تفسیر' حدیث' فقہ وتصوّف اور درس نظامی کا مکمل کورس کروایا جائے گا' اسی دارالعلوم میں ہاسٹل کی تعمیر بھی شامل منصوبہ ہے اور ساتھ ہی غوث اعظم فری ڈسپنسری قائم کرنے کا بھی ارادہ ہے' اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان منصوبہ جات کو جلد از جلد پایۂ تکمیل پر پہنچانے کے اسباب پیدا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

ربیع الثانی میں بڑی گیارہویں شریف کی تقریبِ سعید کے موقع پر روحانی اجتماع:

عظیم روحانی مرکز بغدادی ہاؤس (19-کلو میٹر ملتان روڈ لاہور) میں ربیع الثانی شریف کے مہینہ مبارک میں حضور غوثِ صمدانی' قطب ربانی شہباز لا مکانی' قندیل نورانی الشیخ السید عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں بڑی گیارہویں شریف کا روح پرور' روحانی اجتماع منعقد ہوتا ہے' جس میں ملک بھر سے عقیدت مند شرکت فرماتے ہیں اور شہر لاہور میں منعقد ہونے والے تمام بڑے بڑے دینی اجتماعات سے زیادہ بڑا اجتماع کہہ سکتے ہیں' اس تقریب سعید کی کارروائی نمازِ ظہر سے شروع ہو کر نماز مغرب تک پہلی نشست اور پھر نمازِ عشاء سے شروع ہو کر رات 12 بجے تک دوسری نشست اختتام پذیر ہوتی ہے اس اجتماع میں قرآن پاک کی تلاوت' نعت خوانی' ذکر و اذکار اور علمائے کرام کے خطابات اور آخری نشست کے آخر پر قبلہ نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کا خطاب ذیشان ہوتا ہے۔ اس تقریب میں لنگر غوثیہ کا وسیع اور شاندار انتظام کیا جاتا ہے اور عام اجتماعات کے انتظامات سے ہٹ کر بڑے اچھے طریقے اور سلیقے سے لنگر شریف کھلانے کا انتظام ہوتا ہے بڑی گیارہویں شریف پر تمام پروگراموں کے دوران دودھ کی سبیل بھی لگائی جاتی ہے۔ جہاں ٹھنڈا اور میٹھا دودھ فری پلایا جاتا ہے۔ بڑی گیارہویں شریف کا روحانی اجتماع دیدنی ہوتا ہے صلائے عام ہے یارانِ نکتہ دان کے لئے۔

بغدادی ہاؤس میں اس روحانی اجتماع کے علاوہ الحمرا ہال (مال روڈ لاہور) میں غوث اعظم کانفرنس کا انعقاد بھی کرتے ہیں جس میں ریسرچ سکالرز حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ کے مختلف گوشے لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے اپنے اپنے مقالہ جات پیش کرتے ہیں۔ اور یہ اجتماع الحمراء ہال میں ہونے والے دوسرے تمام مذہبی پروگراموں سے زیادہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

دربار عالیہ گیلانیہ رزاقیہ قادریہ سدرہ شریف پر کئے گئے انتظامات کا اجمالی نقشہ

دربار عالیہ کا کل رقبہ 230 کنال پر مشتمل ہے جس کے گرد بڑی مضبوط اور اونچی پختہ دیوار بنائی گئی ہے کل رقبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ڈیرہ اسماعیل خان سے 30 کلومیٹر بنوں روڈ پر جائیں برلب سڑک آپ کو بہت بڑا خوبصورت کتبہ لگا ہوا نظر آئے گا۔ جس پر دربارِ عالیہ گیلانیہ قادریہ سدرہ شریف کی خوبصورت تحریر آپ کو دربار عالیہ پر آنے کی دعوت دے رہی محسوس ہوگی۔ یہاں سے ایک سڑک بائیں طرف مڑتی ہے جو کہ آپ کی رہنمائی کرتے ہوئے سیدھی دربار عالیہ سدرہ شریف کے اندر تک لے جائے گی سب سے پہلے دربار عالیہ کا مین دروازہ آپ کے سامنے ہے۔ تقریباً 20 فٹ چوڑا اور 25 فٹ اونچا خوبصورت آہنی دروازہ اور اس کے اوپر ایک کتبہ آویزاں جس پر خوبصورت لفظوں میں باب شیخ عبدالقادر جیلانی لکھا ہوا ہے۔ اس دروازے کے دونوں طرف سیکورٹی گارڈز کے لئے چھوٹے چھوٹے دو کمرے تعمیر کیے گئے ہیں جن میں گارڈز رہائش پذیر ہوتے ہیں اور آنے والوں کی شناخت کرنا اور ان کو دربارِ عالیہ کی طرف رہنمائی کرنا ان کی ڈیوٹی ہے اب آپ آگے چلیں تو ایک اور فصیل نظر آئے گی۔ یہاں سے دربار عالیہ کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اب آپ دربار عالیہ کے دوسرے بڑے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔ جس کی تعمیر خوبصورت انداز میں کی گئی ہے اور اس پر خوبصورت تحریر ''باب غوث اعظمؒ'' لکھا ہے۔ اس دروازے میں کھڑے ہو کر آپ دربار عالیہ کے تقریباً تمام تعمیری منصوبوں کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور دربار عالیہ سیّد بادشاہ اور جامع مسجد سیّد بادشاہ کا نقشہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اسی دروازے کے دائیں طرف وسیع و عریض استنجاء خانے اور وضو کے لئے انتظام کیا گیا ہے یہ سارا نظام جدید اور بہترین ہے آپ بائیں طرف دیکھیں تو آپ کو سارا سال چلنے والا لنگر خانہ نظر آئے گا۔ اب آپ ذرا آگے بڑھیے اس سارے احاطے میں

Marfat.com

مختلف راستے پختہ بنائے گئے ہیں۔ اور مختلف انداز سے پلاٹ تعمیر کر کے ان میں پھل دار' سایہ دار' پھول دار' پودے نہایت سلیقے سے لگائے گئے ہیں جو کہ دربار عالیہ پر آنے والوں کے لیے آسودگی اور راحت کا احساس دلاتے ہیں۔

اس دوسرے مین دروازے سے سیدھی سڑک جامع مسجد سیّد بادشاہؒ کے دروازے پر جاتی ہے اب آپ مسجد میں داخل ہو جائیں تو آپ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ ایسے علاقے میں اتنی وسیع وعریض اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ مسجد ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو سیّد بادشاہ علیہ الرحمۃ کا مزارِ مقدس اپنی طرف روحانی کشش کا احساس دلائے گا۔ اولیائے کرام کی عظمت و ہیبت دل پر طاری کر دینے والا یہ مزار فن تعمیر میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں دعا و فاتحہ کے بعد آپ باہر نکلیں تو ساتھ ہی نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی کے والدین کا مزار پُر انوار اولیائے کرام کے پہلو میں دفن ہونے کی برکتوں کا نظارا کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔ آپ جب داخل مزار ہوں گے تو صاحب سجادہ سیّد محمد انور گیلانی کی اپنے آباؤ اجدادؒ کے محبت وعقیدت کو دیکھ کر داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے اتنی محنت سے ان مزارات کو تعمیر تیار کروایا ہے ابھی آپ انہی خوابوں اور خیالوں میں گم ہیں کہ جامع سیّد بادشاہ کے بلند و بالا میناروں سے صدائے اللہ اکبر' اللہ اکبر بلند ہونا شروع ہوئی۔ اور سدرہ شریف اور اس کے آس پاس بے آب گیاہ علاقے میں اللہ کی وحدانیت کا اعلان اور رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گونج اس وسیع ریگستان کے ذرّے ذرّے کو فیض یاب کر رہی ہے تھوڑی دیر بعد نورانی چہرہ کشادہ پیشانی' مخصوص عربی لباس میں ملبوس پر تاثیر شخصیت کے مالک نقیب الاشراف سجادہ نشین دربار عالیہ تشریف لاتے ہیں اور نماز کی جماعت کروا کر لوگوں سے ملتے اور ہر ایک سے ایسے شفقت فرماتے ہیں کہ جیسے ہر کسی کے دیرینہ آشنا ہوں۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ مسجد کے صدر دروازے سے باہر نکلیں تو بالکل سامنے آپ کو کچھ عمارت نظر آئے گی۔ آپ اسی تجسس میں ہیں کہ دیکھیں یہ عمارت کس مقصد کے لئے ہے۔ اس عمارت تک پہنچنے کے لئے ایک سڑک آپ کی رہنمائی کرتی ہوئی سیدھی جس عمارت تک پہنچائے گی یہ عرس شریف پر زیر استعمال آنے والا بڑا لنگر خانہ

Marfat.com

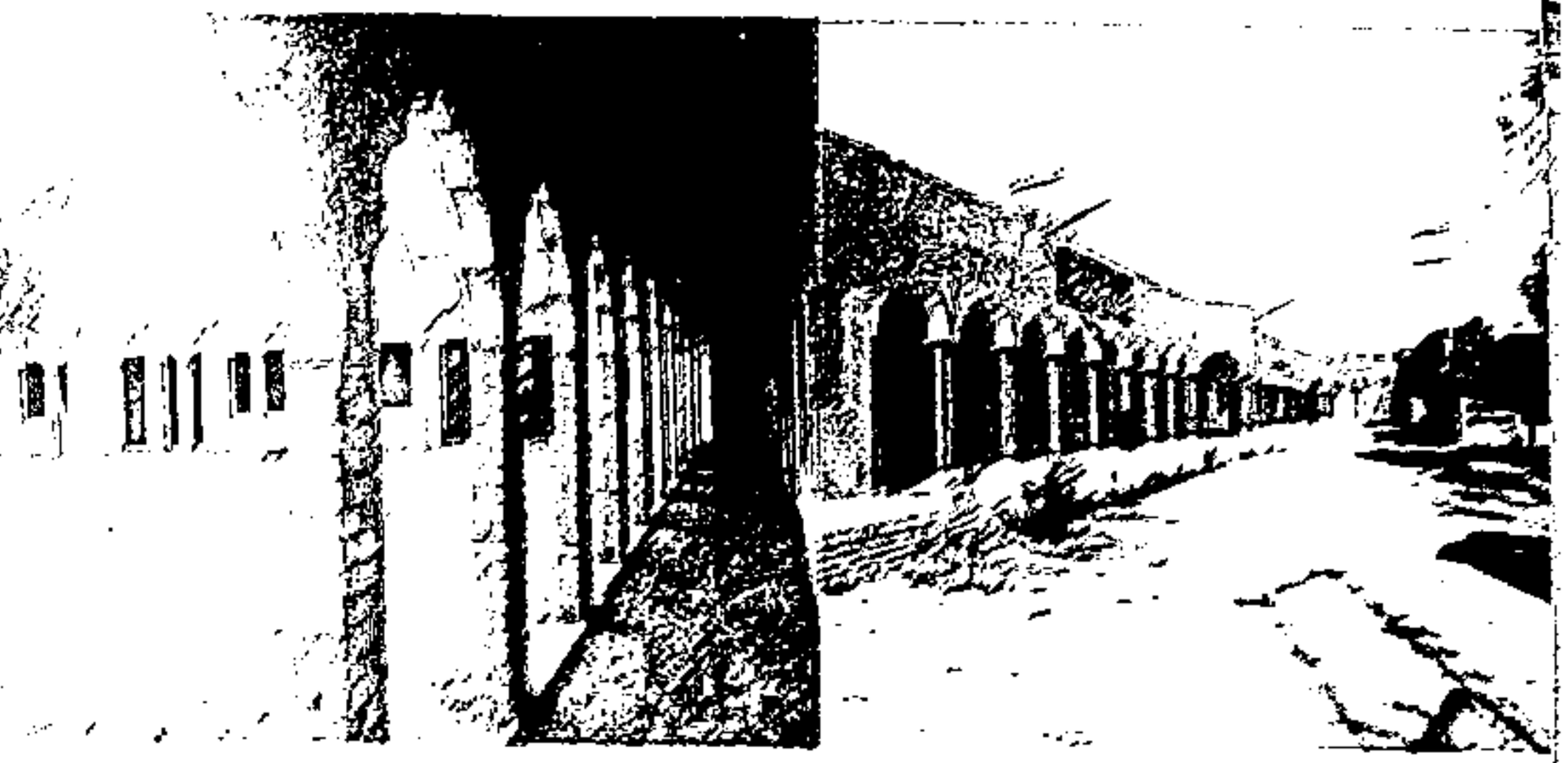

بلاک مہمان خانہ

مہمان خانہ میں فیملی بلاک

دربار شریف کے پہلے احاطے کا بایاں منظر

دایاں منظر دربارِ سید بادشاہ کے پہلے احاطے کا منظر

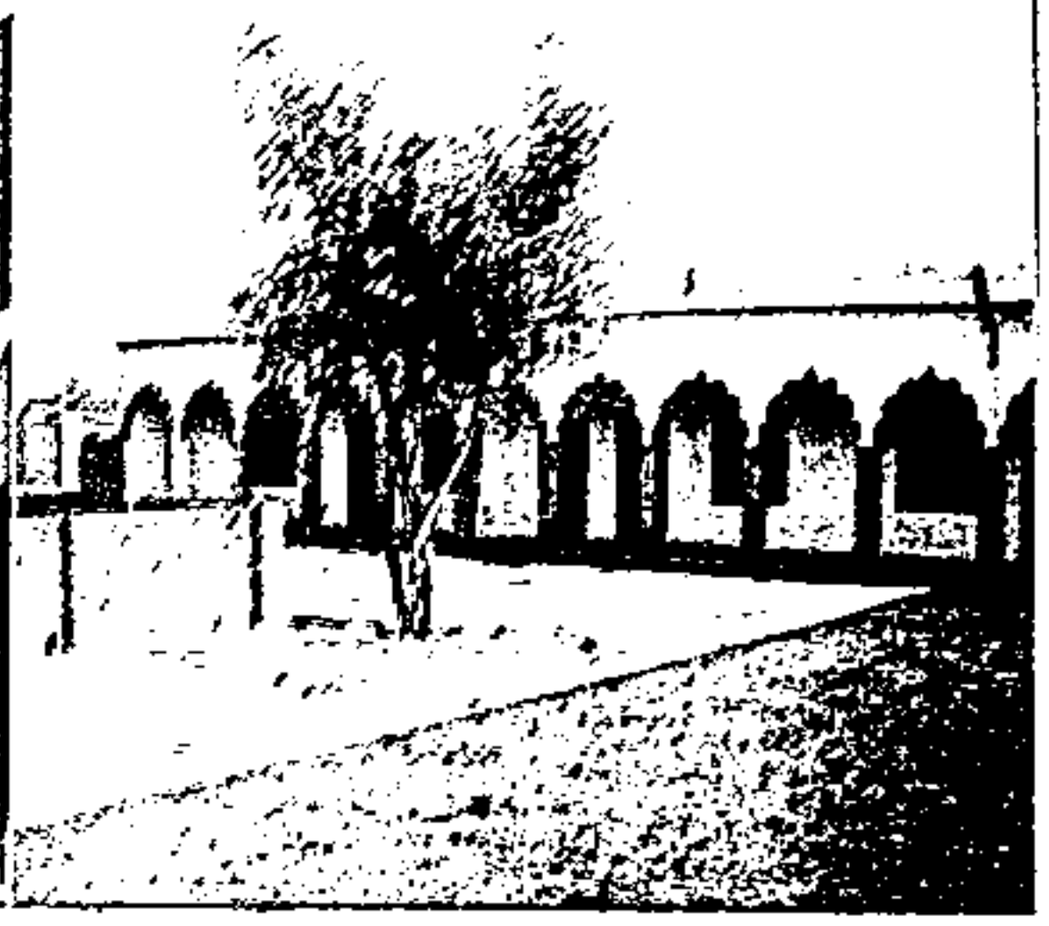

مہمان خانہ کا فیملی بلاک

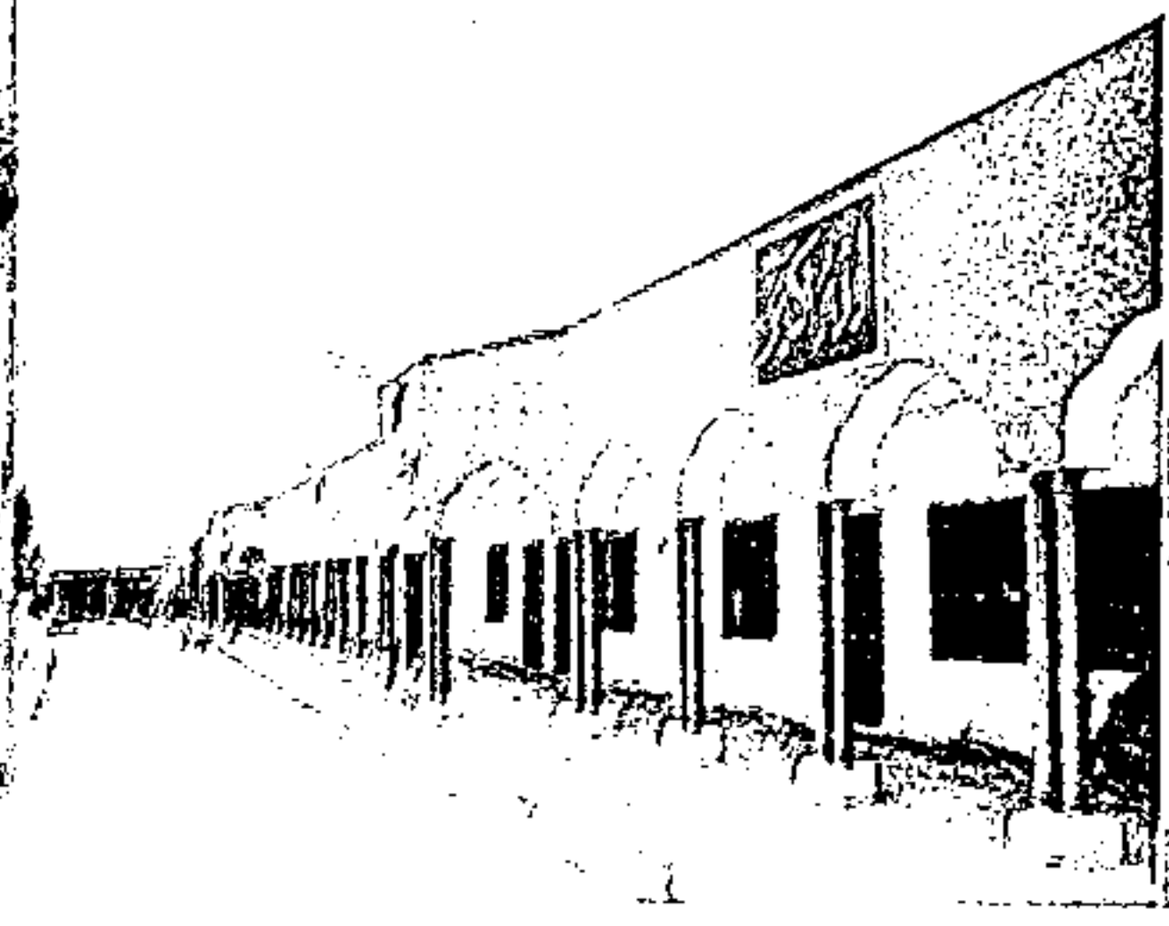

بلاک مہمان خانہ

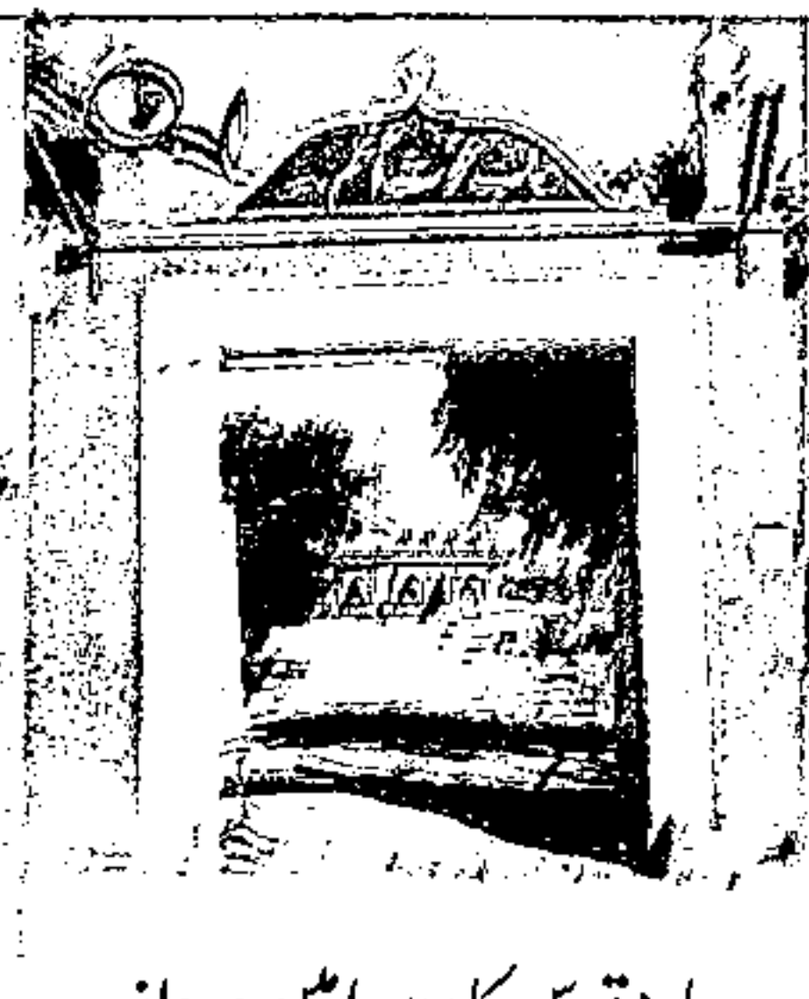

دربار مقدس کا دوسرا مین دروازہ
باب غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ

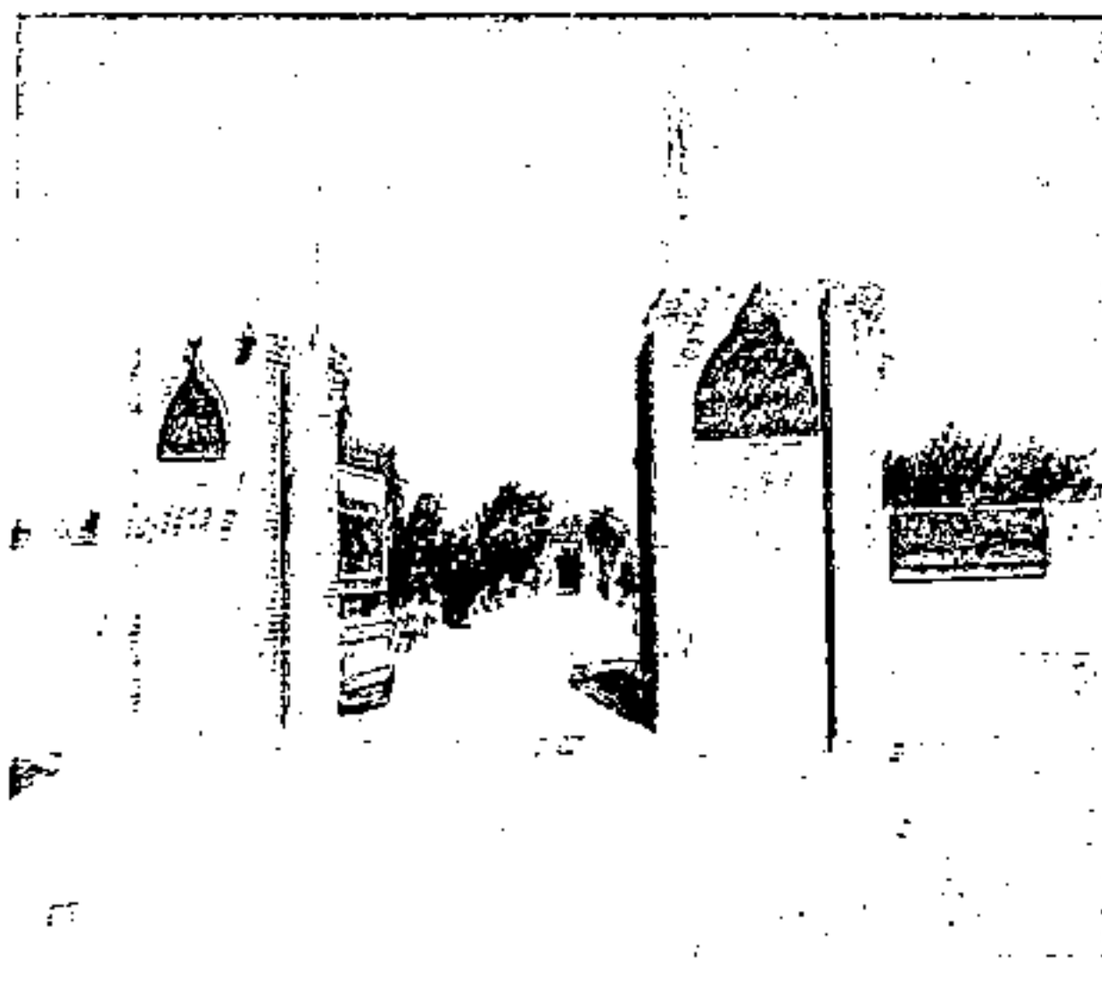

باب شیخ عبدالقادر جیلانی

Marfat.com

Marfat.com

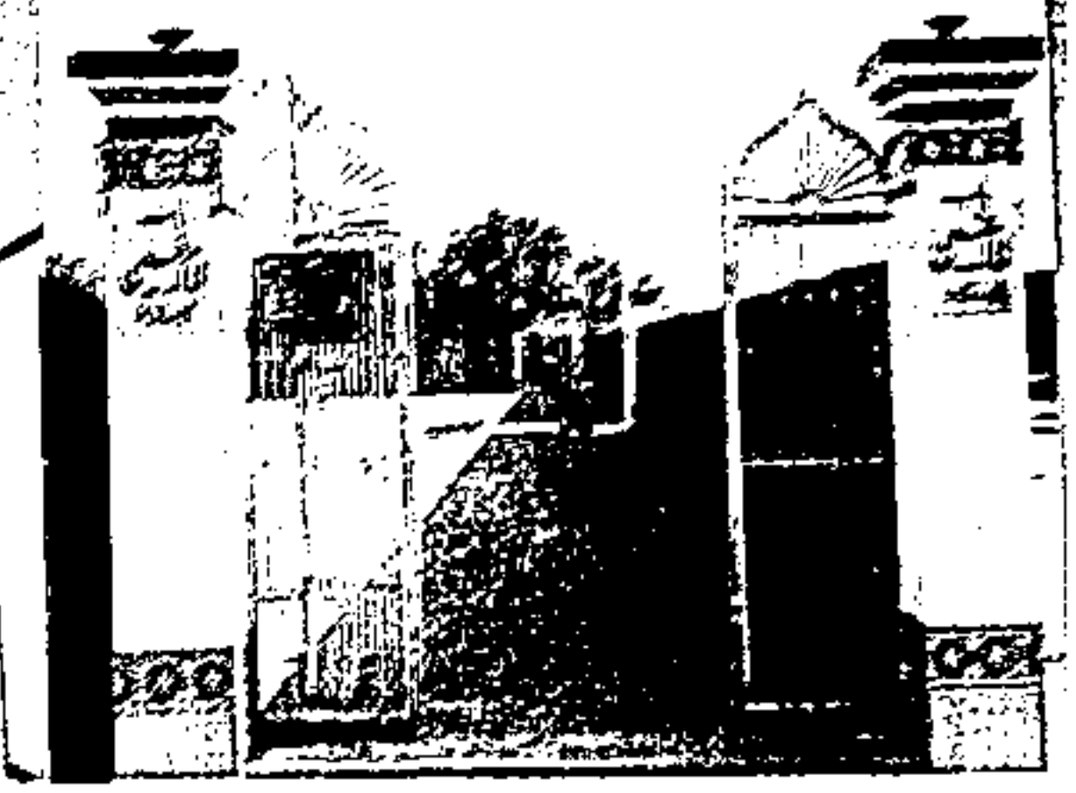

جامعہ مسجد کا جنوبی دروازہ

جامعہ مسجد سید بادشاہ
کے برآمدہ کا اندرونی منظر

ایوان نقیب الاشراف
کا بیرونی منظر

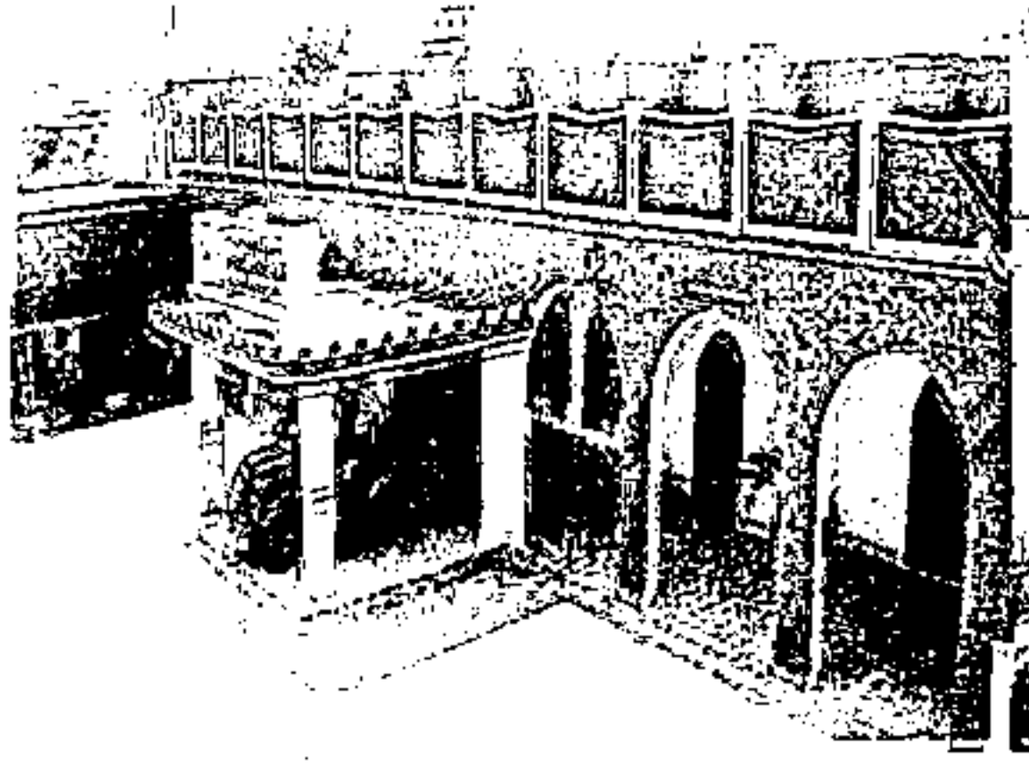

ایوان نقیب الاشراف
حصہ اول کا بیرونی منظر

مزار سید بادشاہ کے
برآمدے کا اندرونی منظر

جامعہ مسجد سید بادشاہ کا صدر دروازہ

ایوان نقیب الاشراف کا اندرونی منظر

ایوان نقیب الاشراف کے
شیش محل کا اندرونی منظر

Marfat.com

Marfat.com

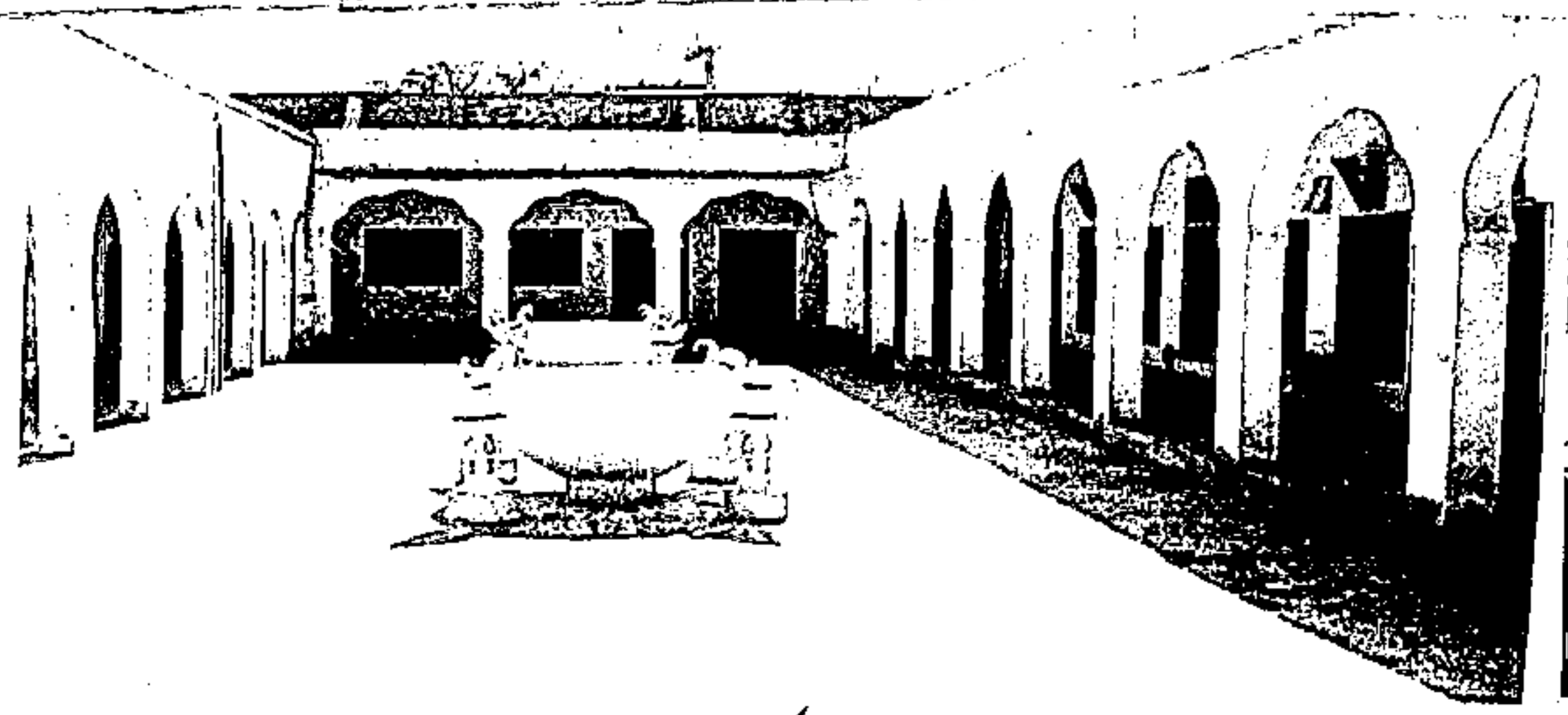

علماء بلاک کا منظر

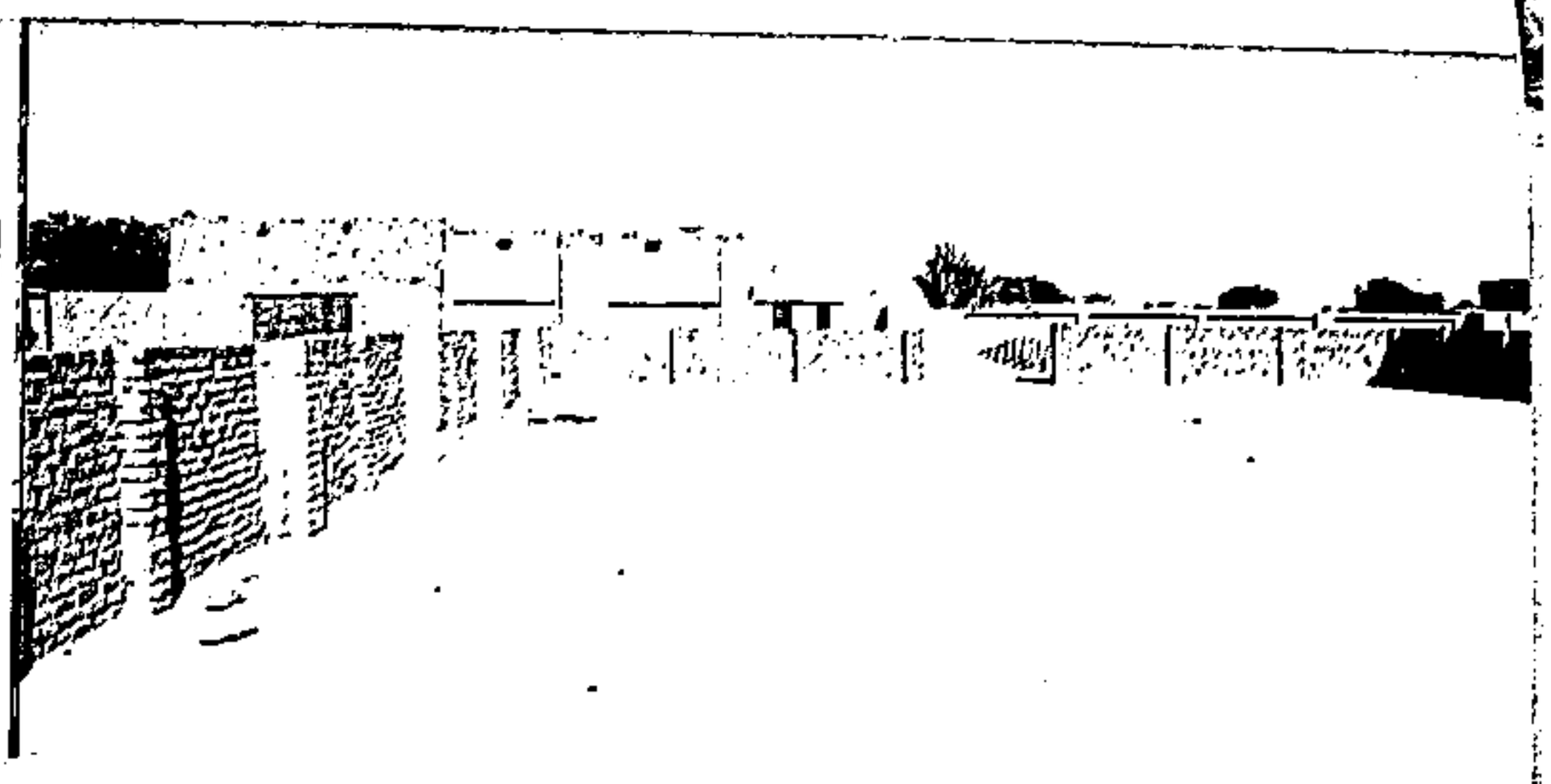

لنگر خانے کے ایک حصہ کا اندرونی منظر

لکڑیاں چیرنے کا آرا

لنگر خانہ میں تنور کا منظر

Marfat.com

Marfat.com

ہے۔اس لنگر خانے میں پختہ دیواریں اور صاف ستھرا پختہ فرش بچھایا گیا ہے۔جس میں بیک وقت 2000 آدمی بیٹھ کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ ایک طرف تقریباً 2 کنال رقبہ پر محیط علیحدہ انتظام ہے جہاں پر لنگر پکانے کا انتظام ہے۔ایک طرف دیگیں پکتی ہیں اور دوسری طرف برآمدے میں ایک کئی ایک تنور بیک وقت دہک رہے ہیں جن پر باری باری مختلف ٹیمیں روٹیاں لگانے میں مصروف ہیں۔لنگر خانے میں داخل ہونے کے لئے ایک علیحدہ رستہ ہے اور باہر نکلنے کے لئے دوسرا رستہ استعمال کیا جاتا ہے یہاں لنگر غوثیہ کا اس قدر وسیع وعریض انتظام دیکھ کر آپ کے دل میں غوثِ پاک کی عظمت اور بھی پیوست ہو جاتی ہے اور دل سے ایک آواز نکلتی ہے کہ ؎

واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا

اب آپ اس لنگر خانے کے دائیں طرف دیکھیں تو ایک علیحدہ فصیل کے اندر بے شمار کمروں کی عمارت پر نظر پڑے گی۔ جو کہ انتہائی خوبصورتی سے رہائش کے تمام لوازمات کے ساتھ تعمیر کئے گئے ہیں یہ دربار شریف پر آنے والے زائرین کی سہولت وآرام کے لئے ان لوگوں کے لئے ہیں جو اپنی فیملی ساتھ لاتے ہیں اور اس تمام عمارت کو ایک فصیل کے ساتھ بند کر کے دو گیٹ لگائے گئے ہیں تا کہ فیملی کے ساتھ آنے والوں کے لئے پردہ کا اہتمام قائم رہے۔

اب آپ لنگر خانہ کے بائیں طرف تشریف لے چلیں تو آپ کو بڑے بڑے دو کمرے نظر آئیں گے۔جن میں سے ایک میں آٹا پیسنے والے چکی ہے۔ جو کہ عرس کے دنوں میں ہر وقت چلتی رہتی ہے اور زائرین کے لئے آٹا پیسنے کی ذمہ داری نبھا رہی ہے اور اسی چکی والے کمرے کے ساتھ پختہ فرش کا ایک کمرہ نظر آئے گا اس میں عرس کے دنوں میں جانور ذبح کیے جاتے ہیں اور گوشت بنا کر لنگر خانے پہنچایا جاتا ہے۔

یہ سب دیکھنے کے بعد آپ یہاں سے نکلے اور سیدھے مسجد کے سامنے سے گزر کر آگے چلے جائیں تو دربار شریف کے دوسرے احاطے کی جنوب مغرب کی دیوار کے ساتھ ایک لمبی قطار خوبصورت کمروں اور کمروں کے سامنے خوبصورت برآمدہ کے ساتھ نظر آئے

Marfat.com

گی یہ خوبصورت کمرے مع لوازماتِ رہائش کے دربارِ عالیہ پر آنے والے زائرین کے لئے تعمیر کیے گئے ہیں۔ انہی کمروں کی قطار کے اخیر پر دو بڑے ہال ہیں جن میں سے ایک ہال کمرے میں مردوں کے لئے لنگر کھلانے کے لئے میز اور کرسیاں لگائی گئیں ہیں، اور دوسرے ہال کمرے میں عورتوں کے لنگر کھانے کے لئے اسی طرح انتظام کیا گیا ہے۔

آپ دھیرے دھیرے اس ہال کمرے میں داخل ہو گئے ہیں کہ لنگر خانے کا منظم اور فعال عملہ بڑھ کر آپ کا استقبال کرے گا اور آپ کو دعوت طعام پیش کرے گا ابھی آپ اس کمرے کا نظریں گھما کر معائنہ کر رہے ہوں گے کہ آپ کے سامنے والے میز پر لنگر شریف رکھ کر ایک آواز آپ کے کانوں سے ٹکرائے گی کہ بسم اللہ کریں یہ آواز سن کر آپ فوراً متوجہ ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ لنگر غوثیہ سے آپ کا حصہ بڑے اچھے اور صاف ستھرے برتنوں میں آپ کے سامنے ہے اور آپ ایک لمحے کے لئے دربار عالیہ کے جملہ انتظام اور خصوصاً لنگر شریف کو اس اچھے اور ادبانہ طریقہ سے پیش کرنے پر عش عش کر اٹھیں گے۔ لنگر شریف کھانا شروع کریں تو آپ کو اس کھانے میں روحانی چاشنی و لذت محسوس ہو گی۔ آپ سیر ہو کر کھائیں اور ساتھ ساتھ لنگر خانے کی دیواروں کے ساتھ لگے ہوئے کتبے بھی پڑھتے جائیں جن پر کھانا کھانے کے آداب اور طور طریقے لکھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو واللہ خیر الرزاقین کا کتبہ خداوندلم یزال کی رزاقیت کے عقیدے میں پختگی کا باعث بنے گا آپ کھانا کھا کر لنگر خانے سے باہر نکلیں تو سامنے لکڑیاں چیرنے والا آرا نظر آئے گا۔ جو کہ سارا سال لنگر شریف پکانے میں استعمال ہونے والی لکڑیاں چیر چیر کر انہیں ایندھن کے طور پر استعمال ہونے کے قابل بنانا ہے اور اسی لنگر خانے کے ساتھ ہی ایک اور بڑا کمرہ نظر آئے گا جس میں لنگر شریف پکانے اور برتن وغیرہ دھونے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

اب آپ مہمان خانے کے طور پر استعمال ہونے والے کمروں کے سامنے سیدھی سڑک پر مڑیں جو آپ کو سیدھی ''ایوان نقیب الاشراف'' والی حویلی کے مین گیٹ کے سامنے لے جائے گی۔ آپ گیٹ کے سامنے کھڑے ہیں اور آپ کے دائیں طرف ایک خوبصورت بنگلہ اپنی شان و شوکت کے ساتھ آپ کو دعوت نظارہ دے رہا ہے یہ اصل میں

Marfat.com

ایوان نقیب الاشراف کا دوسرا حصہ ہے جو کہ اب نیا تیار کیا گیا ہے۔ یہ جدید انداز کی خوبصورت بنگلہ نما عمارت دو کمروں مع اٹیچ باتھ رومز اور دو بڑے ہالوں پر مشتمل ہے۔ اندر چھتوں اور دیواروں پر شیشے کے کام سے آئینہ سازی کی ہوئی ہے۔

اب اس گیٹ پر آپ کی شناخت کی جائے گی اور اندر جانے کی اجازت مل جانے پر آپ کے بائیں طرف تین کمروں کی قطار ہے جن میں سے ایک آخری کمرہ دربار عالیہ سدرہ شریف کے منتظم اعلیٰ حاجی حمید اللہ خان قادری کا دفتر ہے اور اسی کے ساتھ آگے ایک ہال نما کمرہ ہے اور اس کے دائیں طرف ایک پوری عمارت ہے جو کہ کئی ایک کمروں پر مشتمل ہے یہ علماء بلاک ہے اور عرس کے دنوں میں آنے والے تمام علماء کرام ان کمروں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں اور یہاں پر ایک ڈرائنگ روم ٹائپ ہال کمرہ ہے جس میں حضرت نقیب الاشراف علماء و مشائخ سے علمی و مذہبی اور دینی موضوعات پر گفتگو فرماتے ہیں اور اس کے ساتھ ایک بڑا ڈائننگ ہال ہے جس میں علماء و مشائخ اور عرس پر آئے ہوئے سرکاری و غیر سرکاری عہدیداروں کو کھانا پیش کیا جاتا ہے اسی ایوان نقیب الاشراف کے دائیں طرف دو دروازے ان میں سے ایک نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی کی رہائش کی طرف جاتا ہے اور دوسرا مسجد میں کھلتا ہے۔ یہ تمام انتظامات دیکھ کر آپ نماز عصر ادا فرمائیں اور بعد از نماز ذکر و اذکار کی محفل ہوگی اور قبلہ پیر صاحب سے ملاقات کر کے آپ بادل نخواستہ واپسی کا رخت سفر باندھیں گے اور جب آپ نقیب الاشراف سے واپسی کے لئے اجازت طلب کریں گے تو آپ کو چند دن ٹھہرنے کی دعوت فرمائیں گے۔ لیکن آپ ہیں کہ اپنی گھریلوں مجبوریوں کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی آنے پر مجبور ہیں اور اختتامی سلام عرض کریں گے تو نقیب الاشراف دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ پیارے اور میٹھے انداز میں با آواز بلند پکاریں کے فی امان اللہ و امان رسول اللہ (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ آواز آپ کے کانوں میں ایسا رس گھولے گی کہ آپ واپسی کے سارے راستے اپنے کانوں میں اس کی مٹھاس محسوس کریں گے۔

Marfat.com

دربارِ عالیہ پر آئندہ کے زیرِ غور چیدہ چیدہ منصوبہ جات

دربارِ عالیہ گیلانیہ قادریہ سیّد بادشاہ سدرہ شریف پر آئندہ کے زیرِ غور چیدہ چیدہ منصوبہ جات میں مہمانوں کے لئے مزید نئے کمرے اور رہائش کی دیگر تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر کمروں کی تعمیر پہلے سے کیے گئے انتظامات میں بہتری لانے کے ساتھ ساتھ وہاں پر ایک بہت بڑی لائبریری قائم کرنے کا منصوبہ ہے جس میں تقریباً مذہب کے ہر موضوع پر کتابیں رکھی جائیں گی اور وہاں کا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ اسی لائبریری کے ساتھ چند ایک کمروں کی تعمیر کی جائے گی اس لئے کہ اگر کوئی شخص کسی موضوع پر ریسرچ کرنا چاہے تو ان کمروں میں رہائش پذیر ہو کر دربارِ عالیہ کی لائبریری سے استفادہ کر سکے۔ ایک لائبریرین ہر وقت لائبریری میں موجود ہوگا جو کہ علم دوست لوگوں کی مدد کرے گا۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑا عظیم الشان دارالعلوم سیّد بادشاہ کا منصوبہ بھی ہے جس میں علوم جدید و قدیم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر قرآن و حدیث' تفسیر' فقہ و تصوّف کی تعلیم کا انتظام ہوگا اس دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لئے بالخصوص اور اہل علاقہ کے لئے بالعموم کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جائے گا۔ جس میں ان طلباء کو کمپیوٹر کی تعلیم دے کر اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ عملی زندگی میں ایک اچھے انسان کی زندگی گزار سکیں۔ اس کے علاوہ غوث اعظم فری ہسپتال کا پروگرام ہے دربار عالیہ پر موجود تبرکات غوثیہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک' خانہ کعبہ کے غلاف مبارک اور دیگر بزرگان دین کے

Marfat.com

تبرکات کے لئے ان کے شایانِ شان بلڈنگ تعمیر کر کے ان تبرکات کو ان میں محفوظ کر کے عام زائرین کے لئے ہر وقت زیارت کرنے کا انتظام کیا جائے گا ان کے علاوہ بے شمار منصوبہ جات جو کہ ملک و ملت کی بہتری کے لئے کارآمد ثابت ہوں گے زیرِ غور ہیں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان منصوبہ جات کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے اسباب پیدا فرمائے۔ آمین

بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

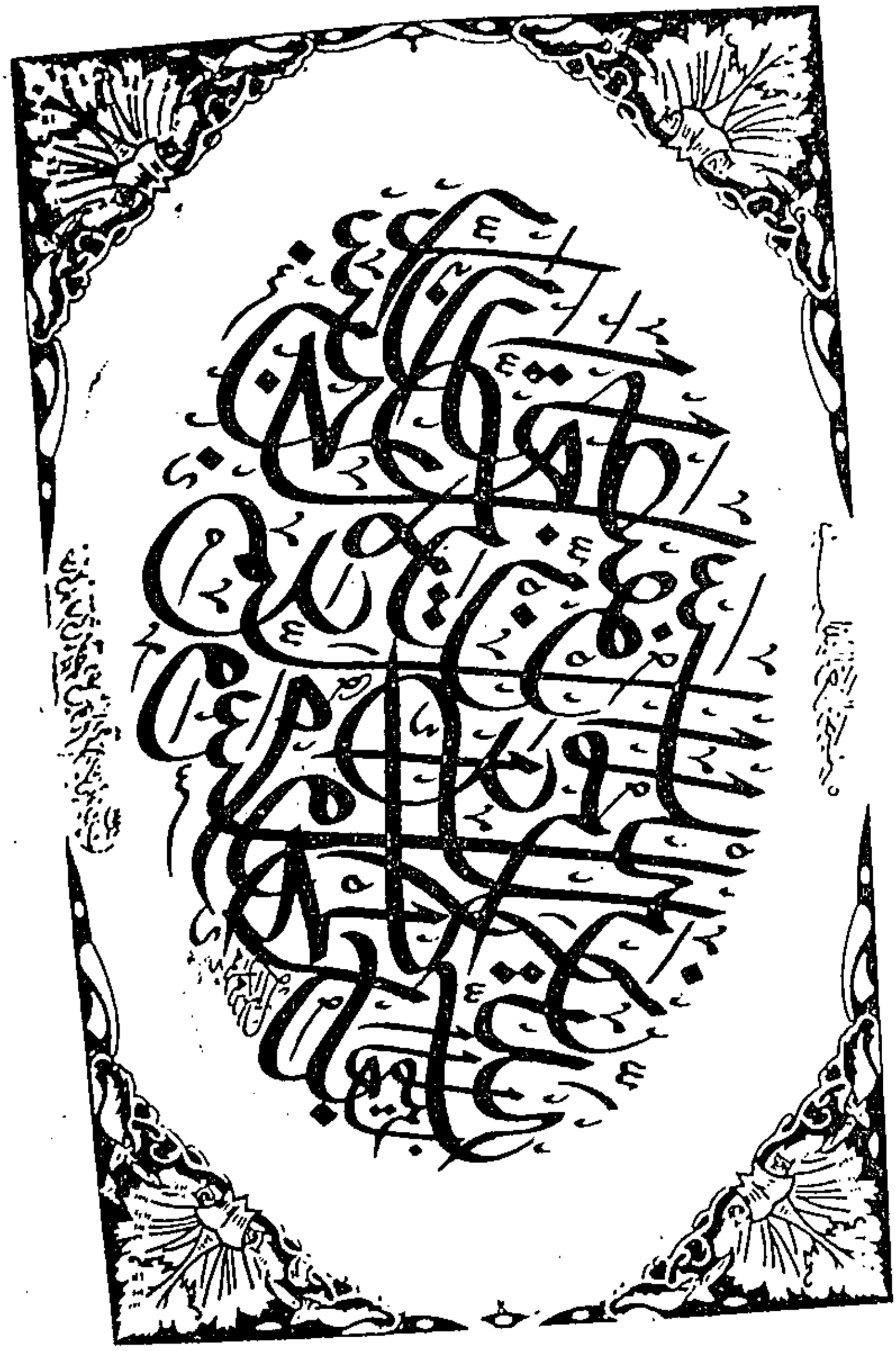

Marfat.com

نقیب الاشرف سیّد محمد انور گیلانی

اربابِ علم و دانش

کی نظر میں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الحدیث
محمد شریف رضوی

فون مدرسہ : ۰۴۶۵۳-۴۱۰۱۱۹
رہائش : ۰۴۶۵۳-۴۱۱۹۹۹

بانی و مہتمم جامعہ سراجیہ رضویہ حسن آباد جھنگ روڈ بھکر

تاریخ _____

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد!

فقیر حقیر محمد شریف قادری رضوی چند سطور پیش کرنے کی سعادت اس لئے حاصل کر رہا ہے کہ ارشاد پاک ہے بذکر الصالحین تنزل الرحمۃ۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا ذکر خیر نزول رحمت خداوندی کا سبب ہوتا ہے اور ان کے ساتھ عداوت (دشمنی) اور بغض رکھنے والے سے اللہ تعالیٰ اعلانِ جنگ فرماتا ہے۔ شریعت' طریقت اور حقیقت اگرچہ بظاہر تین لفظ ہیں اور جدا جدا معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت میں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہیں شریعت احکام الٰہی کے جاننے کو اور طریقت ان احکام الٰہی کو اپنانے اور ان پر عمل کرنے کو کہتے ہیں حقیقت احکام الٰہی پر عمل کرنے کے ثمرات و نتائج حاصل کرنے کا نام ہے جس طرح شریعت کا علم حاصل کرنے کے لئے استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح طریقت کے لئے بھی ایک رہبر کی ضرورت ہے جسے پیر اور مرشد کہتے ہیں البتہ پیر و مرشد کے دامن سے وابستہ ہونے سے پہلے یہ یقین کر لینا ضروری ہے کہ وہ صحیح العقیدہ ہے طاعات پر مواظب ہے اور اس کی مجلس میں حاضر ہونے سے اللہ تعالیٰ اور آخرت یاد آتی ہے اور دل میں اعمال صالحہ کا شوق پیدا ہوتا ہے؟ جس شیخ میں یہ اوصاف پائے جائیں اس کی صحبت کو غنیمت سمجھا جائے۔

فقیر کو حضرت قبلہ شیخ طریقت پیر سید محمد انور شاہ صاحب گیلانی بغدادی سے متعدد مرتبہ شرف ملاقات و زیارت حاصل ہوا ہے۔ میں نے ان میں یہ اوصاف پائے۔ آپ متبع شریعت' صوم وصلوٰۃ کے پابند اور شریعت وطریقت کے جامع نظر آئے۔ اس

Marfat.com

وقت آپ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت وتبلیغ اورمحبوبانِ خدا کے ملفوظات کی اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں' آپ حسنی حسینی سیّد اور اخلاق جمیلہ کے مالک ہیں اور خلق خدا کو صحیح رہنمائی کا فریضہ ادا فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ذکر کی برکت سے ہمارے گناہ معاف فرمائے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ آمین!

سیّد محمد شریف قادری رضوی

فقیر محمد شریف قادری رضوی

بھکر

Marfat.com

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبدالمجید سعیدی صاحب رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین

وعلیکم السّلام ثم السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل سنۃ او انتم طیبون ۔ نخبہ آنکہ گرامی نامہ موصول ہوکر باصرہ نواز ہوا جس میں آپ نے چشم و چراغ خانوادۂ شہنشاہ بغداد حضرت قبلہ پیر سیّد محمد انور صاحب گیلانی مدظلہ العالیٰ کے بارے میں فقیر کے تاثرات بصورت تحریر اس بناء پر طلب فرمائے ہیں کہ ایکبار مجھے بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ تو تعمیلاً للارشاد عرض ہے کہ 11 ستمبر کو بے کس و مظلوم عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جارحیت سے کچھ ایام قبل فقیر کو بغداد شریف میں مقیم اپنے بعض احباب کی وساطت سے صدام یونیورسٹی بغداد کی جانب سے سالانہ تصوّف کانفرنس میں باقاعدہ شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوا جس میں مجوزہ عنوانات میں سے منتخب موضوع پر عربی میں مقالہ پیش کرنے نیز خطاب کرنے کا فقیر کو کہا گیا۔ میرے علاوہ پاکستان سے مزید تین حضرات کو بھی مدعو کیا گیا۔ مفصّل مقالہ چونکہ پہلے ارسال کرنا ضروری تھا اس لئے وہ بھیج دیا گیا جس کی فوٹو کاپی ریکارڈ پر محفوظ ہے باقی امور جیسے (ویزہ، روانگی، رسیدگی وغیرھا) کے بارے حضرت موصوف دام ظلہم (سیّد محمد انور گیلانی) کے ہاں میٹنگ تھی۔ کیونکہ بغداد شریف آپ کی آمد و رفت ہی نہیں، قریبی رشتہ داری بھی ہے جو تا حال جاری ہے اور بغداد شریف بلاوے کے سلسلے میں حضرت کا بنیادی کردار بھی شامل تھا۔ حضرت کی طرف سے جناب پروفیسر علامہ محمد شریف سیالوی صاحب آف ملتان نے آستانہ عالیہ سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان عرس مبارک کی تقریب کے موقع پر آنے کا فون پر پیغام پہنچایا بلکہ اس کے بعد خود حضرت موصوف نے بھی براہ

Marfat.com

راست فون پر اس کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ فقیر یہاں سے روانہ ہوا۔ طوالت سفر کے باعث رات ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوگئی۔ سخت سردی تھی آگے جانے کا بھی کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے رات وہیں پر گزاری۔ نماز فجر کے بعد اجنبیت کے باعث لوگوں سے پوچھتے پوچھتے ہائی ایس سے سدرہ پہنچے۔ وہاں کے مناظر دیکھ کر اہل اللہ کی روحانی کشش کا اندازہ ہوا کہ بظاہر انتہائی پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ مگر اس وقت شہر جیسا سماں تھا۔ گویا جنگل میں منگل۔

حضرت شدت سے منتظر تھے۔ کارکنان اور عملہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت بار بار تمہارے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ اور یہ کہ وہ یونہی پہنچیں انہیں فوری اقامت گاہ پر لے آؤ۔ حسب درجہ سب آنے والوں کے لئے وسیع انتظام تھے۔ علماء و مشائخ کے لئے علیحدہ ممتاز انتظام تھا۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ اسلاف یاد آ گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد عرس کی تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ علماء کے خطابات کا سلسلہ شروع ہوا مجھے بھی سٹیج پر لے جایا گیا اور کچھ دیر بعد میرے بیان کا اعلان ہوا مقررہ وقت میں فقیر نے حسب موقع بعض آداب مزارات نیز الزام شرک و بدعت کی تردید میں معروض گوش گزار کیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ عرس کی تقریبات' تلاوت' نعت' منقبت اور خطابات علماء پر مبنی تھیں اور سرکسوں اور تھیٹروں سے بالکلیہ پاک تھیں۔ دینی کتابوں کا میلہ تھا۔ آخر میں حضرت نے خطاب فرمایا جس میں زیادہ تر مسلک اہلسنّت پر گامزن رہنے کی تلقین تھی۔ اس موقع پر آپ کا ایک خوبصورت جملہ یہ تھا کہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام ضرور پڑھو کیونکہ یہ فرض ہے مگر اس معنی میں کہ ہمارا شعار ہے اس دوران اپنے بارے میں الفاظ تواضع ارشاد فرمائے جن سے مجمع پر رقت طاری ہوگئی بلکہ کچھ حاضرین دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اس سلسلہ میں ایک خاص بات یہ تھی کہ نمازیں حضرت صاحب نے خود پڑھائیں جو بیشتر اہل سجادہ کے لئے فی الواقع عمدہ اور روشن مثال ہے۔ بہرحال محفل اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد ہمیں آپ کی خصوصی نشست گاہ میں بٹھایا گیا آپ فقیر کو بہت خندہ پیشانی سے ملے اور بے حد اعزاز واکرام سے پیش آئے نیز بیان کے حوالے سے حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے پُرجوش طریقہ سے فرمایا کہ یہ مستقبل میں وقت کا ابوحنیفہ نہ بنے تو پھر کہنا جو ظاہر ہے کہ دعائیہ جملہ

Marfat.com

تھا۔ جس سے مقصود حضور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزید خصوصی روحانی وعرفانی فیوض کے حاصل ہونے کی پیشگوئی فرمانا تھی ورنہ۔

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

بہرحال بغداد شریف حاضری کے جملہ طریقہ ہائے کار طے ہو گئے کہ تحصیل ویزہ کے بعد سب نے فلاں تاریخ میں فلاں مقام پر پہنچ کر فلاں فلاں ذرائع سے ارض شاہ جیلان میں پہنچنا ہے اس کے بعد آپ نے ہمیں خصوصی کار سے ڈیرا اسماعیل خان پہنچوایا۔ اس کے کچھ ایام کے بعد ہی عراق پر امریکی جارحیت کا حادثہ فاجعہ رونما ہوا جو تا حال جاری ہے جس کے باعث کانفرنس ملتوی ہوگئی اور مرشدانام غوث العٰلمین رضی اللہ عنہ کے دربار گہربار کی حاضری کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اور دل کی بر آنے کے بجائے حسرت در حسرت کا سامنا رہا۔ مگر حضرت سیّد محمد انور شاہ الگیلانی کے اخلاق عالیہ کے نقوش تا حال قلب وذہن پر پتھر کی لکیر کی طرح مرتسم وثبت اور انمٹ صورت میں موجود ہیں۔

(کثیر اللّٰہ امثال ھؤلاء امناء اللّٰہ وورثاء حبیب الا لہ جل وعلا وصلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ التقی والنقٰی واتباعہٖ وعلینامعھم الٰی یوم الجزاء) فقط

نحمدہٗ العفیر عبدالمجید سعیدی رضوی

فقیر عبدالمجید سعیدی رضوی بقلمہٖ مفتی وشیخ الحدیث
جامع غوث اعظم متصل جامع مسجد نوری شاہی روڈ
رحیم یار خان (پنجاب' پاکستان)
شب سہ شنبہ بوقت اڑھائی بجے

Marfat.com

مناظر اسلام، خطیب پاکستان استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالتواب صدیقی

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

السید محمد انور الگیلانی دامت فیوضھم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسولہِ الکریم

غالباً سن 1980ء سے بھی پہلے کی بات ہے کہ آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ مخالفین اہلسنّت نے ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا ہے اور کافی علماء سے مشورہ کے بعد آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ میرے آستانے پر آئیں تا کہ ان کے چیلنج کا جواب دیا جا سکے۔ مجھے یاد ہے کہ بارہ ربیع الاوّل کا دن مقرر تھا۔ علماء اہلسنّت ان دنوں کافی مصروف ہوتے ہیں مگر فقیر پیر صاحب کی بات رد نہ کر سکا اور وعدہ کے مطابق سدرہ شریف حاضر ہو گیا۔

ضیافت:

پیر صاحب کی ضیافت قابل دید تھی مرغے ہی نہیں بلکہ بکرے روسٹ کرا کر کھلائے تو میری زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے کہ اندازِ ضیافت سادات جیسا ہی ہے۔ سخاوت و مہمان نوازی سیّدوں کا شعار ہے۔ اور میں آپ کی مہمان نوازی کو آج تک نہیں بھولا۔ میرے ساتھ حضرت مولانا محمد اشرف قادری مراڑیاں والے اور مولانا سعید احمد اسعد جوان دنوں ابھی عالم شباب میں تھے میرے رفیق سفر اور معاون تھے ہم گیارہ ربیع الاوّل کو پیر صاحب کے پاس حاضر ہوئے پورے علاقے میں مناظرے کی دھوم نے مخالفین کو دم بخود کر دیا۔ اسی دن شام کو اس علاقے کے ایس پی صاحب پیر صاحب کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کافی وعدے بھی کئے اور کہا کہ مناظرہ فساد کا باعث بن سکتا ہے آپ مناظرہ روک دیں۔ پیر صاحب نے مجھ سے مشورہ کیا میں نے کہا کہ ہم مقررہ تاریخ کو

Marfat.com

معینہ شہر میں ضرور جائیں گے۔ اگر مخالفین نہ آئے تو ہم وہاں میلاد شریف کا جلسہ کر کے واپس آ جائیں گے۔

پیر صاحب کی دلیری وشجاعت

مگر عین وقت پر پتہ چلا کہ فریق مخالف والے آ گئے ہیں۔

ہم جانے کو تیار ہوئے تو ایس پی صاحب پھر تشریف لے آئے میں نے اس دن پیر صاحب کی دلیری دیکھی حالانکہ ان دنوں پیر صاحب نوجوان ہی نہیں بلکہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ ''چڑھ دی جوانی'' کے دنوں میں تھے۔ ایس پی صاحب سے بڑے بے باکانہ انداز سے باتیں کر رہے تھے۔ جب اس نے ہمارے جانے میں مزاحمت کی تو پیر صاحب نے اس کو پہلے جلال میں آ کر صلواتیں سنائیں اور پھر اس کی ٹوپی اتار کر دور پھینک دی اور نہایت شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ کر ایک تھپڑ رسید کر دیا۔ شاید وہ آج تک اس کو بھلا نہ سکا ہو۔ پھر میری زبان سے نکلا کہ علی المرتضیٰ شیر خداؓ والی دلیری ہے۔ خیر مخالفین ہمارے جانے سے پہلے مقام مناظرہ سے جا چکے تھے اور اس مسجد کی چابی پولیس کو پیر صاحب کی خدمت میں پیش کرنا پڑی۔ یہ آپ کی ابتدائی عمر کی بات ہے مگر

پیر صاحب مناظرِ اعظم کے عرس پر:

حضرت پیر صاحب عرس مناظر اعظم علیہ الرحمۃ پر تشریف لائے اور اس ناچیز کے بارے میں فرمایا کہ میں پیشین گوئی دیتا ہوں کہ مولانا عبدالتواب بہت بڑے عالم دین اور مناظر ہی نہیں بلکہ بہت بڑے پیر بھی بنیں گے اور ان سے چاروں سلسلوں کا فیض جاری ہو گا۔ پیر صاحب کے اس اعلان کے کچھ عرصہ بعد فقیر کو اشرفی سلسلہ کے ایک گیلانی سیّد حضرت قبلہ الحاج سیّد احمد اشرف الگیلانی نور اللہ مرقدہ نے تحریراً چاروں سلسلوں کی اجازت مرحمت فرما دی میں نے اس وقت کہا کہ یہ پیر سیّد محمد انور شاہ مدظلہ العالی کی بشارت کا اظہار ہے۔

علاوہ ازیں میں نے پیر صاحب کو تخلیہ میں دیکھا ہے کہ آپ شیخ باعمل یعنی پانچ وقت کے نمازی، تہجد گزار، بہترین مقرر اور اعلیٰ قسم کے ناصح اور مریدین کی تربیت کرنے والے

Marfat.com

ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی تبلیغ کرنے والے اور طریقت کی اشاعت میں جدوجہد کرنے والے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق دُعائیں دینے والے ہیں' میری یہ مختصر سی تحریر آپ کی مکمل زندگی کا احاطہ تو نہیں کر سکتی مگر شمولیت کی سعادت حاصل کر سکتی ہے اللہ کریم سے دُعا ہے کہ اللہ ربّ العزت پیر صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کے فیوض و برکات مریدین میں ہی نہیں بلکہ حضور (ﷺ) کی پوری اُمت میں جاری فرمائے۔ آمین۔

دُعا گو:

محمد عبدالتواب صدیقی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ مناظرِ اعظم حضرت

مولانا محمد عمر اچھروی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ و

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

وخلیفہ مجاز سلسلہ عالیہ اشرفیہ گیلانیہ قادریہ

نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ۔

147-C نواب ٹاؤن راے ونڈ لاہور

042-7248090

5-4-2006 بروز بدھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جماعتِ اہلسنت پاکستان ضلع گوجرانوالہ

JAMAT-E-AHL-E-SUNNAT PAKISTAN

مولانا الحاج محمد خالد حسن مجددی القادری ابواویس محمد وزیر بھٹی ایم۔اے مولانا حافظ محمد اشرف رضا

ضلعی امیر: 3253976 ☎ ضلعی ناظم اعلیٰ: 3890185 ☎ ضلعی آرگنائزر: 3862046 ☎

حوالہ نمبر _____ تاریخ ۱۷ فروری ۲۰۰۶ء

مکرم و محترم محمد عارف علی قادری دامت برکاتہم العالیہ

ہدیہ سلام مسنون:

محترم قادری صاحب اس دور میں مشائخ کی کمی نہیں' بہت لوگ مسند سجا کر بیٹھے ہیں۔ شاید کرامات کی بھی بھرمار ہو گی۔ طرح طرح کے انداز اپنائے خود کو اجاگر کیے جلوہ افروز ہیں' لیکن کتنے ہیں جو اصل طریقت کا رنگ عطا کرتے ہیں یوں تو پاکستان بھر میں سلسلہ قادریہ کی خاصی درگاہیں ہیں مگر خانوادۂ غوثِ اعظم کے چشم و چراغ سلسلہ رزاقیہ کے وارث مسندِ عفیف الدین حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر جلوہ افروز سراج عارفاں' بدر طریقت' رہبر کامل' اہلسنّت و جماعت کی جان' شریعت و طریقت کا حسین امتزاج' نور الانوار' سر الاسرار حضرت سیّد پیر محمد انور شاہ گیلانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ آیۃ من آیات اللہ ہیں خود بھی پابندِ شریعت ہیں اور مریدین کی تربیت بھی شریعت کے مطابق فرماتے ہیں' مسلک اہلسنّت پر نہ صرف قائم ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت سیّدنا الشاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی تصریحات کے مطابق مسلک کی حفاظت بھی فرماتے ہیں فیض سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امین ہیں اور اسے تقسیم فرمانے میں بخل سے کام نہیں لیتے' تشنگان فیض جھوک درجھوک درِ والا پر حاضر ہوتے ہیں اور اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ آپ کے ہاں علماء و فضلاء تشریف لا کر اکتاہٹ محسوس نہیں فرماتے کیونکہ آپ علماء کی قدر کرتے اور انہیں نوازتے ہیں دراصل یہ خاندان خود عالم اور علماء کا قدر دان ہے کچھ لوگ بدر کامل

Marfat.com

پر تھوکتے کی ڈیوٹی بھی ادا کرتے ہیں اور بقول مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ''ماہِ فشاند نور سگ عو عوکند'' کے مصداق ہیں۔ محترم حضرت کا وجود اہلِ طریقت کے لئے غنیمت ہے اللہ کریم بطفیل نبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور ہم ایسوں کو فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد خالد حسن مجددی القادری

فقط والسّلام احقر العباد

محمد خالد حسن مجددی القادری

جامعہ مسجد نقشبندیہ وعیدگاہ کھوکھر کی گوجرانوالہ

Marfat.com

اہلسنت والجماعت کی مرکزی درسگاہ

دارالعلوم جامعۃ الناجیہ (رجسٹرڈ)

جامع مسجد نورانی چوک گاڑی خانہ اندرون لاہوری دروازہ پشاور پاکستان

نحمدہٗ ونصلی و نسلم علٰی رسولہ الکریم۔ امابعد

پیر طریقت، رہبر شریعت، مجسمہ اخلاق حسنہ، عالم باعمل حضرت علامہ سیّد محمد انور شاہ گیلانی صاحب آستانہ عالیہ سدرہ شریف جن کا تعلق سادات گھرانے سے ہے ایک مرتبہ دارالعلوم ناجیہ جامع مسجد نورانی چوک گاڑی خانہ پشاور تشریف لائے تھے۔ محفل نعت منعقد ہوئی تھی۔ جس کی صدارت قبلہ گیلانی صاحب فرما رہے تھے جب صدارت کی کرسی پر تشریف فرما ہوئے تو محفل کی رونق دوبالا ہوگئی محفل میں ایک روحانی کیفیت تھی۔ انوار برس رہے تھے۔ بندۂ ناچیز نے وہ کیفیت محسوس کی کہ یہ کیفیت پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی۔ دل کو سکون، آرام، راحت و چین ملا۔ گیلانی صاحب کا دیدار کرنا عبادت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ گیلانی صاحب صحیح معنوں میں فقیر اور ایک درویش صفت انسان ہیں۔ اور اللہ کے ولی کامل کی پہچان بھی یہ ہے کہ اسے دیکھ کر انسان کو اللہ یاد آجائے۔ گیلانی صاحب میں یہ خوبی اللہ نے پیدا کی ہے اور پائی ہے میرے والد محترم مولانا محمد احسان اللہ جان قادری رحمۃ اللہ علیہ اور میرے دادا جان مولانا محمد ولی اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اس گیلانی خاندان کے معتقد تھے۔ اور ان کے ساتھ ان کا روحانی تعلق رہا ہے جو گیلانی صاحب کو معلوم ہے اور انہی کی دعاؤں سے ہمارے خاندان کو اللہ نے علم کی دولت سے نوازا ہے۔

گیلانی صاحب ملتِ عالم اسلامیہ، دنیائے علم و ادب اور دین و مذہب کی ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اہل فکر و نظر تسلیم کرتے ہیں کہ اس سخت اور دشوار کن حالات میں گیلانی صاحب نے ایسے علمی کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ جس کا مقام تاریخ علم و ادب میں بہت زیادہ بلند ہے۔ کئی سینکڑوں صفحات پر مشتمل ٹھوس علمی و تحقیقی

Marfat.com

لٹریچر شائع کیے جس کی قدر و قیمت ارباب فکر ودانش اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اخلاق و شرافت شائستگی وتہذیب' بلند حوصلگی' وسعت قلب وفکر' عفو و درگزر وضعداری و پاسداری کی ایسی خصوصیات آپ میں پائی جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ نہ صرف مسلمانوں کے تمام طبقوں بلکہ ملک و بیرون ملک کے دوسرے لوگوں میں بھی نہایت عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ گیلانی صاحب صحیح معنوں میں انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کا بہترین مجسمہ اور نکھرا ہوا نمونہ ہیں نہ جانے کتنے نوجوان ہیں جنہوں نے گیلانی صاحب کی فکری رہنمائی کی روشنی میں اپنی زندگی کی راہوں کو روشن کیا اور نہ جانے کتنے لوگوں کا مستقبل آپ اور آپ کی امداد و تعاون سے روشن ہو گا ہم تو گیلانی صاحب کے مشکور ہیں جو ہمارے ہاں تشریف لائے ہم کو اور ہمارے علاقے کو اپنے روحانی فیض سے منور فرمایا۔ ہم تو آل نبی کے غلام ہیں۔ اور آل نبی کا احترام ہم سب پر واجب ہے۔ ہمارے اسلاف بھی اکثر نماز کے بعد دعاؤں میں شیخ سعدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ برقولِ ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم ردکنی ورقبول۔ من ودست و دامان آلِ رسول (ﷺ)

مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اہل بیت سے گستاخیاں بے باکیاں

لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہلِ بیت

راقم الحروف: مولانا قاری محمد عطاء اللہ جان قادری ایم اے' بی ایڈ'
فاضل تنظیم المدارس پرنسپل دارالعلوم ناجیہ وخطیب جامع مسجد نورانی'
چوک گاڑی خانہ پشاور شہر۔
فون نمبر: 091-2574791

Marfat.com

نعیمیہ ایسوسی ایشن پاکستان

مرکزی دفتر دارالعلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

حافظ محمد شریف نعیمی نقشبندی

تاریخ

ہمہ پہلو و ہمہ جہت روشن ہیرا

بعض لوگ ایک دو گھونٹ پر بہک جاتے ہیں مگر بعض وہ ہوتے ہیں جو ''ساقی تیرے خیر'' کہتے ہوئے پوری صراحی لبوں پر رکھ لیتے ہیں لیکن مجال ہے جو ان کی نگاہیں بھٹکیں اور قدم ڈگمگائیں کتنے لوگ ہیں جو آپ نے بھی دیکھے ہوں گے کہ ذرا خیرات ملنے پر چنان بن کر بھاڑ پھوڑنے پہ آ جاتے ہیں۔ اور دانہ اسپند بن کر توے پر ناچنا شروع کر دیتے ہیں ۔ اور ایسے چوہے تو ہر شعبہ زندگی میں بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ جنہیں ہلدی کی گانٹھ مل جائے تو پنساری بن بیٹھتے ہیں روحانیت سے چنگاری کا ذرّہ مل جائے تو غوث زماں اور قطب دوراں کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں طریقت کی روشنی کی ایک کرن نصیب ہو تو امام مہدی سے نیچے قدم نہیں ٹکاتے دو پل کی دیر بھی نہیں لگاتے یہ ظرف کے اتھلے پن اور پانی کے گدلے پن کی نشانی ہوتی ہے لیکن آفرین ہے ان لوگوں پر جن کے ہاتھ خوش قسمتی کے ترجمان اور پاؤں پیش قدمی کے نشان ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود نہ ان کی گردن اوپر اٹھتی ہے اور نہ ان کے پاؤں زمین سے اکھڑتے ہیں کچھ ایسے اہل دل بھی ہوتے ہیں۔ جو طریقت و روحانیت کے سمندر پی جاتے ہیں اور ہمسائے کو خبر نہیں ہوتی دنیا اپنے آپ کو بدلنے میں ایک ساعت بھی نہیں لگاتی لیکن اہل عشق جہاں ہوتے ہیں وہاں پوری استقامت سے رہتے ہیں۔ ان کے لئے عزت قیمتی سرمایہ ہوتی ہے۔ اور شہرت وقتی سایہ' عشق بڑے بڑوں کو اسیر کرتا ہے اور حسن بڑوں بڑوں کو حقیر سمجھتا ہے۔ مگر خاک نشین ہیبت اور زینت دونوں کو اپنی ٹھوکر پر رکھتے ہیں۔ اور اپنی ادائے خداداد سے وہ زندہ باد ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آئے تو سدرہ شریف کے عظیم تاجدار اولاد غوث

Marfat.com

اعظم پیر سیّد محمد انور گیلانی القادری البغدادی کی سیرت وصورت کا جائزہ لے لیں۔ میری سعادت ہے میری قلم کی نوک ایسی ذات کے لئے جنبش کر رہی ہے جس پر قلم بھی ناز کرتی ہے۔ جو نازشِ علم' عرفان منبع طریقت' چشمہ ولایت' سلف صالحین کے اس مقدس گروہ کے فرد ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اشاعت وترویجِ دین' اصلاح معاشرہ' خدمتِ دینِ متین وفلاح ملک وملت کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ ایسے لوگ خاص ماؤں کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں۔ اور خاص آغوشوں میں پلتے ہیں۔ جنہوں نے آگے جاکر ہدایت کا سامان فراہم کرنے کے لئے خضرِ راہ بننا ہوتا ہے۔ میری' میرے موصوف سے شرف ملاقات بعض دینی محافل میں ہوئی۔ جو میں نے دیکھا تو میرے دل کی آواز یوں ہے۔

بُلند نگاہ' اعلیٰ کردار' صاف دل روشن دماغ' عاجزی وانکساری اور کسب ومحنت جس کا شعار' سادگی' بردباری اور عفو درگزر میں فقید المثال' حق گوئی و بے باکی میں یگانہ روزگار' معاملہ فہمی ودوراندیشی میں کمال' مجسمۂ اخلاق واخلاص' پیکر صبر ورضا' عزم واستقلال کا کوہ گراں' مسلکِ حقہ کا پاسبان لایخاف لومۃ لائم کا کامل مصداق' ریاست علم وطریقت و شریعت کا شہنشاہ' گلستان ولایت ومعرفت' جس کا سینہ عشق ومحبت رسول ﷺ سے سرشار۔ زینت آستانہ سدرہ' جامع خصائل حمیدہ۔ یہ ہے وہ ہمہ جہت روشن ہیرا جس کی ضیا پاشیوں سے ایک جہان منوّر وفیض یاب ہو رہا ہے۔ جس کو دنیا والے پیر محمد انور شاہ گیلانی القادری البغدادی سے جانتے ہیں۔ یہ ایک ایسا ہمہ جہت ہیرا ہے جس کی ہر جہت وسمت روشن ومنور ہے ان کے بارے میں جہاں تک میرا علم ناقص ہے وہ یہ ہے کہ آپ کا حُسنِ اخلاق علم' عمل' فقر' روحانیت' طریقت' شریعت' گفتار' سیرت وصورت ہر ایک آئینہ دار ہے آپ کے حسن سے حسن مصطفیٰ کی جھلک نظر آتی ہے جس کی وجہ سے لوگ آپ کے دیوانے مستانے نظر آتے ہیں۔ جو حسن کی رعنائیاں دیکھتا ہے تو وہ مست اور بے خود ہو جاتا ہے۔ آپ کے اخلاق سے اخلاق نبوی کا سبق ملتا ہے آپ کے علم سے اسلاف کی یادیں تازہ ہوتی ہیں گو کہ آپ علم کے ایسے آفتاب ہیں۔ جس کی کرنوں نے پورے ملک کو جگمگا رکھا ہے۔ ایسے لوگ آئے روز پیدا نہیں ہوتے۔

Marfat.com

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کے لبوں کی جنبش سے ایسے پھول بکھرتے ہیں جن کو چنتے چنتے جی نہیں بھرتا ہے بلکہ یوں کہیے راز و نیاز کے سربستہ رازوں سے پردہ کشائی کانوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ آپ کی گفتار سے دل نہیں بھرتا اور وقت ختم ہونے کا اعلان ہوتا ہے۔ آپ طریقت و روحانیت میں فقید المثال ہیں۔ آپ کی نظر سے کیمیا گر اور پیرگر پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ نظر

طیبہ سے منگائی جاتی ہے سینوں میں بسائی جاتی ہے
یہ مے ساغر سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

حلقہ طریقت و روحانیت ذلك فضل اللّٰه من یشاء کی مکمل تفسیر ہے شرق وغرب شمال وجنوب میں ان گنت افراد اکتساب فیض حاصل کر چکے ہیں بلکہ ان کو نابغہ روزگار اور کثیر حلقہ طریقت سے بھی نواز رکھا ہے۔

خاور اس شخص کی ہر اک صفت بھی ہے عجیب
جس کو چھو جائے اسی سنگ سے خوشبو آئے

آپ کے فقر کا کیا کہنا' فقیر اپنی فقیری میں مست نہ ہو تو وہ فقیر نہیں۔ جو فقیر شہنشاہوں کے چرنوں میں بیٹھنا پسند کرلے جی حضوری کے صدقے' عزتیں شاہوں کے تاج دیکھ کر اس کی للچاہٹ مزید چمکے' اس کی چکا چوند سے منہ سے رال ٹپکے' درباروں کے چکر لگائے' ممکن ہے وہ بہت کچھ ہو' چودہ طبق روشن ہوں لیکن سچی بات ہے وہ فقیر نہیں گداگر ہے۔ میرے ممدوح وموصوف پیر محمد انور شاہ گداگر نہیں بلکہ وہ فقیر ہیں جو تخت سکندری بھی نذر میں ملے تو اس کی کڑوی کسیلی اور بدمزہ کونین کی گولی کی طرح تھوک دیتے ہیں۔ اور دنیا کو پاؤں کا ٹھوکر سمجھتے ہیں۔ ہمیں فی زمانہ ایسے فقیر کی ضرورت ہے جو غیرت جگانے والا اور دلوں کے ویرانوں میں غیرت ایمانی کے گلزار کھلانے والا ہوں۔

Marfat.com

جہاں پاؤں کبھی ڈالے تھے اس نے
وہاں پانی سنہرا ہو گیا

سدرہ شریف کے اس ہیرا کی ہر جہت اپنے اندر ایک مضمون کتاب رکھتی ہے جو میرے کم علم کے احاطہ تحریر میں ممکن نہیں بس یوں ہی کہوں گا۔

میرے خیال نے جتنے بھی لفظ سوچے تھے
تیرے مقام اور مرتبے سے چھوٹے تھے

PRESIDENT
NAEEMIAN ASSOCIATION
PAKISTAN

حافظ محمد شریف نعیمی نقشبندی
پریذیڈنٹ نعیمین ایسوسی ایشن پاکستان
مرکزی دفتر دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور

Marfat.com

یا اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا محمد

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا خاتم النبیین

تحریک فدایان ختم نبوت پنجاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس سے آج تک دین اِسلام کو مٹانے اور بدنام کرنے کے لئے بڑے بڑے فتنے اور آندھیاں چلیں لیکن اہل حق بڑی پا مردی اور اولو العزی کے ساتھ ان طوفانوں کا مقابلہ کرتے رہے اور اہل باطل کے سامنے سینہ سپر ہو کر کہتے ہیں۔

ستم گر ادھر آ ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

ہر دور میں اہل حق کو بدنام کرنے اور ان کی شہرت کو خراب کرنے کے لئے آستین میں چھپے لوگ سازشیں کرتے رہے وقتی طور پر اہل حق کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب غلط پراپیگنڈے کی گرد چھٹ گئی تو اہل حق کے صحیح خدوخال لوگوں کے سامنے آ گئے یہی صورت حال حضرت قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت نقیب الاشراف السید محمد انور الگیلانی البغدادی زید مجدہ الکریم کے ساتھ بھی پیش آئی۔

گزشتہ سال غوثِ اعظم کانفرنس میں حضرت کی دعوت پر حاضر ہوا زیارت ہوئی۔ گفتگو ہوئی۔ قبلہ پیر صاحب ایک دردِ دل رکھنے والے بزرگ اور ہر محاذ پر اہلسنّت و جماعت کے عقائد ونظریات کا پرچار کر رہے ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات کے حوالے سے آپ نہایت متصلّب ہیں وہ لوگ جو حضرت نقیب الاشراف مدظلہ العالی کے خلاف زہر اگل رہے ہیں وہ سوچیں کہ وہ دِینِ اِسلام کی کون سی خدمت کر رہے ہیں۔

حافظ خادم حسین رضوی

حافظ خادم حسین رضوی

۷ ربیع الاوّل شریعت ۱۴۲۷ ہجری ۱۶ اپریل ۲۰۰۴

Marfat.com

ڈکٹر فلسفہ و عرفان حضرت سلطان باھوؒ

پروفیسر ڈاکٹر
سلطان الطاف علی
حق باھو ہاؤس۔ کچی بیگ سرتاب روڈ (87550) کوٹلہ

فون:۔ ۴۳۰۹۴۸(۰۸۱)
مورخہ: ۲۲ فروری ۲۰۰۶ء

پیر صاحب سیّد محمد انور گیلانی بن سید احمد الجیلانی کی سوانح حیات کو ترتیب دینا ایک مبارک اور اہم قدم ہے ان جیسی شخصیات کا احوال ایک مختصر ملاقات سے ان کی پوری زندگی تک کے حالات میں بالکل اس طرح موجود و محفوظ ملتا ہے جیسے پانی کی خاصیت کو ایک گلاس سے حاصل شدہ بوند سے اور یہ پھر پورے دریا سے اخذ کیا جائے یہ بھی قدرت کا ایک راز ہی تھا کہ میں گزشتہ تیس سال سے اپنے برادر مرحوم و مغفور سلطان محمد اشرف سے ان کی پرکشش و پر تاثیر شخصیّت کے بارے میں سنتا رہا۔ اور دل میں ملاقات کا شوق موجزن رہا اور بالآخر گزشتہ سال دسمبر 2005ء کو وہ وقت معینہ آیا جس میں شرف ملاقات ہوئی آپ کو شفقت و مہربانی کا پیکر پایا اور پھر اس سال یکم جنوری 2006ء کو ملتان میں سیدنا عبدالرزاق گیلانیؒ کانفرنس مین مزید قرب اور سماعت خطاب کا موقع حاصل ہوا۔

پیر صاحب ایک وسیع علم و فضل و عرفان کے مالک ہیں انہی کو ہی علم لدنی حاصل ہوتا ہے منکسر المزاج اور ہر قسم کے دعویٰ و دعاوی سے مبرا رہ کر اپنے آپ کو اور عقیدت گذاروں کو دغدغہ اور الجھنوں سے پاک رکھتے ہیں آپ علم دوست ہیں اور موجودہ معاشرہ کو ایسے ہی پیر طریقت کے فیض صحبت سے طمانیت اور خیر دارین کی برکات مل سکتی ہیں۔

الطاف علی

حال دربار حضرت سلطان باہو، پنجاب

06-02-22

الطاف علی

۲۲ / ۰۲ / ۰۶ م

حال دربار حضرت سلطان باھوؒ ۔ پنجاب

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد امین
(پی ایچ ڈی)

قبلہ سیّد محمد انور گیلانی

نسب پر فخر کرنا صرف اس صورت میں بجا ہے اگر آپ اجداد کی روایات کے وارث ہیں حضرت سیّد محمد انور گیلانی کو صرف نسب کا شرف ہی حاصل نہیں ہے بلکہ وہ اپنے اجداد کی روایات واقدار کے پاسدار بھی ہیں۔ وہ غوث الاعظم سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے کے فرزند عظیم ہیں ن کی شخصیّت ایسے اوصاف حمیدہ سے متصف ہے جو اس خاندان کا حصہ اور پہچان ہیں۔ انہوں نے کبھی کشف وکرامات کا دعویٰ نہیں کیا۔ ہمیشہ رزق حلال اور نماز کی پابندی کی تلقین کی ہے۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔ میں دعا کرسکتا ہوں اور آپ کے لئے دعا کروں گا۔

آپ نے بہت سی مساجد تعمیر کرائیں ان کا یہ صدقہ جاریہ ہمارے لئے لائق تقلید ہے وہ ہمیشہ دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنی جیب سے خرچ کرتے ہیں۔ مرید کی جیب پر نظر نہیں رکھتے بلکہ مرید کی بھی مدد کرتے ہیں ان کا لنگر اپنی جیب خاص سے جاری ہے۔

میں نے ان کے ہاں شریعت کی پابندی دیکھی ہے ان کی شخصیّت کا یہی پہلو مجھے بہت متاثر کرتا ہے۔ آج ہمیں ایسے صُوفیہ کی ضرورت ہے جو تصوّف کو عملیات' تعویذ گنڈوں اور کشف وکرامات کے التباس سے پاک کرسکے۔ سیّد محمد انور گیلانی ایک ایسے ہی صوفی باعمل ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد امین
بی۔ زیڈ۔ یونیورسٹی ملتان

Marfat.com

آیَۃٌ مِّنْ آیَاتِ اللّٰہِ

حضرت سیّد محمد انور شاہ گیلانی نے ایک ایسے حسین ماحول میں آنکھ کھولی اور ایسے ہی پرکشش ماحول میں پرورش پائی' جہاں ہر سو دین اسلام کی حکمرانی تھی' گویا تقویٰ طہارت' اخلاقِ عالیہ' محبت' عجز و انکسار اور حق گوئی اور بیباکی کی صلاحیتیں آپ کو ورثے میں ملی ہیں آپ کی حیات طیبہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے وقف ہے آپ نے انتہائی دشوار حالات میں ایک بے آب و گیاہ صحرا میں ''سدرہ شریف'' کے نام سے ایک مرکز رشد و ہدایت کی بنیاد رکھی۔ آپ اس مرکز علم و عرفان سے ہمیں حق گوئی' حق آگاہی۔ اور حق پرستی کی دعوت میں مصروف ہیں۔

آپ کی مبارک زندگی کے شب و روز اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ اولیاء کرام اپنی گفتار اور کردار ہر ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ کی برہان ہوتے ہیں ان کی نگاہیں' ان کی دُعائیں' ان کی گفتگو یہاں تک کہ ان کی خاموشی بھی، یہ سب کچھ دلوں کی دنیا میں انقلاب برپا کرتا ہے' ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت پیر بغدادی کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں بے شمار لوگوں نے ظاہری و باطنی طہارت' تقویٰ' حسن اخلاق اور خوف الٰہی کی خیرات حاصل کی' اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اپنے دلوں کو آباد کیا' بے علمی کی دُنیا سے نکل کے عمل کے دائرے میں آئے آپ کے ساتھ نسبت و تعلق کے نتیجے میں بہت سے انسانوں کو بالخصوص نوجوانوں کو یہ جذبہ ملا کہ وہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقوش کف پاء اقدس کی جستجو کریں تا کہ وہ اپنی زندگیوں کو رضاءِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند بنا سکیں۔

نفسا نفسی کے اس نازک دور میں جب کبھی حضرت کی بارگاہ اقدس میں حاضری کی سعادت ملتی ہے تو آپ کے ہاں شفقتوں اور محبتوں کا ایک تلاطم خیز دریا موجزن نظر آتا

Marfat.com

ہے۔ میرے جیسے سیاہ کاروں کو بھی دیکھتے ہی آپ کے چہرہ اقدس پر شگفتگی آ جاتی ہے آپ کے مبارک لبوں پر مسکراہٹ طاری ہو جاتی ہے اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود آپ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم گنہگاروں کو اپنے سینۂ اقدس کے ساتھ لگا لیتے ہیں۔ محبت کے ساتھ بٹھا لیتے ہیں' آپ کے دیدار کی خیرات ملتے ہی دل کے ویرانے میں بہار آ جاتی ہے آپ اپنے اسلام کا ذکر خیر چھیڑتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی اہمیت وافادیت کو بار بار اجاگر فرماتے ہیں۔

آپ آسمانِ علم و معرفت کی انتہائی بلندیوں پر فائز ہیں آپ کا انداز کلام اتنا خوبصورت مؤثر ہوتا ہے کہ دلوں کی دُنیا کو اسیر کر لیتا ہے آپ کی گفتگو مختصر مگر جامع ہوتی ہے آپ دکھی لوگوں کے غم والم کو اپنے سینے میں سمو کے انہیں آسودگی اور راحت کی دولت سے مالا مال فرما دیتے ہیں' آپ کی صحبت میں بیٹھنے کے نتیجے میں آداب سے آگاہی اور اخلاق عالیہ سے شناسائی حاصل ہوتی ہے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ کی ذاتِ گرامی اس روئے زمین پر اللہ کریم کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی ہے آپ کی زندگی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ کامل ہے' آپ کو اللہ تعالیٰ نے مقام محبوبیت عطا فرما رکھا ہے' آپ پیکر رحمت ہیں' آپ اس دور زوال میں سرکار غوث اعظم شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضان کے اصلی وارث ہیں' آپ کی وساطت سے سرکار کے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی اشاعت روز بروز فروغ پذیر ہے۔

محمد رئیس احمد تمارری

محمد رئیس احمد قادری

آستانہ عالیہ قادریہ سلطانیہ

ڈھوک قاضیاں شریف' داخلی

تخت پڑی' تحصیل وضلع راولپنڈی

46000

Marfat.com

تاثرات ومشاہدات

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ گیلانیہ و صاحب خلق عظیم محترمی و معظمی جناب السیّد محمد انور الگیلانی مدظلہ العالی کا اسم مبارک اس ناچیز نے سب سے پہلے سرزمین بغداد میں اس وقت سنا کہ جب عراق مقدّس کے دوسرے سفر میں زیارات بغداد کی سعادت حاصل کرنے کے بعد سجادہ نشین درگاہ حضرت امام ابو یوسف الانصاری رضی اللہ عنہ کی دعوت میں شرکت کے لئے کاظمین مقدس پہنچے تو دوران گفتگو سجادہ نشین صاحب نے مجھے بتایا کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک رزّاقی خانقاہ ہے جس کے سجادہ نشین جناب سیّد محمد انور گیلانی صاحب ہیں پاکستان جاکران سے ضرور ملاقات کرنا لیکن پاکستان واپس پہنچنے پر اس خانقاہ میں فوری حاضری تو نہ ہوسکی لیکن اس عظیم شخصیّت سے ملاقات کی خواہش بڑھتی رہی دوسری بار پھر آپ کا اسم گرامی اور مختصراً ذکر خیر ڈیرہ اسماعیل خاں میں ہی اپنے ایک دیرینہ دوست کی زبانی سنا۔ جنہوں نے قبلہ پیر صاحب کے بارے میں انتہائی تعریفی کلمات استعمال فرمائے اور سدرہ شریف آنے کی جب بار بار دعوت بھی دی تو پھر انکار نہ کرسکا اور پروگرام بنا کر ایک دن ڈیرہ اسماعیل خان کی طرف روانہ ہوگیا وہاں اپنے محترمی دوست کو منتظر پایا اور ان کے ہمراہ گاڑی میں سوار ہوکر جانب خانقاہ روانہ ہوئے گاڑی جب بنوں روڈ سے بائیں جانب مڑی تو حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ نہ کوئی سڑک' نہ مناسب راستہ' آبادی سے دور بے آب وگیاہ' ریگستان و بیابان' بنجر زمین' درخت یا سائے کا دُور دُور تک کہیں نام و نشان نہیں دوسرے لفظوں میں اسے ''وادیٔ غیر ذی ذرع'' سے ہی تعبیر کرسکتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد پہلا تاثر تو یہی قائم ہوا کہ واقعی ایسے ہی مقامات پر اولیاء اللہ ڈیرہ لگا کر مخلوق خدا کی تربیت کیا کرتے ہیں۔ ان ہی سوچوں اور خیالوں میں گم تھا کہ گاڑی رکی اور میرے سامنے خانقاہ سیّد عبداللہ سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ تھی۔ آپ کی خدمت میں حاضری دی دعا کی اور باہر آکر سجادہ نشین صاحب کی ملاقات کے لئے ایوانِ نقیب

Marfat.com

الاشرف کی طرف روانہ ہوئے کچھ دیر کے بعد جناب قبلہ پیر صاحب سفید عربی لباس پہنے تشریف لائے اور مخصوص عربی لہجے میں سلام کیا۔ حضرت کی پُر وقار اور پُر خلق شخصیت کی زیارت کرتے ہیں دم بخود رہ گیا آپ نے جس خلوص، عجز و انکساری، کمال محبت اور شفقت کا اظہار فرمایا ان کو الفاظ کا جامہ پہنانا تو مشکل ہے لیکن یقین مانیں کہ مجھے ایک بار اولیاء متقدمین کی یاد تازہ ہو گئی۔ جن کا تذکرہ اب صرف کتب میں ہی ملتا ہے ایک اجنبی اور عام سے آدمی کی اس قدر عزت افزائی کو میں آج تک نہیں بھول سکا اور آج بھی اس اپنی پہلی ملاقات کی لذت اور خوشبو کو محسوس کرتا ہوں قارئین کرام سطور بالا پڑھنے کے بعد یقیناً آپ کے ذہن میں یہ سوال اٹھے گا کہ شاید میں دنیاوی لحاظ سے کوئی عہدہ رکھتا ہوں یا مادی لحاظ سے میری کوئی حیثیت ہے کہ جس کی وجہ سے مجھے یہ عزت دی گئی کیونکہ وقتِ حاضر میں تو انہی باتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے لیکن آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ نہ ہی تو میرے پاس کوئی عہدہ یا منصب ہے اور نہ ہی کوئی مادی حیثیت کا مالک ہوں میں تو ایک عام سا آدمی ہوں۔ اس ملاقات سے دوسرا تاثر میرے ذہن میں نقش ہوا وہ یہ ہے کہ حضور قبلہ پیر صاحب سدرہ شریف کا وجود مسعود ہمارے لئے ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہیں اور ان کی خدمت میں حاضری اور ملاقات کو باعث فخر و سعادت گردانا چاہیے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں حضور قبلہ پیر صاحب کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے اور آپ کا سایہ مبارک ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین ﷺ

افتخار احمد حافظ قادری

افشاں کالونی، راولپنڈی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

FEDERAL GOVERNMENT DEGREE COLLEGE NO. 1

Lahore Cantt. Ph: 6675732

زیب سجادہ (سدرہ شریف) ابوالحسنین حضرت علامہ الحاج پیر سیّد محمد انور شاہ الگیلانی القادری الرزّاقی البغدادی مدظلہٗ آپ دورِ حاضر کی مایۂ ناز ہمہ جہت شخصیّت ہیں شہزادہ غوث الثقلین اور فیضان قادریہ رزّاقیہ کے نائب اور امین ہیں آپ کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے اسلام کی جامع تعلیمات کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور قرآن وسنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کا درس دیتے ہیں' مسلکِ حق اہلسنّت کی سربلندی آپ کا مشن ہے علماء کرام پر خصوصاً توجہ فرماتے ہیں دانشور' سکالرز' علماء ومشائخ آپ کے در کی بھیک مانگتے نظر آتے ہیں اور آپ کی محبت کے طالب نظر آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حلم و بردباری' تواضع وانکساری' عفو وکرم جیسی اعلیٰ اخلاقی صفات سے نوازا ہے اپنا ہو یا غیر چھوٹا ہو یا بڑا امیر ہو یا غریب سب پر مہربانی فرماتے ہیں۔آپ کا یہ روحانی تصرّف ہے کہ آپ کے مریدین بھی اخلاق کی اس اعلیٰ صفت سے متصف ہیں۔

تصنّع بناوٹ نمود ونمائش ریاکاری جیسے رزائل اخلاق سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا ہے ہمیشہ آپ کی کوشش ہوتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین متین کو صحابہ کرامؓ اہل بیت عظام مشائخ و اولیاء کرام کی عملی زندگی کی مثالوں سے روشناس کروایا جائے۔

الحمدللہ مادیت ونفسانفسی کے اس پرفتن دور میں آپ شریعت وطریقت کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں آپ کی نظرِ کرم سے بے راہ رو منزل پاتے ہیں گمراہ ہدایت پاتے ہیں

Marfat.com

پریشان حال تسکین پاتے ہیں اور بے چین دل قرار پکڑتے ہیں۔

آپ صورت و سیرت میں اپنے اسلاف کا عملی نمونہ اور نعم البدل دکھائی دیتے ہیں نیز عوام الناس کو چشمہ روحانیت سے سیراب فرما رہے ہیں دنیا کے ستائے ہوئے اس آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے ہیں اور مرادوں سے جھولیاں بھر کر واپس جاتے ہیں میری اوقات نہیں کہ آپ کی شخصیت کے کمالات لکھ سکوں' اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ خضر عطاء فرمائے اور دن دگنی رات چوگنی دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

الرّاقم
محمد اشرف قادری عفی عنہ

Lecturer
F. G. Degree College
LAHORE CANTT.

الراقم

محمد اشرف قادری عفی عنہ

لیکچرار فیڈرل گورنمنٹ ڈگری کالج لاہور کینٹ

Marfat.com

پیرزادہ مولانا سید محمد علی شاہ القادری

سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ نقشبندیہ حضرت گنج فقیرؒ صاحب

پیرطریقت' رہبر شریعت سیّد محمد انور گیلانی بغدادی کے بارے میں تاثرات لکھتے ہوئے انتہائی فخر محسوس کر رہا ہوں۔ کیونکہ غوث اعظم کے گھرانے کی عظیم شخصیّت کے بارے میں لکھتے ہوئے مجھے تو کیا میرے قلم کو بھی ناز ہے کہ کتنی عظیم شخصیّت کے بارے میں تاثرات لکھتے ہوئے استعمال ہو رہا ہے۔ جناب قبلہ پیر صاحب بغدادی کے بارے میں میرا تاثر یہ ہے کہ اس وقت اگر کوئی ولی کامل کو دیکھنا چاہتا ہے۔ یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے والی شخصیّت کو دیکھنا چاہتا ہے تو جناب قبلہ پیر بغدادی کو دیکھ لے کیونکہ جو اخلاقِ حسنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ اسی طرح جناب قبلہ پیر بغدادی صاحب کے اخلاق ہیں۔ میں نے جناب قبلہ پیر بغدادی صاحب کے ایک خلیفہ سے پوچھا کہ آپ کتنے عرصہ سے حضرت صاحب کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً بارہ سال سے۔ میں نے کہا کہ اتنے عرصے میں آپ نے حضرت صاحب کو کبھی غصے میں دیکھا ہے تو انہوں نے کہا بالکل نہیں آج تک حضرت صاحب کو کبھی غصہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ غصہ ایک حرام فعل ہے جب کوئی غصے جیسی حرکت کو نہیں کرتا تو اس کی ولایت میں کیا شک ہے۔ یقیناً وہ ولی ہی ہوسکتا ہے۔

فقط

پیرزادہ سیّد محمد علی شاہ

بیرون گنج گیٹ پھندو روڈ مسجد و خانقاہ

گنج فقیر صاحب پشاور شہر

Marfat.com

مجاہد اسلام' فاتح عیسائیت حضرت علامہ مولانا پیر عبدالشکور رضوی
جامع مسجد شکوریہ رضویہ لاجپت روڈ شاہدرہ لاہور

نحمدہٗ و نصلی ونسلم علٰی صاحب العز والتبجیل المبشر بہٖ فی التوراۃِ
والانجیل سیّدنا محمدٍ وعلیٰ آلہٖ اصحابہٖ اجمعین

حضرت فخر المشائخ اعلیٰ حضرت سیّدنا محمد انور شاہ صاحب الگیلانی البغدادی کا وجود دورِ حاضر میں مثالی ہے کہ شب و روز صرف ایک ہی مقصد ہے کہ لوگوں کو برے اعمال سے بچا کر سیدھا راستہ پر چلانا ہے اور اعمالِ صالحہ کی تلقین کے ساتھ قرآن وسنت والا عقیدہ پر لوگوں کو ترغیب دینا ہے۔ اسی لئے آپ کے حلقہ ارادت مندوں میں عظیم علماء باعمل کی کثیر تعداد نظر آتی ہے۔

تصوّف کے حلقہ میں مشہور کہاوت ہے کہ

فقہ سیکھنے پڑھنے سے اتنی نہیں آتی جتنی مرشدِ کامل کے قریب رہ کر فقہ یاد ہو جاتی ہے اس لئے کہ مرشد کامل کا ہر فعل عین شریعت کے مطابق ہوتا ہے۔ بالکل یہ بات اعلیٰ حضرت سیّد محمد انور الگیلانی البغدادی میں نمایاں نظر آتی ہے۔ میں کھل کر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ دور میں مرشد کامل کے متلاشی طالبین بغیر جھجک کے مرشدِ کامل اعلیٰ حضرت پیر سید محمد انور الگیلانی بغدادی کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر دین و دنیا سنوار لیں۔

پیر عبدالشکور رضوی لاہوری

خادم مبلغین اسلام فاتح عیسائیت
پیر عبدالشکور رضوی' لاہور

Marfat.com

ماہنامہ القول السدید لاہور
کرم پارک مصری شاہ لاہور
تاریخ 19 اپریل 2006ء
حوالہ نمبر: ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غالباً 85-1984ء کی بات ہے کہ میرے نہایت ہی واجب الاحترام اور پیارے دوست سیّد ظہور حسین شاہ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر (واسا) ایل-ڈی-اے نے فرمایا کہ میں اپنے پیر خانے سدرہ شریف عرس مبارک کی تقریب میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ ان کے حکم پر ان کے ساتھ سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خاں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور وہیں جناب نہایت واجب الاحترام قبلہ سیّد محمد انور شاہ صاحب مدظلہ کی زیارت سے مستفید بھی ہوا۔ اس وقت پیر صاحب اوائل عمری کے عالم میں تھے۔ مگر عرس کی تقریبات اور Comand and control system کو دیکھ کر ایک سنجیدہ اور منجھے ہوئے Adminstrator معلوم ہوتے تھے۔ اس سے بھی زیادہ خوشی کی بات یہ تھی کہ پیر صاحب نوجوانی کے عالم میں ہونے کے باوجود نماز با جماعت کا بڑا اہتمام فرماتے۔ رات کو دیر تک محفل (Attend) کرنے کے باوجود صبح نماز کے وقت پیر صاحب کو پہلی صف میں نماز با جماعت ادا کرتے ہوئے دیکھا تو دل کو انتہائی سکون ہوا۔ اس کے بعد غالباً 88-1987ء کی بات ہے کہ جناح ہال شاہراہ قائداعظم میں غوث اعظم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اس ناچیز نے ملک کے جید علماء کرام اور پیرانِ عظام بالخصوص جناب پیر محمد چشتی صاحب شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ یکہ توت پشاور کا سیّد محمد انور شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق بہت پُرزور الفاظ میں بیان سنا جو کہ اُردو اور پشتو کے ملے جُلے لہجے میں ایسا سُرور کن اور پُر اثر تھا کہ اس کے بعد پیر صاحب قبلہ سے ملاقات کا شوق

Marfat.com

دن بدن زیادہ ہوتا گیا۔ اور جوں جوں پیر صاحب قبلہ سے ملاقات ہوتی رہی۔ آپ کو ایک انتہائی شفیق و کریم اور شریعتِ مطہرہ کی پاسبان شخصیت پایا۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پیر صاحب قبلہ کو سلامت و باکرامت رکھے۔ اور دشمنوں اور شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بجاہ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

طفیل

محمد طفیل

مدیر اعلیٰ - ماہنامہ القول السدید

Marfat.com

فاضل نوجوان' استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد آصف القادری

مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد

میں اگرچہ ہرگز اس لائق نہیں کہ اس عظیم ہستی کے بارے کچھ عرض کرسکوں جن کے واسطے سے ربّ العزت نے مجھے زندگی کی سب سے بڑی سعادت ارزانی فرمائی مگر شہنشاہِ بغداد کے ایک عظیم فرزند ارجمند کے مدح سراؤں کی صف کے کسی کونے کھدرے میں اپنا نام دیکھنے اور اسی کو اپنی فوز و فلاح کی کنجی خیال کرتے ہوئے یہ چند سطور سپردِ قلم کر رہا ہوں۔ بایں امید ''گر قبول افتد زہے عزوشرف''

راقم الحروف کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ''برکاتی فاؤنڈیشن'' کی برکت سے اپنی مادرِ علمی ''دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام آستانہ عالیہ محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ) کی نمائندگی کرتے ہوئے مجھے تقریباً آٹھ' دس ماہ کا عرصہ شہر غوث الوریٰ' بغدادِ مقدس کی گلی کوچوں کو چومنے اور جی بھر کر اس سرزمینِ انبیاء و اولیاء کے ساکنانِ عرش نشان کے آستانہ ہائے عالیہ کی جاروب کشی کی سعادت عظمیٰ حاصل رہی۔ ''خدایا ایں کرم بار دگر کن'' اپنی زندگی کے اس سنہرے دور میں خالقِ کائنات کی مہربانی اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم کے صدقے مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں نقیب الاشراف پیر طریقت' رہبر شریعت حضرت سیّد محمد انور الگیلانی الرزاقی ادام اللہ فیوضہٗ و برکاتہٗ کے دستِ حق پر بیعت ہوا۔ وہ وقت' وہ جگہ اور وہ لمحہ لوحِ دل پہ ہمیشہ کے لئے نقش ہو چکا۔

4ے رجب 1423 ہجری یکم اکتوبر 2002ء بروز منگل بعد از نماز مغرب حضرت صاحب کے حکم پر میں ''باب الشیخ'' پہنچا۔ آپ السیّد الشیخ الصباح احمد ابراہیم دامت برکاتہٗ کے دولت کدے الکاظمین الشریفین سے تشریف لائے اور حضور غوثِ صمدانی قطب ربانی' شہبازِ لامکانی سیّدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے روضہ اطہر کی جالیوں کے سائے

Marfat.com

میں بیٹھ کر اپنے شیخ طریقت کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں شمولیت کے لئے بیعت کی نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ مند ہوا اور اس کے بعد سے سرکارِ غوثِ پاک کی خانقاہ کے شمالی جانب کے دروازہ پر رقم ان اشعارِ غوثیہ کا مفہوم روز بروز عیاں ہوتا جا رہا ہے۔

قف علی بابنا عند ضیق المناهج
الم تر ان اللّٰه اسبغ نعمة
تغز بعلی القدر ذی المعارج
علینا و ولا نافعناء الحوائج

خاکپائے اولیاء

انصر محمد آصف قادری

احقر محمد آصف قادری

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا محمد وجہٗ اللہ قادری صاحب

پرنسپل جامعہ حنفیہ رضویہ غلہ منڈی شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی سیّدنا و مولانا محمد رسولہٖ النبی الکریم

بندۂ حقیر پُرتقصیر وجہٗ اللہ قادری سگِ درگاہِ غوث الوریٰ حصولِ فیوض و برکات کی خاطر چند عقیدت بھرے جذبات پیش خدمت کرتا ہے۔

اس سے بڑھ کر اس امتِ مصطفوی کی خوش بختی کیا ہوگی کہ اولادِ نبی اِس امت مصطفوی کو شفقت ومحبت کے عظیم فیض سے مستفیض کر رہی ہے۔

بندہ نے قبلہ پیر صاحب کی دو بار زیارت کی اور دل نے گواہی دی کہ سیّدنا الشیخ پیر انور شاہ الگیلانی صاحب آلِ نبی اولادِ علی ہیں۔ فیضانِ غوث الوریٰ کے امین ہیں۔ جن کا فیض طالبین کو نصیب ہو رہا ہے۔

وحد الدی رحمہ

فقط سگِ درگاہِ غوث الوریٰ

محمد وجہٗ اللہ قادری

ڈائریکٹر: فقیر سلطانی فاؤنڈیشن

چیئرمین: سلطانی نعت کونسل

Marfat.com

مناظر اہلسنّت' خطیبِ ملت حضرت علامہ مولانا محمد یوسف سیالوی صاحب (شیخوپورہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

اما بعد پیر طریقت' رہبر شریعت' نقیب الاشراف حضرت صاحبزادہ پیر سیّد محمد انور شاہ الگیلانی الرزاقی سجادہ نشین سدرہ شریف صوبہ سرحد کو پہلی دفعہ نگاہ عقیدت سے دیکھا۔ حسین صورت' حسیں سیرت مری نگاہوں میں جم کر رہ گئی۔ سیرت کی کتابوں میں صورت شہنشاہِ بغدار غوث الوریٰ' قطب ربّانی' شہباز لامکانی' قندیل نورانی پیر عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی نور اللہ مرقدہٗ کا حلیہ مبارک پڑھا تھا۔ اس کی جھلک آپ میں نظر آئی۔ دل نے گواہی دی کہ واقعی آپ شہنشاہِ بغداد کا پاکیزہ خون ہیں۔ رحمتِ دو عالم' شفیع معظم' سبب تخلیق کون و مکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا عملی نمونہ ہیں۔ جو بھی آپ سے ہم کلام ہوتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ میرے دل میں آپ کی بے پناہ عقیدت و محبت پیدا ہوگئی۔ میں نے چاہا کہ آپ سے قادری سلسلہ کا باطنی فیض حاصل کیا جائے جس کا میں نے خود اظہار کیا۔ چنانچہ آپ نے مجھے بخیر و خوشی قبول فرمایا' اور تمام وظائف قادریہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تادیر ان کا سایہ ہمارے سروں پہ قائم و دائم رکھے۔ اور اس چشمۂ فیض و ہدایت سے خلق خدا فیض یاب ہوتی رہے۔

فقیر محمد یوسف سیالوی' قادری

فقیر محمد یوسف سیالوی' قادری

خطیب جامع مسجد مدینہ و مؤسس و مہتمم الجامعۃ المدنیہ

قمر الاسلام نشتر روڈ محلّہ ہنجر انواں سٹی شیخوپورہ

Marfat.com

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

Dar-ul-Uloom Ghousia

Kech,Distt:D.I.Khan

Code no:0966,Phone no:778008

دار العلوم غوثیہ

تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

کوڈ نمبر:۰۹۶۶ فون نمبر:۷۷۸۰۰۸

محترم پیر سید محمد انور شاہ گیلانی ایک نہایت ہی معزز اور نیک سیرت غریب پرور انسان ہیں۔ آپ نے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقہ دامان کو عزت بخشی ہے۔ آپ حسنی حسینی سیّد ہیں۔ آپ ہر سال مارچ میں عرس شریف کا پروگرام کرتے ہیں۔ جس میں تمام پاکستان سے آپ کے مرید اور عقیدت مند تشریف لاتے ہیں۔ جس میں تین دن تک تلاوت قرآن کریم کے علاوہ حمد و نعت کا پروگرام ہوتا ہے۔ نیز ملک کے جیّد اور بڑے بڑے علمائے کرام کی تقاریر ہوتی ہیں۔ پیر صاحب بھی اپنے روحانی بیان سے شرکاء عرس کے دلوں کو منور کرتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ پیر صاحب سیّد محمد انور شاہ گیلانی ولی کامل ہیں۔ اِسی کی زندہ مثال یہ ہے کہ ہر سال آپ کے مریدوں اور عقیدت مندوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

نیک تمناؤں کے ساتھ

قاری عبدالمجید چشتی

قاری عبدالمجید چشتی

دارالعلوم غوثیہ تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

Marfat.com

DR. MUFTI GHULAM SARWAR BUKHARI QADRI

Founder & Managing Trustee
JAMIA RIZVIA (TRUST)
Ex. Minister for Religious Affairs (Auqaf, Zakat & Ushar Punjab)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد !میرے اور اہلسنت کے محبوب حضرت قبلہ پیر سید محمد انور شاہ گیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ سدرہ شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں آپ طریقت وشریعت کے ایک روشن ستارے اور ہم سب کے بہت پیارے ہیں ان کا مشن دو چیزیں ہیں ایک اللہ کی کتاب قرآن اور دوسری اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف لوگوں کو دعوت دینا۔ الحمد للہ آپ کی صورت وسیرت سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عکاسی کرتی ہے۔ حضرت قبلہ پیر سید محمد انور شاہ صاحب گیلانی دامت برکاتہم کی شکل مبارک جو بھرپور داڑھی مبارک مکمل قبضہ بھر سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل انوار بکھیرتی، دیکھنے والوں کو اتباع سنت کی دعوت دے رہی ہے۔ طبعیت میں غرور وتکبر کا نام ونشان نہیں ہے بلکہ سراپا عجز وانکسار کی پیکر شخصیت ہیں چونکہ خود عالم ہیں اس لیے علماء کی دل سے قدر کرتے ہیں ان کی تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں باہر تک چھوڑنے ساتھ آتے ہیں۔ ان کی محبوب ادائیں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہیں غرضیکہ پیر صاحب قبلہ ایک یادگار اسلاف ہیں اللہ تعالیٰ ان کے فیوضات وبرکات سے مسلمانوں کو تادیر مستفید رکھے۔ آمین

فقط دُعا گو

مفتی غلام سرور قادری بخاری

ماڈل ٹاؤن، لاہور 25-01-2008

Marfat.com

فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ مولانا میاں محمد ظاہر شاہ قادری، مدین سوات

مہتمم دارالعلوم غوثیہ طاہریہ پھندور روڈ، پشاور، صوبہ سرحد

روحانیت ایسا رنگ ہے جو بھی اس رنگ میں رنگا ہے اس کی دُنیا پلٹ گئی اور آخرت بھی سنور گئی اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا رنگ ہے قرآن مقدس میں ہے ''صبغة الله ومن احسن من الله صبغة'' تمام مشائخ وصوفیاء کرام اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ حضرت سید عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس رنگ سے رنگین ہوکر ہندوپاک میں تشریف لائے اور یہاں روحانیت کی شمع جلائی جس کی روشنی سے پورا جہان روشن ہوا اور اب اس خاندان میں آپ کے چشم و چراغ حضرت پیر سید محمد انور گیلانی قادری مدظلہ کی ذاتِ گرامی ہے جو اس روشنی کو پھیلانے میں مصروف عمل ہے۔ آپ کے خاندان کے متعلق جناب عارف علی قادری مدظلہ نے کتاب تحریر فرما کر ہندوپاک کے مسلمانوں کے لیے ایک معلوماتی خزانہ پیش کیا ہے اور آپ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے جو کہ قارئین کے لیے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔

جناب عارف علی قادری صاحب نے حضرت پیر سید محمد انور قادری الگیلانی مدظلہ العالی پر بھی تحقیقی روشنی ڈالی ہے جو کہ محققین کے لیے ایک مشعلِ راہ ہوسکتی ہے۔ فقیر اس کے متعلق کیا اظہار خیال کرسکتا ہے جب کہ حضرت پیر صاحب سید محمد انور قادری الگیلانی جو کہ گیلانی سادات سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی دینی خدمات عوام وخواص سے پوشیدہ نہیں ہے جہاں بھی جاتے ہیں روحانیت اور دین وشریعت کی خدمت میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم سرمایہ ہے جس کو یہ نصیب ہوا اس کو سب کچھ مل گیا حضرت پیر صاحب بھی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار نظر آتے ہیں اور اس سلسلہ میں آپ کی دینی قربانی اس کا بیّن ثبوت ہے۔ آپ کے مریدین کا سلسلہ پاکستان، بھارت، افغانستان، ایران، یورپ اور تمام عرب ممالک خصوصاً عراق، شام، دوبئی، سعودی عرب میں پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان میں سرحد، بلوچستان، سندھ، پنجاب اور

Marfat.com

وزیرستان میں آپ کا سلسلہ وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے۔ اگر کسی نے آپ کی روحانیت کی دلیل پوچھنی ہو تو صرف آپ کے چہرہ مبارک پر ایک نگاہ ڈال لے تو دیکھنے والے کو جواب آگاہی ہو جاتی ہے کہ واقعی آپ اللہ کے دوست اور پیرِ کامل ہیں کیونکہ اللہ والوں کے دیدار سے اللہ یاد آجاتا ہے، تو آپ کے دیدار سے اللہ کیوں یاد نہ آئے چونکہ دنیا میں روحانیت بھی آپ کے گھر اور خاندان سے پھیلا ہے اس لیے کہ آپ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر نسب سادات میں بھی آپ کا سلسلہ نسب حضرت غوث الوریٰ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور قادریت کے اس سلسلہ ذھب میں بھی منسلک ہے اور قادری فیض آپ سے لوگوں کے دلوں میں منتقل ہوا اور آپ نے اس چشمہ فیض وہدایت سے بہت سے لوگوں کو فیض یاب فرمایا۔

فقیر نے پیر صاحب کی نوجوانی میں ان کو دیکھا اور آپ کی نوجوانی سے لے کر اب تک آپ کے باطنی اور ظاہری علوم اور خدمات دینیہ کو مشاہدہ کیا دنیا میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جن کو یہ تمام مراتب حاصل ہوں بیک وقت ظاہری علوم کے علاوہ باطنی علوم میں بھی آپ سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ آپ کے خلفاء سے بھی فقیر کے دیرینہ تعلقات ہیں۔ خلفاء کو دیکھ کر قبلہ پیر صاحب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

فاضلِ محترم جناب عارف علی قادری صاحب نے ہم پر اور خصوصاً روحانی سلاسل سے وابستہ حضرات پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ ایسی روحانی کتاب کو مرتب کر کے لوگوں کے دلوں میں اس خاندان کے ظاہری اور باطنی فیوضات کو اُجاگر کیا اللہ تعالیٰ عارف علی قادری صاحب کو اجرِ خیر سے نوازے کتاب کیا ایک سمندر کو کوزے میں بند کیا ہے اور حضرت مشعلِ راہِ قادریت وگیلانی سید محمد انور شاہ قادری گیلانی کا تفصیلی تذکرہ عوام اور خواص کو پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فاضل مرتب کو اجر وثواب عطا فرماوے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

میاں ظاہر شاہ قادری

خادم علوم احادیث نبویہ ومہتمم دارالعلوم غوثیہ ظاہریہ

پھندور روڈ پشاور (سرحد)

Marfat.com

تحریک غلبہ اسلام

بانی و چیئرمین علامہ پروفیسر عبدالرؤف قریشی (پاکستان)

Tehreek-e-Ghalba-e-Islam Pakistan

گلستان سٹریٹ نمبر 25 ابراہیم روڈ بلال گنج لاہور فون: 042-7149578 موبائل: 0333-4638448

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روشن چہرہ، خندہ پیشانی، باتوں میں خوشبو، عمل میں جستجو، عبادت میں اخلاص، معاملات میں مروّت، تعلقات میں رواداری، غیروں سے شفقت، اپنوں سے محبت اور قلب ونظر میں وُسعت یہ چند خصوصیات ہیں شہزادہ غوث الوریٰ، قطب الاقطاب حضرت پیر سید محمد انور شاہ الگیلانی القادری البغدادی کی۔ راقم الحروف چند بار ہی مختصر لمحات کے لیے آپ کی صحبت سے فیضاب ہو سکا مگر آپ کی ہمہ جہت شخصیت کے چند تابناک اور ناقابل فراموش پہلو کھل کر سامنے آئے جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

حضرت پیر بغدادی نہ صرف یہ کہ علم وادب کے شاہسوار ہیں بلکہ روحانیت کے بھی چشمۂ رواں ہیں جس سے ہر کوئی فیض یاب ہو رہا ہے۔ آپ جب خطابت کے اُفق پر جلوہ افروز ہوتے ہیں تو کہنہ مشق خطیب اور مقررین بھی آپ کے سامنے اپنے آپ کو طفل مکتب سمجھتے ہیں اور جب روحانیت کی جولانیاں بکھیرتے ہیں تو پھر دل ماننے لگتا ہے کہ شہنشاہ بغداد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریائے غوثیت سے موتی لے کر حاضرین اور سائلین میں لٹاتے چلے جا رہے ہیں۔ غوثیت کبریٰ کے اس فیض یافتہ درشہوار کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے ایک وسیع وعریض دفتر درکار ہے مگر ان چند جملوں میں تو صرف اعتراف حقیقت مقصود ہے۔ کتنے لوگ فیض کے اس چشمۂ قادریہ سے سیراب ہو رہے ہیں اُن کی تعداد احاطے میں نہیں آسکتی۔ شرق وغرب اور عرب وعجم میں آپ کے خوشہ چین موجود ہیں جو یکسانیت کے ساتھ اپنے من کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ اسدورابتلا میں حضرت پیر سید محمد انور شاہ الگیلانی البغدادی کا وجود ایک شجر سایہ دار ہے اور ہوس وحرص کے صحرا میں ایک ٹھنڈے میٹھے پانی کے چشمے کی طرح ہے اللہ کرے کہ فیض، علم، حکمت اور جود وسخا کا یہ منبع جاری وساری رہے تا کہ تشنگانِ عشق ومحبت اور معرفت واخلاص جی بھر کر سیرات ہوتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

فقط دُعا گو

پروفیسر عبدالرؤف قریشی

تحریک غلبہ اسلامی

Marfat.com

چیف آف بھٹنی قبائل جنوبی وزیرستان

جناب عزت مآب حاجی اسرار احمد القادری صاحب

نقیب الاشراف پیر سید محمد انور الگیلانی القادری مدظلہ سجادہ نشین دربارِ عالیہ قادریہ گیلانیہ سندرہ شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) کی ذات ستودہ صفات دورِ حاضر میں مشائخ کرام اور خانقاہی نظام کا بھرم رکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے اولیاء کرام کی زندگیوں کے بارے میں کتابوں میں پڑھا لیکن موجودہ دور میں ان جیسی خصوصیات کی جھلک کم ہی نظر آتی ہے۔ لیکن نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی مدظلہ کی زیارت کر کے اسلاف کی یاد تازہ ہوگئی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ زمانہ اوّل کے حضرات القدس (اولیائے کرام) کے گروہ سے محض اس زمانہ کو فیض یاب کرنے کیلئے پیچھے رہ گئے ہوں۔ آپ حقیقی معنوں میں غوثِ اعظمؒ کے فیض کے امین ہیں اور اس فیض غوثیہ کو تقسیم کرنے میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر شاہ و گدا کو نواز رہے ہیں۔ آپ کی ہر ہر ادا سے سنتِ مصطفےٰ ﷺ کی جھلک نمایاں ہے۔ اور بالخصوص ڈیرہ اسماعیل خاں کے علاقہ میں مسلکِ اہلسنت کی ترویج و اشاعت میں آپ کا کردار تاریخ ساز ہے۔ اللہ کریم سے دُعا ہے کہ خداوندِ عالم دربارِ گیلانیہ رزاقیہ سندرہ شریف کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور قبلہ پیرِ طریقت، رہبر شریعت، منبع رشد و ہدایت چمنِ غوثیہ کی بہارِ نو، قاسم فیضانِ غوث اعظم حضرت پیر سید محمد انور الگیلانی القادری الرزاقی البغدادی مدظلہ کا سایہ ہم پر تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

Ahmed Ordam

فقیر حاجی اسرار احمد قادری

چیف آف بھٹنی قبائل
جنوبی وزیرستان

Marfat.com

مولانا محمد بشیر جمالوی صاحب

کا نذرانۂ عقیدت

بحضور شیخ السیّد باشاہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ سیّد بادشاہ سے جس کو نسبت ہو گئی
خالق عالم سے اس بندے پہ رحمت ہو گئی
آپ محبوبِ خدا ہیں آپ ہیں کامل ولی
زُہد وتقویٰ اور ریاضت ان کی عادت ہو گئی
عمر ساری یادِ حق میں آپ نے کردی تمام
مرکزِ فیض وسخا اب ان کی تُربت ہو گئی
فیض لینے دور سے آتی ہے مخلوقِ خدا
فیض دینا قبر سے اب ان فطرت ہو گئی
کرغلامی اولیاء کی شاہ بنتے ہیں وہی
جس کو بھی مردِ خدا سے حب و الفت ہو گئی
آنکھ والے دیکھتے ہیں آپ کے انوار کو
چشم دشمن کو بارا بے بصیرت ہو گئی
تیرے آنے سے بشیر دشمن کا دل مجروح ہے
نعت گوئی سے اُنہیں یہ سخت شدت ہو گئی

Marfat.com

منقبت بحضور سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ والیٔ داماں

سیّد بادشاہ والیٔ داماں آپ ہیں
آپ ہیں کامل ولی محبوب رحمان آپ ہیں
آپ کی مرقد سے جاری فیض صبح و شام ہے
آپ محبوب نبی محبوب سبحان آپ ہیں
آپ کا در چھوڑ کر جاؤں تو میں جاؤں کہاں
آپ میرے آسرا اور میرے درماں آپ ہیں
آپ کے انوار سے دربار سدرہ نور ہے
مرکز جود سخا دریائے عرفان آپ ہیں
آپ کے فیضان سے داماں میں رشد و ھدیٰ
مرشد حق آپ ہیں اور گنج فیضان آپ ہیں
مانگتے ہیں حاجتیں آ کر تیرے دربار پر
اذن رب العالمین سے مشکل آسان آپ ہیں
آ گیا ہوں دور سے میں خالی ہاتھ کیوں چلوں
حاجتیں لے کر چلوں گا شاہ شاہان آپ ہیں
غم نہ کر عاصی بشیر یہ در ہے غوث پاک کا
مشکلیں آسان ہوں گی شاہ جیلان آپ ہیں

Marfat.com

منقبت بحضور سیّد بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ

رحمت رحمان برستی ہے تیرے دربار میں
نورعرفان فیض وبخشش ہے تیرے دربار میں
سائلان آتے رہے اور حاجتیں لے کر چلے
ہم بھی اپنی حاجتیں لائے تیرے دربار میں
تیرے فیض عام سے دربار سدرہ نور ہے
سیر کی خاطر چلے آئے تیرے دربار میں
شیخ سیّد بادشاہ مرقد تیری گلزار ہے
باغ جنت دیکھ لیں گے ہم تیرے دربار میں
نور کے آثار تیری قبر پر موجود ہیں
نور لینے آگئے ہیں ہم تیرے دربار میں
نام میرا ہے بشیر پر ہوں حوادث میں اسیر
ہاتھ باندھے ہوں کھڑا حاضر تیرے دربار میں

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر جمالوی کا نذرانۂ عقیدت

منقبت بحضور السیّد محمد انور الگیلانی القادری الرزّاقی مدظلہ

حضرت انور شاہ کو اپنے رب سے عزت مل گئی
غوث الاعظم کی وساطت سے ولایت مل گئی

مصطفیٰ کو پیر انور شاہ سے جب اُلفت ہوئی
جابجا اس واسطے حضرت کو شہرت مل گئی

جو بھی آتا حضرتِ اقدس کی زیارت کے لئے
گرچہ تھا گمراہ اب اس کو ہدایت مل گئی

فیض کا دریا ہے سب سیراب ہوتے ہیں یہاں
ہر کسی کو حضرت والا سے قسمت مل گئی

اولیاء تو اور ہیں ابدال ہیں اقطاب ہیں
فخر کرتا ہوں مجھے حضرت کی خدمت مل گئی

چھوڑ کر جاؤں میں ان کو تو جاؤں کہاں
اب تو مجھ کو حضرت انور شاہ سے شفقت مل گئی

مجھ بشیر احمد پہ بھی اپنے کرم سے کر نظر
جبکہ آپ کے ساتھ رہنے کی اجازت مل گئی

Marfat.com

مجاہدِ ملت حضرت مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری کا نذرانۂ عقیدت

منقبت

امام العرفاء نقیب الاشراف پیر سیّد محمد انور گیلانی قادری رزاقی البغدادی مدظلہ العالی

سب کی آنکھوں کا ہے تارا پیر انور قادری
مرتبہ تیرا ہے بالا پیر انور قادری
تو نے بگڑوں کو سنوارا پیر انور قادری
تو نے گرتوں کو سنبھالا پیر انور قادری
نور صورت 'نور سیرت' نور باطن ہے ترا
نورِ احمد کا اُجالا پیر انور قادری
اپنے تو اپنے ہی ٹھہرے غیر بھی مانیں تجھے
اِس کا اُس کا سب کا پیارا پیر انور قادری
تیرے بازو پر نشانی ہے شہِ کونین کی
یہ سند ہے سب سے اعلیٰ پیر انور قادری
بالیقیں تو غوثِ اعظم کا ہے منظورِ نظر
بول بالا یوں ہے تیرا پیر انور قادری
تیرا لمحہ لمحہ گزرے دین کی تبلیغ میں
خدمتِ دیں کام تیرا پیر انور قادری

Marfat.com

بے کسوں اور بے بسوں کا ہو سہارا بے گماں
غمزدوں کے غم کا چارہ پیر انور قادری

نائبِ شمس الضحیٰ ہو مظہرِ غوث الوریٰ
وارثِ گل بادشاہ یا پیر انور قادری

گلشنِ مولا علی کا خوبصورت پھول ہے
پیر بغدادی ہمارا پیر انور قادری

شکر کر عاجزؔ خدائے لم یزل کا اس پہ تو
مرشد و ہادی ہے تیرا پیر انور قادری

(جل جلالہٗ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، دامت برکاتہم العالیہ)

Marfat.com

منقبت

امام العرفاء پیر سیّد محمد انور گیلانی قادری بغدادی دامت برکاتہم العالیہ

ربّ کے پیارے کا ہے پیارا پیر انور قادری
غوثِ اعظم کا دُلارا پیر انور قادری

مخزنِ جود و سخا اور پیکرِ صدق و صفا
آپ کی ہے ذاتِ والا پیر انور قادری

کاملوں کے رہنما و پیشوا ہیں آپ تو
عاصیوں کا ہیں سہارا پیر انور قادری

اولیاء و اصفیا و اتقیا میں بالیقیں
آپ کا شہرہ ہوا یا پیر انور قادری

دین کی ترویج کا اِس ابتلا کے دور میں
آپ نے بیڑہ اُٹھایا پیر انور قادری

وہ عرب ہو یا عجم ہو آپ نے ہر اِک جگہ
دین کا ڈنکہ بجایا پیر انور قادری

گمرہوں کو دے ہدایت' قلبِ مُردہ کو جِلا
آپ کا پُر نور چہرہ پیر انور قادری

غوثِ اعظم کا جسے درکار ہو فیضانِ خاص
آپ کے پاس آئے سدرہ پیر انور قادری

Marfat.com

در حقیقت آپ نے ہی سرزمین سدرہ کو
دین کا مرکز بنایا پیر انور قادری

سب مریدوں پر قیامت تک رہے گا بے گماں
آپ کی رحمت کا سایہ پیر انور قادری

دولتِ عشق نبی مجھ کو عطا فرمایئے
آپ کا ہوں میں بھی منگتا پیر انور قادری

آپ سے ہے التجا اس عاجزِ مسکین کو
ہو عطا فیضانِ سدرہ پیر انور قادری

(جل جلالہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، دامت برکاتہم العالیہ)

خادم دربار سدرہ

محمد ابراہیم عاجز قادری رزاقی عفی عنہ

5/36 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور شہر

Marfat.com

قطعہ

یا رب ! عطا ہو مجھ کو جینے کا یوں سلیقہ
بس جائے میرے دل میں سرکار کا مدینہ
صدقے میں پیر انور گیلانی کے اے عاجز
دل پر لگائیں گے ہم ضربانِ ھُو ہمیشہ

(جل جلالہ-صلی اللہ علیہ وسلم-مدظلہ العالی)

از-محمد ابراہیم عاجز قادری رزاقی عفی عنہ
خادم دربارِ سدرہ شریف سوڈیوال کالونی
ملتان روڈ لاہور

Marfat.com

منقبت بحضور پیر سید بادشاہ الگیلانی
سدرہ شریف

دیکھا ہے آسمان کو جھکتے زمین پر وہ سرزمین پاک ہے سدرہ شریف کی
ہر درد لا دوا کی دوا بن گئی ہے یہ خاک شفا یہ خاک ہے سدرہ شریف کی

کرتی ہے اس پہ ناز صبح دم کی روشنی کتنی حسین شام ہے سدرہ شریف کی
بجھنے کا نام بھی نہیں لیتی ہے دوستو! کیا تشنگی بجام ہے سدرہ شریف کی

ذرے دمک رہے ہیں ستاروں کے روپ میں یہ خاک آسمان ہے سدرہ شریف کی
جاہ و جلال و کشف وکرامات دیکھئے کیا آن بان شان ہے سدرہ شریف کی

دیکھا جسے ہے ذکر رسولِ ﷺ خدا میں گم کیا پاک سرزمین ہے سدرہ شریف کی
ہر روز صبح نور کی جلوہ طرازیاں ہر شام دل نشین ہے سدرہ شریف کی

کیا پوچھتے ہو رتبہ مزار شریف کا کیا بات ہے کیا بات ہے سدرہ شریف کی
فیضان ہے یہ سید عبداللہ شاہ کا دن سے فزوں یہ رات ہے سدرہ شریف کی

مانگے ہے جس سے مہر منور بھی روشنی وہ شام تابناک ہے سدرہ شریف کی
چرچا ہے اس کے نام کا بابر چہار سو بیٹھی دلوں پہ دھاک ہے سدرہ شریف کی

پروفیسر غفار بابر

ڈیرہ اسماعیل خان

Marfat.com

منقبت در تعریف ومنزلتِ سِدرہ شریف

شاہبازانِ نبی کا آشیاں سدرہ شریف
یعنی اولادِ علی کا آستاں سدرہ شریف

جب ہُوا جاری یہاں سے فیضِ سیّد بادشاہ
ہوگیا ہے مثلِ گلزارِ جناں سدرہ شریف

آستانِ سیّد احمد کا لُطفِ خاص ہے
ایک صحرا پر جو ہے سایہ کُناں سدرہ شریف

والدہ انوؔر پیا کی بھی یہاں آسُودہ ہیں
حضرتِ انوؔر کا بھی ہے آستاں سدرہ شریف

دین جس کی پاسبانی کی نبی کی آل نے
اب ہے اُس دینِ مُبین کا پاسباں سدرہ شریف

پیرِ پیراں کا یہاں ہے موجزن دریائے فیض
کرتا ہے سیراب سب کو بے گماں سدرہ شریف

کردیا جنگل میں منگل آلِ غوث پاک نے
یعنی صحرا میں ہے جنت کا نشاں سدرہ شریف

دَورِ کُفر و شرک میں اک دِین کا گہوارہ ہے
میں نہیں کہتا یہ کہتا ہے جہاں سدرہ شریف

جو عقیدت سے یہاں آیا مُرادیں پاگیا
اِس طرح رہتا ہے سب پر مہرباں سدرہ شریف

Marfat.com

اِتفاقاً جو یہاں آجائے کہتا ہے یہی
آستانِ اولیاء ہے بے گماں سدرہ شریف
جو یہاں آتا ہے اُس کو بخش دیتا ہے سکوں
ہے سبھی کے واسطے آرامِ جاں سدرہ شریف
جو یہاں پر آگیا منزل کا رستہ پاگیا
راہ بھولے کو ہے منزل کا نِشاں سدرہ شریف
جس کی کوئی بھی نہ سُنتا ہو وہ آجائے یہاں
بے نواؤں کی ہے جائے اماں سدرہ شریف
غم کے بادل دفعتاً کافُور دل سے ہوگئے
یاد جب آیا زکیؔ کو ناگہاں سدرہ شریف

اثر خامہ:
رفیع الدین زکیؔ قریشی
سمن آباد۔لاہور
فون نمبر 042-7583091

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
دامت برکاتہم العالیہ

Marfat.com

انور گیلانی نامہ

در وصف حضرت سیّد محمد انور گیلانی دامت برکاتہ العالیہ

یکی "سیّد" ما "محمد" بود ..... همان "انور" از روح سرمد بود

به "گیلانی" اورا شده منتسب به "رزاقی و قادری" خوش لقب

چمن زار عرفان شده گل فشان که "انوارِ گیلانی" ازآن نشان

جمالِ ادب را بود یار دل کمالِ سخن را بود کار دل

بود فکر او خدمتِ مردمان دهد روشنی برهمه سالکان

شده انوری نسبت پاک او به عرفان و قرآن شد ادراک او

ز "گیلانی" آمد جهان در خروش همان "مصر" از "نیل" آمد به جوش

چو "سید محمد" امیر ادب همان "انور" است و به گیلان نسب

ز "گیلانی" انیک رسیده پیام به باغ و گلستان شده نیک نام

مریدان او در همه خاکِ پاک زده نقشِ اخلاق نیکو به خاک

بود چهره اش جلوهٔ نور حق دو چشمان او روشنی از شفق

صفاتِ الٰہی بود خوی او نجاتِ مریدان همه سوی او

دعای همه همره "افتخار" به "انوارِ گیلانی" دارد شعار

خدای کریم و رحیم و عظیم دهد نعمت از درگهش مستقیم

جوان بخت و پیروز و آباد باد همین "سیّد ما "محمد" نژاد

بود شادمان این "رها" روز وشب که باشد سخن گوی الطاف ربّ

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا

سابقہ لائبریرین کتاب خانۂ داتا گنج بخش

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (اسلام آباد)

Marfat.com

معروف تاریخ گو شاعر محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری کا نتیجہ فکر

تاریخ ہائے مادہ

کتاب مستطاب موسوم بہ ''خاندان سیّد عفیف الدین حسین الجیلانی الحموی''

احوال وآثار

تصنیف وتالیف: مکرمی عارف علی قادری صاحب

ناشر: انجمن غوثیہ خدام سدرہ شریف

صفحات ۳۶۰

بہ الفاظ بحساب ابجد

''احوال اربابِ حق''

''یمن اولیائے رب''

''جمال وکمال صالحین''

''گلبن حسن عمل''

سالِ طباعت

۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء

بہ الفاظ بحساب ابجد

''شانِ جاودانِ خاندانِ قادر'' ''مطلع شانِ غوث''

''ماہِ فیض فقر گیلان'' ''باغِ فیضانِ نبی''

Marfat.com

○

قطعہ تاریخ (سالِ طباعت)

بیاباں میں فردوسِ اہلِ نظر — جہاں زیب بستانِ سدرہ شریف
چمکتے ہوئے موتیوں سے ہے پُر — تعالیٰ اللہ' دامانِ سدرہ شریف
جگر پارے ہیں شاہِ بغداد کے — خدا آشنایانِ سدرہ شریف
خدائے محمد کا لطف و کرم — عطائے نبی' شانِ سدرہ شریف
بہیں بخت عارف علی قادری — یکے از غلامانِ سدرہ شریف
سجایا ہے اُس نے بہ صد ذوق وشوق — یہ باغِ گل افشانِ سدرہ شریف
کتاب حسیں سے بخوبی عیاں — مقامِ بزرگانِ سدرہ شریف
بڑا کیف زا اس میں ذکر اُن کا ہے — جو ہیں آج سلطانِ سدرہ شریف
کتاب مبارک سے پائیں گے فیض — ہمیشہ محبانِ سدرہ شریف
وہ خوش بخت ہے' مل گئی ہے جسے — مے نابِ عرفانِ سدرہ شریف
طباعت کی تاریخ طارق کہی — یہ ہے "بدرِ فیضانِ سدرہ شریف"

۲۰۰۶ء

نذرِ اخلاص: بخدمت عارف علی قادری صاحب
بوساطت مکرمی مختار احمد حافظ صاحب راولپنڈی

محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری
حسن ابدال

Marfat.com

اسباق

سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ

۱) استغفار شریف: ۳۱۳ مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ

۲) نفی اثبات شریف: ۱۱۰۰ مرتبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بعداز ہر صد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳) اثبات شریف: ۱۱۰۰ مرتبہ

اِلَّا اللّٰهُ ، اِلَّا اللّٰهُ بعداز ہر صد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴) مراقبہ شریف: اَللّٰه ، اَللّٰه ۱۱۰۰ مرتبہ

۵) اسم شریف: اَللّٰه ۱۱۰۰ مرتبہ

۶) ضمیر شریف: هُوْ ، هُوْ ۱۱۰۰ مرتبہ

۷) اسم مع الضمیر شریف: اَللّٰه هُوْ ۱۱۰۰ مرتبہ

۸) ضمیر مع الاسم شریف: هُوْ اَللّٰه ۱۱۰۰ مرتبہ

۹) رازونیاز: ۱۱۰۰ مرتبہ

اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَقْ لَیْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوْ

۱۰) درود شریف: ۱۱۰۰ مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

۱۱) لَامَعْبُوْدَ اِلَّااللّٰه ،لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰه، لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا

اللّٰه، لَا مَطْلُوْبَ اِلَّااللّٰه ۱۱۰۰ بار

Marfat.com

سَہِّلْ فَسَہِّلْ یَا اِلٰہِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِالْاَبْرَارِ ۱۱۱مرتبہ

امداد کن امداد کن، از رنج وغم آزاد کن، در دین ودنیا شاد کن،

یاغوث اعظم دستگیر ۱۱۱مرتبہ

یَا شَیْخ سَیِّدْ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ ۱۱۱مرتبہ

مشکلات بے عدد اریم شَیْئًا لِلّٰہِ غوث اعظم پیرما ۳مرتبہ

ماہمہ محتاج تو حاجت روا اَلْمَدَدْیَاغَوْثِ اَعْظَمْ سَیِّدَا ۳مرتبہ

خُذْیَدِیْ یَاشَاہِ جِیْلَانْ خُذْیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَنْتَ نُوْرُالْاَحْمَدِیْ ۳مرتبہ

وقت امداد یاشاہ بغداد رس بفریاد یاشہ بغداد ۳مرتبہ

دَرُوْد شَرِیْف ۱۱۱مرتبہ

اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱مرتبہ

کَلِمَۃُ حَقٍّ عَلَیْہَا وَبِہَا نُحْیِیْ وَنَمُوْتُ وَنُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہَا

مِنَ الْاٰمِنِیْنَ اٰمِیْن اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اَللّٰہُ یُحْیِیْ

وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرَ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

Marfat.com

ختم قادریہ رزاقیہ

اَلحمدُ شَرِیف	۱۱مرتبہ
دُرودشریف	۱۱۱مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْوَلَاحَوْل	
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم	۱۱۱مرتبہ
خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًاللّٰہِ یَاحَضْرَۃْ سُلْطَانْ یَا شَیْخ سَیِّدْ عَبْدُالْقَادِرْ	
جِیْلَانِیْ اَلْمَدَدْ	۱۱۱مرتبہ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ،وَوَضَعْنَا عَنْکَ	
وِزْرَکَ،الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ،وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ،اِنَّ	
مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا، فَاِذَافَرَ غْتَ فَانْصَبْ،وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ	۱۴۱مرتبہ
سُوْرَۃ یٰسٓ ایک مرتبہ یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ	۱۱۱مرتبہ
یَاکَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ	۱۱۱مرتبہ
یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ	۱۱۱مرتبہ
یَا ھَادِیْ اَنْتَ الْھَادِیْ	۱۱۱مرتبہ
یَا ھَادِیْ یَا نُوْرُ	۱۱۱مرتبہ
یَا ھَادِیْ یَا مُنَوِّر	۱۱۱مرتبہ
اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقْ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ	۱۱۱مرتبہ
یاحضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر	۱۱۱مرتبہ
یَا حَضْرَۃْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہ	۱۱۱مرتبہ

Marfat.com

ماہنامہ آواز حق پشاور

اپریل 1999ء

محرم ۱۴۲۰ھ

سربراہ: پیر محمد چشتی

مدیر: سید آل عمر پیرزادہ

نائب مدیر: سید یحی شاہ

معاون: صدیق علی چشتی

نائب معاون: محمد علی چشتی ایڈووکیٹ

ادارہ مشاورت

گل نواز خان خاکی

پیر سید محمد انور شاہ گیلانی

سید زاہد علی شاہ انجینئر

مولنا محمد صدیق نقشبندی

صدیق حیدر قریشی ایڈووکیٹ

پیر محمد چشتی نے پریس A.W. سے باہتمام محمد صدیق چھپوا کر دفتر ماہنامہ آواز حق دار العلوم جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور سے شائع کیا۔

Marfat.com

جولائی 1999ء
ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

ماہنامہ

آواز حق پشاور

نگران اعلیٰ — پیر محمد چشتی
ایڈیٹر — سید آل آمر پیرزادہ
اسسٹنٹ ایڈیٹر — یحییٰ شاہ
معاون — صدیق علی چشتی
نائب معاون — محمد علی چشتی ایڈووکیٹ

مجلس مشاورت

نقیب الاشراف سید محمد انور شاہ گیلانی
گل نواز خان خاکی
سید زاہد علی شاہ انجینئر
مولانا محمد صدیق نقشبندی
صدیق حیدر ایڈووکیٹ

Marfat.com

اگست 1999ء
جمادی الاول ۱۴۲۰ھ

ماہنامہ

آواز حق پشاور

نگران اعلیٰ
پیر محمد چشتی
ایڈیٹر
سید آل عمر پیرزادہ
اسسٹنٹ ایڈیٹر
یحییٰ شاہ
معاون
صدیق بلی چشتی
نائب معاون
محمد بلی چشتی ایڈووکیٹ

مجلس مشاورت

نقیب الاشراف سید محمد انور شاہ گیلانی
گل نواز خاکی
سید زاہد علی شاہ انجینئر
مولانا محمد صدیق نقشبندی
صدیق حیدر ایڈووکیٹ

Marfat.com

نومبر 1999ء
شعبان ۱۴۲۰ھ

ماہنامہ

آواز حق پشاور

نگران اعلیٰ
پیر محمد چشتی

ایڈیٹر
سید آل امر پیرزادہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر
یحییٰ شاہ

معاون
صدیق علی چشتی

نائب معاون
محمد علی چشتی ایڈووکیٹ

مجلس مشاورت

پیر سید محمد انور شاہ گیلانی

گل نواز خاکی

سید زاہد علی شاہ انجینئر

مولانا محمد صدیق نقشبندی

صدیق حیدر ایڈووکیٹ

Marfat.com

دسمبر 1999ء

رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

ماہنامہ آواز حق پشاور

نگران اعلیٰ
پیر محمد چشتی

ایڈیٹر
سید آل عمر پیرزادہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر
یحییٰ شاہ

معاون
صدیق علی چشتی

نائب معاون
محمد علی چشتی ایڈووکیٹ

مجلس مشاورت

پیر سید محمد انور شاہ گیلانی

گل نواز خاکی

سید زاہد علی شاہ انجینئر

مولانا محمد صدیق نقشبندی

صدیق حیدر ایڈووکیٹ

Marfat.com

ماہنامہ

آواز حق پشاور

مئی 1999ء

صفر ۱۴۲۰ھ

نگران اعلیٰ
پیر محمد چشتی

ایڈیٹر
سید آل آمر پیرزادہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر
یحییٰ شاہ

معاون
صدیق علی چشتی

نائب معاون
محمد علی چشتی ایڈووکیٹ

مجلس مشاورت

نقیب الاشراف سید محمد انور شاہ

گل نواز خان خاکی

سید زاہد علی شاہ انجینئر

مولانا محمد صدیق نقشبندی

صدیق حیدر ایڈووکیٹ

بطیبہ
ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
برائے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری

Marfat.com

برادرانِ طریقت کیلئے خوشخبری

عارف علی قادری نظام پوری (ایم اے)

کے قلم سے نئی کتاب پوری آب وتاب کے ساتھ عنقریب شائع کی جارہی ہے۔

نقیب الاشراف شہزادۂ غوث الوریٰ پیر سیّد محمد انور گیلانی رزاقی قادری مدظلہ

ماہ وسال کے آئینے میں

اس کتاب میں نقیب الاشراف، امام العرفاء، قدوۃ الاولیاء، امام الصلحاء شہزادۂ غوث الوریٰ پیر سیّد محمد انور گیلانی قادری رزاقی بغدادی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ گیلانیہ بغدادیہ سدرہ شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد کی پچاس سالہ زندگی کے شب و روز کی مصروفیات، قومی، ملی، مذہبی و مسلکی خدمات کی تفصیل سال بہ سال پیش کی جائے گی۔ جس کے مطالعہ سے ہر برادرِ طریقت کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون اور اپنے شیخ طریقت کے احوال سے آگاہی حاصل ہوگی جس سے عقیدتِ شیخ میں اضافہ اور قلبی مسرت میسر آئے گی۔ برادرانِ طریقت کی دلچسپی کے لئے قبلہ نقیب الاشراف سیّد محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کی بچپن سے لے کر اب تک کی تصاویری جھلکیوں کی مکمل البم شامل کتاب کی گئی ہے۔ پہلا ایڈیشن محدود تعداد میں شائع کیا جارہا ہے۔

مکتبہ رزاقیہ بغدادی ہاؤس لاہور

سے جلد از جلد آرڈر بک کروائیں تاکہ آپ کو دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے

Marfat.com